یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ ساغر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ہما زہرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم

الوارِقُم
یعنی
اذکارِ سادات

۱۳۸۸ھ

مُولّفہٗ

سیّد صغیر حسن تقوی الرضوی القتّی

(دانشمند) امروہہ

*

ناشر: سیّد صغیر حسن تقوی

* ۲۲/۲۰–۷ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی (پاکستان) *

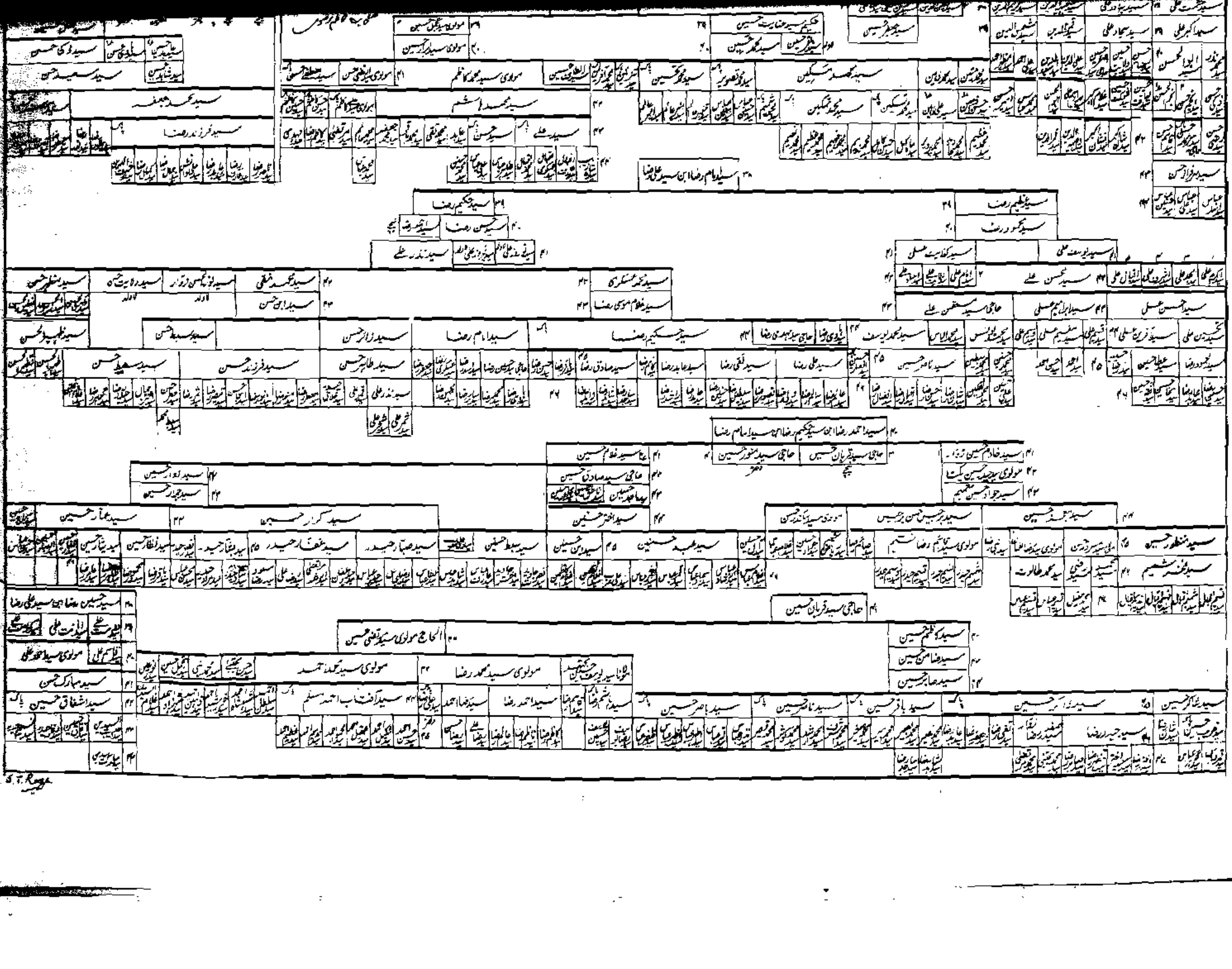
سید امام رضا ابن سید علی رضا
سید احمد رضا ابن سید حکیم رضا ابن سید امام رضا
الحاج مولوی سید تقی حسین
حاجی سید قربان حسین
S. T. Raza

سید محمد عالم ابن سید علی بن کاظم صاحب رضوی تقوی نے مہیا کئے کچھ نام اِدھر اُدھر سے پوچھ گچھ کر کے لکھے شجرہ نسب بنایا مولانا الحاج سید انیس
صاحب قبلہ ممتاز الافاضل وکیل مجتہد اعظم عراق اور مولانا مولوی سید محمد رضی صاحب قبلہ مجتہد آل نجم العلماء کے پاس کتابیں لے جا کر ایک ایک نام
کرا کر دستخط کرائے بعد میں مولانا مولوی سید محمد محسن صاحب قبلہ آل نجم العلماء نے بھی لفظ بہ لفظ ملاحظہ فرما کر تطبیق و تصدیق

پھر خاندان کے اکثر افراد سے تصدیق کرا کر دستخط لئے۔ اور آگے آگے یہ صغیر اور پیچھے پیچھے موت کے فرشتے کا خوف جلدی میں شجرہ
شائع کر دیا۔ اور فرداً فرداً ہر ایک کو بلا قیمت وصرف ڈاک بھیجدیا۔ امروہہ، لکھنؤ، بریلی اور پاکستان ہی پر منحصر نہیں جہاں جہاں
ملک اور بیرون ملک یہ نسل تھی سب کو بھیجا۔ دوسری منزل تاریخ کی شروع ہوئی۔ تو حالات معلوم کرنے کو اخبارات میں اشتہار
ہر شخص کو فرداً فرداً معتبر ذرایع سے چھپا ہوا سوالنامہ بھیجا اور اس میں صاف صاف چھاپ دیا کہ اپنے حالات مفصل تشریح۔ تو
توصیف کے ساتھ لکھ کر بھیجدیں ایسا نہ ہو کہ آپ جواب نہ دیں اور میری ناواقفیت میں غلط چھپ جائے تو اس کی تمامتر اخلاقی، مذہبی
ذمہ داری آپ پر ہوگی اور میں ہر طرح بری الذمہ ہوں گا۔ پس بزرگوں کے حالات جو کتابوں میں لکھے دیکھے وہ لکھے۔ البتہ چند اشخاص
طویل تر لکھنے پڑے۔ سوالناموں کے جواب دینے والوں کے حالات ان کے لکھنے کے مطابق لکھ دیئے۔ جن حضرات نے جواب نہ دیا۔ آ
تو وہ بھی ہمارا ہی گوشت پوست حال تو ان کا بھی لکھنا ہی تھا حتی المقدور لوگوں سے پوچھا۔ تحقیق و تفتیش کی۔ جو کچھ معلوم ہوا وہ لکھ
یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ میں ایک کم علم آدمی ہوں اور یہ کام میری قابلیت سے بالاتر ہے۔ اور بجائے اہل علم کے مجھ بے علم کو کرنا
ہے۔ نیز بوڑھا انسان ہوں۔ باوجود ایمانداری اور انتہائی صحت، محنت اور رات دن کی کد و کاوش کے کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کو
کریں اور مجھے معاف کر کے اصلاح کر لیں۔

بقولے۔ انساب کی کتابوں میں کتنی ہی احتیاط کی جائے فروگذاشتوں اور پھر ملامت سے بچنا ناممکن اہل امروہہ کی تصانیف
تاریخ اصغری، تاریخ واسطیہ، تاریخ سادات امروہہ کا حشر معلوم۔ صاحب تاریخ امروہہ کا انجام موزوں مناسب بچارے مولوی سید بشیر حسن
نادعمر کا کی کتاب شجرات سادات امروہہ کا جو نتیجہ ہوا وہ تو بڑا ہی ہمت شکن اور افسوسناک ہے۔ یہ جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں تقریباً
نام ہیں۔ بڑی احتیاط انتظام اور کوشش کے بعد بھی پریس کی غلطی سے شجرے میں نئی نسل کے ناموں میں دو چار غلطیاں رہ گئیں۔ کتاب
سادات امروہہ میں تو ہزارہا نام ہیں۔ گھر گھر مارے مارے پھرنے اور رات دن کی محنت کا صلا ایسا عبرتناک ملا کہ العظمۃ للہ۔ کاش
نہ ہوتا۔ اور شہزادے اس کی قدر کرتے۔ خود پسند لوگوں کا یہ اعتراض اس کتاب کو لے بیٹھا۔ کہ مولوی صاحب نے بعض کے حالات بڑھا چڑھا
لکھے اور بعض کے کم۔ اب یہ کون کہے کس سے کہے کہ حضرت آپ کو کس نے منع کیا تھا۔ آپ نے اپنے کارنامے بھی بنائے ہوتے اور اپنی کارگزاری
لکھواتے۔ مولوی صاحب نہ لکھتے تو شرع کے گناہ گار ہوتے۔ الحاصل ان حالات میں یہ کتاب لکھنے کا داعیہ کیا ہے۔ اللہ عاقبت بخیر
آل حاجی سید محمد اشرف دانشمند طاب ثراہ میں کسی کو کوئی اعتراض ہو تو پہلے ایمانداری سے اپنے دل کے آئینے میں دیکھ لے کہ حالات
شجرہ نسب بھی صحیح معلوم نہ تھا۔

جب ہی تو واسطیہ۔ شجرات سادات امروہہ۔ تاریخ امروہہ وغیرہ کتب تواریخ میں غلط شجرے چھپے اور ساڑھے تین
برس (۳۵۰) برس سے امروہہ کا مراثی آپ کی ہر تقریب میں غلط نسب نامہ سناتا رہا اور آپ بے خبر رہے۔ پھر بھی اعتراض ت
فرما کر اصلاح فرمالیں ممنون ہوں گا۔ نیز فاتحہ خیر سے یاد فرمائیں۔ والسلام

احقر الزمن سید صغیر حسن تقوی ابن سید امیر حسن تقوی ــ (دانشمند)

ہے۔ اور امروہہ کے سید۔ نامور۔ رئیس و جاگیردار و منصبدار اور صاحبانِ علم و فضل و عزت و تمکنت و جاہ و جلال
نیز ہمارے جدِ امجد حاجی سید محمد اشرف دانشمندؒ بھی پشتینی رئیس کبیر، شریف و نجیب عالم جیّد صاحب اقبال تھے اور یہ
کے ۹۸۳ھ ، ۱۵۷۵ء سے قبل ہی موروثی جاگیردار تھے۔ ناظرینِ کرام پر زیرِ نظر کتاب سے یہ حقیقت معلومہ نمایاں ہو جائے گی کہ ان
کے اجدادِ کرام اور اولادِ امجاد بھی کوئی غیر معروف لوگ نہ تھے۔ یہ بھی صاحب حیثیت تھے اور ان کا خاندان بھی ایک معزز و ممتاز
ہے۔ اگرچہ ہم انتہائی خوش ہیں کہ ہمارے نانا سید شرف الدین شاہ ولایتؒ کی نسل شریف میں ہمارے ہزاروں بھائی ہمارے یار و
مددگار موجود ہیں۔ مگر یہ فخر بھی بیجا نہ ہوگا۔ کہ ہمارے دادا سید زید رحمت اللہ علیہ کی اولاد بھی کم نہیں ہے۔ اور ہزاروں
میں اطراف و اکناف برصغیر ہند و پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن میں امیر، وزیر، رئیس و رفیع۔ باعزت و توقیر صاحب
فضل و دولت و ثروت۔ جاگیردار، منصبدار سب ہی ہیں۔ اولاً ہمارے بزرگوں میں سید عبداللہ زر بخش ۴۵۲ھ
وارد لاہور ملک ہند ہوئے اور براہِ ملتان زمین زید پور پر پہنچے۔ تو سلیمان آباد کے رئیسِ اعظم سید سالار داؤد کی دختر سے
ہوا۔ اموال کثیر و جائیدادِ کبیر پر قابض ہوئے۔ ان کے فرزند سید زید تولد ہوئے تو ۴۶۲ھ ، ۱۰۶۹ء میں زید پور
ان کے بعد ان کے فرزند سید محمود داور ان کے بعد انکے فرزند سید ابراہیم تمام جائیدادِ زرعی و سکونتی پر قابض و متصرف ہو
ان کے دو پسر ۱ سید عبدالعزیز ۲ سید عثمان ہوئے۔ سید عثمان کے دو فرزند ایک سید سلیمان دوسرے سید یوسف کی
احفاد میں ماشاءاللہ زید پور، سیتا پور و اطراف و اکنافِ ملک میں صاحبان علم و فضل مال و منال اب تک موجود ہیں۔ سید
کے پانچ فرزند ۱ سید زید ثانی ۲ سید یحییٰ ۳ سید احمد ۴ سید ابراہیم ۵ سید محمود ہوئے ان سب بزرگوں کو ترکہ
تو ملا ہی تھا۔ خود بھی صاحبان ثروت و جاہ ہوئے۔ نیز ان کی اولادِ امجاد میں بھی صاحب عزت و آبرو ہوئے۔ جتنی
بڑھتی گئی ستارۂ اقبال بلند ہوتا گیا۔ سید زید ثانی اولادِ اکبر تھے۔ اپنے حصے کے ترکۂ پدری اور محلاتِ سکونتی سید زید
ان کے اور ان کی نسل کے تحتِ تصرف رہے۔ ان کی اولاد میں سید علی الدین جو برادرِ اکبر تھے۔ اپنے ترکۂ پدری
برادرِ خورد سید ضیاء الدین عرف سید جیا کے حق میں دستبردار ہو کر اندازاً ۸۴۰ھ ، ۱۴۳۶ء میں جون پور آکر سکونت
ہوئے۔ اور سید ضیاء الدین عرف سید جیا زید پور میں مقیم رہے۔ اور بفضلہ ان کی اولاد میں صاحبان علم و اقبال۔ تعلق
معافیدار، جاگیردار۔ اعلیٰ عہدہ دار اب تک موجود ہیں۔ سید علی الدین کے فرزند سید خیر الدین بھی مالدار و مرفہ الحال
آپ کی جاگیر نہٹور ضلع بجنور میں تھی۔ پس آپ نے نہٹور ضلع بجنور کی سکونت اختیار کی۔ ان کے فرزند سید داؤد اور ان
سید محمد بھی نہٹور میں کثیر ورثۂ آبائی پر قابض و متصرف رہے۔ ان کے فرزند سید محمد سعید خاں پہلے بزرگ تھے جو شاہی
کی طرف سے جاگیر و منصب و خطابِ خان بہادر سے سرفراز ہوئے۔ جدِ محترم حاجی سید محمد اشرف دانشمندؒ ان ہی کے فرزند
ہیں۔ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ یہ بزرگ ۹۸۳ھ ، ۱۵۷۵ء سے قبل ہی پرگنۂ رجب پور کے موروثی جاگیردار تھے
خطاب دانشمند سے سرفراز تھے۔ جو شاہانِ وقت کی طرف سے علمائے جید ہی کو عطا ہوا کرتا تھا۔ پس چونکہ رجب پور امروہہ
قریب تھا اس لئے ساداتِ امروہہ سے رابطہ قائم ہوا۔ باہم معاملت اور میل و محبت کا رشتہ استوار ہوا۔ تب امروہہ
باعزت ماحول۔ مذہب و ملت شرافت و نجابت خُلق و مروت اور یکساں طرزِ معاشرت کی وجہ سے آپنے تقریباً
۱۶۳۰ء میں معہ اپنے فرزند حاجی میراں سید محمود امروہہ کی سکونت کو پسند فرمایا۔ مگر از راہ خودداری و قیامِ الفت
ایک علیحدہ محلّہ ... ان ہی کے نام نامی کی نسبت سے محلّہ دانشمندان مشہور و معروف ہوا۔ اس محلّہ میں آپنے ایک

محل ۱۱۴۴ھ میں تعمیر کرایا اور سکونت پذیر ہوئے۔ خود تو آنجناب نیک عمل۔ نیک سیرت، زاہد و عابد۔ عالم و فاضل۔ نسلاً بعد نسل
شیعۂ حیدر کرار۔ عالم جید و الاتبار تھے ہی۔ اولاد امجاد میں بھی ایک سے ایک لایق و فائق نامدار با وقار ہوا۔ حاجی میران سید محمود
ان کے فرزند حاجی میران عصمت اللہ ان کے پسر نامدار میران سید رحمت اللہ اور ان کے چھ فرزند ۱ سید برکت اللہ ۲ سید تاج
محمود خاں ۳ قاضی سید محمد فیاض ۴ سید علی اشرف ۵ سید حمد اللہ ۶ سید قدرت اللہ۔ نیز ان سب کی اولاد امجاد بھی باعزت
و توقیر۔ رئیس و امیر۔ بہادر و دلاور۔ عالم و فاضل ہوئے۔ کوئی علم کی اعلیٰ منازل طے کر کے عہدۂ قضا تک پر فائز ہوا۔ کچھ نے
بڑی بڑی لڑائیوں میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھا کر شاہان وقت سے عہدے و منصب و جاگیریں حاصل کیں۔ اور بہت سے مواضعات
معافی و جاگیر معہ زمینداری پر متصرف ہوتے اور صاحبان دولت رہے۔ عالی محلات وسیع و عریض حویلیاں۔ مکانات نشست
گاہیں۔ کوٹھی۔ بنگلے۔ دیوان خانے، مسجدیں امام باڑے بنلئے۔ طرح طرح کی عمارتیں بنتی رہیں محلہ آباد ہوتا رہا۔ رونق بڑھتی رہی
چنانچہ اس محلہ میں پانچ مسجدیں اور چھ امام باڑے اور ایک دینی مدرسہ فی الوقت موجود ہیں۔ ایک مسجد تو حاجی سید محمد طاب ثراہ
نے تعمیر کرائی۔ جس میں موصوف کی قبر شریف بھی ہے باقی مسجدیں اور امام باڑے ابنائے قاضی سید محمد فیاض نے (جو کثرت اولاد و مال میں
ممیز و ممتاز ہیں) بنلئے۔ ایک مسجد مسماۃ وزیر النساء دختر سید کریم رضا ابن سید علی رضا زوجۂ سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا نے اپنے
امام باڑے کے صحن میں تعمیر کرائی۔ ایک مسجد و چاہ پختہ بہت اونچی کرسی پر ابنلئے قاضی سید محمد فیاض نے لب سڑک تعمیر کرائی۔ ایک مسجد
ابنائے قاضی سید محمد فیاض نے امام باڑۂ فہیم النساء نعیم النساء معروف مانڈوں کے امام باڑے کے کونے پر اونچی کرسی پر
تعمیر کرائی۔ اسی طرح ایک بہت بڑا اور مزین و آراستہ امام باڑہ مسماۃ وزیر النساء موصوف نے لب سڑک تعمیر کرایا۔ نیز اسی امام باڑے
کے صحن میں مسجد و چاہ پختہ بھی تعمیر کرائی۔ ان مومنۂ مرحومہ نے اس امام باڑے اور مسجد کے اخراجات کے لئے اپنی جائیداد متروکہ زرعی
وقف کی۔ اور پھر اسی وقف میں مسماۃ کنیز رقیہ دختر سید سعید الدین ابن سید قمر الدین بیوہ سید ولایت حسن ابن سید نذر علی اور سید
نور الحسن زوار ابن سید نذر علی نے سنہ ۱۳۰۰ھ، ۱۸۸۲ء میں چھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کے وقف کا اضافہ کیا۔ تو وقف کی آمدنی
ہزاروں روپیہ سال کی ہوگئی تھی۔ اس آمدنی سے ایام متبرکۂ پنجشنبہ ولادت و وفات چہاردہ معصومین علیہم السلام و عشرۂ محرم خصوصاً عشرۂ چہلم
و تا غایت ۱۹ صفر کی مجالس یادگار بے مثال ہوتی تھیں۔ بڑے بڑے ذی کمال ذاکرین۔ مثل مرزا اوج۔ مرزا مغل۔ مولانا سید
محمد ہارون صاحب طاب ثراہ۔ مولانا سید محمد رضا صاحب طاب ثراہ۔ شمس العلما مولانا سید سبط حسن صاحب طاب ثراہ مولانا سید ابن حسن
صاحب نونہروی زیب منبر ہوتے تھے۔ ہزاروں روپیہ خرچ ہوتے تھے اور رقم کثیر اور شال دوشالے ذاکرین عظام کی خدمت
میں نذر پیش کئے جاتے تھے۔ تمام ساکنان امروہہ و نواحی شریک مجلس ہو کر مثاب ہوتے تھے۔ یہ امام باڑہ ہر طرح کے بیش قیمت
شیشہ آلات جھاڑ فانوس وغیرہ سے مزین تھا۔ بعد میں سید نور الحسن زوار ابن سید نذر علی دانشمند نے کسی ایرانی صناع
سے شیشہ بندی کرائی تھی آپ نے اس امام باڑے کے سامنے ایک بہت لمبا و چوڑا جست کا سائبان لگوایا تھا۔ مصرعہ تاریخ مولفہ
مولانا و مقتدانا سید اولاد حسن صاحب قبلہ طاب ثراہ یہ تھا۔

فکر تھی تاریخ کی ہاتف پکارا ناگہاں ۔۔۔ رونے والوں کے سروں پر نور کا ہے سائباں (۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء)

آخر میں سید مہدی رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند نے گذشتہ عمارت کو منہدم کرا کے
از سر نو بہ طرز جدید تعمیر کرایا۔ ان کی عمر نے وفا نہ کی عمارت تشنۂ تکمیل رہ گئی۔ عزا داری مثل سابق ہوتی ہے۔ دوسرا
امام باڑہ سید اکبر علی کے نام سے موسوم ہے۔ اولاً سید انور علی ابن سید احسان علی دانشمند لاولد نے ابنائے

سید علی اشرف دانشمند نے اپنی جائیداد متروکہ کو وقف کر کے امام باڑہ بنایا۔ اور اپنے بھانجے سید اکبر علی ابن سید حشمت علی
دانشمند کو متولی قرار دیا۔ یہ سید اکبر علی عزاداری و ماتم داری کے از بس شوقین و دلدادہ تھے اور سرکار انگریزی میں صدر
امین کی عدالت میں وکیل تھے۔ ان جناب نے امام باڑے کو ۱۲۶۴ھ ، ۱۸۴۷ء میں بلند بالا کرسی پر وسطِ محلہ میں بہت
عمدہ اور عالیشان تعمیر کرایا۔ ایام متبرکہ جمعہ و ایامِ ولادت و شہادت آئمہ علیہم السلام و عشرہ محرم خصوصاً عشرۂ چہلم ازلغایت
۱۹ صفر کو بڑی یادگار اور قابل دید مجالس ہوتی تھیں۔ ذی کمال ذاکرین مثل سید جواد حسین شمیم دانشمند، سید برجیس حسن
برجیس دانشمند، نیز حضرات لکھنؤ سے میر انیس، میر وحید اور ان کے بیٹے پوتے زیب ممبر ہوتے تھے۔ صد ہا روپئے شال
دوشالے نذر پیش کئے جاتے تھے۔ ابنائے سید تاج محمود خاں معاون خصوصی تھے۔ یہ امام باڑہ بھی ہر قسم کے شیشہ آلات
جھاڑ فانوس وغیرہ سے مزین تھا۔ حسب سابق مجالس ہوتی ہیں اس امام باڑے کی تولیت نسلاً بعد نسلٍ سید سرکار حسن ابن سید نجم
دانشمند کو پہنچی تھی۔ کہ یہ پاکستان آگئے۔ اور اب سید غلام اکبر عرف موتی ابن حاجی سید اصغر حسین دانشمند اس کے نگران کار
اور متولی ہیں۔ تیسرا امام باڑہ رانڈوں کے امام باڑے کے نام سے موسوم ہے۔ سید رحیم رضا ابن سید علی رضا دانشمند
کثیر جائیداد متروکۂ پدری پر متصرف تھے۔ مگر کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ تین لڑکیاں تھیں۔ ایک دختر فہیم النساء کا عقد سید
کرامت علی ابن سید حسین رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر نعیم النساء کا عقد سید قاسم علی ابن سید دوست علی دانشمند
سے ہوا۔ تیسری دختر خیر النساء عرف خیرن کا عقد سید نظام الدین عرف غلامی ابن سید غلام مصطفےٰ علی محلہ گذری سے ہوا
ان کے ایک دختر مسماۃ زینب زوجہ سید افضل علی ابن سید فضل علی عرف کھو محلہ گذری تھیں۔ یہ خیر النساء اپنی بیٹی زینب
ہی کے پاس رہتی تھیں اور انہوں نے محلہ گذری میں ایک امام باڑۂ عالیشان موسومہ خیرن کا امام باڑہ تعمیر کر کے وقف کیا
ان کی بیٹی زینب نے محلہ گذری میں ایک مسجد و چاہ پختہ بھی تعمیر کرائی۔ مسماۃ فہیم النساء و نعیم النساء دونوں لاولد رہیں اور متروکہ
پدری کے مکان مسکونہ کو امام باڑہ موسوم کیا۔ جو رانڈوں کے امام باڑے کے نام سے مشہور رہا۔ اور امام باڑے کے اخراجات
کے واسطے کافی جائیداد زرعی وقف کر کے حاجی سید شمس الدین ابن سید کریم الدین دانشمند کو متولی قرار دیا۔ متولی مذکور نے
اس مکان مسکونہ کو منہدم کر کے بشکلِ امام باڑہ تعمیر کیا۔ اسباب ضروری شیشہ و آلات جھاڑ فانوس وغیرہ سے مزین کیا۔
رات کو دس بجے مجالس ہوتی ہیں۔ اب سید امام رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا نگرانِ کار و متولی ہیں۔ چوتھا امام باڑۂ اندرون
مسماۃ وحید النساء زوجۂ سید ساجد حسین کے نام سے موسوم ہے۔ سید غلام حسنین خاں ابن سید محمد بخش خاں دانشمند کے کوئی
اولادِ نرینہ نہ تھی۔ جائیداد متروکہ کی وارث ان کی دختر وحید النساء ہوئیں۔ مرحوم موصوف نے علاوہ جائیداد متروکہ کے
نو سو روپیہ سال کی آمدنی کی جائیداد زرعی امورِ خیر و عزائے سید الشہداء کے لئے وقف کر کے اپنے بھانجے سید صادق حسین
ابن سید غلام حسین کو متولی بنایا اور امام باڑہ موسوم کیا۔ یہ امام باڑہ بھی جھاڑ فانوس وغیرہ سے مزین ہے۔ فی الحال سید آل حسنین
ابن سید اختر حسنین خاں نگرانِ کار متولی ہیں بعد مغرب مجلس ہوتی ہے۔ پانچواں امام باڑہ اندرونی مسماۃ جیونی کے نام سے
موسوم ہے۔ بتول دولت عرف جیونی دختر سید قاسم علی ابن دوست علی دانشمند زوجۂ حاجی سید مظہر احمد ابن سید شمس الدین
دانشمند نے اپنے مکان مسکونہ و متروکۂ پدری کو امام باڑہ بنایا اور کچھ جائیداد زرعی وقف کی۔ علی الصبح مجالس ہوتی ہیں۔
فی الحال سید شاکر حسین ابن سید صابر حسین نگرانِ کار متولی ہیں۔ چھٹا امام باڑۂ اندرونی خاتون دولت دختر سید محمد حسن خاں
ابن سید ولی بخش خاں زوجۂ حاجی سید قربان حسین کے نام سے موسوم ہے۔ جو حویلی حاجی سید قربان حسین میں واقع ہے۔ حاجی

سید قربان حسین نے اس کے واسطے کچھ جائیداد بھی وقف کی جس کے متولی مولوی سید محمد نبی ابن حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین ہیں۔ محلہ دانشمندان میں ۹ر محرم الحرام کو عصر کے وقت ابنائے سید علی اشرف کے مکانات سے ذوالجناح معہ علقہ و دورہ و علم و تابوت وغیرہ برآمد ہو کر تمام محلہ میں گشت کر کے امام باڑہ وزیر النساء پر ختم ہوتا ہے۔ ۱۰ر محرم کو علی الصباح مختصر مجالس کے بعد سب امام باڑوں سے تربتیں نکالی جاتی ہیں۔ اور بہ شکلِ جلوس مرثیہ پڑھتے ہوئے کربلائے دانشمندان متمرہ زوجۂ سید جواد حسین شمیم دانشمند متصل اسٹیشن میں دفن ہوتی ہیں۔ وہیں اعمال عاشورہ بجالائے جاتے ہیں۔ اسی دن بعد دوپہر تعزیہ معہ علم و ذوالجناح و تابوت وغیرہ دورے کے ساتھ برآمد ہو کر تمام شہر میں گشت کرکے واپس امام باڑہ سید اکبر علی پر ختم ہو کر سب امام باڑوں میں مجلس شامِ غریباں ہوتی ہے۔ ۲۰ر صفر کو تعزیہ اٹھکر کربلائے دانشمندان میں دفن ہوتا ہے۔ کربلا میں سید غلام موسیٰ رضا نے مسجد و چاہ پختہ بنائی۔ مدرسۂ امامیہ:۔ سید غلام حسنین خاں ابن سید محمد بخش خاں دانشمند نے اپنی جائیدادِ متروکہ میں سے نو سو ۹۰۰ روپیہ سال کی آمدنی کی جائیداد سنہ ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں مصارفِ خیر و تعلیم حفظِ قرآن کے لئے وقف کرکے حاجی سید صادق حسین ابن سید غلام حسین دانشمند کو متولی بنایا۔ متولی مذکور نے سنہ ۱۳۰۵ھ، سنہ ۱۸۸۷ء میں ایک مدرسہ بنام مدرسۂ امامیہ قائم کیا۔ جس میں دینی و دنیاوی اور حفظِ قرآن کی تعلیم ہوتی تھی۔ مگر متولی مذکور نے وہ مدرسہ بند کر دیا۔ اشرف المدارس عرف نور المدارس۔ سید اشرف علی صاحب ساکن پٹنہ عظیم آباد کی تحریک پر بہ زمانۂ سید نذر علی ابن سید حسن رضا دانشمند ایک مدرسہ بنام اشرف المدارس قائم ہوا۔ اس مدرسہ میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ سید نور الحسن ابن سید نذر علی دانشمند نے بہ تحریک و تحریص حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ۔ مولوی حاجی سید مرتضیٰ حسین صاحب طاب ثراہ و مولانا سید اولاد حسن صاحب طاب ثراہ و سید محمد حسین و سید ابرار حسین وکیل اپنی اور اپنی زوجہ ریاست النساء کی چھ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کی جائیداد ۱۲ر شوال سنہ ۱۳۲۲ھ، ۲۹ر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو مدرسہ کے نام وقف کی اور مدرسہ کا نام اشرف المدارس عرف نور المدارس ہوگیا۔ اور جو عالیشان کوٹھی لبِ سڑک سید ولایت حسن ابن سید نذر علی نے تعمیر کرائی تھی اس میں منتقل ہوگیا۔ اولاً کچھ عرصہ مولانا سید محمد ہارون صاحب قبلہ طاب ثراہ صدر مدرس رہے بعد میں مولوی حاجی سید مرتضیٰ حسین صاحب طاب ثراہ اس کے صدر مدرس ہوئے۔ اس مدرسہ نے اطراف واکناف ملک میں بہت شہرت پائی اور امروہہ و بیرونجات کے شائقین علم مستفیض ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علم منطق۔ ادب۔ فقہ۔ اصولِ فقہ کی تعلیم حاصل کرکے عالم و فاضل اور مجتہد ہوئے۔ مگر سید نور الحسن کے انتقال کے بعد ان کے جانشین مدرسہ کے اخراجات کی طرف سے کوتاہی اور بے توجہی کرنے لگے۔ تو حاجی صاحب طاب ثراہ صدر مدرسی سے دست بردار ہو کر اپنے دولت کدہ پر درس دینے لگے۔ تب مدرسہ پر زوال آگیا اور تباہ و برباد ہو گیا۔ فی الوقت برائے نام ایک مکتب کی صورت میں قائم ہے۔

بہرحال یہ ہے محلہ دانشمندان جس میں کل اولادِ حاجی سید محمد اشرف دانشمند۔ خوش و خرم مرفہ الحال عزت و آبرو سکون و اطمینان سے مصروفِ حیات تھی۔ اور ستارۂ اقبال انتہائی عروج پر چمک رہا تھا کہ ناگہاں زمانہ بدلا۔ انقلاب آیا۔ اُدھر مسلمانوں کی سلطنت پر زوال آیا۔ نہ بادشاہ رہے نہ بادشاہ گر۔ نہ دربار رہا نہ درباری۔ نہ عطائے جاگیر رہی۔ نہ جاگیردار۔ نہ منصب رہا نہ منصبدار۔ سنہ ۱۲۷۳ھ، سنہ ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی بنام غدر واقع ہوئی۔ بے گناہ مغل بادشاہ بہادر شاہ بجرم و مقید ہوا۔ انگریزی سلطنت مُحکم ہوئی۔ مسلمان ہر طرح ملزم و معتوب ہوئے۔ اِدھر بڑی بڑی جاگیریں تقسیم در تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔ تب سوائے چند کے سب فکرِ معاش میں مبتلا ہوگئے۔ کچھ خوشحال کچھ بدحال اسی دھیے میں رہے۔

کچھ فکر معاش میں گھر سے بے گھر ہوئے۔ اس کشمکش حیات میں مبتلا تھے کہ خاندانِ تقوی کا ایک لایق فرزند سر سید احمد خاں
تقوی دہلوی ستارہ ہند۔ علم کی شمع ہاتھ میں لئے آسمان ہند پر نمودار ہوا۔ ۲۲ ذالحجہ ۱۲۹۳ھ ۸ جنوری ۱۸۷۷ء کو علیگڑھ
میں کالج کا سنگ بنیاد رکھا۔ گویا مملکت پاکستان کی بنیاد رکھی۔ پوری قوم اس دار العلوم سے فیضیاب ہونے لگی۔ مگر تمام شرفائے
ہند کی طرح ابنائے حاجی سید محمد اشرف دانشمند پر بھی اول تو پسماندہ جاگیرداری مسلط تھی۔ دوسرے قدامت پسند بزرگوں
انگریزی پڑھنے والوں کے لا مذہب۔ بے دین اور کرسٹان ہو جانے کی دہشت اور خوف دامن گیر تھا۔ پس یہ بہت خوش خرامی
سے انگریزی علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ علم دین تو ورثہ میں ملا ہی تھا۔ رفتہ رفتہ علم انگریزی بھی حاصل کرنے لگے۔ یہاں
تک کہ آج بحمداللہ علاوہ بلند پایہ علمائے دین فضلائے کرام اور مجتہدین عظام۔ مفسرین قرآن کے انگریزی علم کے بھی اعلیٰ
تعلیم یافتہ حضرات کی کثیر تعداد موجود ہے۔ میٹرک تک تو تعلیم عام ہے۔ بہت سے گریجویٹ اور کئی پی ایچ ڈی ہیں۔ جو
معزز و ممتاز عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اسی طرح اس خاندان کی مخدراتِ عصمت بھی جو امروہہ میں پردہ نشین تھیں اور
جن کی آواز ڈیوڑھی تک بھی نہ سنی جا سکتی تھی۔ اور نصف صدی قبل تک اردو مرثیہ خوانی۔ حدیث خوانی۔ دینیات
اور تعلیم قرآن کو طرۂ امتیاز سمجھتی تھیں آج اسکول اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور پاکستان میں آ کر پردہ مفقود
ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔

الغرض نسلِ شریف حاجی سید محمد اشرف دانشمند بہر حال علی قدر مراتب سکون و اطمینان اور عزت و آبرو
سے یکجائی مسکن گزین تھے۔ یہاں تک کہ ایک شیعہ لیڈر قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں برصغیر ہند تقسیم ہوا اور ۲۷ رمضان
۱۳۶۶ھ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء بروز جمعہ پاکستان بن گیا، اور یہ پورا خاندان بھی مثل دیگر مسلم خانوادوں کے منتشر و متفرق
ہو گیا۔ اکثر افراد پاکستان آ گئے اور شہر بہ شہر متفرق و پراگندہ مگر محفوظ و مامون با روزگار۔ صاحب وقار۔ مرفہ الحال
متوطن ہو گئے۔ اور اب پاکستان ہی ان کا وطن عزیز ہے۔ کچھ لوگ لکھنؤ، بریلی، وغیرہ اقطاع ہند میں با عزت ساکن ہیں
کچھ خوشحال کچھ بدحال امروہہ ہی میں سکونت پذیر ہیں۔ خداوند کریم بطفیل ائمہ معصومین علیہم السلام سب کو امن و امان
میں رکھے۔ آخر میں ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احسان مند اور دعا گو ہیں ان مورخینِ متقدمینِ امروہہ کے جنہوں نے ازراہ
عنایت اپنی کتب۔ تواریخ مثل۔ تاریخ اصغری، تاریخ واسطیہ، تاریخ سادات امروہہ، شجرات سادات امروہہ
تاریخ امروہہ وغیرہ میں محلہ دانشمندان کا ذکر بھی کیا ہے اور شجرہ نسب و فہرست جاگیرداران بھی تحریر فرمائی ہے لیکن
نہایت ادب معذرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار بالکل ناگزیر ہے کہ ان سب کتابوں میں اس محلہ کی فہرست منصبداران
جاگیرداران اور شجرہ نسب غلط چھپا ہے۔ لہٰذا زیدپور امروہہ کی کتاب زیدیہ سے صحیح شجرہ نسب اور فہرست منصبداران
جاگیرداران درج ذیل ہے۔ براہ کرم امروہہ کی جملہ کتابوں کا مندرجہ شجرہ نسب غلط اور متروک و منسوخ تصور کیا
جائے اور اس کتاب کا درج شدہ شجرہ و فہرست صحیح مانی جائے۔ جو زیدپور کی اصل کتاب زیدیہ اور کتاب زیدیہ مولفہ
جد محترم مولوی سید اکبر حسین صاحب طاب ثراہ سے مرتب کی گئی ہے۔ زمانہ قدیم سے امروہہ میں یہ رواج مروج ہے کہ
کسی بھی تقریب۔ نکاح، بیاہ وغیرہ کے موقع پر نسابہ (میراثی) طرفین کے شجرے حاضرین کے سامنے پڑھتا ہے۔ چنانچہ
کراچی میں بھی مولانا سید محمد رضی، مولانا سید انیس الحسنین صاحبان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کی تقریبات میں کراچی
میں موجود نسابہ (میراثی) نے ہمارا شجرہ غلط پڑھا۔ مولانائے موصوف اور اس حقیر کو صحیح شجرہ حفظ یاد ہے۔ پس آنجناب

اس حقیر نے اعتراض کیا تو اس نے یہ دلیل دی کہ کتاب واسطیہ اور کتاب شجرات سادات امروہہ میں یونہی درج ہے۔ اس کو تاکید مزید و شدید کر دی گئی کہ امروہہ کی سب تاریخوں میں محلّہ دانشمندان کا شجرہ نسب غلط درج ہے۔ وہ پڑھا جائے۔ بلکہ جو شجرہ نسب ہمارا مطبوعہ شائع شدہ ہے اور ہر طرح مکمل و مستند ہے اس کے مطابق پڑھا جائے ورنہ عدالتی کارروائی کی جائے گی۔ لہٰذا براہ کرم ناظرین کرام بھی اس شجرہ نسب کو صحیح تصور فرمائیں۔

شجرۂ نسب سادات تقوی محلہ دانشمندان امروہہ ضلع مرادآباد

سیّد البشر خاتم النبین حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

(۱)

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام زوج البتول عذرا فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
امام حسین علیہ السلام	امام زین العابدین علیہ السلام	امام محمد باقر علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	امام علی الرضا علیہ السلام	امام محمد تقی علیہ السلام	ابو جعفر موسیٰ مبرقع	ابوالمکارم سید احمد
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
سید محمد اعرج ابو علی	سید احمد نقیب القم ابو عبداللہ	سید یعقوب	سید عبداللہ زر بخش دار دہند	سید زید	سید محمود	سید ابراہیم	سید عبدالعزیز	سید زید ثانی
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
سید نذر اللہ	سید داؤد دنذر	سید سیف الدین اول	سید حسن	سید عبدالمجید	سید سیف الدین ثانی	سید علی الدین	سید خیر الدین	سید داؤد
۲۹	۳۰	۳۱						
سید محمد	سید محمد سعید خاں	سید العلمائے زبدۃ الفضلا حاجی سید محمد اشرف دانشمند علیہ الرحمۃ						

فہرست منصبداران و جاگیرداران و معافیداران سادات تقوی دانشمندان امروہہ

نمبر شمار	حوالہ کتب	نام	کیفیت
۱	تاریخ امروہہ عباسی تاریخ [illegible] ۲۴۸	سید محمد سعید خاں	تمام خاندانی کتب تواریخ میں درج شدہ سید محمد سعید خاں کے اجداد کرام سب کے سب صاحبان منصب۔ جاگیردار، معافیدار تھے اور آنخاب بھی [illegible]

نمبر شمار	حوالہ کتب	نام	کیفیت
۲	تاریخ امروہہ زیدیہ صفحہ ۴۱	سید العلماء حاجی سید محمد اشرف دانشمند	جاگیردار پرگنہ رجب پور، شاہان وقت کی طرف سے خطاب دانشمند سے سرفراز تھے جبکہ یہ خطا[ب] علمائے جیدہی کو عطا ہوا کرتا تھا۔
۳	زیدیہ صفحہ ۴۳	حاجی میراں سید محمود	موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔ صاحب علم وکرامت وعزت ودولت
۴	زیدیہ صفحہ ۴۴	فیروزہ خاتون زوجہ حاجی میراں سید محمود	آپ کو عہد جہانگیر ونورجہاں میں پرگنہ سکیت نواح پانی پت میں جاگیر ملی تھی اور وہ جاگیر سید سجاد [علی] سید بہادر علی دانشمند کو ترکہ میں ملی اور سید ولایت حسین ابن سید سجاد علی نے فروخت کی۔
۵	زیدیہ صفحہ ۴۵	میراں حاجی بابا سید عظمت اللہ	موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔ صاحب علم ودولت وعزت۔
۶	زیدیہ صفحہ ۴۹	میراں سید رحمت اللہ	موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔ صاحب علم ودولت وعزت۔
۷	زیدیہ صفحہ ۵۰	سید برکت اللہ	جاگیردار کلاں۔ اپنی جاگیر ملک سوارہ جانب نگلہ عمدہ پرگنہ مرادآباد میں۔ غارت گروں اور [...] کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔
۸	زیدیہ صفحہ ۵۰	سید علی رضا	جاگیردار۔ معافیدار۔ اورنگ زیب بادشاہ ہند کے ہمراہ لڑائی میں شہید ہوئے۔
۹	زیدیہ صفحہ ۵۰ / ۵۶	سید تاج محمود خاں	جاگیردار کلاں۔ صاحب حشمت ودولت وثروت۔ منصبدار داخل چوکی ۲۷۰۰۰ ہزار دام سرکار [...] خان خاناں محمد منعم خاں نظام الملک کی فوج شاہی میں بخشی تھے۔ دیہات کثیر وعلاقہ کبیر۔ رجب پور [...] بچھراؤں سلیم پور، سہسوان۔ رستم پور میں (۱۷۵۰۰) ہزار دام جاگیر ومعافی پر متصرف تھے۔
۱۰	زیدیہ ۵۳ واسطیہ ۲۵۴ / ۵۵۸	سید غلام احمد خاں	منصبدار داخل چوکی چوبیس ہزار دام۔ موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۱۱	زیدیہ ۵۴ واسطیہ ۲۵۴ / ۵۵۸	سید غلام مرتضیٰ	منصبدار جلو قدیم بارہ ہزار چھ سو دام۔ موروثی جاگیردار، معافیدار۔
۱۲	زیدیہ ۱۰۲ واسطیہ ۲۵۴ / ۵۵۹	سید غلام حسن	منصبدار جلو قدیم بارہ ہزار چھ سو دام۔ موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۱۳	زیدیہ ۵۶ واسطیہ ۲۵۵	سید کریم بخش خاں	پانصدی ذات وپنجاہ سوار کے منصبدار خطاب خان سے سرفراز موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۱۴	زیدیہ ۶۲ واسطیہ ۵۶۱	سید محمد بخش خاں	منصبدار جلو قدیم چھ ہزار نو سو انتالیس دام۔ موروثی جاگیردار معافیدار۔
۱۵	زیدیہ ۵۴ واسطیہ ۵۶	مولوی سید بہاالدین بخش	منصبدار جلو قدیم بارہ ہزار چھ سو دام۔ موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۱۶	زیدیہ ۱۴۰ واسطیہ ۲۵۲ / ۵۹	سید عبداللہ عرف تاج محمود ثانی	منصبدار داخل چوکی ۲۷۰۰۰ ہزار دام موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۱۷	زیدیہ ۱۵۷ واسطیہ ۲۵۲ تاریخ امروہہ	قاضی سید محمد فیاض	سنہ ۱۱۰۶ھ ۳۷ جلوس اورنگ زیب عالمگیر میں برسالہ سعادت خاں پرگنہ مدنگر ورسول نگر تابع [...] پٹن احمد آباد گجرات کے قاضی۔ سنہ ۱۱۲۰ھ اول جلوس شاہ عالم بہادر شاہ میں محتسب [...] عدالت پرگنہ مرادآباد سنہ ۱۱۲۴ھ اول جلوس جہاندار شاہ میں منصب مذکور پر تا سنہ ۱۱۲۵ھ [...] فرخ سیر میں منصب قضا پرگنہ حویلی سرکار قنوج وملکوسہ ضمیمہ احتساب پرگنہ مرادآباد [...] بڑے جاگیردار معافیدار عہدہ دار۔
۱۸	زیدیہ ۱۵۹	سید محمد نیاز	موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔ رئیس کبیر۔

نمبر	حوالہ کتب	نام	کیفیت
۱۹	زیدیہ ۵۳۹	سید احمد رضا خاں	بڑے جاگیردار خلعت گرانبہا و خطاب خان سے سرفراز نیز خدمتِ سوانح نگاری مراد آباد۔ بریلی۔ شیر کوٹ۔ کرت پور بشاہرہ شش صد روپیہ ماہوار سوائے جاگیر پر نائز تھے۔
۲۰	زیدیہ ۱۷۱	سید علی رضا	جاگیردار معافیدار، صاحب دولت کثیر۔ امیر کبیر۔
۲۱	زیدیہ ۱۷۱ واسطیہ ۲۵۳/۵۶۲	سید امام رضا	منصبدار داخل چوکی دس ہزار دام۔ موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۲۲	زیدیہ ۱۷۲ واسطیہ ۵۶۲	سید حسین رضا	دس ہزار دام جاگیر۔ جاگیردار۔ معافیدار۔
۲۳	زیدیہ ۲۱۹ واسطیہ ۵۶۲	سید محمد رضا	منصبدار داخل چوکی بتیس ہزار دام جاگیردار۔ معافیدار۔
۲۴	زیدیہ ۲۲۲	سید روشن دل	موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۲۵	زیدیہ ۲۴۷	سید علی اشرف	بڑے منصبدار۔ نو لاکھ دام جاگیر تک کے جاگیردار معافیدار۔
۲۶	زیدیہ ۲۴۹ واسطیہ ۵۶۲	سید سعادت اللہ عرف سید علی نواز خاں	منصبدار جلو قدیم پندرہ ہزار دو سو اکتیس دام کے جاگیردار۔ معافیدار موروثی جاگیردار۔ شاہانِ وقت کی طرف سے خطاب خان سے سرفراز تھے۔
۲۷	زیدیہ ۲۵۴ واسطیہ ۲۵۳	سید محمد منعم	سہ صدی ذات کے منصبدار داخل چہ کی ... ۳۵ ہزار دام جاگیردار معافیدار
۲۸	زیدیہ ۲۴۸ واسطیہ ۲۵۳/۵۵۹	سید محمد علی عرف محمد بخش	سید علی اشرف کے سب بیٹے منصبدار، جاگیردار، معافیدار تھے۔
۲۹	زیدیہ ۲۴۸ واسطیہ ۲۵۳/۵۵۹	سید شاہ علی	سید علی اشرف کے سب بیٹے منصبدار جاگیردار۔ معافیدار تھے۔
۳۰	زیدیہ ۲۵۴ واسطیہ ۲۵۴/۵۶۱	سید عبد الباقی	منصبدار جلو قدیم بارہ ہزار دام۔ موروثی جاگیردار۔ معافیدار۔
۳۱	زیدیہ ۲۵۵ واسطیہ ۲۵۴	سید احسان علی	منصبدار چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو اٹھتر دام موروثی جاگیردار معافیدار۔
۳۲	زیدیہ ۲۴۸ واسطیہ ۲۵۳/۵۵۹	سید نادر علی	منصبدار جلو قدیم بتیس ہزار دام۔ موروثی جاگیردار معافیدار۔
۳۳	زیدیہ ۲۶۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۵۹	سید مصطفیٰ علی	سید علی اشرف کے سب بیٹے موروثی جاگیردار معافیدار تھے۔
۳۴	زیدیہ ۲۶۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۵۹	سید رعایت اللہ	سید علی اشرف کے سب بیٹے موروثی جاگیردار معافیدار تھے۔
۳۵	زیدیہ ۲۶۲	سید حمد اللہ	موروثی جاگیردار، معافیدار، منصبدار۔
۳۶	زیدیہ ۲۷۰	سید قدرت اللہ	منصبدار، جاگیردار۔ معافیدار۔
۳۷	زیدیہ ۲۷۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۶۲	سید سیف اللہ	منصبدار چالیس ہزار چھ سو سینتیس ۴۰۶۳۷ دام موروثی جاگیردار معافیدار۔
۳۸	زیدیہ ۲۷۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۶۲	سید خلیل اللہ	منصبدار چالیس ہزار چھ سو سینتیس ۴۰۶۳۷ دام موروثی جاگیردار معافیدار۔
۳۹	زیدیہ ۲۷۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۶۲	سید لطف اللہ	منصبدار چالیس ہزار سات سو اڑتیس دام موروثی جاگیردار معافیدار۔
۴۰	زیدیہ ۲۷۰ واسطیہ ۲۵۳/۵۶۲	سید عطاء اللہ	منصبدار چالیس ہزار نو سو انتالیس دام موروثی جاگیردار معافیدار
۴۱	زیدیہ ۲۷۰	سید سعدی	منصبدار۔ موروثی جاگیردار معافیدار۔

حصّہ اوّل = ازمدینہ تا زیدپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین محمدنا المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

امابعد ۔ احقرالزمن سید صغیرحسن ابن سید امیرحسن ابن سید مظہرعلی ابن سید ذریرعلی ابن سید منیرعلی ابن سید نجابت اللہ
ابن سید سعادت اللہ ملقب بہ سید علی نوازخاںؒ ابن سید علی اشرف ابن میراں سید رحمت اللہ ابن میراں حاجی سید عصمت اللہ ابن میر
حاجی سید محمود ابن سید العلمار زبدۃ الفضلا حاجی سید محمد اشرف دانشمند رحمت اللہ علیہ رضوی تقوی امروہوی عرض پرداز
کہ کتاب عمدۃ الطالب فی انسابِ آلِ ابی طالب میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حال میں لکھا ہے ۔ کہ آنجناب کے اعقاب میں جناب
امام علی الرضا علیہ السلام ہیں ۔ جن کی کنیت ابوالحسنؑ ہے ۔ اور ان حضرت کے زمانے میں اولاد ابوطالبؑ میں ان حضرت کے مثل کوئی
نہ تھا ۔ مامون نے ان حضرت سے بیعت کی تھی اور سکّہ دینار و درہم ان حضرت کے نام سے جاری کیا تھا ۔ اور ان حضرت کے نام
ممبر پر خطبہ پڑھا تھا ۔ ان جناب نے طوس میں وفات پائی ۔ اور ان حضرت کے اعقاب میں ابوجعفر محمد جواد (محمد تقی علیہ السلام) ہیں
جن کی مادر گرامی ام الولد تھیں ۔ اور یہ حضرت (امام محمد تقی علیہ السلام) بھی جلیل القدر وعظیم المرتبت تھے اور ان سے دو شخص
عقب رہے ایک حضرت علی الہادی (امام علی النقی علیہ السلام) دوسرے جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ ۔ اور یہ حضرت (جناب موسیٰ مبرقع)
بھی ام الولد سے ہیں ۔ انہوں نے قم میں وفات پائی اور ان کی قبر وہیں ہے اور ان کی اولاد رضوی کہلائی جاتی ہے اور قم میں ہی
ہیں ۔ مگر بعض ان میں سے دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں ۔ اور ان کی نسل احمد ابن موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ سے باقی رہی
ان سے ہند کے چند خاندان منسوب ہیں ۔ از انجملہ اولادِ میراں اللہ قصبہ سامانہ میں ہے ۔ اور میر زید کی اولاد ۔ زیدپور
کھان مئو ۔ چند دارہ ۔ لکھنؤ ۔ سیتاپور ۔ لاہرپور ۔ اور سفیدون نواح دھلی میں ہے ۔ اور کتاب کنزالانساب معروف بحرالانساب
فی تحقیق آلِ ابوتراب مولفہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے صفحہ ۱۲۶ پر ہندوستان کے ساداتِ جلیل القدر ومشہور کے حالات کے سلسلہ میں
۱۲۸ پر تحریر فرمایا ہے کہ ساداتِ سامانہ و زیدپور و چنددارہ من مضافات لکھنؤ و سیتاپور و زیدپور من مضافاتِ خیرآباد کا
میر زید اولادِ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ پر منتہی ہوتا ہے نیز کتاب سیادۃ السادۃ میں جناب آقائی ابوالقاسم علیہ الرحمۃ
بحوالہ کتب معتبر مثل ۱ کنزالی مخنف بن لوط خزاعی ۲ سلسلۃ المذہب سید مرتضیٰ رازی ۳ زبدۃ الانساب اصفہانی ۴ صفوۃ
ابن جوزی ۵ تحریر الانساب ۶ خواص الامۃ ۷ فصول المہمہ ۸ عمدۃ الطالب ۹ کتاب الاطیاب ابونصر بخاری
نفحات عنبری ۱۱ جواہر الانساب عبیدی ۱۲ تذکرۃ الاصفیا ۱۳ بحرالانساب ۱۴ ارشاد مفید ۱۵ اعلام الوریٰ طبرسی ۱۶
الغمۃ اردبیلی ۱۷ سلالۃ الاطہار ۱۸ کتاب النجباوالاخیار ۱۹ بحارالانوار جلد یازدہم دوازدہم ۲۰ سماء العالم ۲۱ کشکول
بہاؤالدین ۲۲ مجالس المومنین قاضی نوراللہ شوستری تحریر فرمایا ہے کہ باجماع تمامی علمائے اعلام وائمہ انساب خاص و عام
سب اساطین علام واراکین عظام متفق اللفظ و متحد القول ہیں ۔ کہ اولاد و ذریت امام محمد تقی علیہ السلام خصوصاً مع
امام علی النقی و حسن عسکری علیہم السلام عموماً سب رضوی ہیں ۔ اور جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحارالانوار میں تحریر فرمایا
کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی اور بھی اولاد تھی اور وہ علوی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ۔ اور اولاد امام حسن علیہ السلام
حسنی سے اور اولادِ امام حسین علیہ السلام حسینی سے ۔ لیکن جو اولاد حسینی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہوئی وہ موسوی موسوم

حصّہ اوّل = ازمدینہ تا زید پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ والصلوٰۃ علیٰ سیّد المرسلین محمّدنا المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

امابعد ۔ احقرالزمن سید صغیر حسن ابن سید امیر حسن ابن سید مظہر علی ابن سید وزیر علی ابن سید منیر علی ابن سید نجابت اللہ ابن سید سعادت اللہ ملقب بہ سید علی نواز خاںؒ ابن سید علی اشرف ابن میراں سید رحمت اللہ ابن میراں حاجی سید عصمت اللہ ابن میراں حاجی سید محمود ابن سید العلماء زبدۃ الفضلاء حاجی سید محمد اشرف دانشمند رحمت اللہ علیہ رضوی تقوی امروہوی عرض پرداز ہے کہ کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حال میں لکھا ہے ۔ کہ آنجناب کے اعقاب میں جناب امام علی الرضا علیہ السلام ہیں ۔ جن کی کنیت ابوالحسنؑ ہے ۔ اور ان حضرت کے زمانے میں اولاد ابوطالبؑ میں ان حضرت کے مثل کوئی نہ تھا ۔ مامون نے ان حضرت سے بیعت کی تھی اور سکّہ دینار و درہم ان حضرت کے نام سے جاری کیا تھا ۔ اور ان حضرت کے واسطے ممبر پر خطبہ پڑھا تھا ۔ ان جناب نے طوس میں وفات پائی ۔ اور ان حضرت کے اعقاب میں ابوجعفر محمد جواد (محمد تقی علیہ السلام) ہیں جن کی مادرِ گرامی ام الولد تھیں ۔ اور یہ حضرت (امام محمد تقی علیہ السلام) بھی جلیل القدر و عظیم المرتبت تھے اور ان سے دو شخص عقب رہے ایک حضرت علی الہادی (امام علی النقی علیہ السلام) دوسرے جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ ۔ اور یہ حضرت (جناب موسیٰ مبرقع) بھی ام الولد سے ہیں ۔ انہوں نے قم میں وفات پائی اور ان کی قبر وہیں ہے اور ان کی اولاد رضوی کہلائی جاتی ہے اور قم میں ہی ہیں ۔ مگر بعض ان میں سے دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں ۔ اور ان کی نسل احمد ابن موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ سے باقی رہی ۔ ان سے ہند کے چند خاندان منسوب ہیں ساز ان جملہ اولادِ میراں اماں اللہ قصبۂ سامانہ میں ہے ۔ اور میر زید کی اولاد ۔ زید پور بھان مئو ۔ چند دارہ ۔ لکھنؤ ۔ سیتا پور ۔ لاہر پور ۔ اور سفیدون نواح دہلی میں ہے ۔ اور کتاب کنز الانساب معروف بحر الانساب فی تحقیق آل ابو تراب مولفۂ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے صفحہ ۱۲۶ پر ہندوستان کے ساداتِ جلیل القدر و مشہور کے حالات کے سلسلہ میں ۱۲۸ پر تحریر فرمایا ہے کہ ساداتِ سامانہ و زید پور و چند دارہ من مضافات لکھنؤ و سیتا پور و زید پور من مضافاتِ خیر آباد کا میر زید اولادِ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ پر منتہی ہوتا ہے نیز کتاب سیادۃ النسادۃ میں جناب آقائی ابوالقاسم علیہ الرحمۃ بحوالہ کتب معتبر مثل ۱ کنز ابی مخنف بن لوط خزاعی ۲ سلسلۃ المذہب سید مرتضیٰ رازی ۳ زبدۃ الانساب اصفہانی ۴ صفوۃ ابن جوزی ۵ تحریر الانساب ۶ خواص الامۃ ۷ فصول المہمہ ۸ عمدۃ الطالب ۹ کتاب الاطیاب ابونصر بخاری ۱۰ نفحاتِ عنبری ۱۱ جواہر الانساب عبیدی ۱۲ تذکرۃ الاصفیاء ۱۳ بحر الانساب ۱۴ ارشادِ مفید ۱۵ اعلام الوریٰ طبرسی ۱۶ کشف الغمہ اردبیلی ۱۷ سلالۃ الاطہار ۱۸ کتاب النجباء الاخیار ۱۹ بحار الانوار جلد یازدہم دوازدہم ۲۰ سماء العالم ۲۱ کشکول بہاءالدین ۲۲ مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری تحریر فرمایا ہے کہ باجماع تمامی علمائے اعلام و آئمہ انساب خاص و عام سب اساطین علاّم و اراکین عظام متفق اللفظ و متحد القول ہیں ۔ کہ اولاد و ذریّت امام محمد تقی علیہ السلام خصوصاً معاً امام علی النقی و حسن عسکری علیہم السلام عموماً سب رضوی ہیں ۔ اور جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں تحریر فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی اور بھی اولاد تھی اور وہ علوی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ۔ اور اولاد امام حسن علیہ السلام حسنی ہے اور اولادِ امام حسین علیہ السلام حسینی ہے ۔ لیکن جو اولادِ حسینی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہوئی وہ موسوی موسوم

ہیں۔ اور جناب امام رضا علیہ السلام اور جو انکے بعد کے آئمہ سے ہیں وہ بنام رضوی نامزد ہوتے ہیں۔ نیز عمدۃ العالمین مولانا
الحاج مرزا حسین طبرسی نے بھی کتاب بدر مشعشع میں یہ ہی کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح کتاب زُبر الانساب میں بھی یہی تحریر
ہے کہ بعد امام رضا علیہ السلام کے امام محمد تقی و علی النقی و حسن عسکری علیہم السلام اور ان کی تمام اولاد امجاد کو بسبب علو شان و
شہرت مکان شاہ خراسان کے سب کو رضوی کہتے ہیں اس لئے جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ کی اولاد احفاد بھی رضوی کہلائی جاتی ہے
بعض ان میں سے تقوی کہلائے جاتے ہیں اور حسب الارشاد حجۃ الاسلام نجم العلما مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ۔ و آقائی
شیخ محمد شریعت مجتہد العصر پاکستان و مولانا حاجی سید انیس الحسنین صاحب قبلہ تقوی کہلایا جانا بدرجۂ انسب بجا و درست ہے۔ الغرض
سادات تقوی دانشمندان ان ہی جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ کی اولاد احفاد میں ہیں لہٰذا ان ہی بزرگوار کے حال سے اس کتاب کو
شروع کیا جاتا ہے۔ ۹ جناب موسیٰ مبرقع ابن جناب امام محمد تقی علیہ السلام کا سلسلہ نسب سرکار رسالتؐ سے نویں پشت پر بہ تفصیل ذیل
منتہی ہوتا ہے۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ۱ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب
علیہم السلام زوج البتولِ عذرا فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ و آلہ وسلم ۲ امام حسین علیہ السلام ۳ امام
زین العابدین علیہ السلام ۴ امام محمد باقر علیہ السلام ۵ امام جعفر صادق علیہ السلام ۶ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۷ امام
علی الرضا علیہ السلام ۸ امام محمد تقی علیہ السلام ۹ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ۔ (اس کتاب میں ہر شخص کا جو نمبر ہے وہ اسی
سلسلے سے مسلسل ہے) نام نامی آپ کا موسیٰ لقب مبرقع کنیت ابو جعفر آپ کی والدۂ ماجدہ ام الولد تھیں ام الفضل نہیں تھیں
کیونکہ ام الفضل بنت مامون الرشید لا ولد رہیں۔ آپ مدینہ منورہ میں ۱۰ رجب ۲۱۷ھ ۱۸ اگست ۸۳۲ء کو تولد ہوئے
نہایت درجہ صبیح۔ وجیہہ۔ حسین جمیل۔ نورانی صورت نفیس طبیعت نیک وضع خوش قطع تھے۔ اکثر دولت سرا میں مقیم رہتے
تھے۔ جب باہر تشریف لاتے تھے تو ایک پارچۂ دبیز منہ پر لٹکا لیتے تھے۔ اسی لئے لوگ آپ کو لقب مبرقع سے یاد کرتے تھے۔
آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام محمد تقی علیہ السلام و برادر بزرگ امام علی النقی علیہ السلام و جناب امام حسن عسکری علیہ السلام و زمانۂ غیبت
صغریٰ امام زماں علیہ السلام عجّل اللہ فرجہٗ، پایا تھا۔ آپ پہلے مدینہ سے کوفے تشریف لائے پھر ۲۵۶ھ ۸۶۹ء میں کوفے
سے شہرِ قم میں تشریف لائے۔ اہلِ قم معترض ہوئے تو کاشان چلے گئے وہاں احمد بن عبدالعزیز دلف العجلی بہت عزت و کرم سے
پیش آیا۔ اور گھوڑے و خلعت و دولت دی اور بہ ہر سال ایک ہزار مثقال سونا معہ آراستہ گھوڑے کے مقرر کیا۔ دریں اثنا
جب ابو الصدیم الحسین ابن علی بن آدم وغیرہ اہل عرب ان سے ملنے شہر قم میں آئے اور آپ قم میں نہ ملے تو اہل قم کو ان کی
اس حرکت پر شرمندہ کیا۔ تب تمام رؤسائے قم معذرت خواہ ہو کر آپ کو واپس شہر قم میں لے آئے اور بہت اعزاز و اکرام
کیا۔ اور ان کے واسطے مکان خرید کر دیا۔ اور چند سہم۔ قریۂ سزد اندریقان۔ و کاوجہ۔ و رنہ مزاحم ابن علی اشعری خرید کر
دیئے۔ اور بیس ہزار درہم بھی پیش کئے۔ نیز خود آپ نے بھی قریات و مزارع خرید کئے اور اپنے اہل و عیال اور اپنی
ہمشیران دختران زینب و میمونہ و ام محمد نیز دختران امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی قم میں بلا لیا۔ تب آپ نہایت خوشحالی و فارغ البالی سے
بسر فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ آپ نے زمانۂ غیبت صغریٰ امام زماں علیہ السلام میں عہد خلافت متغلبۂ مقتدر باللہ عباسی
میں بہ اختلاف روایات ۸ ربیع یا ۲۲ ربیع الثانی ۲۹۶ھ مطابق ۱۳ یا ۱۸ جنوری ۹۰۹ء کو رحلت فرمائی اور اپنے
مکان مسکونہ میں جو ان کے نام سے آج تک مشہور و معروف ہے دفن ہوئے۔ اس حقیر صغیر مولف کتاب ہٰذا کو بھی شرف
زیارت حاصل ہوا ہے۔ بالائے مرقد گنبد موجود ہے۔ آپ کی دو دختر جناب زینب و جناب میمونہ اور ایک دختر جنکی کنیت

ام محمد تھی نہ معلوم ان ہی میں کی تھیں یا تیسری دختر تھیں اور دو پسر نیک سیرت ۱ جناب محمد۔ ۲ جناب احمد تولد
کتاب بحرالانساب میں صفحہ سوئم پر ایک پسر عمران کا بھی ذکر ہے۔ جن کا ۲۵۲ھ، ۹۶۴ء میں خراسان میں ہونا لکھا ہے
انکی اولاد بنام اخوی شہدیں کھے ۱۰ سید محمد ابن موسیٰ مبرقع بہ اتفاق علمائے نسابین مقطوع النسل ہیں۔ لیکن بر خلاف
علامۂ دینوری کا قول ہے کہ سید محمد کی اولاد بھی باقی ہے۔ اور بنی خشاب اپنا سلسلۂ نسب ان سے ملاتے ہیں۔ ۱۰ ابو المکا
سید احمد ابن موسیٰ مبرقع۔ آپ کوفے سے قم میں تشریف لائے۔ آپ کے اعقاب میں ایک فرزند جناب ابو علی محمد اعرج
دو دختران ام حبیب وام محمد باقی رہیں ۱۱ ابو علی سید محمد اعرج ابن ابو المکارم سید احمد۔ یہ جناب کوفے سے معہ
دو لڑکیوں فاطمہ اور ام سلمہ کے قم میں تشریف لائے۔ کم سنی میں پائے مبارک کو کچھ صدمہ پہنچ گیا تھا جس سے لنگ
لگے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب اعرج ہو گیا۔ آپ بڑے خوش منظر۔ فاضل اورع۔ اتقیٰ۔ عاقل۔ فرزانہ تھے
بھی آپ کی منزلت وعفت کے قایل تھے۔ حکام جور کو تعجب ہوتا تھا کہ آپ امام کیوں نہیں کہلائے۔ سب آپ کی تعظیم
تکریم کرتے تھے۔ قم میں تشریف لانے کے بعد دو لڑکیاں بریہہ وام کلثوم اور ایک پسر سید احمد تولد ہوئے۔ آپ نقیب
قم تھے سنہ ولادت نہ معلوم ہوا۔ بزمانہ حکومت معتمد عباسی ۴ ربیع الاول ۳۱۵ھ ۹ مئی ۹۲۷ء کو رحلت فرما
۱۲ سید احمد نقیب القم ابن سید محمد اعرج آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور ولادت ماہ شوال ۳۱۱ھ، ۹۲۳ء
ہوئی۔ پورے چار سال کے بھی نہ تھے کہ یتیم ہو گئے۔ لیکن بفضل ایزدی بڑے صاحب درجہ۔ صاحبِ علم وحکمت
کریم۔ عالم علمِ دین۔ محدث اور ثقہ ہوئے۔ کہ آپ نے نقابتِ قم کا منصب پایا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے زند
بسر کی۔ ۱۵ صفر ۳۵۸ھ ۸ جنوری ۹۶۹ء کو بمقام قم رحلت پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد کی تعداد
تحقیق طلب ہے۔ باخبر حضرات مزید تحقیق فرمائیں۔ مولف کتاب ہذا کو جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ آپ کے گیارہ فر
تولد ہوئے ۱ ابو علی سید محمد ۲ ابو الحسن سید موسیٰ ۳ ابو القاسم سید علی ۴ ابو محمد سید حسن ۵ ابو جعفر از
ام الولد اولیٰ ۶ ابو الفتح ۷ سید یحییٰ ۸ سید صالح ۹ سید حسین ۱۰ ابو عبداللہ سید احمد از بطن ام الولد ثانی
سید یعقوب۔ ۱۳ ابو علی سید محمد ابن سید احمد نقیب القم۔ جناب سید احمد نقیب القم کی وفات کے بعد وا
نے آپ کی اولاد کو رعایتاً خراج معاف کر دیا تھا۔ مگر ابو علی سید محمد نے جائیداد کو اسراف میں بگاڑا اور خراسان چلے
اور اپنے بھائی ابو القاسم سید علی کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ ابو علی سید محمد کی شادی دختر ابو محمد علوی سے ہوئی۔
دختران تولد ہوئیں تھیں کہ رؤسائے خراسان میں مواصلت کی۔ نیز دو پسر اور ایک دختر اور ہوئی تھی۔ پھر کچھ حال نہ
ہوا ۱۴ ابو الحسن سید موسیٰ ابن سید احمد نقیب القم۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی کے چلے جانیکے بعد نہایت استقلال سے گھر کو سنبھالا اور
بھائی ابو محمد سید حسن کی تربیت وتادیب فرمائی اور جو جائیداد رہن تھی وہ فک الرہن کرائی ۳۷۰ھ، ۹۸۰ء
حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ بعد حج جب مدینۂ منورہ پہنچے تو اپنے بنی اعمام سے نہایت شفقت ومحبت سے
آئے۔ سب کو خلعت وعطایا سے سرفراز فرمایا۔ ۳۷۰ھ، ۹۸۰ء میں اپنے مسکن شہر قم میں واپس تشریف لائے۔
بندی ہوئی۔ حکامِ وقت بہت قدر منزلت کرتے تھے۔ ۳۷۵ھ ۹۸۵ء میں اپنے جدِ امجد کی زیارت کے وا
مشہدِ مقدس گئے۔ آپ بہت ہی مرد فاضل۔ متواضع اور خلیق تھے۔ عین عنفوان شباب اور حداثت سن میں منصب
نقابت ... علی ... قم ... لواحی پر ممتاز تھے۔ سادات قم۔ آبہ۔ کاشان وخور زان جو آپ کے متعلق تھے تین سو اکتیس

نفر تھے۔ ہر شخص کو ماہوار تینتس من نان اور دس درہم نقرہ معمول تھا۔ سادات تقوی مشہد رسول نگر ضلع گوجرانوالہ پنجاب اندگوری خالصہ سندیلہ ضلع ہردوئی ولکھنؤ میں ان کی اولاد کا ہونا کنز الانساب و تاریخ شمس تبریز مطبوعہ ملتان میں درج ہے۔ ع۱۳ ابوالقاسم سید علی ابن سید احمد نقیب القم۔ یہ جناب اپنے برادر بزرگ ابو علی سید محمد کے ساتھ خراسان چلے گئے تھے۔ اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ ع۱۳ ابو محمد سید حسن ابن سید احمد نقیب القم یہ بزرگوار بھی فاضل وادیب تھے اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ ع۱۳ ابو جعفر ابن سید احمد نقیب القم یہ بزرگ ام الولدِ اولیٰ کے بطن سے تھے۔ ان کی شادی ۳۷۴ھ ، ۹۸۴ء میں دختر علی ابن عمید سے ہوئی تھی۔ ع۱۳ ابو الفتح عبید اللہ ابن سید احمد نقیب القم۔ یہ جناب عالم۔ ثقہ۔ اورع۔ فاضل ومحدث تھے۔ ان کی ایک کتاب انساب آل رسولؐ و اولاد البتول اور ایک کتاب حلال وحرام میں اور ایک کتاب ادیان وملل میں ہے۔ ع۱۳ سید یحیےٰ ابن سید احمد نقیب القم۔ کریم النفس واسعُ الجاہ رفیعُ المسکن قم میں مشہور معروف تھے۔ ع۱۳ سید صالحؒ ابن سید احمد نقیب القم۔ سادات ریشی پورہ من محلّاتِ کشمیر کا نسب ان جناب تک منتہی ہوتا ہے۔ ع۱۳ سید حسین ابن سید احمد نقیب القم سادات رضویہ احمد پورہ من محلّاتِ کشمیر کا سلسلۂ نسب ان جناب تک منتہی ہوتا ہے۔ ع۱۳ ابوعبداللہ سید احمد ابن سید احمد نقیب القم۔ آپ بطن ام الولدِ ثانی سے تھے اور آپ کے ایک خواہر نیک سیرت بھی تھیں۔ آپ ۸ر صفر ۳۷۲ھ ، ۳۰ر جولائی ۹۸۲ء کو تولد ہوئے۔ جواد الدولہ عارف جنگ ڈاکٹر سر سید احمد خان تقوی دہلوی بانیٔ علی گڈھ کالج و یونیورسٹی علی گڈھ کا سلسلۂ نسب ان ہی بزرگوار تک پہنچتا ہے۔ کتاب خطبات احمدیہ جلد دوم صفحہ ۵۵ ۱۲۸۷ھ ۱۸۷۰ء میں اور خواجہ الطاف حسین حالی کی کتاب حیات جاوید صفحہ ۲۹ ۱۳۱۹ھ ، ۱۹۰۱ء میں ان کا یہ شجرہ نسب ستیئیس واسطوں سے آنحضرت صلعم تک بہ تفصیل ذیل منتہی ہوتا ہے۔ جناب سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ع۱ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام زوج البتول عذرا فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا بنتِ ختم المرسلین جناب رسالتمآب صلی اللہ وآلہ وسلم ع۲ حضرت امام حسین علیہ السلام ع۳ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ع۴ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ع۵ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ع۶ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ع۷ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام ع۸ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ع۹ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ ع۱۰ ابوالمکارم سید احمد ع۱۱ سید محمد اعرج ع۱۲ سید احمد نقیب القم ع۱۳ ابوعبداللہ سید احمد ع۱۴ سید موسیٰ ع۱۵ سید احمد ع۱۶ سید محمد ع۱۷ سید علی ع۱۸ سید جعفر ع۱۹ سید محمد ع۲۰ سید عسلی ع۲۱ سید ابوالفتح ع۲۲ سید علی ع۲۳ سید یار حسین ع۲۴ سید کاظم الدین حسین ع۲۵ سید جعفر ع۲۶ سید باقر ع۲۷ سید موسیٰ ع۲۸ سید شرف الدین حسین ع۲۹ سید ابراہیم ع۳۰ سید حافظ احمد ع۳۱ سید عزیز ع۳۲ سید محمد دوست ع۳۳ سید برہان ع۳۴ سید محمد عابد ع۳۵ سید محمد ہادی۔ ع۳۶ سید محمد متقی ع۳۷ سر سید احمد خاں۔ جس زمانے میں بنی فاطمہ کو بنی امیہ و بنی عباس کے ظلم وستم سے عرب اور عراق میں رہنا دشوار ہوگیا تھا۔ اکثر سادات کے خاندان وطنِ مالوف چھوڑ کر دُور دراز ملکوں میں جا رہے تھے۔ اُسی پر آشوب زمانے میں کسی وقت سر سید کے اجداد بھی دامغان میں جو ایران کا قدیم شہر ہے چلے آئے تھے۔ اور آخر ہرات میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ غالباً سر سید کے بزرگ پہلے پہل شاہجہاں کے عہد ۱۰۳۸ھ ، ۱۶۲۸ء لغایت ۱۰۶۹ھ ، ۱۶۵۸ء میں ہندوستان میں آئے تھے۔ اور اس وقت سے اکبر شاہ ثانی کے وقت تک ان کا تعلق سلطنتِ مغلیہ کے ساتھ کسی نہ کسی قدر رہا۔ سید محمد دوست جو سر سید احمد سے اوپر پشت اوپر ہیں دکن کی مہم میں اورنگ زیب عالمگیر کے ساتھ تھے۔ اورنگ زیب نے ان کو یکہ بہادر کا خطاب دیا

کے بیٹے سید عماد اور ان کے دو فرزند سید ہادی و سید مہدی تھے۔ سید محمد ہادی بڑے تھے۔ اور ان کو عزیز الدین
ثانی نے سنہ ۱۱۶۸ھ سنہ ۱۷۵۴ء میں جواد علی خاں کا خطاب اور منصب ہزاری ذات پانصد سوار دو اسپہ کا دیا تھا اور ان کے بھائی
مہدی علی کو بھی وہی منصب اور قباد علی خاں کا خطاب ملا تھا۔ قباد علی خاں تو دکن میں جاکر انتقال کر گئے۔ اور جواد علی خاں
بدستور دہلی میں رہے۔ شاہ عالم بادشاہ کے زمانے میں خطاب جواد الدولہ کا اضافہ ہوا۔ و عہدۂ احتساب و کرد رصوبۂ شاہ
آباد ملا۔ سنہ ۱۱۸۸ھ سنہ ۱۷۷۴ء میں عہدۂ قضاء لشکر عطا ہوا۔ سید ہادی کے بیٹے سید متقی ہوئے۔ شاہ عالم اور اکبر شاہ کے زمانے
میں اپنے باپ کے اعزازات پر سرفراز رہے۔ سید متقی کی ننھیال میر درد کے خاندان میں تھی۔ میر درد کا موروثی مکان جامع
کے قریب تھا اور ان کی شادی عزیز النساء دختر دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خاں مصلح جنگ سے ہوئی تھی
ان خواجہ صاحب نے رحلت کی تو میر متقی آخر زمانے میں ان کی حویلی نہ رہا بہرام خاں کے حصہ خواص پورہ میں جا رہے۔ آپ کا انتقال
۱۰ رجب سنہ ۱۲۵۴ھ ۳ اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ء کو ہوا۔ ان کے اعقاب میں دو پسر سید احمد و سید محمد باقی رہے۔ سید محمد کی اولاد دختر
رہی۔ عـ۳۷ جواد الدولہ۔ عارف جنگ سر سید احمد خاں۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ایل۔ ایل ڈی ستارۂ ہند ابن سید متقی جو
صفت موصوف کے حالات کا احاطہ بہت مشکل ہے۔ ان کے حالات میں۔ مذہب۔ اخلاق۔ معاشرت۔ تعلیم۔ ججمنٹ۔ پالیٹکس،
پبلک سپیکنگ، انجینئرنگ۔ آرکیولوجی کا ذکر بہت طویل ہے آپکی ولادت ۵ ذالحجہ سنہ ۱۲۳۲ھ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۸۱۷ء کو دہلی میں ہوئی
ابتدائی تعلیم کے بعد علم طب حاصل کیا۔ سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ ۱۸۳۸ء میں والد فوت ہوئے۔ دربار مغلیہ کی طرف سے کم التفاتی ہوئی
انگریزوں کی نوکری کا خیال آیا۔ اپنے ماموں خلیل اللہ خاں صدر امین دہلی کے دفتر میں عدالتی کارروائی سیکھی۔ وہیں سر
مقرر ہوگئے۔ ذالحجہ سنہ ۱۲۵۴ھ، فروری سنہ ۱۸۳۹ء میں کمشنر آگرہ کے دفتر میں نائب منشی مقرر ہوتے۔ وہیں انگریزی قانون
ڈپلومہ حاصل کیا۔ ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۷ھ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ء کو مین پوری کے منصف مقرر ہوتے۔ سنہ ۱۲۵۸ھ، سنہ ۱۸۴۲ء میں
بہادر شاہ نے خطاب جواد الدولہ عارف جنگ سے سرفراز فرمایا۔ ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۲۷۱ھ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۵۵ء کو بجنور میں
مقرر ہوئے۔ ۱۶ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو دہلی میں غدر ہوا۔ ۱۸ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو بجنور
ہوا۔ ہینس انگریزوں کی جان بچائی۔ ۲۰ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو بجنور میں ان کا گھر لٹا۔ اور بجنور سے میرٹھ
19 لئے روانہ ہوئے۔ چھ پیسے نقد اور بدن پر پھٹے کپڑے لیکر میرٹھ پہنچے۔ دہلی میں گھر لٹا تو والدہ کو میرٹھ لائے۔ یکم ربیع الثانی
نومبر سنہ ۱۸۵۷ء کو والدہ کا میرٹھ میں انتقال ہوا۔ ۱۲ رجب سنہ ۱۲۷۴ھ ۱۶ فروری سنہ ۱۸۵۸ء کو رڑکی پہنچے۔ خدمات غدر کے
خلعت مالیتی ایک ہزار روپیہ اور دو سو روپیہ ماہوار پنشن دو نسلوں تک ملی۔ رمضان سنہ ۱۲۷۴ھ اپریل سنہ ۱۸۵۸ء میں مراد آباد
میں صدر الصدور ہوئے۔ سنہ ۱۲۷۶ھ سنہ ۱۸۵۹ء میں مراد آباد میں مدرسۂ فارسی عربی جاری کیا۔ سنہ ۱۲۷۶ھ، سنہ ۱۸۵۹ء میں مراد آباد
میں باغیوں کی جائیداد منضبطہ کی تحقیقات کا کمیشن بیٹھا۔ اس میں دو انگریز ممبر ایک کمشنر روہیلکھنڈ دوسرے جج مراد آباد
تیسرے مسلمان ممبر سر سید احمد خاں مقرر ہوتے۔ تب انہوں نے مسلمانوں کی بہت ہمدردی کی۔ تمام جگہوں سے زیادہ اسی ضلع
مسلمانوں کی جائیدادیں واگذاشت ہوئیں۔ سنہ ۱۲۷۷ھ، سنہ ۱۸۶۰ء میں قحط زدگان کا انتظام بڑی ہمدردی اور دلسوزی
کیا۔ سنہ ۱۲۷۸ھ سنہ ۱۸۶۱ء میں مراد آباد میں بیوی کا انتقال ہوا۔ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۲ء کو غازی پور تبادلہ
سنہ ۱۲۸۰ھ، سنہ ۱۸۶۳ء میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی۔ سنہ ۱۲۸۱ھ سنہ ۱۸۶۴ء میں علیگڈھ تبادلہ ہوا۔ ۲۴ ذالحجہ سنہ ۱۲۸۲ھ
۱۰ مئی سنہ ۱۸۶۶ء کو برٹش انڈین ایسوسی ایشن قائم کی۔ ۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۴ھ ۱۵ اگست سنہ ۱۸۶۷ء کو جج سمال کاز کورٹ

کے فرزند سید محمود کو ملا تو ان کے ساتھ ہی سرسید بھی ۱۸ ذالحجہ ۱۲۸۵ھ یکم اپریل ۱۸۶۹ء کو بنارس سے انگلستان کو روانہ
ہوئے۔ لندن پہنچکر میکلن برگ سکوائر میں مکان کرایہ پر لیکر رہنے لگے۔ لارڈ لارنس۔ لارڈ اسٹینلی آف ایلڈرلی۔ سرجان ولیم انڈرسن
سکریٹری وزیر ہند۔ ڈیوک آف آرگائل اور ان کے بیٹے مارکوئس آف لارن داماد ملکہ سے واقفیت ہوئی آنا جانا ہوا۔ ۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ
۱۳ جولائی ۱۸۶۹ء کو سمتھ ونین سوسائٹی آف انجینئرنگ کے مہمان خصوصی ہوتے۔ پھر گرینج ڈنر میں شریک ہوئے۔ ۲۷ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ
۶ اگست ۱۸۶۹ء کو انڈیا آفس میں سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملا۔ ۹ شعبان ۱۲۸۶ھ ۶ نومبر ۱۸۶۹ء کو بلیک مائنز برج ہالبورن
وایڈکٹ کے جلسہ افتتاح میں ملکہ معظمہ کے مہمان خصوصی ہوتے۔ ۸ ذالحجہ ۱۲۸۶ھ ۱۱ مارچ ۱۸۷۰ء کو ملکہ معظمہ کے دربار میں شریک
ہوئے۔ اتھنیم کلب کی آنریری ممبر نامزد ہوئے۔ ۸ رجب ۱۲۸۷ھ ۲ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمبئی واپس آکر بنارس پہنچکر اپنے عہدے
کا چارج لیا۔ ۲ شوال ۱۲۸۷ھ ۲۶ دسمبر ۱۸۷۰ء کو کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان ہند بنائی اور کالج کی تحریک چلائی یکم شوال ۱۲۸۷ھ
دسمبر ۱۸۷۰ء کو رسالہ تہذیب الاخلاق کا پہلا پرچہ نکالا۔ اور کمیٹی خزینۃ البضاعت بنائی۔ جمادی الآخر ۱۲۸۹ھ جولائی ۱۸۷۲ء
کالج کے لئے اشتہارات جاری کئے۔ بعد میں سید محمود نے کالج بلکہ یونیورسٹی کی تفصیلی سکیم مرتب کی جس میں شیعہ دینیات کا بھی خاص
انتظام رکھا۔ ایک استفتی جواز چندہ میں شائع کیا جس کے جواب میں مولوی امداد علی ڈپٹی کلکٹر بنارس نے ہندوستان و مکۂ معظمہ کے مولویوں
کے دستخطوں سے یہ فتوی شائع کیا کہ جو لوگ مدرسۃ العلوم قائم کرنا چاہتے ہیں وہ مسلمان نہیں۔ کیونکہ اس مدرسہ میں شیعوں کے مذہب کی
کتابیں پڑھائی جائیں گی جو باطل کی اعانت ہے۔ بہرحال ۱۸ ربیع الآخر ۱۲۹۲ھ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو ایک ابتدائی مدرسہ قائم ہو گیا مادۂ
تاریخ ہے (اٹھارہ سے پچھتر)۔ رجب ۱۲۹۳ھ جولائی ۱۸۷۶ء کو سرسید کی پنشن ہو گئی۔ آخر ۱۲ ذالحجہ ۱۲۹۳ھ ۸ جنوری ۱۸۷۷ء
لارڈ لٹن وائسرائے ہند سے کالج کا سنگ بنیاد رکھا یا گویا پاکستان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ لارڈ لٹن نے ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۸ میں ان کو وائسرائیگل
لیجسلیٹو کونسل کا ممبر منتخب کیا۔ پھر دوبارہ لارڈ رپن نے ممبر منتخب کیا ۱۲۹۷ھ ۱۸۷۹ء میں قانون ٹیکہ بنوایا۔ ۱۲۹۸ھ، ۱۸۸۰ء
میں انہوں کا قانون بنوانا چاہا تو مولوی ابوسعید عظیم آبادی نے مخالفت کی اور یہ قانون اُس وقت نہ بن سکا۔ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ جنوری
۱۸۸۵ء کو جداگانہ انتخاب کی تحریک چلائی۔ سرسید کے بعد سید محمود بھی کونسل کے ممبر رہے اور مسلمانوں کی بہبود و ترقی کے لئے اٹھارہ
ریزولیوشن پاس کرائے۔ سرسید نے ہی سول سروس فنڈ ایسوسی ایشن قائم کی۔ رجب ۱۳۰۱ھ اپریل ۱۸۸۴ء سے سرسید کانگریس
کے بالکل خلاف ہو گئے۔ ہندو بنگالیوں نے بنگال نیشنل لیگ قائم کی۔ ایک پمفلٹ ، دی اسٹار ان دی ایسٹ ، شائع کیا اور ایک
بطور سوال جواب مولوی فیروزالدین اور امام الدین کے فرضی ناموں سے انگریزی گورنمنٹ سے مطالبات میں پیش کیا جس سے
گورنمنٹ کی بے انصافی اور طریق انتظام کی برائی اشتعال انگیز طریقہ پر ظاہر ہوتی تھی۔ تب ۱۳۰۵ھ ، ۱۸۸۷ء میں لاہور میں ایک
جلسہ عام میں سرسید نے اعلان کیا کہ اس پمفلٹ کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور بنگالیوں کے ساتھ مسلمانوں کا شریک ہونا مضر
اور ضرر رساں اور نقصان دہ ہے۔ مسلمان پہلے ہی بدنام ہیں۔ اس ایجی ٹیشن سے دور رہیں۔ ۳۰ ربیع الاوّل ۱۳۰۴ھ ۲۷ دسمبر
۱۸۸۶ء کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی۔ اور ۳ ربیع الآخر (جب) ۱۳۰۵ھ ۱۶ مارچ ۱۸۸۸ء کو میرٹھ کے جلسے میں کانگریس کے
خلاف لکچر دیا۔ اور کہا کہ کانگریس نے یہ جو مشہور کر رکھا ہے کہ مسلمان کانگریس میں شریک ہیں غلط ہے۔ معدودے چند مسلمان جو
شریک ہو گئے ہیں انہوں نے غلطی کی ہے۔ بہرحال ۱۶ جمادی الاول ۱۳۰۴ھ ۱۰ فروری ۱۸۸۷ء تک کالج کی تحریک نے خوب زور
پکڑ لیا ۱۳۰۵ھ ، ۱۸۸۷ء میں لارڈ ڈفرن نے سرسید احمد کو سول سروس کمیشن کا ممبر مقرر کر لیا۔ ذالحجہ ۱۳۰۵ھ ، اگست ۱۸۸۸ء

ملا۔ ۱۷رشعبان سنہ ۱۳۰۶ھ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء کو ایڈنبرا یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف لا کی ڈگری۔ ایل۔ ایل۔ ڈی عطا ہوئی۔ سنہ ۱۳۰۶ھ سنہ ۱۸۸۹ء میں کالج کا باقاعدہ رجسٹریشن ہوا اور مینجنگ بورڈ بنا اور باقاعدہ کالج شمار ہوا۔ وسط سنہ ۱۳۱۳ھ سنہ ۱۸۹۵ء میں سرسید کو ایک بڑا دھچکہ لگا۔ سادات کی نسلی سادگی اور ایمانداری سے فائدہ اٹھا کر ایک مشرک بے دین ہندو شیام بہاری ہیڈ کلرک نے نسلی دغابازی اور بے ایمانی سے کالج کا ایک لاکھ پانچ ہزار چار سو نو روپے کا غبن کر لیا۔ یہ صدمہ سرسید کو لے بیٹھا۔ مزید برآں سید محمود کی علالت نے سرسید کو آدھے کی طرح بٹھا دیا۔ اور سخت بیمار ہو گئے۔ اردو زبان اور رسم الخط کے جھگڑے میں اسی حالت بیماری و نیم مردگی میں گورنمنٹ کو اردو کی حمایت کے لئے متوجہ کیا اور آخر ۱۴ر ذیقعد سنہ ۱۳۱۵ھ ۲۷ر مارچ سنہ ۱۸۹۸ء کو مسلمانان ہند کا دردمند، خیر طلب خیر خواہ پاکستان کے نظریہ کا خالق اول سادات تقوی کی نامور ہستی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئی۔ اطراف و اکناف و ممالک غیر میں سوگ منایا گیا۔ تقریباً ستائیس مشہور تصانیف بے شمار پولیٹیکل اور اخلاقی مضامین اور دو فرزندان کی یادگار رہے۔

سرسید احمد خاں کے مذہبی اعتقادات کے سلسلے میں اکثر شیعہ سنی مذہبی علماء ان کو بے دین کافر اور کشتنی قرار دیتے ہیں جبکہ بہت سے لوگ ان کے مداح اور ثناخواں ہیں۔ اور دیندار اور عاشق دین مبین مانتے ہیں۔ بہرحال نسلی اعتبار سے اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ وہ ہندوستان میں سادات تقوی کے ایک نامور اور مشہور ہستی تھے اور نظریۂ پاکستان کے رہبر اول وہی تھے۔ سرسید احمد خاں کا عقد پارسا بیگم سے ہوا۔ ایک دختر عزیزۃ النساء منکوحۂ محمود حسن اور دو پسر ایک سید حامد اور دوسرے سید محمود تولد ہوئے۔ ع۳۸ سید حامد ابن سرسید احمد خاں ۲۴ر صفر سنہ ۱۲۶۵ھ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۸۴۹ء کو تولد ہوئے۔ اولاد دختری باقی رہی۔ ع۳۸ سید محمود ابن سرسید احمد خاں ولادت ۱۱ر رجب سنہ ۱۲۶۶ھ ۲۴ر مئی سنہ ۱۸۵۰ء آپ کا عقد مشرف جہاں بیگم سے ہوا ________ ایک پسر سید راس مسعود تولد ہوئے۔

ع۳۹ سید راس مسعود ابن سید محمود۔ ولادت ۱۴ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ ۱۵ر فروری سنہ ۱۸۸۹ء۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد امۃ الرشید سے ہوا۔ کہ ان سے ایک دختر نادرہ بیگم باقی رہیں۔ دوسرا عقد زہرا بیگم سے ہوا۔ ان سے دو فرزند تولد ہوئے ۱۔ سید انور مسعود ۲۔ سید اکبر مسعود۔ ع۴۰ سید انور مسعود ابن سید راس مسعود تجارت پیشہ مقیم کراچی پاکستان۔ آپ کا عقد روشن آرا بیگم سے ہوا۔ دو دختر تولد ہوئیں۔ ایک شہزاد بیرسٹر کراچی پاکستان دوسری شہرناز۔ ع۴۰ سید اکبر ابن سید راس مسعود۔ آپ پاکستان تمباکو کمپنی میں سینیئر ڈائرکٹر تھے۔ آپ کا عقد سلطانہ بیگم سے ہوا۔ دو پسر تولد ہوئے ۱۔ ایک سید احمد مسعود جو سوئی گیس پاکستان میں عہدیدار ہیں دوسرے سید محمود مسعود زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے ۳۰ر محرم سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۸ر مارچ کو رحلت کی۔ ع۳۱ سید یعقوب ابن سید احمد نقیب القم آپ کو بہ اعتبار کثرت اولاد و اسباط و احفاد پیغمبر برحق حضرت یعقوب علی نبینا علیہ السلام سے تشبیہ دی جا سکتی ہے کہ آپ کی نسل شریف عرب ایران و برصغیر ہند و پاک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کے اعقاب میں ایک فرزند سید عبداللہ باقی رہے۔ سید احمد رضوی تقوی زیدپوری سنہ ۱۰۴۹ھ سنہ ۱۶۳۹ء کی کتاب انساب الزیدیہ میں حکیم سید مظہر مہدی رضوی تقوی زیدپوری سنہ ۱۲۵۷ھ سنہ ۱۸۴۱ء نے کتاب انساب الرضویہ میں حکیم سید محمد تقی رضوی تقوی سیتاپوری نے عواقب عبداللہی سنہ ۱۲۲۶ھ سنہ ۱۸۱۱ء میں تاریخ شمس تبریز ملتانی میں تحریر قلمی سید محب اللہ تقوی کرار دی سنہ ۱۱۸۵ھ سنہ ۱۷۷۱ء میں تحریر قلمی سید محمد علی تقوی کراروی سنہ ۱۱۸۶ھ سنہ ۱۷۷۲ء میں کتاب زیدیہ ثانی نسابۂ رضویہ سید نثار حسین رضوی تقوی زیدپوری سنہ ۱۲۷۸ھ سنہ ۱۸۶۱ء میں کتاب زیدیہ سید اکبر حسین عبرت دانشمند تقوی امروہوی سنہ ۱۲۹۰ھ سنہ ۱۸۷۳ء

میں کتاب شجرات طیبات۔ سید ظہور الحسین فروغ رضوی تقوی سیتاپوری ۱۳۳۴ھ سنہ ۱۹۱۶ء میں۔ الغرض تمام کتابوں میں سب نے متحد اللفظ اور متحد البیان فرمایا ہے کہ سید یعقوب ابن سید احمد نقیب القم من ابنائے جناب موسیٰ مبرقع ہیں۔ آپ کا عقد دختر سید ابوالحسن موسیٰ سے ہوا تھا۔ ان کے اعقاب میں ایک فرزند سید عبداللہ باقی رہے۔ ۱۴۔ **سید عبداللہ زر بخش ابن سید یعقوب۔**

آپ کا سلسلۂ نسب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چودہ واسطوں سے ملتا ہے۔ اور اس کتاب میں ہر نام پر جو نمبر درج ہے وہ اسی سلسلہ سے مسلسل ہے۔ یہ بزرگوار اپنے آبائے کرام و اجداد عظام کے طریقے پر قائم تھے اور علوم ظاہری و باطنی کے عالم و کامل تھے۔ آپ کی والدہ ابوالحسن موسیٰ کی دختر تھیں۔ اور مولد شریف قم ہے۔ جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو شہر قم سے جا کر شہر جاجرم میں اقامت فرمائی۔ شہر جاجرم استرآباد اور نیشاپور کے درمیان ایک قدیم شہر ہے۔ ایک روز آپ کی مجلس میں اولیائے کرام کی خرق عادات و کرامات کا ذکر ہو رہا تھا۔ نوبت کلام یہاں تک پہنچی کہ زبان مبارک سید عبداللہ پر یہ کلمہ جاری ہوا۔ کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمام کلید ہائے خزائن غیب آسمان و زمین اپنے اولیائے اخیار کے ہاتھ میں مرحمت فرما دی ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں ہوا تھا کہ یکایک آسمان سے (ہُن) برسنا شروع ہو گیا۔ اور دو گھنٹے تک ہُن برسا یہاں تک کہ اس مکان کا تمام صحن قرص طلا سے معمور ہو گیا۔ صاحب شجرات طیبات سے حاجی سید محمد علی زائر (جو لباس تقویٰ و صلاح سے آراستہ متقی و صادق القول ہیں) نے بیان فرمایا کہ بارش قرص طلا کا سبب بعض کتب میں یہ دیکھا گیا کہ ایک دن سید عبداللہ کی مجلس میں منافقین میں سے ایک شخص اعدائے خاندان رسالتمآبؐ حاضر تھا۔ جس وقت سید عبداللہ سے یہ سنا کہ خدا نے کلید ہائے خزائن زمین و آسمان اولیائے کرام کے دست اختیار میں عطا فرما دی ہیں تو اس وقت اس خبیث دشمن خدا کی زبان سے یہ کلمہ نکلا۔ کہ الحمدللہ اب اولاد علیؑ و فاطمہؑ سے زمین خالی ہو گئی اور کوئی متنفس باقی نہ رہا۔ خلفائے وقت نے ایک ایک کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل و غارت و نیست و نابود کر دیا۔ پس یہ کلمۂ کفر اس ملعون سے سنکر سید عبداللہ کو تاب ضبط باقی نہ رہی۔ غیرت سیادت جوش میں آ گئی۔ فرط غیظ سے چہرہ مبارک سرخ و متغیر ہو گیا۔ اور فرمایا۔ کہ تو جھوٹ بکتا ہے۔ اولاد علیؑ و فاطمہؑ سے۔ ہرگز ہرگز زمین کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ انشاءاللہ تا قیامت ان بزرگوں کی اولاد قائم و برقرار رہے گی۔ اسلئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کلام پاک میں جناب رسالتمآب سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر وعدۂ خدا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس مجلس میں اولاد فاطمہ سے ایک میں ہی موجود ہوں پس اس منافق نے کہا کہ علامات سادات بنی فاطمہؑ سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ سید صحیح النسب جس چیز کے واسطے خدا سے دعا کرتا ہے فوراً مستجاب ہوتی ہے۔ پس اگر آپ مدعی سیادت ہیں اور آپ کا دعویٰ سچا ہے تو خدا سے دعا کیجئے کہ اس وقت آسمان سے قرص طلا برسیں۔ یہ سنکر سید عبداللہ نے دست دعا جانب آسمان بلند کئے۔ معاً اسی دم آسمان سے قرص طلا برسنا شروع ہو گئے وہ منافق حیران ہوا اور جا کر ابوجعفر عبداللہ قائم باللہ عباسی خلیفۂ وقت سے تمام ماجرا بیان کیا بارش طلا کی خبر جب ملک عراق و خراسان میں مشہور ہوئی تو اسی وقت سے لوگ آپ کو عبداللہ زر بخش کہنے لگے۔ اور ابوجعفر قائم باللہ نے قصد کیا کہ آپ کو ہلاک کر ڈالے۔ اس وقت جناب عبداللہ نے استخارہ کیا اور یہ امر حق اس پر معمور ہوئے کہ اس مقام کو ترک کر دیں۔ چنانچہ آپ نے جاجرم سے ہجرت فرمائی۔ اور خراسان پہنچے۔ یہاں سلطان رکن الدین طغرل بیگ ابن میکائیل ابن سلجوق والئے خراسان کمال خلوص و اعتقاد و احترام و اعزاز سے پیش آیا۔ کچھ دن قیام فرما کر مشہد مقدس میں پہنچے۔ تو حضرت امام رضا علیہ السلام سے آپ کو بشارت ہوئی کہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا محل اقامت ملک ہند ہے۔ پس آپ عازم ہند ہوئے سیر و سفر کثیر کے بعد آپ ۴۵۲ھ سنہ ۱۰۶۰ء میں شہر لاہور پہنچے جیسا کہ بموجب تحریر صاحب منتخب التواریخ ملا عبدالقادر بدایونی صفحہ ۸۴ وہ زمانہ ابراہیم ابن مسعود ابن محمود غزنوی کا تھا۔

آپ نے چاہا کہ لاہور میں توطن اختیار کروں کہ خواب میں جمالِ جہاں آرائے جناب رسالتمآب سے مشرف ہوئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی جائے سکونت جانب مشرق ہے پس جناب نے وہاں سے بھی مسافرت اختیار کی۔ شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ جستجوئے جائے معہود کرتے ہوئے جب مقام ایرج پہنچے تو قیام کا ارادہ کیا تب جناب رسالتمآب نے عالم رویا میں حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ یا علیؑ۔ اس فرزند کو لیجا کر جائے معین بتادو۔ پس جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے سید عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر چشم زدن میں اس سرزمین پر جہاں اب قصبہ زیدپور (ضلع بارہ بنکی) آباد ہے پہنچادیا۔ جناب علی مرتضیٰؑ نے فرمایا کہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی جائے سکونت یہ ہی سرزمین ہے۔ تمہارے ایک پسر ہوگا اس کا نام زید رکھنا اور اسی کے نام سے اس مقام کو موسوم کرنا۔ خداوند کریم تمہاری اولاد و احفاد کو ستاروں کے برابر کثرت عطا فرمائے گا۔ سید عبداللہ یہ سنکر سجدۂ شکرِ باری تعالیٰ بجا لائے اسی اثنا میں سپیدۂ سحر نمودار ہوا سید عبداللہ نے چاہا کہ وضو کر کے نماز صبح ادا کریں۔ ہرچند اِدھر اُدھر پانی تلاش کیا۔ نہ پانی ملا۔ نہ آبادی کا کوئی نشان نظر آیا۔ تیمم کر کے نماز صبح ادا کی۔ بعد فراغت نماز و تلاوت و وظائف پانی کی تلاش میں چار یا پانچ کوس تک نکل گئے آخر اس جگہ پہنچے جہاں آجکل قصبہ بلاؤں کی آبادی ہے۔ دیکھا کہ دریا جاری ہے (غالباً دریائے گومتی ہوگا جو اب بھی وہاں جاری ہے) آپ نے بعد فراغتِ حوائج ضروریہ طہارت و وضو کیا ابھی واپس نہ ہوتے تھے کہ دیکھا کہ ایک کتا خرگوش کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جب کتا خرگوش کے نزدیک پہنچا تو خرگوش مقابلے کے لئے کھڑا ہو کر آمادۂ جنگ ہوگیا۔ پس آپ کو معاً یہ خیال آیا کہ یہ زمین علیؑ خدا سے خالی نہ ہوگی۔ پس اُسی مقامِ معہود پر واپس آگئے۔ یہاں آکر دیکھا کہ ایک بھینس پانی میں نہائی ہوئی کہ اس کے جسم سے پانی ٹپک رہا تھا سامنے سے گذری تب یقین ہوگیا کہ یہاں کہیں قریب میں پانی ہے۔ الغرض اس بھینس کے پاؤں کے نشان پر روانہ ہوئے تھوڑے ہی فاصلے پر دیکھا کہ جنگل میں ایک بڑا تالاب ہے اور اس میں پانی بھرا ہے شکر الہیٰ بجالائے تجدید وضو کر کے نزدیک ہی ایک مقام پر بلند آواز سے اذان دی اور مشغول نماز ہوگئے۔ اُس زمانے میں اُس جنگل میں ہندوؤں کی قوم بھر کی آبادی کا ایک گاؤں تھا اور وہ لوگ اہل اسلام سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ اذان کی آواز سنکر سب کے سب جمع ہو کر اس جگہ آئے جہاں سید عبداللہ مشغولِ نماز تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک نوجوانِ خوش رو اہلِ ولایت نماز پڑھ رہا ہے اور علاوہ اس کے اور کوئی وہاں نہیں ہے۔ تب ان سب نے مشورہ کیا کہ اس مرد مسلمان کو قتل کر ڈالیں مگر بعض سن رسیدہ اشخاص مانع آئے اور کہا۔ کہ کیا عجب ہے یہ مسلمان سید سالار داؤد و ارشاہ محمد سے تعارف رکھتا ہو مبادا اس کے قتل کرنے سے ہم سب مع اہل و عیال قتل و غارت ہو جائیں۔ اندازاً یہ مرد سیاح دو ایک دن رہ کر کسی طرف چلا جائے گا۔ اُس وقت تو سب لوگ خاموش رہے لیکن دوسرے روز قتل کے ارادے سے جمع ہو کر سید عبداللہ کے پاس پہنچے اور چاہا کہ حملہ کریں بحکم خدا دفعتاً ان لوگوں کے ہاتھ خشک ہوگئے۔ تب وہ لوگ اس خیال فاسد سے نادم ہو کر سید صاحب سے معافی طلب ہوئے۔ چنانچہ سید عبداللہ نے دعا فرمائی تو ان سب کے ہاتھ صحیح و سالم ہوگئے۔ اس قوم کو مسلمانوں سے فطرتی عداوت تھی۔ اس لئے اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور پھر دوبارہ آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو ان سب کی آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ اس وقت وہ سب روتے پیٹتے سید عبداللہ کے سامنے زمین پر لوٹنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر سید صاحب کو رحم آگیا ان کی خطا سے درگذر کر کے تھوڑی سی خاک اٹھائی اور ان سب پر چھڑک دی۔ بقدرت خدا سب کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ وہ سب کے سب حیران و پریشان اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹے الغرض سید عبداللہ نے اسی مقام پر اقامت فرمائی اور روزانہ اپنا یہ معمول بنا لیا کہ بعد نماز صبح وظیفے وغیرہ سے فارغ ہو کر بغرض تفریح جنگل میں چلے جاتے تھے۔ ایک روز اپنا سجادہ و جُبّہ و نعلین وغیرہ مسکن پر چھوڑ کر صحرا کی طرف سیر کرنے چلے گئے۔ اس قوم ہنود کے لڑکے ان کا کل اسباب لیجا کر اُس کنوئیں میں ڈال دیا جو تالاب کے قریب تھا۔ جب آپ اپنے مقام پر واپس آئے تو اپنا اسباب نہ پایا۔ دریافت

تو ایک شخص نوجوان ازراہِ غرور و تکبر کہنے لگا کہ آپ کے اسباب کو ہمارے لڑکوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمہیں بھی کنوئیں میں ڈال دیں گے۔ اس قوم کا زمانہ زوال و تباہی آچکا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا اسباب جو کنوئیں میں ڈالا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تم سب کی بیخ و بنیاد یہاں سے اکھڑ جائے گی اور انشاء اللہ میری اور میری اولاد کی بیخ و بنیاد طبقۂ زمین تک پہنچ جائے گی اور قائم رہے گی پس آپ اس کنوئیں کو پاٹ کر اس پر چبوترا بنا کر اس پر بیٹھ گئے اور مشغول عبادتِ باری تعالیٰ ہوئے چند روز کے بعد اس مقام پر کوئی ایسی آفت نازل ہوئی کہ دس دن کے اندر اندر سب تباہ و برباد ہو گئے اور کوئی متنفس بھی ان میں سے نہ بچا۔ سید ظہور الحسین صاحب فروغ سیتاپوری مولف شجرات طیبات نے اس مقام کو دیکھا تالاب کے کنارے ایک چبوترا بنا ہوا ہے اور اس چبوترے پر دو قبریں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک قبر بی بی یادگار بانو یعنی والدۂ ماجدۂ سید زید کی ہے اور دوسری قبر سید زید کی ہے اور یہ تالاب زید پور میں دادا عبداللہ کے نام سے مشہور ہے جو آبادی کی جانب جنوب واقع ہے اور اب تک سادات زید پور میں یہ رسم قائم ہے کہ ہر ایک شادی میں اس تالاب کی مٹی بطور شگون منگوائی جاتی ہے۔ الغرض جس روز اس قوم ہنود کا خاتمہ ہوا اسی شب جناب سید عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ موضع سلیمان آباد (جو اس وقت بھی۔ نواب گنج ضلع بارہ بنکی میں موجود ہے اور بعض سادات موسوی اس میں آباد ہیں اور اپنے اجداد مادری کی میراث پر قائم ہیں۔) میں جاکر سید سالار داؤد کی دختر سے اپنا عقد کر لو سید سالار داؤد صاحب شاہان وقت کی طرف سے اس علاقے کے ناظم تھے اور ان کے تصرف میں بہت سے گاؤں جاگیر بلاؤں وغیرہ تھے ان کی قبر ترک علاقہ میں موجود ہے جو زید پور سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے یہ سید سالار داؤد از سادات عظام صاحب علم و اقبال و مال و منال تھے۔ ان کے بزرگ سید سالار مسعود غازی کے متعلق یہ شعر مشہور ہے ؎

تیرا آیا سید سالار کا غم سے سینہ چاک ہے کفار کا ؎ دین جاری ہند میں جس نے کیا ہے وہ پوتا حیدر کرار کا۔

الغرض تین ماہ پیشتر سلیمان آباد میں یہ واقعہ ہوا کہ ان سید سالار داؤد کی دو لڑکیاں تھیں انکو ان لڑکیوں کی بڑی فکر تھی ایک روز سید سالار داؤد نے بعد نماز عشا درگاہ قاضی الحاجات میں بواسطۂ جناب رسالتمآب بہت رو رو کر یہ دعا کی۔ کہ میری لڑکیاں قابل شادی ہیں میں نے عہد کیا ہے کہ انکی شادی بنی فاطمہؑ میں کروں گا۔ اسی تضرع و زاری میں جائے نماز پر سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ بارگاہ رسالت پناہ میں موجود ہیں اور لڑکیوں کے واسطے عرض حال کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے فرزندوں میں سید عبداللہ تمہارے پاس پہنچے گا اسی کے ساتھ اپنی دختر کا عقد کر دینا اور وہ جہاں جانا چاہے اسکے ساتھ کر دینا۔ سید سالار داؤد نے خواب سے بیدار ہو کر بحالت خوشی و سرور یہ واقعہ اپنے اہل کاروں اور ندیموں سے بیان کیا۔ بالاتفاق سب نے خوش ہو کر مبارکباد دی اور کہا کہ حدیث نبوی خواب کے بارے میں اس طرح وارد ہوئی ہے۔ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔ انشاء اللہ بہت جلد ان خطوں کا جواب آجائیگا جو آپ نے اس معاملۂ خاص میں ولایت خراسان روانہ کئے ہیں۔ یقین ہے کہ وہاں کے لوگ کسی شخص کو تجویز کرکے لکھیں گے۔ یہ خواب رویائے صادقہ ہے (تفصیل اسکی یہ ہے کہ چار پانچ مہینے پہلے سید سالار داؤد نے اپنی لڑکی کے عقد کی نسبت ولایت خراسان میں اپنے اعزہ و احباب کو اس مضمون کے خط روانہ کئے تھے کہ میں نے اپنی لڑکیوں کے متعلق یہ عہد کیا ہے کہ انکی شادیاں بنی فاطمہؑ میں کرونگا۔ لہذا اگر ولایت خراسان میں سادات بنی فاطمہ میں سے کوئی ہو تو بعد تحقیق وغیرہ ہمیں اطلاع دو کہ لڑکیوں کے فرض سے فراغت پاؤں۔ چار پانچ ماہ بعد ولایت خراسان سے ان خطوں کا جواب آیا کہ یہاں سلاطین بنی امیہ و بنی عباس نے سادات بنی فاطمہؑ سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا ایک ایک کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر ڈالا بلکہ ان لوگوں کو بھی قتل کیا جو بنی فاطمہؑ سے کچھ بھی قرابت یا اتحاد رکھتے تھے البتہ کچھ لوگ سادات بنی فاطمہؑ سے خوف قتل جلا وطن ہو کر مقام محفوظ میں مخفی ہو گئے ہیں چنانچہ سید عبداللہ بخش جو اولاد امام محمد تقی علیہ السلام میں ہیں انکی نسبت سنا گیا ہے کہ وہ ہندوستان میں ہیں علاوہ انکے اور بھی بنی فاطمہؑ کوہ شمال کے دامن میں مخفی ہیں۔ آپ وہیں تحقیق و تلاش و تعین نسبت کر لیجئے۔) اس مضمون سے مطلع ہو کر سید سالار داؤد اور ان کے اہل کار و ندیم سید زادے کی تلاش و جستجو میں

لگے رہے یہاں تک کہ سید عبداللہ حسب ارشاد جناب رسالتمآبؐ جانب سلیمان آباد سید سالار داؤد کے پاس روانہ ہوئے۔ جب سلیمان آ
تو دیکھا کہ عمارت عالی شان و مکان شاہی بنے ہوئے ہیں اور حاجب و نگہبانوں کا پہرہ ہے آپ نے اپنے دل میں خیال فرمایا کہ سید سالا
صاحبِ دولت و حشمت ہیں وہ اپنی دختر کا عقد ہمارے ساتھ کیوں کرنے لگے۔ آپ توکل بخدا سید سالار داؤد کی ڈیوڑھی پر پہنچے اور ایک
ملاقات کر کے اپنے یہاں آنے کا قصہ اور سبب بیان کیا چونکہ اس مصاحب نے شرافت و نجابت آپ کے چہرۂ مبارک سے عیاں دیکھی آپ
سچ اور صحیح جان کر سید سالار داؤد کو خبر دی کہ ایک صاحب پاکیزہ نسب عارف صورت ملکِ بالا دست سے تشریف لاتے ہیں اور ا
کی خواہش رکھتے ہیں۔ سید سالار داؤد نے کہا کہ اول ان کو بلا کر دیکھ لیا جائے چنانچہ سید سالار داؤد کے بلانے پر جب آپ ان کے دربا
تو اس وقت دربار تمام اراکین و اہلکاروں سے مملو تھا۔ آپ نے دربار میں پہنچ کر سلام علیکم کہا تو تمام درباری وعلیکم السلام کہتے
سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے سید سالار داؤد نے بغلگیر ہو کر اپنی مسند پر بٹھایا۔ بعد مزاج پرسی نام نامی و سبب تشریف آوری دریا
سید عبداللہ نے نام و نسب اور اپنی کل سرگذشت بیان کی سنتے ہی سید سالار داؤد نے کہا میں نے اپنی لڑکی آپ کے ساتھ م
ایک ماہ بعد عقد کر دوں گا۔ سید عبداللہ کے واسطے سید سالار داؤد نے ایک مکان خالی کرا دیا اور سامانِ آرام و آسائش مہیا کر
کے واسطے خدام مقرر کر دیئے۔ سید سالار داؤد نے گھر میں جا کر اپنی زوجہ سے ساری روئیداد اور قرار داد بتلا دی الغرض جب زما
قریب آیا کسی نے سید عبداللہ سے کہا کہ سید سالار داؤد نے جس لڑکی کا عقد آپ سے تجویز کیا ہے وہ نابینا ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں ہ
ساتھ وہی لڑکی منسوب ہو گی جس کی آنکھیں صحیح و سالم ہیں۔ اس شخص نے مکرر سہ کرر یہی بات دہرائی تو آپ نے ہر مرتبہ وہی جواب دیا ج
تھا۔ قضائے الٰہی نکاح سے دو ایک دن پہلے اندھی لڑکی قضا کر گئی سید سالار داؤد کو تردد ہوا تو خواب میں دیکھا رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ
موجود ہے اس کے ساتھ میرے فرزند سید عبداللہ کا عقد کر دو اور جہاں وہ لیجانا چاہے لیجانے دو۔ سید سالار داؤد شکر الٰہی بجا لا
گزرنے پر اپنی دوسری دختر یادگار بانو کا عقد سید عبداللہ کے ساتھ کر دیا اور جہیز میں بہت کچھ ساز و سامان نقد و جنس دیا۔
نے اس سامان کو غربا و فقرا میں تقسیم کر دیا۔ اور سید سالار داؤد سے رخصت چاہی۔ اور تمام حقیقت حال و مژدۂ ولادتِ
کثرتِ اولاد وغیرہ جو کچھ جناب امیر سے سنا تھا بیان فرما دیا۔ اور یہ کہ جو مقامِ سکونت میرے اور میری اولاد کیلئے جناب رسا
جناب علیؑ مرتضیٰ نے بحکم خدا معین فرمایا ہے اسے میں کسی طرح نہیں چھوڑ سکتا سید سالار داؤد نے کہا بہتر و انسب ہے۔ مگر ایک سال ک
کہ میں اس مقام کو آباد کر دوں تاکہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ سید عبداللہ نے سید سالار داؤد کی درخواست کو منظور کر لیا۔ سید سا
اسی وقت اہلکاروں اور معماروں کو حکم دیا کہ جس مقام پر سید صاحب فرمائیں وہاں عمارتِ عالی سید صاحب کے واسطے اور مکانات رعا
جلد تعمیر کر دیئے جائیں۔ اور ایک شخص کو داروغۂ عمارات مقرر کر کے یہ کام اس کے سپرد کر دیا اسی سال کہ ۴۶۲ھ، ۱۰۷۰ء
باسعادتِ سید زید ابن سید عبداللہ واقع ہوئی اور اس آبادی کا نام سید زید کے نام سے منسوب کر کے زید پور رکھا گیا۔
سید زید ۴۶۲ھ، ۱۰۷۰ء تھا مادۂ تاریخ یہ ہے بیت و دوبارہ نام زید بخوان۔ چند ماہ بعد داروغۂ عمارات نے اول
ولادت کی تہنیت و مبارکباد ادا کی۔ پھر تیاری مکانات و آبادی رعایا کی اطلاع دی۔ سید سالار داؤد نے ایک دن ساعت مقرر کر
کو معہ ان کی زوجہ و سید زید و چالیس غلام و چالیس کنیزوں و نیز دیگر اہل حرفۂ ضروری کے رخصت کیا یہ سب کے سب اس مقا
آباد و سکونت پذیر ہوئے۔ ابتدائی مساکنِ معمورۂ زید پور کے۔ اور خاص محل سید عبداللہ کا محلہ پچھلی میں تھا اور کہا جاتا
خاص سید خادم حسین تعلقدار جد سید اعتضاد حسین تعلقدار کے امام باڑے کے اندر آگیا ہے اور یہ امام باڑہ محلہ پچھلی میں ہی
رفتہ رفتہ آبادی جانب شمال بڑھتی گئی۔ سید عبداللہ نے سید زید کا عقد بی بی کنیز بانو دختر سید سالار سلیمان برادر زادہ سید سالا

ساقط کر دیا۔ اور بعد فراغت تقریب عقد سید عبداللہ بغرض ادائے حج و زیارات عتبات عالیات نجف اشرف۔ کربلائے معلےٰ، کاظمین شریفین
سامرہ کی جانب تشریف لے گئے۔ تین سال کے بعد حج و زیارات سے مشرف ہو کر اپنے دولت سرا زید پور میں واپس تشریف لائے۔ علوم باطنی جو میراث
آباؤ اجداد تھے اور نسلاً بعد نسلٍ اور بطناً بعد بطنٍ سینہ بہ سینہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام کو اور ان سے ان کی اولاد کو
اور ان کے دوستوں اور طالبوں کو پہنچے تھے۔ سید زید کو تعلیم فرمائے۔ علاوہ ازیں اور بھی جو کچھ وصایا منظور رکھتے۔ ارشاد کئے اور یہ بھی فرمایا
تمہاری زوجہ حاملہ ہے۔ اس سے فرزند پیدا ہوگا اس کا نام سید محمود رکھنا۔ بعد چند روز کے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ظہور پذیر ہوا۔ یعنی
ولادت سید محمود واقع ہوئی۔ الغرض تین برس زید پور میں رہکر پھر بار دگر عازم عراق ہوئے اور سید زید سے فرمایا کہ میرا علم باطنی خبر دیتا
ہے کہ میرا زمانہ حیات قریب الختم پہنچا لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے جاکر اول حج کعبہ و زیارات مدینۂ منورہ سے مشرف ہوں اور پھر وہاں سے
نجف اشرف کربلائے معلےٰ کاظمین و سامرہ کی زیارات سے شرفیاب ہوتا ہوا اپنے مقام مدفن یعنی جاجرم جا کر رہوں اور بقیہ زندگی وہیں گزار
دوں۔ یہ فرما کر آپ نے اپنا خرقہ خلافت سید زید کو عطا فرمایا۔ اور فاتحۂ خیر دعائے ترقی اولاد دیکر رخصت ہوئے۔ چار شخص اہل خدمت سے اپنے
ساتھ لئے۔ بعد فراغ زیارات حرمین۔ نجف اشرف۔ کربلائے معلےٰ۔ کاظمین شریفین و سامرہ ہوتے ہوئے جاجرم پہنچے اور وہیں ۴۹۳ھ، ۱۱۰۰ء
رحلت فرمائی اور وہیں دفن ہوئے۔ مزار اقدس وہیں جاجرم میں آماجگاہِ زیارت خلائق موجود ہے۔ بعد انتقال سید عبداللہ ان چاروں
خادمان میں سے دو شخص وہیں مزار پر جاروب کشی کے لئے رہ گئے اور دو شخص جناب زید کی خدمت میں زید پور حاضر ہو گئے۔

(۱۵) **سید زید شہسوار ابن سید عبداللہ زر بخش۔** آنجناب حضور سرور کائنات جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کی سولھویں پشت میں ۴۶۲ھ، ۱۰۷۰ء میں سلیمان آباد میں تولد ہوئے اور زید پور ضلع بارہ بنکی میں تربیت پائی۔ آپ کی ولادت
کی تاریخ بہت دو دو بار نامِ زید بجوان ہے جب سن شریف چار سال چار ماہ چار دن کا ہوا تو تعلیم کے واسطے مکتب میں بٹھلائے گئے۔
دس برس کی عمر میں کلام اللہ حفظ کر لیا تھا۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں تمامی علوم دینی وغیرہ حاصل کر کے صاحب کمال ہو گئے اور اپنے
آبائے کرام کے طریقہ پر گامزن تھے۔ آپ کا عقد بی بی کنیز بانو دختر سید سالار سلیمان برادر زادہ سید سالار داؤد سے ہوا تھا آپکے ایک پسر نامدار
سید محمود تولد ہوئے۔ سید زید بعد وفات پدر بزرگوار اکثر اوقات خلوت میں مشغول بحق و عبادت رہا کرتے تھے اور آپ کو گوشۂ تنہائی سے
بہت انس ہو گیا تھا۔ آپ نے اپنا یہ معمول بنا لیا تھا کہ بغیر ضرورت شدید اپنے حجرۂ عبادت سے باہر تشریف نہیں لاتے تھے۔ شب و روز
حجرے میں عبادت الٰہی کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کے حجرے میں جاتا تھا۔ تو ناخوش ہوتے تھے۔ بالآخر آپ نے خادم سے فرمایا۔
کہ مکان ہمارے واسطے ایسے مقام پر بنوایا جائے کہ جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم تر ہو۔ حسب الحکم خادم نے دولتسرا سے جانب شمال قریب
ایک اس کے تالاب کے کنارے کہ وہاں پر گنجان درختوں کی کثرت تھی مکان تعمیر کرایا۔ یہ وہی مکان ہے جو زید پور میں محلہ پرانی گڈھی
کے تالاب بنام درگاہ سید زید مشہور ہے۔ وہاں پر اب وہ صورت مکان تو باقی نہیں ہے۔ اور مکان منہدم ہو گیا ہے۔ البتہ ایک
قبر اونچی و بلند بنی ہوئی ہے جو سید زید کی قبر کہلاتی ہے۔ اس درگاہ کے پاس املی کے درخت چند سال بیشتر تک موجود تھے اور یہ جگہ ابتدائی
محلہ گڈھی سے تقریباً پاؤ کوس جانب شمال موجود ہے۔ صاحب شجرات طیبات نے خود اس جگہ کو دیکھا ہے۔ الغرض آپ اسی مکان
میں عبادت الٰہی کیا کرتے تھے۔ آپ سے اکثر خرق عادات ظہور میں آئے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص حمید نامی آپ کے متوسلین میں
سے فوت ہو گیا۔ تجہیز و تکفین کے بعد نماز جنازہ کے واسطے اس کی میت آپ کے حجرے کے دروازے پر لائی گئی۔ خادم نے سید زید کو
اطلاع دی۔ آپ حجرے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم کو اس کے انتقال کے مطلق خبر نہ ہوئی۔ یہ کہکر اس کا بند کفن کھول کر اس کی
صورت ملاحظہ فرمائی اور یہ کلمہ ارشاد فرمایا قم باذن اللہ تعالیٰ۔ فوراً وہ مردہ زندہ ہو گیا ...

اجودھیا کا رہنے والا تھا۔ اس کا ایک لڑکا بارہ سال کا شکیل و وجیہہ تھا لیکن اس کی دونوں آنکھیں چیچک میں ضائع ہو گئی تھیں۔ اس
بالکل اندھا ہو گیا تھا۔ وہ تاجر اپنے لڑکے کو لیکر زیدپور آیا اور سید زید کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ایک سال کا زمانہ گذرا
کہ اس کی آنکھیں چیچک میں جاتی رہیں۔ خداوند عالم نے بہت کچھ دولت عطا فرمائی ہے۔ لیکن سوائے اس لڑکے کے میرے کوئی اولاد
ہے۔ اس کے علاج کی میں نے بہت کوشش کی۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب میں اسے لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ توجہ
فرمائیں تو مجھے یقین ہے کہ اس کی آنکھیں صحیح و سالم ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا مردے کا زندہ کرنا اور اندھوں کو بینا کرنا اور مبروص کو اچھا
کرنا جناب عیسیٰ کا معجزہ ہے۔ ہر ایک اس پر قادر نہیں ہے۔ تاجر نے عرض کی یہ فرمان تو بجا ہے۔ مگر حضرت نبویؐ کی یہ حدیث بھی ہے۔
عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیلَ ط۔ جب کہ آپ عالم ہیں اور مثل انبیائے بنی اسرائیل ہیں۔ تو یا تو اس بچے کی آنکھیں ٹھیک کر دیجئے یا یہ فرما
دیجئے کہ یہ حدیث غلط ہے۔ اس وقت آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ اور اس لڑکے کو اپنے پاس بلا کر اس کی دونوں آنکھوں پر انگشت
ابہام پھرائی اور فرمایا۔ انظر بامر اللہ جل شانہٗ تب فوراً اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ آپ کی حیات میں تو خوارق عادات ظہور میں آتے ہی
تھے۔ بعد انتقال بھی حاجت مندوں کی مرادیں آپ کے مرقد پر دعا کرنے سے بر آتیں۔ القصہ جب آپ کی عمر چوسٹھ (۶۴) سال کی ہوئی تو اپنے خلف
سید محمود کو طلب فرمایا اور جو کچھ کہ علوم باطنی و علم سینہ بہ سینہ تعلیم و تلقین کر تا رہا گیا تھا وہ بھی تعلیم فرمایا۔ اور یہ بھی کہا کہ تمہارا فرزند جس کا نام میں
ابراہیم رکھا ہے انشاء اللہ اس کا طالع اولاد کی طرف سے مثل طالع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہو گا۔ اور جس طرح خلاق عالم نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو کثرت اولاد عطا فرمائی ہے اسی طرح تمہارے فرزند سید ابراہیم کو بھی حق تعالیٰ کثرت اولاد عطا فرمائے گا اور جو وصایا ہم
تم سے کی ہیں۔ اپنی اولاد کو بھی تلقین کرنا۔ ورنہ ذلیل و ارین ہوں گے۔ اور جب میں انتقال کر دوں تو غسل و کفن کے بعد میری والدہ کے
میں دفن کر دینا۔ الغرض آپ نے ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۵۲۶ھ ۱۸ مارچ سنہ ۱۱۳۲ء کو رحلت فرمائی اور بموجب وصیت اپنی والدہ کے
میں دفن ہوئے۔ صاحب شجرات طیبات جب زیدپور گئے تو مزار سید زید پر فاتحہ خوانی کے واسطے دو جگہ گئے۔ مقام اول محلہ گدھی
میں جو قبر پختہ و بلند بنی ہوئی ہے کہ کسی وقت اس کے گرد چار دیواری تھی اب نہیں ہے مگر بنیاد کا نشان اب تک موجود ہے۔ اس
قبر کے پاس دوسری قبر نہیں ہے۔ یقیناً یہ سید زید کا وہی عبادت خانہ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جو اصل پرانی آبادی سے با
کوس جانب شمال ہے اور اس کے نزدیک شمال کی طرف تالاب اور گاؤں موجود ہے۔ اس جگہ ۱۷ ربیع الثانی کو مجمع کثیر جمع ہوتا ہے
اور میلہ لگتا ہے اور سید زید کی فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ دوسرا مقام آبادی سے جانب جنوب دادا عبداللہ کے تالاب کے کنارے
چبوترے پر دو قبریں ہیں جس میں سے ایک قبر بی بی یادگار بانو کی اور دوسری سید زید کی بتلائی جاتی ہے۔ غرض یہ دونوں مقام
اور محل استجابت دعا ہیں۔ (۱۶) **سید محمود** ابن سید زید شہسوار۔ عابد وقت و متقی زمانہ تھے۔ جادۂ شریعت اور راہ اجداد
استقامت کمال رکھتے تھے۔ آپ کے اوصاف حد بیان سے باہر ہیں۔

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ آپ ہی کی طرح کے لوگوں پر صادق آتا ہے۔ اصلاً و مطلقاً اپنے اجداد کرام کے علوم ظاہری و باطنی
ہم مرتبہ تھے۔ جب آخر عمر کو پہنچے تب اپنے فرزند رشید سید ابراہیم کو طلب فرما کر وصایا فرمائے اور قیام جادہ حق کی تلقین فرمائی۔ اور
فرما گئے۔

(۱۷) **سید ابراہیم** ابن سید محمود اپنے آبائے اجداد کرام کے طریقے پر امور شریعت میں کمال استقلال رکھتے تھے۔ آپ
دو فرزند ہوئے ایک سید عبدالعزیز دوسرے سید عثمان (۱۸) **سید عبدالعزیز** خلف اکبر سید ابراہیم۔ صاحب عزت و تمکین مثل اپنے
کرام کے جادۂ حق و امور شریعت پر قائم تھے۔ آپ کے یا نچ فرزند رشید تولد ہوئے۔ ۱۔ سید زید ثانی ۲۔ سید یحییٰ

۴؎ سید ابراہیم ۵؎ سید محمود (۱۸) **سید عثمان** خلف اصغر سید ابراہیم آپ کے دو فرزند تاکم بالجادۂ حق تولد ہوئے۔ ۱؎ سید سلیمان ۲؎ سید یوسف۔

توضیح:۔ سید عبداللہ سے لیکر سید ابراہیم تک ایک ہی مکان تھا۔ اور ایک ہی مکین ہوتا رہا۔ جب سید ابراہیم کے دو بیٹے ہوئے تو وہ دونوں ایک ہی محل میں رہے۔ لیکن جب اولاد سید عبدالعزیز و سید عثمان میں سات نفر ہوگئے تو ایک محل میں بفراغت بسر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا۔ پس بہ اتفاقِ باہمی ہر ایک نے متروکہ آبائی کو سات حصوں میں تقسیم کرکے اپنی اپنی اقامت اور سکونت کے واسطے جدا جدا سات محل تعمیر کرائے اور ہر ایک بھائی اپنے اپنے محل میں اقامت گزین ہوا اور ہر ایک محل کو طرف کے نام سے موسوم کرکے ان اطراف کو بعض نے اپنے نام سے اور بعض نے اپنے بیٹے کے نام سے معروف کیا یعنی طرف فلاں و طرف فلاں چونکہ اولادِ اکبر سید زید ثانی تھے۔ پرانے مسکن اور محل خاص کے یہ ہی حقدار تھے جو وہیں رہے۔ ان کی اولاد میں زید پور میں اولاد و احفاد سید خادم حسین تعلقدار رہی۔ ان کا امام باڑہ اور محلات اب تک اصلی جگہ پر ہیں۔ ان کے بنی اعمام سید مقرب حسین و سید نذیر حسین کے مسکن ان کے قریب ہیں۔ دوسری شاخ بنی زید ثانی میں بڑے حکیم سید محمد بخش کی حویلی بھی اسی کے قریب ہے اور ایک شاخ بنی زید ثانی میں سید امیر حسن کی حویلی بھی اسی کے پاس ہے۔ سید زید ثانی کا محل وہاں تھا جہاں اب تک ان کی اولاد کے محلات ہیں اور سید احمد کا محل پورب طرف اور سید محمود کا محل دکن جانب تھا اور بعض مساکن ورثۂ احفادِ سید زید ثانی سے سید اعتضاد حسین تعلقدار نے خرید لئے۔ **انتباہ:۔** زید پور میں ان ساتوں بھائیوں کی جو پٹیاں اور اطراف مشہور و معروف ہیں اس کی تفصیل اسامی وار درج ذیل ہے۔

تفصیل پٹیاں اور اطراف اولاد سید عبدالعزیز ابن سید ابراہیم۔

بنی سید زید ثانی ابن سید عبدالعزیز۔ میر زید طرف۔ نظام ابراہیم طرف بڑی سرکار داؤد نندر طرف

بنی سید یحییٰ ابن سید عبدالعزیز: من ابنائے سید کمال الدین عرف جھیتم ابن سید یحییٰ سماالدین جھیتم طرف بدرالدین جھیتم طرف اٹھگھرا جھیتم طرف صدرالدین جھیتم طرف من ابنائے سید یعقوب ابن سید یحییٰ۔ فخرالدین طرف۔ بیچ گھرا نتن طرف۔ بڑا گھر چھوٹا گھر نتن طرف۔ محمود طرف۔ مینا طرف۔ گوہر طرف۔ عبداللہ طرف۔ صمد طرف۔ جلال طرف۔ سکندر بازین طرف۔

بنی سید احمد و سید ابراہیم ابنائے سید عبدالعزیز پورب طرف بنی سید محمود ابن عبدالعزیز دکن طرف

تفصیل پٹیاں اور اطرف اولاد سید عثمان ابن سید ابراہیم۔

بنی سید سلیمان۔ منہاج طرف۔ میران طرف۔ بنی سید یوسف ابن سید عثمان یوسف طرف

سنہ ۷۸۰ھ، ۱۳۷۸ء عہد فیروز شاہ میں جو اولاد ان ساتوں بھائیوں کی زید پور میں موجود تھی اس کی تفصیل ہر ایک بزرگوار کے حال میں بہ طریق سرنامہ لکھی جائے گی اس سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ سنہ ۷۸۰ھ، ۱۳۷۸ء کے بعد انکی جو اولاد و احفاد دیگر مقامات پر جاکر آباد ہوگئی ہے ان کا پتہ ان اسامی سے مل سکتا ہے اور شجروں کا میلان صحت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ان ساتوں بھائیوں کی اولاد و احفاد سنہ ۷۸۰ھ، ۱۳۷۸ء کے بعد جہاں کہیں آباد ہو گئے ہوں وہ اپنے شجرے ہر ایک بزرگوار کے ناموں کی اسامی سے ملا سکتے ہیں۔

(۱۹) **سید زید ثانی** ابن سید عبدالعزیز صاحب علم و فضل۔ مال و منال۔ جاہ و اقبال۔ بزرگ خاندان ممیز زمان سنہ ۷۸۰ھ، ۱۳۷۸ء میں ابنائے سید زید ثانی سے گیارہ اسامی بہ تفصیلِ ذیل تھیں۔ رکن جمشید۔ نظام ابراہیم خیر ابراہیم

جمال حسن سراج عزیز اللہ عین شریف جلال عزیز اللہ نیقو عین شریف فرید دل عین شریف فضل اللہ کفا
داؤد نذر ۔ بعض کتب میں اسامی مذکورۂ بالا کی تصحیح اس طرح کی گئی ہے ۔ رکن الدین ابن جمشید نظام الدین ابن ابراہیم حمید الد
ابن خیر الدین ابراہیم ابن جمال الدین حسن ابن سراج الدین عزیز اللہ ابن عین الدین شریف ابن جلال جلال الدین ا
عزیز اللہ شریف الدین ابن فرید الدین شریف الدین ابن فضل اللہ شریف ابن داؤد ابن نذر اللہ

سعیٔ بلیغ اور مطالعۂ کثیر کے بعد اندازاً سات صاحبزادوں کا ہونا معلوم ہوسکا۔ شاید اور بھی ہوں جن کا حال نہ معلوم ہو
۱ سید ابراہیم ۲ سید نذر اللہ ۳ سید تاج محمود ۴ سید عزیز اللہ ۵ سید حسن ابنائے رکن الدین جمشید ۷ ابنائے عین
ابن شریف۔ پس سید ابراہیم ابن سید زید ثانی سے حال شروع ہوتا ہے۔ ۲۰ سید ابراہیم ابن سید زید ثانی صاحب دولت و
ذی علم ذی ہنر طریقۂ آباؤ اجداد پر قائم رہے آپ کے دو پسر تولد ہوئے۔ ایک سید نظام الدین دوسرے سید خیر الدین۔

(۲۱) سید نظام الدین ابن ابراہیم آپ کے ایک فرزند رشید سید شہاب الدین تولد ہوئے ۲۲ سید شہاب الد
ابن سید نظام الدین ۔ بعد تحصیل علوم ظاہری زید پور میں متاہل ہوئے۔ ایک پسر سید قیام الدین تولد ہوئے۔ آپ تجرید و تفر
اختیار کر کے شہر دہلی تشریف لے گئے اور قصبۂ سفیدوں کے جنگل میں بیٹھ کر شب و روز یاد الٰہی اور عبادت میں بسر کرنے لگے۔ تب ا
ریاضات و مجاہدات درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔ اتفاقاً ایک دن بادشاہ برائے شکار و تفریح اس جنگل میں وارد ہوا ....
ندیم شاہی بادشاہ کے ہمراہ تھے۔ کسی ایک نے تذکرۃً بادشاہ سے عرض کیا کہ اس جنگل میں ایک سید بزرگ بہ لباس فقیرانہ عرصۂ در
مسکن گزین ہیں اور صاحب کمال ہیں۔ کسی شخص سے ملتے نہیں۔ بادشاہ نے جو یہ سنا تو اس کو آپ سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اسی وقت
اراکین حاضر خدمت ہوا۔ سید شہاب الدین مشغول تلاوت کلام پاک تھے۔ بادشاہ کی طرف قطعی توجہ نہیں کی۔ تلاوت کلام پاک میں مشغو
رہے۔ آپ کی یہ ادا بعض اراکین کوتاہ اندیش کے خلاف طبع ہوئی۔ بعد تلاوت کلام پاک آپ نہایت انکسار اور تواضع کے ساتھ باد
سے ملے اور حتی الامکان خاطر داری فرمائی۔ ہمراہیان میں سے ایک امیر نے سید شہاب الدین کے خلاف شان ایک دو کلمے نازیبا کہے۔ ا
یہ بھی کہنے لگا کہ آپ سید ہیں تو میں بغیر امتحان کے آپ کی سیادت کا قائل نہیں۔ لہٰذا آپ اپنے گیسو تراش کر آگ پر رکھ دیجئے۔ ایک بال
نہ جلے تو ہم لوگ آپ کی سیادت کے قائل ہو جائیں گے۔ اور یقین آجائے گا کہ آپ سید صحیح النسب ہیں۔ ہر چند سید صاحب نے اس
بہت کچھ عذر و معذرت غریبانہ و فقیرانہ کی لیکن اس امیر نے کچھ نہ سنا اور آمادۂ امتحان رہا۔ اس وقت سید شہاب الدین کی غیرت سیاد
جوش میں آگئی۔ اتمام حجت کے واسطے پھر فرمایا کہ میرا اس قسم کا امتحان لینا اچھا نہیں۔ آپ کے حق میں برا ہوگا۔ جب امیر نے اصرار کی
آپ نے فوراً اپنے گیسو تراش کر آگ پر رکھ دیئے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراہیم۔ اس گیسو نے چشمۂ آب کا کا
آگ فوراً گل ہوگئی اور گیسو کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اس وقت بادشاہ اور تمام حاضرین کے ہاتھوں میں رعشہ پڑ گیا۔ ادھر یکایک اس
کے لڑکے کا گھوڑا بھڑکا کہ وہ گھوڑے سے زمین پر آرہا اور سر تن سے جدا ہوگیا۔ اس وقت بادشاہ کا اعتقاد سید صاحب کی نسبت
بھی زیادہ ہوگیا۔ بادشاہ نے استدعا کی کہ اگر آپ فرمائیں تو میں اس مقام پر ایک مسجد اور چند مکانات تعمیر کرا دوں۔ سید صاحب نے فر
کہ بادشاہ کو اختیار ہے۔ اسی وقت بادشاہ کا حکم تاکیدی جاری ہوا۔ نیز ایک نہر بھی جاری کرنے کا حکم جاری ہوا۔ چنانچہ تھوڑ
زمانے میں مکانات و نہر تیار ہوگئی۔ بادشاہ نے بتیس (۳۲) گاؤں سید صاحب کو معافی میں عطا فرمائے اور فرمان لکھ دیا۔ ڈاکٹر بر
مشہور سفر نامے کے مترجم خلیفہ محمد حسین سپرمنشی ریاست پٹیالہ نے لکھا ہے کہ کتاب آثار الصنادید مؤلفہ سر سید احمد خان میں کتاب مرآۃ آفتا
حوالے سے لکھا ہے کہ اس نہر کو سلطان جلال الدین خلجی ۶۹۱ھ ۱۲۹۱ء میں پرگنہ خضر آباد کے پاس سے دریا کو کاٹ کر اپنی شکار

سفیدوں تک لایا تھا۔ غالباً یہ واقعہ سلطان جلال الدین خلجی کے زمانے کا ہے جبکہ سلطان جلال الدین خلجی ۶۸۸ھ ۱۲۸۹ء سے ۷ار رمضان ۶۹۵ھ ۱۳ر جولائی ۱۲۹۵ء تک بادشاہ رہا (منتخب التواریخ صفحہ ۹۴)۔ پھر ۹۶۹ھ ۱۵۶۱ء میں بزمانۂ اکبر یہ نہر شہاب الدین احمد خاں صوبیدار دہلی نے اپنی جاگیر تک تیار کی۔ پھر ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ء میں شاہجہاں کے حکم سے سفیدوں تک صاف ہو کر یہ نہر دہلی تک لائی گئی اور قلعے اور شہر دہلی میں جاری ہوئی۔ الغرض سید شہاب الدین نے اہل و عیال و نیز اپنے فرزند سید قیام الدین کو بھی اپنے پاس بلوالیا اور بفراغت تمام وہیں سکونت اختیار کرلی۔ سید قیام الدین کی تعلیم و تربیت اچھے طریقے سے ہوئی۔ جب سید صاحب کا زمانۂ انتقال قریب آیا تو آپ نے خرقۂ خلافت اپنے فرزند سید قیام الدین کو عطا فرمایا۔ اور ۱۴ر رمضان المبارک کو راہئ ملک بقا ہوئے۔ مزار آپ کا وہیں زیارت گاہ خلایق ہے۔

(۲۳) **سید قیام الدین** ابن سید شہاب الدین آپ بھی وہیں سفیدوں میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔ آپ کے تین پسر تولد ہوئے۔ ۱ سید فتح اللہ ۲ سید سعد اللہ ۳ سید شہاب الدین ثانی (۲۴) **سید فتح اللہ و سید سعد اللہ** پسران سید قیام الدین قصبہ سفیدوں میں رہے۔ ان کی اولاد بھی سفیدوں میں رہی چنانچہ ابنائے سید فتح اللہ ابن سید قیام الدین سے میر ولی و سید محمد دونوں بھائی فن سپاہگری اختیار کرکے حضور میں شاہجہاں بادشاہ دہلی کے ممتاز وقت و عمدۂ روزگار رہے اور زمانہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی میں ابنائے سید فتح اللہ سے سید مظفر علی خاں منصب سہ ہزاری کا رکھتے تھے۔ بعد عالمگیر بادشاہ کے مع اپنے فرزند سید غضنفر علی خاں اور بھتیجے سید حیدر علی خاں اور سید ہزبر علی خاں و نیز اکثر اپنی اولاد و رفقاء کے ہمراہ رکاب اعظم شاہ بادشاہ شربت شہادت نوش فرمایا اور ابنائے سید سعد اللہ ابن سید قیام الدین سے سید بھورا علوم ظاہری و باطنی میں کامل وقت تھے۔ گیارھویں ربیع الثانی کو وفات پائی مزار موضع پارہی پرگنہ کھیرتل قصبہ سفیدوں سے دس کوس کے فاصلے پر زیارت گاہ خلائق ہے۔ (۲۴) **سید شہاب الدین ثانی ابن سید قیام الدین**۔ باجازت پدر بزرگوار سفیدوں سے زید پور آکر اپنے جد امجد کے مکان میں رہے۔ اولاد ان کی زید پور میں زید طرف آباد ہے۔ آپ کے ایک پسر سید احمد عقب رہے (۲۵) **سید احمد** ابن شہاب الدین ثانی کے ایک پسر سید مکن ہوئے (۲۶) **سید مکن** ابن سید احمد آپ کے پانچ پسر تولد ہوئے۔ ۱ سید مبارک ۲ سید محمود ۳ سید کمال ۴ سید راج چاروں لاولد رہے ۵ سید ابراہیم ثالث (۲۷) **سید ابراہیم ثالث** ابن سید مکن۔ آپ کے ایک پسر سید قبول ہوئے (۲۸) **سید قبول** ابن سید ابراہیم ثالث۔ آپ کے چار پسر ۱ محی الدین ۲ سید خان محمد ۳ سید حبیب لاولد ۴ سید پیارے لاولد (۲۹) **سید محی الدین** ابن سید قبول آپ کے تین پسر تولد ہوئے ۱ سید فتح علی ۲ سید جعفر علی ۳ سید اکبر علی (۳۰) **سید فتح علی** ابن سید محی الدین آپ کے تین پسر تولد ہوئے ۱ سید کمال الدین ۲ سید فیض اللہ ۳ سید زبر علی (۳۱) **سید کمال الدین** ابن سید فتح علی بعد تحصیل علوم دینی دہلی جاکر خدمت قضا ملنہ و مضافات صوبہ احمد آباد گجرات کی اپنے نام حاصل کی۔ عرصہ تک عہدہ قضا پر فائز رہے بعد ازاں بعہدۂ علمداری ڈیرہ تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڑھ مقرر ہوئے وہاں مکان کی چھت گرنے کے حادثہ میں دب کر مر گئے قبر وہیں ہے آپ کے دو پسر عقب رہے ۱ سید ذوالفقار علی ۲ سید ولایت علی (۳۲) **سید ولایت علی** ابن سید کمال الدین عابد و متہجد آپ کے تین پسر عقب رہے ۱ سید نبی بخش ۲ سید عنایت نبی ۳ بڑے حکیم سید محمد بخش (۳۳) **سید نبی بخش** ابن سید ولایت علی آپ کے دو پسر ۱ سید بخشش نبی و سید سرفراز نبی تولد ہوئے سید نبی بخش والد کے روبرو فوت ہوئے۔ سید بخشش نبی کم سن فوت ہوئے۔ سید سرفراز نبی نوجوان فوت ہوئے (۳۴) **سید عنایت نبی** ابن سید ولایت علی۔ انکی زوجہ اول سبحان دئی دختر سید ... علی لاولد رہیں۔ ناگپور جاکر برسر روزگار ہوئے مسماۃ غفوراً دختر سید محمود دہلوی سے عقد کرلیا۔ چار پسر تولد ہوئے ۱ سید نبی بخش ۲ سید امام بخش ۳ سید برکت علی ۴ سید باقر علی۔ نیز ایک حرم سے ایک پسر میر قمر علی کریم الطرف تولد ہوئے۔ اولاد و احفاد سید عنایت نبی ناگپور میں محلہ شنا پوری متصل تالاب راجہ (تالاب کھنڈرانا) میں ۱۲۶۵ھ سے ۱۹۴۵ء تک آباد تھی تمام شہر ناگپور میں انکا دالان امام باڑہ عزاداری کا مرکز تھا۔ اس حقیر ضعیف

مشہور تھا (۲۳) بڑے حکیم **سید محمد بخش** ابن سید ولایت علی کتب درسیہ فارسی پڑھنے کے بعد زمانہ علمداری سید باقر علی میں بمقام سدھور ضلع بارہ بنکی شاہ حمایت اللہ ابن شاہ فاخر سے مختصرات صرف و نحو پڑھکر حکیم لاثانی سید محمد تقی سیتاپوری سے علم طب حاصل کیا اور لقب بڑے حکیم سے مشہور ہوئے آپکے پانچ فرزند تولد ہوئے ۱ حکیم سید منظہر مہدی ۲ حکیم سید ناظم حیدر ۳ سید رضی الدین علی ۴ سید مصباح حسین عرف رعایت حسین ۵ سید علی عباس یہ سب زید پور میں رہے (۲۴) **سید منظہر مہدی** ابن حکیم سید محمد بخش ولادت ۴ ذالحجہ ۱۲۰۴ھ ۱۴ ستمبر ۱۷۹۰ء یہ تاریخی نام ہے۔ کتب درسیہ فلکیات پڑھنے کے بعد حکیم قاضی محمد تقی سیتاپوری سے علم طب حاصل کیا نیز حکیم غلام محمدی ابن شیخ محمد ضمیر خیرآبادی سے فن طب کی تکمیل کی۔ ان جناب نے خاندان زید ثانی کے حالات میں ایک مستند کتاب ضمیمہ انساب المزیدیہ بزبان فارسی تحریر فرمائی یہ کتاب اس خاندان میں ایک مستند ترین تاریخ ہے۔ الغرض حکیم سید محمد بخش کی اولاد زید پور میں رہی مگر اب ایک فرد بھی زید پور میں نہیں ہے۔ ایک صاحب ابنائے سید شہاب الدین ثانی سے قصبہ تلہنڈی ضلع اناؤ میں جاکر آباد ہوئے اور انہی کی اولاد میں سید عبداللہ موضع صندل پور صوبہ بہار میں جاکر آباد ہوگئے۔ (۲۱) **سید خیر الدین** خلف اصغر سید ابراہیم انکے ایک پسر سید ایزدی قصبہ ردولی ضلع فیض آباد میں جا رہے اور انکی اولاد ردولی، کوپا، موزڑہ، سیبارد، مصطفےٰ آباد عرف بڑا گاؤں میں ساکن ہوئے۔ انکی اولاد میں سید جلال و سید مبارک نامور ہوئے (نوٹ) سید نذراللہ پسر دوئم سید زید ثانی سے قبل چھوٹے بھائیوں کا کچھ مختصر تعارف درج ہے (۲۰) **سید تاج محمود** ابن سید زید ثانی آپکے فرزند سید فرید اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی کے ملازم تھے ملک دکن بیجاپور میں شادی کرکے وہیں ساکن ہوگئے (۲۰) **سید عزیز اللہ** ابن سید زید ثانی۔ آپکی اولاد میں ابنائے سید سراج الدین سے سید منصور موضع بریان متصل سوہل پور میں آباد ہوگئے اب کچھ پتہ نہیں (۲۰) **سید حسن** ابن سید زید ثانی آپ کے فرزند سید جمال موضع ٹسوہ ضلع بارہ بنکی میں آباد ہوگئے۔ اولاد وہیں ہے (۲۰) **رکن الدین** ابن جمشید آپ کی اولاد میں سید زین العابدین عارف وقت تھے۔ زید پور سے جاکر کسی نے سرکار دہاموتی میں وطن اختیار کرلیا اور بعض تارا گڑھ اجمیر میں جا رہے (۲۰) سید عین الدین ابن شریف الدین انکی اولاد میں کوئی بزرگ سیتاپور کے قاضی تھے (۲۰) **سید نذراللہ** ابن سید زید ثانی ۸۰ھ ۱۲۷۸ء کی تصحیح شدہ اسامی میں انکا نام موجود ہے ایک فرزند ارجمند سید داؤد نذر عقب رہے (۲۱) **سید داؤد نذر** ابن سید نذراللہ نامور نامدار مشہور دیار صاحب علم و وقار شیعہ حیدر کرار تھے آپکی اولاد میں دس فرزندوں کا ہونا معلوم ہوتا ہے شاید کوئی اور بھی ہو یہ امر تحقیق طلب ہے (۲۲) **سید سیف الدین** سب بھائیوں میں بڑے تھے (۲۲) **سید فتح محمد** پسر دوئم کے دو پسر سید نور محمد و سید خان محمد کی اولاد سدھور میں رہی (۲۲) **سید محمد** پسر سوئم منقطع النسل ہوگئے۔ **سید نہتق** فرزند چہارم کی اولاد زید پور میں تھی (۲۲) **سید فرحت اللہ** فرزند پنجم کی اولاد میں سید سعادت علی سرادن میں تحصیلدار تھے۔ ۷ رجب ۱۲۱۵ھ ۴ دسمبر ۱۸۰۰ء میں مفرور زمیندار کے ہاتھ سے قتل ہوئے اولاد زید پور میں رہی (۲۲) **سید عبدالباقی** فرزند ششم کی اولاد موضع بھٹولی میں رہی (۲۲) **سید محمد علی** فرزند ہفتم ملقب گل گلہا نا معلوم الحال رہے (۲۲) **سید محمد مجتبےٰ** پسر ہشتم قصبہ کھیری لکھیم پور میں جاکر آباد ہوئے (۲۲) **سید محمد حاجی** پسر نہم کی اولاد دختری باقی رہی (۲۲) **سید شریف** پسر دہم درج فہرست ۸۰ھ ۱۲۷۸ء (۲۲) **سید سیف الدین** اول ابن سید داؤد نذر نامی منزلت گرامی مقدرت عالم و فاضل کے ایک فرزند نیک سیرت سید حسن عقب رہے (۲۳) **سید حسن** ابن سید سیف الدین اول انکے ایک فرزند سید عبدالمجید ہوئے (۲۴) **سید عبدالمجید** ابن سید حسن انکے فرزند سیف الدین ثانی ہوئے (۲۵) **سید سیف الدین ثانی** ابن سید عبدالمجید کے دو فرزند تولد ہوئے ایک سید علی الدین دوسرے سید ضیاء الدین المعروف سید جیا۔ واضح رہے کہ سید علی الدین خلف اکبر سید سیف الدین ثانی اندازاً ۸۴۰ھ ۱۴۳۶ء میں اپنے تمام ورثہ کی بحق برادر خورد سید ضیاء الدین المعروف بہ سید جیا دست بردار ہوکر جون پور چلے گئے انکے فرزند سید خیر الدین نہٹور ضلع بجنور میں ساکن ہوئے انکے فرزند سید داؤد عرف سید پیارے اور انکے فرزند سید محمد عرف سید منگن اور انکے فرزند سید محمد سعید خاں نہٹور میں رہے ان کے فرزند سید الاشرف زبدۃ الفضلا حاجی **سید محمد اشرف** دانشمند نے امروہہ کی سکونت اختیار کرکے محلہ دانشمندان آباد کیا تو اتر کی کی وجہ سے حصہ دوئم میں حالات

بڑی سرکار زید پور

(۲۶) سید ضیاء الدین المعروف سید جیا ابن سیف الدین ثانی آپ کا سلسلۂ نسب چھبیس واسطوں سے آنحضرت صلعم تک بہ تفصیلِ ذیل منتہی ہوتا ہے۔ سید البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۱) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام زوج البتولِ عذرا سیدۂ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۲) حضرت امام حسین علیہ السلام (۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (۶) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ (۷) حضرت امام علی الرضا علیہ السلام (۸) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام (۹) جناب موسیٰ مبرقع (۱۰) ابو المکارم سید احمد (۱۱) سید محمد اعرج (۱۲) سید احمد نقیب القم (۱۳) سید یعقوب (۱۴) سید عبداللہ زر بخش (۱۵) سید زید شہسوار (۱۶) سید محمود (۱۷) سید ابراہیم (۱۸) سید عبدالعزیز (۱۹) سید زید ثانی (۲۰) سید نذر اللہ (۲۱) سید داؤد نذر (۲۲) سید سیف الدین اول (۲۳) سید حسن (۲۴) سید عبدالمجید (۲۵) سید سیف الدین ثانی (۲۶) سید ضیاء الدین المعروف سید جیا۔

(توضیح سید ضیاء الدین المعروف بہ سید جیا بڑی سرکار زید پور کے پورے خاندان کے حالات اسی خاندان کے ایک معتبر متدین معمر بزرگ جناب سید سردار مہدی الرضوی خادم علی الرضا علیہ السلام مقیم کراچی نے بتلائے اور جو حالات انہوں نے لکھ کر دیئے وہ ہی میں نے بطرزِ خود درج کئے۔ جس کے لئے وہ ہر طریقے سے ذمہ دار ہیں۔ اور میں ان کا از حد ممنون و شکر گزار ہوں۔)

سید ضیاء الدین المعروف بہ سید جیا ابن سید سیف الدین ثانی، صاحبِ علم و حشمت و عزت، توقیر و جاگیر، محبِ آلِ اطہار شیعہ حیدر کرار تھے۔ جب ان کے برادر بزرگ سید علی الدین ۸۴۰ھ مطابق ۱۴۳۶ء میں زید پور سے جون پور چلے گئے تو ان کے اور اپنے ترکہ آب و جد پر متصرف رہے اور مکانِ موروثی زید پور میں متمکن رہے۔ ایک پسر سید بڑے اور ایک دختر زوجہ میراں سید عالم کلاں عقب رہیں (۲۷) سید بڑے ابن سید ضیاء الدین صاحب جاگیر و حشمت علم و عمل شیعۂ علی علیہ السلام بزرگ تھے۔ ایک فرزند سید اللہ داد عرف دادن ان کے اعقاب میں باقی رہے (۲۸) سید اللہ داد عرف دادن ابن سید بڑے، رئیس و امیر، عالم و فاضل ان کی ڈیوڑھی زید پور میں مشہور رہے۔ تین فرزند ۱ سید حسین دکھنی ۲ سید آدم ۳ سید عبدالواحد عقب رہے۔ جبکہ موخر الذکر دونوں بزرگوں کی نسل میں اولادِ دختری باقی رہی (۲۹) سید حسین دکھنی ابن سید اللہ داد عرف دادن صاحبِ علم و دولت مال و منال کچھ عرصہ ملکِ دکن میں قیام کے بعد دربار بادشاہ دہلی سے اعزاز و اکرام حاصل کر کے تا حیات ناظم بہرائچ رہے۔ تین عالیشان مکان بنوائے۔ ایک موضع جدید حسین گنج آباد کیا۔ بہرائچ میں فوت ہوئے۔ دو پسر ایک سید عالم دوسرے سید ضیاء ثانی نامعلوم الحال عقب رہے (۳۰) سید عالم ابن سید حسین دکھنی، عالم و فاضل، کامل و عاقل، صاحبِ دولت و ثروت آپ کے ایک پسر سید محمد یوسف عقب رہے (۳۱) سید محمد یوسف ابن سید عالم، شکیل و وجیہہ، رئیس و امیر آپ کے تین پسر ۱ سید نور محمد ۲ سید رحم علی ۳ سید سبز علی اور ایک دختر مسماۃ ماہی عقب رہیں (۳۲) سید نور محمد ابن سید محمد یوسف آپ کے پسر سید رستم علی تھے اور ان کے پسر سید وجیہہ الدین مفقود الخبر ہو گئے۔ (۳۲) سید رحم علی ابن سید محمد یوسف، ایک پسر تھا فوت ہوا لاولد رہے۔ (۳۲) سید سبز علی منصبدار ابن سید محمد یوسف، چار صدی منصبدار احمد شاہ بادشاہ دہلی۔ آپ دہلی میں فوت ہو کر دفن ہوئے مسماۃ خانا دختر سید شاہ محمد سے عقد ہوا۔ دو پسر ایک سید روشن علی دوسرے سید نوازش علی عرف سید نواز علی اور چار دختر تولد ہوئیں۔ چھوٹی دختر منکوحہ سید قادر علی ابن سید غلام عالم جن کے دو پسر سید نادر علی و سید باقر علی یہاں مئو کے رئیس اولوالعزم تھے (۳۳) سید روشن علی ابن سید سبز علی بعد شادی مفقود الخبر ہو گئے۔ آپ کی اولاد و احفاد میں بعض مقیم زید پور اور سید علی اکرم معہ زوجہ ثانیہ تین لڑکوں اور بیٹی کے پاکستان آ کر کراچی میں مقیم ہیں (۳۳) سید نوازش علی عرف سید نواز علی ابن سید سبز علی منصبدار نامی گرامی رئیس تا حیات ناظم پرگنہ سدھور رہے۔ ایک موضع جدید بنام صفدر گنج آباد کیا۔ عنفوانِ شباب میں دو غیر کفو غیر سادات عورتوں سے شادی کی۔ ایک سے میر علی اکبر کریم الطرف دوسری سے میر علی عطا کریم الطرف تولد ہوئے۔ جب شباب سرحدِ شیب تک پہنچا، نجیب الطرفین وارث کی فکر

ہوئی تو پہلے تین سیدانیوں سے عقد کیا جو لاولد رہیں جن میں زوجۂ ثانیہ مسماۃ عاطفہ دختر سید محمد باقر بڑی نیک بخت اور مخیرہؒ تھیں۔ بڑے بازار زید پور میں ان کی تعمیر کردہ مسجد و چاہ پختہ اب تک فیض رساں ہیں۔ تب چوتھا عقد مسماۃ عظیمہ دختر سید مبارک علی ساکن میراں پورے کیا۔ ان سے دو پسر ایک خادم حسن کمسن فوت اور دوسرے سید خادم حسین اور ایک دختر امیر النساء تولد ہوئیں۔ پیرانہ سالی کے سبب اپنے بھانجے سید باقر علی کو سید خادم حسین کا ولی مقرر کیا۔ آپ نے ۱۲ ر شوال ۱۱۹۲ھ ۲ ر نومبر ۱۷۷۸ء کو رحلت فرمائی (۳۴) خان بہادر سید خادم حسین ابن سید نوازش علی تعلقدار ناظم پرگنہ سدہور۔ بعد بلوغ ان کے ولی سید باقر علی کی عرضداشت پر نواب اودھ سعادت علی خان نے سند تعلقداری علاقہ ہیل پور عطا کی اور ناظم پرگنہ سدھور مقرر کیا۔ ایک دفعہ نواب صاحب جب بارہ بنکی آئے تو بڑی شاندار دعوت کی۔ نواب صاحب نے مشہور سرکش باغی راجہ شیو دین سنگھ کی سرکوبی کا حکم دیا تو اسے گرفتار کرکے پیش کر دیا۔ صلہ میں دربار میں خصوصی نشست اور تلوار و خلعت و خطاب خان بہادر سے ممتاز ہوئے۔ آپ نے زید پور میں بڑا قابل دید عالیشان امام باڑہ تعمیر کرایا جس میں سید زید اول کے مکان کی زمین بھی شامل ہے۔ اسی مناسبت سے یہ خانوادہ زید طرف کہلاتا ہے۔ ایک پھاٹک شمال رویہ اور دوسرا شرق رویہ ہے جس پر تاریخ تعمیر درج ہے۔ (بنائے طیبہ اش خادم حسین نہاد) جس سے ۱۲۲۳ھ ۱۸۰۸ء کے عدد نکلتے ہیں۔ نیز قریب ہی ایک مسجد بھی بنوائی تاریخ تعمیر یہ ہے۔ مسجد عبد اللہ العالمین خادم حسین۔ ظہور النساء دختر سید نادر علی سے عقد ہوا تین پسر تولد ہوئے۔ ایک سید اولاد حسین دوسرے سید نوازش حسین صغر السن فوت تیسرے سید سجاد حسین و ایک دختر امام باندی منکوحہ سید غلام مہدی بن سید عون علی تولد ہوئیں، یہ سید غلام مہدی بے گناہ بندوق سے قتل ہوئے۔ اس سانحۂ قتل کا ذکر حکیم سید مظہر مہدی مولف کتاب ضمیمۂ انساب الزیدیہ نے اپنی کتاب میں بدیں الفاظ کیا ہے۔ (سید غلام مہدی بر جانماز مشغول بزیارت خواندن بود کہ سید کاظم حسین ابن سید محمد حنیف معہ چند کس بندوقچی آمدہ از ضرب بندوق کشتہ کرد) تشریح یہ ہے کہ سید اولاد حسین تعلقدار سے سید کاظم حسین ابن سید محمد حنیف کی خاندانی رنجش تھی۔ یہ یکم محرم ۱۲۵۰ھ ۱۰ ر مئی ۱۸۳۴ء کو معہ چند شخص بندوقچی مکان کے عقبی دروازے سے اس وقت داخل ہوئے جب سید اولاد حسین تعلقدار بعد نماز مغربین امام باڑے میں جا چکے تھے اور سید غلام مہدی بعد نماز زیارت پڑھنے میں مشغول تھے کہ ان آنے والوں نے سید غلام مہدی کے سینے پر گولی مار دی۔ اور یہ فوراً ہلاک ہوگئے۔ جب سید اولاد حسین آئے تو ان کے بھانجے کی روح خدمت جناب علی اکبر علیہ السلام میں جا چکی تھی۔ چنانچہ ہر سال امام باڑے میں ان کی مجلس فاتحہ خوانی یکم محرم کو ہوتی ہے۔ الغرض جب خان بہادر سید خادم حسین کا انتقال ہوگیا تو امام باڑے کے وسطی دالان میں دفن ہوئے۔ (۳۵) خان بہادر سید اولاد حسین تعلقدار ابن خان بہادر سید خادم حسین تعلقدار۔ ولادت یکم ذالحجہ ۱۲۰۴ھ ۱۲ ر اگست ۱۷۹۰ء صاحب علم و شان و شوکت۔ آپ پرگنہ جگدیش پور۔ الیسولی۔ ادنا و صفی پور۔ بانگرمئو۔ بدوسرائے کے ناظم رہے۔ بحکم واجد علی شاہ، شاہ اودھ سرکش دمنرد ڈاکو دیلی پاسی کو مارا و خطاب خان بہادر سے سرفراز ہوئے۔ آپ واجد علی شاہ، شاہ اودھ سے منسلک اور ان کے وفادار تھے اور انگریزوں کے برخلاف تھے۔ چنانچہ جب زید پور میں آپ کو یہ خبر ملی کہ لکھنؤ میں انگریز ریذیڈنٹ نے واجد علی شاہ کو ملکۂ وکٹوریہ کا یہ حکم پہنچایا ہے کہ آپ کا انتظام ٹھیک نہیں ہے آپ کو معزول کیا گیا تو اس وقت ان کی جمعیت میں مسلح جیالے راجپوت سپاہی اور پٹھانوں کا ایک جم غفیر تھا۔ اس کو اور اپنے بھتیجے سید بنیاد حسین کو ساتھ لے کر لکھنؤ روانہ ہوئے۔ جب شہر کے قریب مقام چنہٹ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ۳۰ رجمادی الاول ۱۲۷۲ھ ۷ ر فروری ۱۸۵۶ء کو شہر پر انگریزوں کا قبضہ ہو چکا ہے اور بادشاہ کلکتہ بھیج دیئے گئے۔ تب آپ نے افسردہ ہوکر اپنی جمعیت کو اپنے بھتیجے سید بنیاد حسین کی سرکردگی میں واپس بھیج دیا اور خود لکھنؤ جاکر مقیم ہوگئے۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ۵ ر ذالحجہ ۱۲۷۳ھ ۷ ر جولائی ۱۸۵۷ء کو لکھنؤ میں ہی ہوا۔ میت زید پور لاکر امام باڑے میں دفن کی گئی۔ تاریخ وفات یہ ہے۔ مجلس دسوگوار و تعزیہ دار حسین (۱۲۷۳ھ) زید پور میں آپ کا مکان بڑی سرکار کے نام سے مشہور و معروف رہا ہے۔ آپ نے دو زوجہ سے عقد کیا۔ ۱۔ مسماۃ حسینی دختر سید سند علی کہ ان سے دو دختر تولد ہوئیں اور دختر و مادر فوت ہوگئیں۔ ۲۔ حمایت النساء دختر سید حمایت علی، ان سے دو پسر ۱۔ سید امجاد حسین ۲۔ سید احفاد حسین کمسن فوت اور چار دختر ۱۔ اشرف النساء منکوحہ سید بنیاد حسین تعلقدار ۲۔ مجید النساء ۳۔ حمید النساء ۴۔ مکرم النساء عقب رہیں (۳۶) حاجی سید امجاد حسین زائر تعلقدار سوہل پور ابن خان بہادر سید اولاد حسین تعلقدار۔ ولادت ۴ ر رمضان ۱۲۵۵ھ ۱۱ ر نومبر ۱۸۳۹ء تاریخی نام مظہر علی، رئیس و امیر ذی علم و حیثیت، فقیر منش

گوشہ نشین حاجی وزائر مدینہ وعراق۔ مکہ معظمہ سے ایک مربع گز پوشش خانۂ کعبہ کا کپڑا لائے جو امام باڑے میں محرم میں آویزاں کیا جاتا ہے۔ آپ کا عقد ام الامام دختر سید مخلص حسین سے ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ علاقہ سوہل پور کا انتظام سید بنیاد حسین کرتے تھے۔ آپ نے اپنی حیات میں اپنے بھانجے سید اعتقاد حسین کو اپنا جانشین و تعلقدار سوہل پور قرار دے کر ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ ۸ اگست ۱۹۰۴ء کو بعارضہ ہیضہ انتقال فرمایا (۳۵) سید سجاد حسین ابن خان بہادر سید خادم حسین ولادت ۲۳ صفر ۱۲۱۴ھ، ۲۷ جولائی ۱۷۹۹ء۔ جاگیردار ذی وقار ناظم ہرہرپور ضلع بہرائچ۔ آپ کا عقد رعایت النساء دختر سید زائر حسین تعلقدار بھان متو سے ہوا۔ چار پسر ۱۔ سید بنیاد حسین ۲۔ سید جواد حسین ۳۔ سید عباد حسین ۴۔ سید حسین کم سن فوت۔ اور دو دختر ۱۔ مبارک النساء منکوحہ سید وارث حسین ابن سید عنایت حسین بڑاگھر ۲۔ عظمت النساء منکوحہ سید سلامت علی بن سید عون علی عقب رہیں۔ آپ نے ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ ۹ فروری ۱۸۷۳ء کو رحلت فرمائی (۳۶) **سید بنیاد حسین** تعلقدار ابن سید سجاد حسین، ولادت ۲ شوال ۱۲۴۱ھ۔ ۱۱ مئی ۱۸۲۶ء تاریخی نام دلاور رضا، رئیس اولوالعزم، آپ کی والدہ اپنے باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں اس لئے تعلقہ بھان متوان کو وراثتاً ملا جدی امام باڑے کے دونوں پھاٹک شایانِ شان نہ تھے تو انہوں نے ایک پھاٹک شمال رویہ دو منزلہ عالیشان تعمیر کرایا۔ شیشہ آلات جھاڑ فانوس وغیرہ سے مزید مزین کیا۔ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے پُرخلوص شائق تھے۔ لکھنؤ کے سربرآوردہ ذاکرین کو مدعو کرتے تو علاوہ نذرانے کے گھوڑے، دوشالے، اشرفیاں پیش کرتے تھے۔ اپنے پوتے سید اقبال حسین کی ولادت پر نقرئی گہوارہ حضرت علی اصغرؑ امام باڑے میں نصب کیا۔ اپنے بھانجے سید حمید حسین منصف ابن سید وارث حسین بڑاگھر کی شادی پر صوبہ کے تمام راجاؤں اور تعلقداروں کو مدعو کیا۔ ہزارہا روپیہ خرچ کیا کہ زید پور میں پھر ایسی شادی نہیں ہوئی۔ آپ واجد علی شاہ اودھ کے خیر خواہ اور انگریزوں کے بدخواہ تھے۔ اپنے چچا سید اولاد حسین تعلقدار کے ہمراہ بھاری جمعیت کے ساتھ امدادِ شاہ کے لئے گئے۔ مقام چنہٹ تک پہنچے تھے کہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کو کلکتہ بھیج دیا گیا تو لاچار اپنی جماعت کو لے کر واپس آئے۔ اسی پاداش میں انگریزی سرکار کی طرف سے ان کے اعزازات میں کمی ہو گئی۔ حالانکہ تا حیات آنریری اسسٹنٹ کمشنر رہے اور قرب وجوار میں ذی وقار رہے۔ ایامِ غدر کے دو تبرکاتِ شاہی بڑی بھاری قیمت ادا کر کے زید پور پہنچائے ایک طویل مُطلّا کتبہ دوسرے مُطلّا کلام مجید جس پر جواہرات کے رنگوں سے نقش ونگار و تاجِ شاہی بنا ہوا ہے، دیدہ زیب خط میں تحریر ہے۔ پٹنہ کی خدابخش لائبریری کی فہرست میں ■ کا ذکر اس طرح ہے۔ اودھ کے کسی بادشاہ نے اپنی تلاوت کے لئے کسی کامل ایرانی خوش نویس سے لکھوایا تھا پتہ نہیں کہاں گیا اور کہاں پہنچا۔ اس قرآن شریف کو شمس العلماء مولانا سید سبط حسن صاحب طاب ثراہ نے دیکھ کر فرمایا تھا کہ میں نے برصغیر کے بڑے سے بڑے کتب خانے دیکھے ہیں لیکن ان صفات کا قرآنِ مجید کہیں نہیں دیکھا۔ آپ کا عقد اشرف النساء دختر سید اولاد حسین تعلقدار سے ہوا۔ یہ معظمہ عزاداری امام حسین علیہ السلام کی بڑی شیدائی تھیں ان کی بنا کردہ مجلس ۹ محرم کو بہت اہتمام سے اب تک ہوتی ہے اعلیٰ ذاکرین مجلس پڑھتے ہیں۔ بعد مجلس سینکڑوں سامعین کو تین قسم کا لنگر تقسیم ہوتا ہے اور ہزاروں عوام الناس کے لئے نان گوشت کا لنگر جاری ہوتا ہے بعد مجلس ذوالجناح برآمد ہو کر خوب گریہ وزاری اور ماتم داری ہوتی ہے۔ آپ کے چار فرزند ۱۔ سید اعتقاد حسین ۲۔ سید انقیاد حسین کمسن فوت ۳۔ سید مستفاد حسین ۴۔ سید ایجاد حسین اور ایک دختر افضل النساء عقب رہی۔ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ، ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء کو رحلت فرمائی۔ امام باڑے میں زیرِ منبر دفن ہوئے۔ تاریخہائے وفات یہ ہیں (مصنفہ مولوی سید یونس حسین زیدپوری) ۱۔ بنیاد حسین در ارم رفت ۲۔ پیرِ آلِ نبی جا زیرِ منبر یافتہ۔ (۳۷) **سید اعتقاد حسین** زائر و تعلقدار ابن سید بنیاد حسین تعلقدار تاریخی نام غلام صادق، ولادت ۹ صفر ۱۲۶۶ھ ۲۵ دسمبر ۱۸۴۹ء تعلقدار زید پور، سوہل پور، بھان متو۔ تاحیات آنریری منصف رہے، ذی علم عابد و زاہد، شائق عزائے حسین علیہ السلام کر امام باڑے کو طلائی ونقرئی بڑے بڑے علموں اور سامان سے مزید آراستہ کیا۔ بڑا سا چاندی کا پانچ زینوں کا منبر بنوایا۔ خاندانی کتب خانے میں کئی قلمی قرآن و ڈیڑھ سو کتب کا اضافہ کیا۔ آپ کا عقد لیاقت النساء دختر مولوی قاضی سید اکرام حسین سے ہوا۔ چار پسر ۱۔ سید استعداد حسین ۲۔ سید خادم سجاد ۳۔ سید شہنشاہ حسین ۴۔ سید عون محمد، اور دو دختر ۱۔ اُمِ زہرا منکوحہ سید ممتاز حسین ۲۔ اُمِ فروہ جس کی نسبت سید فیاض حسین بڑاگھر سے ہوئی تھی، پورے طور سے ہر دو جانب شادی کے انتظامات ہو چکے تھے کہ بعارضہ

ارشادات ۱۲۸

ارشادات ۱۲۹

ہیضہ فوت ہوگئی۔ الغرض آپ نے، ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ۱۰ر اگست ۱۹۳۲ء کو رحلت فرمائی (۳۸) سید استعاد حسین ابن سید اعتضاد حسین تعلقدار
تاریخی نام حافظ رحمان، ولادت ۲ر رمضان ۱۲۸۸ھ ۱۵ر نومبر ۱۸۷۱ء بڑے صاحب دولت و ثروت، ماہر قانون، آپ کو اختیارات دیوانی
فوجداری درجۂ دوم حاصل تھے۔ والد کی ضعیفی کے سبب ریاست کا کام یہی کرتے تھے۔ امام باڑے کے لئے بہت بڑی چاندی کی ضریح بنوائی۔ آپ
تجویز پر جس سڑک سے تعزیئے گزرتے تھے اس کا نام تعزیہ روڈ رکھا گیا۔ آپ کا عقد خادمۃ الزہرا دختر سید عباد حسین سے ہوا۔ تین پسر ۱۔ سید اقبال حسین
۲۔ سید بنیاد حسن ۳۔ سید لبضاعت حسین اور ایک دختر تنویر فاطمہ عقب رہیں۔ ۲۵ر ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۲ء کو پدر ضعیف کو داغ مفارقت
دیا (۳۹) سید اقبال حسین تعلقدار زائر ابن سید استعاد حسین تاریخی نام چراغ علی ولادت ۹ر رجب ۱۳۱۴ھ ۱۴ر دسمبر ۱۸۹۶ء۔ دادا صاحب
وفات کے بعد تعلقدار ہوئے۔ آنریری منصف کے اختیارات تھے۔ تین دفعہ زیارات عراق و شام و ایران سے مشرف ہوئے۔ امام باڑے میں زیارت کا
بوسیدہ ہوگیا تھا تو اسی سائز میں مخمل پر زردوزی سے زیارت عاشورہ لکھوا کر آویزاں کی۔ امام باڑے میں لکڑی کے نہایت خوبصورت اور مضبوط
دروازے لگوائے۔ آپ کا عقد عنیقۃ الزہرا دختر سید خادم سجاد سے ہوا لاولد رہے۔ ۲۰ر جمادی الاول ۱۳۸۲ھ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو فوت ہوئے (۳۹)
سید بنیاد حسن زائر ابن سید استعاد حسین تاریخی نام طالب غفار ولادت ۱۳ر محرم ۱۳۲۳ھ ۲۰ر مارچ ۱۹۰۵ء بعد از برادر بزرگ ریاست کے منتظم
دو دفعہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد شبیہۃ الزہرا دختر سید عون محمد سے ہوا۔ ایک پسر سید اولاد محمد اور ایک دختر منتخاب فاطمہ کمسن
تولد ہوئی زید پور میں مقیم ہیں۔ (۴۰) سید اولاد محمد زائر ابن سید بنیاد حسن تاریخی نام شبیہ کاظم ولادت ۱۱ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۳ر فروری ۱۹۲۸ء
بی اے کے سند یافتہ ہیں۔ آپ کا عقد نایاب فاطمہ زائرہ دختر سید لبضاعت حسین سے ہوا۔ دو پسر تولد ہوئے ایک سید علی مصطفےٰ تاریخی نام شجاع
، رشعبان ۱۳۷۵ھ ۲۰ر مارچ ۱۹۵۶ء کو اور دوسرا پسر سید حسن مصطفےٰ تاریخی نام ملیح اصغر، ۲ر صفر ۱۳۷۹ھ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء کو تولد ہوا۔ دونوں
زیر تعلیم سب مقیم زید پور ہیں۔ (۳۹) سید لبضاعت حسین زائر ابن سید استعاد حسین تاریخی نام شیدائے رضا ولادت ۲۳ر ذالحجہ ۱۳۲۶ھ ۱۶ر جنوری
۱۹۰۹ء تین دفعہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ نیک نفس عبادت گزار ہیں۔ آپ کا عقد بنی الزہرا زائرہ دختر سید شہنشاہ حسین سے ہوا۔ چار دختر ۱۔
فاطمۃ الزہرا نوجوان فوت ۲۔ نایاب فاطمہ ۳۔ آفتاب فاطمہ ۴۔ زینب فاطمہ کمسن فوت تولد ہوئیں مقیم زید پور ہیں۔ (۳۸) سید خادم سجاد
ابن سید اعتضاد حسین تعلقدار تاریخی نام مراحم رضا ولادت ۱۱ر صفر ۱۲۹۰ھ ۱۰ر اپریل ۱۸۷۳ء، لائق و منتظم، دو دفعہ زیارات عراق و ایران سے مشرف
ہوئے۔ آپ کا عقد بنی الزہرا دختر سید سرفراز حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید ارشاد حسین اور دو دختر عنیقۃ الزہرا ۲۔ ہاشمۃ الزہرا کمسن فوت تولد ہوئیں
آپ کی وفات ۲۷ر رمضان ۱۳۵۲ھ ۱۳ر جنوری ۱۹۳۴ء کو ہوئی۔ (۳۹) سید ارشاد حسین زائر ابن سید خادم سجاد زائر تاریخی نام فرمان کاظم
۱۹ر ذالحجہ ۱۳۳۲ھ ۸ر نومبر ۱۹۱۴ء، زاہد و عابد، دو دفعہ زیارات عراق و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد نائبۃ الزہرا دختر سید احمد حسین سے
ہوا۔ دو پسر ایک سید اعزاز حسین دوسرا سید الساجدین تاریخی نام جلیل اصغر زائر ولادت ۲۲ر ذالحجہ ۱۳۶۴ھ ۲۸ر نومبر ۱۹۴۵ء کو تولد ہوا اور
دختر ۱۔ زہرا بانو ۲۔ سکینہ بانو ۳۔ رقیہ بانو تولد ہوئیں زید پور میں مقیم ہیں۔ (۴۰) سید اعزاز حسین زائر ابن سید ارشاد حسین، تاریخی نام شادان
ولادت ۸ر ربیع الاول ۱۳۵۷ھ ۸ر مئی ۱۹۳۸ء زائر عراق و ایران، آپ کا عقد آفتاب فاطمہ زائرہ دختر سید لبضاعت حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید
تاریخی نام شعیب رضا ۳ر شوال ۱۳۸۳ھ، ارفروری ۱۹۶۴ء کو تولد ہوا۔ زید پور میں مقیم ہیں (۳۸) سید شہنشاہ حسین ابن سید اعتضاد حسین
آپکا عقد عطیۃ الزہرا زائرہ دختر سید سرفراز حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد کاظم کمسن فوت ہوا۔ ایک دختر بنی الزہرا تولد ہوئی۔ آپ کی وفات ۲ر رمضان
۱۳۶۴ھ ۱۵ر اگست ۱۹۴۵ء کو ہوئی۔ (۳۸) سید عون محمد زائر ابن سید اعتضاد حسین تعلقدار تاریخی نام ابد اصغر ولادت ۲۱ر ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ
مارچ ۱۸۸۱ء، دو دفعہ زیارات عراق و ایران و شام سے مشرف ہوئے۔ آپ شاعر تھے، اکرم تخلص تھا نوحے خوب کہتے تھے۔ آپ کا عقد احمدی بیگم
دختر سید مستفاد حسین سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید خادم حسین ۲۔ سید سجاد رضا اور دو دختر ۱۔ افسر الزہرا ۲۔ شبیہۃ الزہرا عقب رہیں۔ وفات

رضا حسین تعلقدار ر ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ ۲ مئی ۱۹۶۰ء کو ہوئی۔ (۳۹) کرنل سید خادم حسین ابن سید عون محمد تاریخی نام خیرات حسن ولادت ۲ محرم ۱۳۲۹ھ ۳ جنوری
ر اختیاراتِ دیوانی ۱۹۱۱ء بی اے ایل ایل بی پاس کرکے فوج میں بعہدہ لیفٹیننٹ ملازم ہوگئے۔ ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء میں پاکستان تبادلہ ہوا۔ کرنل کے عہدے سے پنشن یاب
ضریح بنوائی۔ آپ کی ئے۔ زیارت ایران سے مشرف تھے۔ آپ کا عقد رفیعہ بانو دختر سید نیاض حسین بڑاگھرے ہوا۔ تین پسر ۱۔ سید مفاد حسین ۲۔ سید جون محمد کمسن فوت،
۔ سید اقبال حسین سید شہزاد حسین اور دو دختر ایک شفیعہ بانو ۲۔ شیعۃ الزہرا تولد ہوئیں۔ ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو فوت ہوکر فوجی اعزاز
ضعیف کو داغِ مفارقت ساتھ فوجی قبرستان راولپنڈی میں دفن ہوئے۔ (۴۰) سید مفاد حسین زائر ابن کرنل سید خادم حسین تاریخی نام شانِ رضا ولادت ۶ محرم ۱۳۵۲ھ
۔ دادا صاحب کی مئی ۱۹۳۳ء خلیق و لئیق ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء میں پاکستان آئے۔ زیارات عراق و ایران سے مشرف ہیں۔ بی اے پاس کرکے اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گئے اب
میں زیارت کا کتبہ کی بڑی فرم میں ملازم ہیں۔ (۴۰) میجر سید شہزاد حسین ابن کرنل سید خادم حسین تاریخی نام شاہان رضا ولادت ۱۵ ذالحجہ ۱۳۵۸ھ ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء
ورت اور مضبوط لے پاس ہیں ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء میں پاکستان آئے۔ فوج میں میجر ہیں۔ ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان اور بھارت میں آزاد کشمیر میں بڑی بہادری دکھا
فوت ہوئے (۳۹ نمایاں رہے۔ آپ ابوظبی تربیتِ افواج کے لئے ڈیپوٹیشن پر گئے تھے۔ راولپنڈی میں ۲۰۰۰ گز پر عالیشان دومنزلہ مکان تعمیر کیا۔ فی الحال کاکول میں فرائض
ریاست کے منتظم م ادا کرتے رہے ہیں۔ (۳۹) سید سجاد رضا زائر ابن سید عون محمد تاریخی نام شجاع کاظم ولادت ۱۷ رمضان ۱۳۳۵ھ ۷ جولائی ۱۹۱۷ء، دو دفعہ زیارات
ب فاطمہ کمسن فوت راق و شام و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد امۃ الفاطمہ دختر سید مظفر حسین سے ہوا۔ پانچ پسر تولد ہوئے۔ ۱۔ سید موسیٰ رضا بی اے تاریخی نام غلام صابر
فروری ۱۹۳۸ء لادت ۱۳ ذالحجہ ۱۳۶۴ھ ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء۔ ۲۔ سید قدسی رضا تاریخی نام عابد اصغر ولادت ۴ محرم ۱۳۶۸ھ ۶ نومبر ۱۹۴۸ء ۳۔ سید تہاد رضا تاریخی
تاریخی نام شجاع م عطا المعز ولادت ۲ ذالحجہ ۱۳۷۱ھ ۲۳ اگست ۱۹۵۲ء ۴۔ سید اشہاد رضا تاریخی نام تفضیل احمد ولادت ۱۳ شعبان ۱۳۷۳ھ ۱۷ اپریل ۱۹۵۴ء
لد ہوا۔ دو نوں سید عبود رضا تاریخی نام وفا اصغر ولادت ۹ شعبان ۱۳۷۸ھ ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء اور ایک دختر صبغۃ الزہرا تولد ہوئی سب مقیم زید پور ہیں۔ (۳۷) سید
۱۳۱ھ ۱۶ جنوری ستفاد حسین ابن سید نیاد حسین تعلقدار تاریخی نام ثابت صفدر ولادت ۱۵ ذالحجہ ۱۲۷۷ھ ۲۴ جون ۱۸۶۱ء خلیق و عابد و زاہد، آپ کے دو عقد
ہوا۔ چار دختر ۱۔ ے زوجۂ اولیٰ شفقت الفاطمہ لاولد دختر سید تصدق حسین زوجۂ ثانیہ امۃ اولیٰ دختر سید ضامن حسین پانچ پسر ۱۔ سید عابد رضا ۲۔ سید محمد حسین
سید خادم سجاد سن فوت ۳۔ سید محمد محسن ۴۔ سید محمد احسن کمسن فوت ۵۔ سید محمد حسنین اور تین دختر ۱۔ احمدی الزہرا ۲۔ فقیہۃ الزہرا ۳۔ مدیحۃ الزہرا کمسن فوت،
ق و ایران سے مشرف ب رہے۔ آپ کی وفات ۱۲ صفر ۱۳۳۹ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو ہوئی (۳۸) الحاج سید عابد رضا زائر ابن سید مستفاد حسین تاریخی نام ظفر حسین ولادت
فوت تولد ہوئیں ر ذالحجہ ۱۳۰۸ھ ۲۲ جولائی ۱۸۹۱ء خوش اخلاق خوش اطوار، خوش نویس، زید پور میں پہلے شخص ایم اے ایل ایل بی کرکے منصف ہوئے اور
م زمان کاظم ولا ی کرکے جج کے عہدے سے پنشن یاب ہوئے۔ دو دفعہ حج کیا۔ زیارات مدینہ، شام، اردن، عراق و ایران سے مشرف ہوئے۔ امام باڑے کے لئے
ر سید احماد حسین سے لے چاندی کے علم وغیرہ بنوائے۔ امام باڑے میں جتنے سونے چاندی کے علم نصب ہیں ان ہی کے نقشوں کے مطابق ہیں آپکا عقد اقبال فاطمہ دختر سید
ہ کو تولد ہوا۔ اور د حسین سے ہوا۔ لاولد رہے۔ جائداد وقف کرکے بھائیوں کو دے گئے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو فوت ہوئے۔ (۳۸) سید
ی نام شادان رضا محسن زائر ابن سید مستفاد حسین تاریخی نام شہید رضا۔ ولادت ۷ رجب ۱۳۱۶ھ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء خوش نویس بہترین کلام مجید لکھا۔ شاعر ہیں
۔ ایک پسر سید کاظم ن تخلص ہے بڑی تعداد میں مرثیے، سلام، رباعیاں اور تاریخیں نظم کی ہیں۔ ان کے استاد سید فراست حسین دبیر تھے لیکن ان کے کلام میں
سید اعتضاد حسین تعل انیس کے کلام کی جھلک ہے۔ سید اقبال حسین تعلقدار کی خواہش پر ان کے حین حیات ریاست کا انتظام کیا۔ اور مرحوم بھائی کی نیابت یہی کرتے
وفات ۲ رمضان ہے ہیں۔ تین دفعہ زیاراتِ عراق و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد کاظمۃ الزہرا دختر سید احماد حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید شہزاد حسین اور چار
ثانی ۱۲۹۸ھ ثریا بانو منکوحہ سید فیاض احمد بڑاگھر ۲۔ ماہ بانو ۳۔ قاسمی بانو دونوں کمسن فوت ۴۔ زہرا بانو منکوحہ سید علی جبیر بن سید علی صغیر، آپ
کا عقد احمدی الزہرا پور میں مقیم ہیں۔ (۳۹) سید شہزاد حسین ابن سید محمد محسن تاریخی نام مجیب اصغر ولادت ۱۲ ذالحجہ ۱۳۴۶ھ یکم جون ۱۹۲۸ء شاعر ہیں شہزاد
رہیں۔ وفات ص ہے۔ آپ کا عقد اقلیم فاطمہ دختر سید محمد حسنین سے ہوا۔ ایک دختر ناہید فاطمہ کمسن فوت ہوئی آپ مقیم زید پور ہیں (۳۸) سید محمد حسنین زائر

ابن سید مستفاد حسین تاریخی نام خیرات علی ولادت ۲۰ر شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۱ر نومبر ۱۹۰۳ء عابد وسادہ مزاج، زائر عراق و ایران، آپ کا عقد دختر سید علی اکرم سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید یاد حسن ۲ سید اوراد حسین اور تین دختر ۱ اقلیم فاطمہ ۲ طلبگار فاطمہ ۳ تنظیم فاطمہ تولد ہوئیں۔ آپ زیدپور رہیں۔ (۳۹) سید یاد حسن ابن سید محمد حسنین تاریخی نام محمد ظہور الحسن ولادت ۱۱ر رمضان ۱۳۵۲ھ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۳ء بی ایس سی انجی اسسٹنٹ ہیں۔ آپ کا عقد ریحانۃ الزہرا دختر سید منور حسین صفی پوری سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید سجاد عابد تاریخی نام نظیر حیدر ولادت ۱۱ر شعبان ۱۳۸۲ ۷ر جنوری ۱۹۶۳ء ۲ سید نیاد باقر تاریخی نام سید نذر عسکری ولادت ۷ر رمضان ۱۳۸۴ھ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۵ء اور ایک دختر ذیشان فاطمہ تو مقیم زیدپور رہیں۔ (۳۹) سید اوراد حسین ابن سید محمد حسنین تاریخی نام رفیع رضا ولادت ۸ر رمضان ۱۳۶۱ھ ۱۹ر ستمبر ۱۹۴۲ء، ایم۔ اے لکھنؤ میں ملازم مقیم زیدپور رہیں (۳۷) سید ایجاد حسین زائر ابن سید نیاد حسین تعلقدار تاریخی نام مفخر عسکری ولادت یکم محرم ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء منتظم باغات ریاست تھے۔ ایک دفعہ ۹ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۴ر نومبر ۱۹۲۷ء کو زیارات عراق سے مع کل ذریت مشرف ہوئے اپنے پوتے سید زائر رضا کا نکاح اپنی پوتی اشرف النساء سے کیا۔ مولانا سید محمد باقر صاحب مجتہد اور شیخ احمد صاحب مجتہد عراق نے نکاح تین دن طلباء و علماء مقیم کربلا کو شاندار دعوت ولیمہ دی۔ دوسری دفعہ ۱۸ر ذیقعد ۱۳۴۸ھ ۱۷ر مئی ۱۹۳۰ء کو مشہد مقدس جا کر زیارت سے ۱۰ر ذالحجہ ۱۳۴۸ھ ۱۰ر مئی ۱۹۳۰ء کو سرکار نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ تقوی دانشمند کی پیشوائی میں شریک ہوئے۔ چھو سید سردار مہدی الرضوی کی تحریک پر شہزادہ عبد العظیم و معصومۂ قم کی زیارت کرتے ہوئے ۲۹ر ذالحجہ ۱۳۴۸ھ ۲۸ر مئی ۱۹۳۰ء کو کاظمین کی، ۲ر محرم ۱۳۴۹ھ ۳۰ر مئی ۱۹۳۰ء کو زیارت سید الشہداء علیہ السلام سے مشرف ہوئے، ۲۵ر محرم ۱۳۴۹ھ ۲۲ر جون ۱۹۳۰ء کو وطن پہنچے مصرعہ تاریخ مراجعت یہ ہے۔ آٹھ اماموں کی زیارت کی محل وجد کا ہے (از نویس زیدپوری) آپ کا عقد حسینۃ النساء دختر سید مقـ سے ہوا۔ چار پسر ۱ سید محمد ہادی ۲ سید ابرار مہدی ۳ سید محمد مہدی کمسن فوت بتاریخ ۲۶ر جمادی الاول ۱۳۲۲ھ ۸ر اگست ۱۹۰۴ سردار مہدی الرضوی اور دو دختر ۱ امۃ الزہرا ۲ اقبال فاطمہ عقب رہیں۔ امۃ الزہرا کا تاریخی نام صابرہ رضا ولادت ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء عزا کی بہت دلدادہ تھیں۔ مکان مسکونہ کی دیوار میں ایک در کا امام باڑہ بنوا کر اس میں ضریح و نقرئی علم نصب کئے۔ عنفوان شباب میں ۹ یکم نومبر ۱۹۰۱ء کو ناکتخدا فوت ہوئیں الغرض آپ نے ۱۴ر رمضان ۱۳۵۸ھ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کو رحلت فرمائی۔ تاریخ وفات یہ ہے مکان ایجاد حسین۔ (۳۸) سید محمد ہادی زائر ابن سید ایجاد حسین زائر تاریخی نام شاب رضا ولادت یکم محرم ۱۳۰۴ھ ۳۰ر ستمبر ۱۸۸۶ء دو دفعہ زیا ایران سے مشرف ہوئے۔ پُر خلوص عزادار سید الشہداؑ اپنے پوتے عباس رضا کے نام سے مکان مسکونہ کی دیوار میں پانچ دروں کا امام باڑہ بنوا کر سامان سے آراستہ کیا جس میں سید سردار مہدی الرضوی نے چاندی کی قیمتی ضریح نصب کی۔ آپ کا عقد نزہۃ الزہرا دختر سید حمید حسین منصف بلگ ایک پسر سید زائر رضا عقب رہے۔ آپ کی وفات ۳۰ر شوال ۱۳۷۳ھ ۲ر جولائی ۱۹۵۴ء کو ہوئی۔ (۳۹) سید زائر رضا زائر ابن سید محمد ہادی زا شہزادہ رضا ولادت ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۲۲ھ ۲۳ر جولائی ۱۹۰۴ء تین دفعہ زیارات عراق و شام و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقـ زائرہ دختر سید ابرار مہدی سے ہوا۔ پانچ فرزند تولد ہوئے ۱ سید عباس رضا ۲ سید اکبر رضا ۳ سید اصغر رضا ۴ سید ایجاد حسین کمسن فوت آزاد حسین، موصوف کی وفات ۱۴ر جمادی الآخر ۱۳۸۹ھ ۲۸ر اگست ۱۹۶۹ء کو ہوئی۔ (۴۰) سید عباس رضا زائر ابن سید زائر رضا نام ہاشم رضا ولادت ۵ر جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۲۸ء زائر عراق و ایران و شام، آپ نے لکھنؤ یونیورسٹی سے ۱۳۶۷ھ بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ گریجویٹ ہونے کی تاریخ، سید عباس رضا بی ایس سی، ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء میں پاکستان آکر سنٹرل فوڈ منسلک ہوئے۔ اس وقت لانڈھی غلہ گودام کراچی میں کلاس دو کے اسسٹنٹ منیجر ہیں۔ بلاک نمبر ۱۲ فیڈرل بی ایریا میں دو منزلہ مکان تعمیر کرایا ہے۔ تاریخ تعمیر مکان یہ ہے۔ خانہ رضا دا شد۔ آپ کا عقد حسینۃ الزہرا دختر سید سردار مہدی الرضوی سے ہوا۔ اللہ دا

۱۹۶۸ء

(۴۰) سید اکبر رضا زائر ابن سید زائر رضا زائر تاریخی نام مشہد رضا ولادت ۲۹ رجب ۱۳۵۰ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء انٹر پاس کرکے ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۱ء میں
پاکستان آگئے۔ ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ کوئٹہ جیالوجیکل سروے میں کلاس دو کے کوریٹر ہیں۔ آپ ایک دفعہ ۱۳۶۸ھ ۱۹۴۸ء میں زیارات
عراق و ایران سے مشرف ہوئے۔ پھر دوسری دفعہ محرم ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء میں زیارات عراق و ایران سے معہ زوجہ دو دختران و والدہ مشرف ہوئے۔ والدہ
نے اس دفعہ چھٹی بار زیارت کی۔ آپ کا عقد طلبگار فاطمہ زائرہ دختر سید محمد حسین سے ہوا۔ دو دختر ۱ نسرین زائرہ ۲ یاسمین زائرہ تاریخی نام
عزاللہ ہوئیں۔ (۴۰) سید اصغر رضا زائر ابن سید زائر رضا زائر تاریخی نام منیر رضا ولادت ۲۷ ذالحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء زائر عراق
مخلص عزادار سکریٹری دستہ حیدری زید پور۔ آپ کا عقد طلعت فاطمہ زائرہ دختر سید آقا حسن سے ہوا۔ (۴۰) سید آزاد حسین ابن سید زائر رضا
تاریخی نام نازش رضا۔ ولادت ۲ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ ۵ مئی ۱۹۴۶ء میٹرک پاس ہیں، ۱۳۸۱ھ ۱۹۶۱ء میں پاکستان آئے کراچی میں بڑے
بھائی کے پاس مقیم ہیں۔ (۳۸) سید ابرار مہدی زائر ابن سید ایجاد حسین زائر ولادت ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ۱۱ جنوری ۱۸۸۹ء تاریخی
نام ابرار رضا تین دفعہ زیارت عراق و شام و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کامل دستکار تھے۔ ذوالجناح آراستہ کرنے میں اپنا جواب
نہ رکھتے تھے۔ آپ کا عقد فقیہۃ الزہرا دختر سید استفاد حسین سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید آقا حسن زائر ۲ سید ابن حسن اور ایک دختر اشرف النسا
ہوئیں۔ ۱۴ شعبان ۱۳۸۸ھ ۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو فوت ہوئے (۳۹) سید آقا حسن زائر ابن سید ابرار مہدی تاریخی نام شکوہ رضا
ولادت ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۳۲ھ ۲۴ مئی ۱۹۱۴ء دو دفعہ زیارات سے مشرف ہوئے شاعر ہیں آقا تخلص ہے۔ آپ کا عقد تنظیر فاطمہ
دختر سید حسام عباس سے ہوا۔ تین پسر ۱ سید دلشاد حسین ۲ سید اصفاد حسین ۳ سید ارصاد حسین اور دو دختر ۱ طلعت فاطمہ
۲ ... بالکمسن فوت تولد ہوئیں آپ مقیم زید پور ہیں (۴۰) سید دلشاد حسین زائر ابن سید آقا حسن زائر تاریخی نام شبان رضا ولادت
۱۴ شعبان ۱۳۵۴ھ ۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء زائر عراق شام، اردن، ایران شاعر ہیں دلشاد تخلص ہے۔ سلطان المدارس لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں
(۴۰) سید اصفاد حسین ابن سید آقا حسن زائر تاریخی نام مشہدی رضا۔ ولادت ۳۰ محرم ۱۳۶۰ھ ۲۷ فروری ۱۹۴۱ء ایک بڑے
کارخانے کے مالک ہیں زید پور میں مقیم ہیں (۴۰) سید ارصاد حسین زائر ابن سید آقا حسن زائر تاریخی نام سیدی اصغر ولادت ۳ ربیع اول
... نومبر ۱۹۵۵ء زیر تعلیم مقیم زید پور۔ (۳۹) سید ابن حسن زائر ابن سید ابرار مہدی زائر تاریخی نام خورشید حیدر ولادت
... جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ۳ دسمبر ۱۹۲۳ء مرثیہ گو شاعر حسن تخلص ہے چار دفعہ زیارات کرکے پانچویں دفعہ معہ اہل و عیال کربلائے معلی
میں سکونت اختیار کرلی آپ کا عقد نجیب فاطمہ زائرہ دختر سید علی قاسم سے ہوا۔ تین پسر ۱ سید امجاد حسین کمسن فوت ۲ سید سلیمان حیدر
تاریخی نام اعجاز اصغر ولادت ۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ ۲ دسمبر ۱۹۵۳ء ۳ سید میثم محمد تاریخی نام فدا اصغر ولادت ۴ صفر ۱۳۷۶ھ
۱۹۵۶ء اور دو دختر ۱ نرجس فاطمہ کمسن فوت ۲ صالحہ بانو۔ سب مقیم کربلائے معلے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۲ محرم ۱۳۸۴ھ ۲۴ مئی
۱۹۶۴ء کو ہوئی۔ باب الشہدا روضہ سید الشہدا میں دفن ہوئے (۳۸) سید سردار مہدی الرضوی زائر ابن سید ایجاد حسین زائر تاریخی
نام سردار رضا ولادت ۱۰ ذالحجہ ۱۳۱۸ھ ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء آپ نے گورنمنٹ اسکول بارہ بنکی، شیعہ کالج لکھنؤ، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ
میں پڑھ کر چھ اعزازات حاصل کئے۔ اردو فارسی میں ادیب کامل و دبیر کامل کے ڈپلومہ حاصل کئے۔ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء میں
... شیعہ کالج لکھنؤ نیشنل کالج رائے بریلی میں اردو فارسی کے مدرس رہے۔ ۷ صفر ۱۳۸۳ھ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو نیکنامی
سے ریٹائر ہوئے۔ ۹ جمادی الآخر ۱۳۸۴ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو داماد کے طلبیدہ پاکستان آگئے۔ احسان ہی کے پاس مقیم ہیں
اہلیہ بھی ساتھ آئی ہیں۔ عزیز دختر کے حسینیہ کا کل سامان اور اپنے کتب خانہ حیدری ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء کی بارہ سو کتابوں
میں سے ہوتا ہوں ساتھ لائے [illegible]

تراشوں سے ایک مجموعہ لکھنے والے ہیں مشہد مقدس کے روزنامۂ خراسان میں معرکۃ الآرا مضمون التجا بہ بانوان ایران و مکالمہ در
فارسی میں شائع کیا۔ شاہجہانپور میگزین ...[illegible] انگریزی میں لکھا روح سخن کے دو حصے میرانیس کے چھتیس مرثیوں کا انتخاب تیار کی
الانیس نام سے میرحسن میرخلیق میرانیس میرنفیس میرعروج و میرفائز چھ مرثیہ گو صاحبان کے حالات لکھ رہے ہیں۔ زیر تالیف ہے۔ خضر راہ
نام سے چھ سفرنامے لکھے دوسرا سفرنامہ شیعہ کالج میگزین میں چھ قسطوں میں چھپا جس میں سرکار نجم العلماء طاب ثراہ کے ورود مشہد کی
پیشوائی کا حال درج ہے آپ لاہور امامیہ مشن کے خصوصی ممبر ہیں زید پور میں سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی کے اجلاس آپ ہی کی سعی سے کامیاب
ہوئے۔ زیارات کے والہانہ شوقین ہیں۔ پہلا سفر عراق سنہ ۱۳۴۶ھ سنہ ۱۹۲۷ء میں کیا۔ آشوب چشم میں مبتلا ہوئے کاظمین شریفین کی ضریح کی
سے ایک ہی شب میں ایسی شفا ہوئی کہ پھر یہ مرض کبھی نہ ہوا۔ دوسرا سفر ایران و عراق سنہ ۱۳۴۸ھ سنہ ۱۹۳۰ء میں کیا۔ اسی سفر میں ۱ر ذالحجہ ۱۳۴۸ھ
سنہ ۱۹۳۰ء کو سرکار نجم العلماء اعلی اللہ مقامہٗ کو خوش آمدید کہا۔ تیسرا سفر عراق و شام و فلسطین و ایران سنہ ۱۳۵۴ھ سنہ ۱۹۳۵ء میں کیا۔ روضہ امام
سے سندِ خادم افتخاری حاصل کی۔ اسی سفر میں آپ نے حاجی شیخ مہدی خادم آستانۂ اقدس کی ریمارک بک سے سرکار نجم الملت اعلی اللہ مقامہٗ
مرقومہ ۱۹ر ذالحجہ ۱۳۴۸ھ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۳۰ء و جناب سرکار باقر العلوم مولانا سید باقر صاحب اعلی اللہ مقامہ کی تقریظ اور چند نامور زائرین ہند
تاریخ ہائے وداع مشہد مقدس نقل کیں اس فہرست میں سند العلما سید یوسف حسین صاحب مجتہد دانشمند تقوی کی وداع مشہد کی تاریخ ۱۴ر ربیع
سنہ ۱۳۵۱ھ ۸ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بھی تحریر ہے۔ چوتھا سفر عراق و ایران سنہ ۱۳۶۸ھ، سنہ ۱۹۴۸ء میں کیا۔ پانچواں سفر سنہ ۱۳۷۶ھ، سنہ ۱۹۵۶ء
عراق و ایران کا کیا۔ زیارات سے مشرف ہوئے۔ چھٹا سفر سنہ ۱۳۸۶ھ، سنہ ۱۹۶۷ء میں ایران کا براستہ کوئٹہ کیا اور چھ اعزازات حاصل کی
میں سے ایک یہ کہ تنہائی میں زیارت کی عزت پائی جبکہ روضۂ اقدس میں شب و روز ہزاروں کی تعداد میں لوگ موجود رہتے ہیں۔ ضریح مبا
تک مشکل سے پہنچتے ہیں آپ کو بالکل تنہائی کا موقع مل گیا۔ دوسرے یہ کہ روانگی کے دن مشہد سے چھ میل دور بس پہنچ چکی تھی کہ بیٹے نے
مولا ایک دفعہ پھر روضہ دکھا دیجئے فوراً روضۂ مبارک جو پس پشت تھا سامنے نظر نواز ہوا۔ اس سفر کے بعد تاریخ کہی ۔ سردار مہدی
زائر آمد رشد (سنہ ۱۹۶۷ء) ہر سفر میں اہلیہ ہمراہ رہیں۔ آخری تین سفر میں دختر حسینۃ الزہرا بھی ساتھ رہیں۔ انشاء اللہ اوائل ذالحج
میں ساتویں سفر عراق و ایران کا قصد ہے۔ آپ کا عقد عبیدۃ الزہرا دختر سید فیاض حسین ابن سید حمید حسین منصف بڑا گھر سے ہو
ایک دختر حسینۃ الزہرا عرف سلطانہ منکوحہ سید عباس رضا ۱۱ر ذیقعد سنہ ۱۳۵۶ھ ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۳۸ء کو تولد ہوئیں۔ دادا صاحب
از راہ محبت دانش رضا تاریخی نام رکھا۔ آپنے بیٹے کے نام سے مکان مسکونہ کی دیوار میں امام باڑہ تعمیر کرکے آراستہ کیا۔ نقری ضریح
علیہ السلام کا فوٹو شامل ہذا ہے۔ (۳۶) **سید جواد حسین** ابن سید سجاد حسین ولادت ۱۱ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۳ھ ۳۰ر دسمبر سنہ ۱۸۲۷
آپ کا عقد سیف النسا دختر سید کرم حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید زہاد حسین باقی رہے۔ ۱۳ر شوال سنہ ۱۳۰۴ھ ۵ر جولائی سنہ ۱۸۸۷ء کو
پائی (۳۷) **سید زہاد حسین** ابن سید جواد حسین تاریخی نام مظفر احمد ولادت سنہ ۱۲۷۳ھ، سنہ ۱۸۵۶ء خلیق و نیک نفس خوشنویس
آپ کا عقد افضل النساء زائرہ دختر سید بنیاد حسین صاحب تعلقدار سے ہوا۔ لاولد رہے۔ ۱۵ر رجب سنہ ۱۳۲۹ھ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۱۱
فوت ہوئے (۳۶) **سید عباد حسین** ابن سید سجاد حسین ناظم۔ ولادت ۲ر ربیع الاول سنہ ۱۲۴۵ھ یکم ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء آپ کے دو
ہوئے ایک عقد مجید النسا دختر سید اولاد حسین تعلقدار سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد امۃ البتول دختر سید شمشیر حیدر بور
سے ہوا۔ دو پسر تولد ہوئے ۱۔ سید منقاد حسین ۲۔ سید احماد حسین اور ایک دختر خادمۃ الزہرا عقب رہیں۔ آپ ۲۹ر صفر سنہ
۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء کو فوت ہوئے۔ (۳۷) **سید منقاد حسین** ابن سید عباد حسین تاریخی نام غنی اکبر ولادت ۱۴ر جمادی الا
سنہ ۱۲۸۳ھ ۲۴ر ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء آپ کا عقد ام زہرا دختر سید اعتضاد حسین تعلقدار سے ہوا۔ ایک پسر سید ابو محمد عقب رہے۔ ۷ر شوال

۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کو فوت ہوئے (۳۸) **سید ابو محمد زائر** ابن سید منقاد حسین تاریخی نام زہاد اصغر ولادت ۱۳ر رجب ۱۳۰۸ھ ۲۲ر فروری ۱۸۹۱ء کم سخن منکسر مزاج ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۱ء میں زیاراتِ عراق و شام و ایران سے مشرف ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ۱ء تنویر فاطمہ دختر سید استعاد حسین کہ ایک پسر ابو جعفر تولد ہوا۔ مادر و پسر دونوں فوت ہو گئے۔ ۲ء دوسرا عقد افسر الزہرا زائرہ دختر سید عون محمد سے ہوا۔ پانچ پسر ۱ء سید حسن عباس کمسن فوت ۲ء سید قمر عباس ۳ء سید ہلال عباس ۴ء سید سرور عباس کمسن فوت۔ ۵ء سید بدر العباس اور ایک دختر نازنین فاطمہ مقیم زید پور تولد ہوئیں۔ آپ کی وفات ۲ر جمادی الاول ۱۳۹۰ھ ۷ر جولائی ۱۹۷۰ء کو زید پور میں ہوئی (۳۹) **سید قمر عباس** زائر ابن سید ابو محمد زائر تاریخی نام ہشام رضا ولادت ۲۶ر ذالحجہ ۱۳۴۷ھ ۵ر جون ۱۹۲۹ء آپ بی اے پاس کر کے ۱۳۷۶ھ ۱۹۵۷ء میں پاکستان آئے مقامی محکمہ فوج میں اسسٹنٹ ہیں ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۱ء میں والد کے ہمراہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد شفیعہ بانو دختر کرنل سید خادم حسین سے ہوا۔ دو پسر سید عمار حیدر تاریخی نام شجیع رضا ولادت ۱۱ر ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۲۰ر جولائی ۱۹۶۴ء کو ۲ء سید امیر حیدر تاریخی نام شیعہ رضا ولادت ۱۳ر رجب ۱۳۸۶ھ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اور دو دختر ۱ء شیعتی الزہرا ۲ء سجادی بانو موجود ہیں۔ فیڈرل بی ایریا کراچی میں مکان بنا کر بہ آرام ساکن ہیں (۳۹) **سید ہلال عباس** ابن سید ابو محمد زائر تاریخی نام تنبیر رضا ولادت ۳۰ر شعبان ۱۳۵۳ھ ۷ر دسمبر ۱۹۳۴ء انٹرنک تعلیم یافتہ آپ ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء میں پاکستان آکر بھائی کے پاس مقیم ہیں۔ آپ کا عقد زہرا بانو زائرہ دختر سید ارشاد حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید صادق حسین تاریخی نام فائز اصغر ولادت ۲ر رمضان ۱۳۸۰ھ ۱۸ر فروری ۱۹۶۱ء مقیم زید پور اور ایک دختر زینب فاطمہ عرف شہزادی مقیم زید پور تولد ہوئیں (۳۹) **سید بدر العباس** ابن سید ابو محمد زائر تاریخی نام سید اصغر ولادت ۱۱ر محرم ۱۳۶۵ھ ۱۶ر دسمبر ۱۹۴۵ء آپ ۱۳۸۷ھ ۱۹۶۷ء میں پاکستان آئے۔ بھائی کے پاس مقیم ہیں (۳۷) **سید احماد حسین** زائر ابن سید عباد حسین ولادت ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء نیک نفس خاندان میں پہلے زائر آپ کا عقد تطہیر فاطمہ دختر نذیر حسین سے ہوا۔ ایک پسر سید سجاد احمد اور دو دختر ۱ء کاظمۃ الزہرا ۲ء نابتہ الزہرا تولد ہوئیں ۲ر شوال ۱۳۳۹ھ ۹ر جون ۱۹۲۱ء کو فوت ہوئے۔ (۳۸) **حاجی سید سجاد احمد** زائر ابن سید احماد حسین زائر تاریخی نام آل اصغر ولادت ۲۶ر ربیع الاول ۱۳۲۲ھ ۱۰ر جون ۱۹۰۴ء ایک دفعہ حج اور تین دفعہ زیاراتِ مدینہ و شام عراق و ایران سے مشرف ہوئے۔ شاعر ہیں سجاد تخلص ہے۔ آپ کا عقد کنیزۃ الزہرا دختر سید علی ظہیر سے ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ عارضی قیام لکھنؤ مستقلاً مقیم زید پور ہیں۔

شجرات طیبات ۱۵۲

(۴۳) **میر علی عطا کریم** الطرف ابن سید نوازش علی آپ موضع ٹیرہ کے گذارہ دار تھے ان کی اولاد زید پور میں ساکن ہے ان کے بیٹے میر رحم علی نے خام امام باڑہ بنایا۔ پوتے سید امداد حسین نے پختہ کرایا۔

شجرات طیبات ۱۵۲

(۴۴) **میر علی اکبر کریم** الطرف ابن سید نوازش علی بڑے صاحب وجاہت تھے۔ سید خادم حسین تعلقدار کی نابالغی کے زمانے میں منتظم ریاست رہے۔ نواب پور اور کونڈری کے گذارہ دار تھے۔ ناظم پرگنات رہے ان کی اولاد میں میر عاشق حسین و میر عاتق حسین۔ حاجی میر عطا حسین میر فرزند حسن میر فرخ حسین حیدر آباد دکن میں عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے ان کی تمام اولاد حیدر آباد دکن میں ہے۔ میر فرزند حسن نے امام باڑہ و مسجد تعمیر کرایا بعد وفات اسی امام باڑے میں دفن ہوئے۔

شجرات طیبات ۱۸۱

بڑا گھر۔ زید پور

(نوٹ) حسب فرمائش سید سردار مہدی الرضوی؛ سید وارث حسین نمبردار ابن سید عنایت حسین نمبردار من ابنائے سید یعقوب خلف اصغر سید یحییٰ۔ برادر ثانی سید عبدالعزیز ہیں۔ اور ان کا خاندان بڑا گھر کے نام سے مشہور معروف ہے۔ بڑی سرکار اور بڑا گھر دونوں خاندان زید پور میں معزز و ممتاز ہیں۔ سید وارث حسین کی شادی مبارک النسا دختر سید سجاد حسین ابن سید خادم حسین تعلقدار زید طرت سے ہوئی ان کے فرزند سید حمید حسین نمبردار ہوئے۔ یہ منصف تھے سب جج کا حکم ہوا چارج بھی نہ لینے پائے تھے کہ فوت ہوگئے۔ ان کے اعقاب میں نزہۃ الزہرا منکوحہ سید محمد ہادی بڑی سرکار اور سید فیاض حسین و سید عنایت مہدی ہوئے۔ سید عنایت مہدی کا عقد ریاض فاطمہ زائرہ دختر سید اعتماد حسین سے ہوا سید فیاض حسین کی شادی انجم النساء زائرہ دختر سید مقرب حسین سے ہوئی جن سے دو دختر ہوئیں۔ بڑی دختر عبیدۃ الزہرا زائرہ منکوحہ سید سردار مہدی الرضوی زائر بڑی سرکار۔ چھوٹی دختر رفیعہ بانو منکوحہ کرنل سید خادم حسین بڑی سرکار۔ ان دونوں کی اولا پاکستان میں موجود ہے۔ سید فیاض حسین کے بیٹے سید محمد حمید زائر کا عقد صباحت النہرا دختر سید علی ظہیر سے ہوا۔ ان کے پسر فیاض احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی سرکاری ملازم ہیں۔ حدیث خوان بطرز قدیم ہیں۔ دستہ حیدری کے رکن ہیں۔ ان کا عقد سید محمد بڑی سرکار کی بڑی دختر ثریا بانو سے ہوا ہے۔ ایک دختر پروین بانو زیر تعلیم ہے۔ ایک بیٹا سید نہال حسین ۷ رشوال ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۵ء کو تولد ہوا۔ افتخار محمد تاریخی نام ہے۔ یہ سب زید پور میں مقیم ہیں۔

(۱۹) **سید یحییٰ** پسر دوئم **سید عبدالعزیز** ابن سید ابراہیم ابن سید محمود ابن سید زید ابن عبداللہ زر بخش۔ صاحب عز و وقار ذی کمال و ذی اقتدار۔ ذی علم و حکمت شان و شوکت عہد فیروز شاہ تغلق میں ۷۸۰ھ ۱۳۷۸ء میں ابنائے سید یحییٰ کی اسامیاں تھیں ۱ فخر علا ۲ داؤد کمال عرت جھیتم ۳ سید صدر الدین کمال ۴ سید بدر شہاب حمزہ۔ اور ان ہی کی اولاد زید پور میں زیادہ ہے۔ سفیدوں۔ بہادر پور۔ الور نواح دہلی۔ کراری وغیرہ نواح الہ آباد پرشدے پور ضلع پرتاب گڈھ۔ کھیری کمر ذی پور ضلع بارہ بنکی۔ بنگال میں اکثر مقامات جوناکھالی مقصود آباد۔ ہتول قریب راج محل بڑا گاؤں فیض آباد وغیرہ میں آپ کی اولا کے اماکن ہیں۔ سید حسام الدین کی اولاد کراری وغیرہ مضافات الہ آباد میں ہے۔ سید داؤد کے سلسلے میں اولاد سید سماء الدین و سید بدرالدین کے مساکن خاص مثل دولتسرائے حافظ الدولہ سید مہدی حسن اور مکانات سید شرف الحسن اور مسکن سید امانت سید رحیم حسین وغیرہ اپنے جدامجد کے مکان کا پتہ بتلا رہے ہیں اور سید صدر الدین کے سلسلے میں محلسرائے سید مخلص حسین زید پور میں موجود ہے۔ سید یحییٰ موصوف کے دو فرزند تھے ایک سید تاج الدین شہید دوسرے میران سید یعقوب سید تاج ا شہید نے زید پور میں اقامت رکھی سید یعقوب نے موضع کسردہ ضلع بارہ بنکی ہیں۔ بعد میں سید یحییٰ بھی کسردہ میں جا وہیں رحلت فرمائی وہیں مزار ہے۔ (۲۰) **سید تاج الدین شہید** خلف اکبر سید یحییٰ۔ ملازم دربار محمد تغلق بادشاہ د ناظم کھیرتل۔ واپسی پر بادشاہ نے بیالیس گاؤں جاگیر میں دیئے زید پور میں بیالیسی یہ ہی مشہور ہے۔ زید پور واپس آکر انتظ جاگیر میں مصروف رہے ایک موضع تاجپور آباد کر کے صدر مقام اُسی کو بنایا۔ مگر ہر جمعہ کو نماز پڑھانے زید پور آتے تھے۔ ایک بدذات پٹھان ابھی خاں نے تلوار کا وار کیا سر زمین پر آرہا۔ زید پور قریب مسجد جسم بھی زمین پر آرہا اور گھوڑا بھی وہیں

سید بدرالدین کو عقب چھوڑا۔ (۲۱) **سید بدرالدین** ابن سید تاج الدین شہید۔ والد بزرگوار کے قاتلوں کو جہنم رسید کیا۔ ایک پسر سید کمال الدین عرف جھیتم عقب رہے۔ (۲۲) **سید کمال الدین عرف جھیتم** ابن سید بدرالدین۔ ذی علم۔ ذی وجاہت صاحب عزت وثروت وزیر فیروز شاہ تغلق آپ نے سادات کے لئے ڈھائی سیر غلّہ خام روزانہ مقرر کر دیا تھا تین فرزند عقب رہے ۱ سید حسام الدین ۲ سید داؤد ۳ سید صدر الدین (۲۳) **سید حسام الدین** ابن سید کمال الدین جھیتم۔ اولوالعزم ذی علم ذی عزت ناظم صوبۂ متھرا دہلی سے الہ آباد آکر قلعۂ کوسم کے زمیندار سرکش کو زیر کر کے قصبہ کراری آباد کیا۔ آپ کی اولاد و احفاد کراری کوسنبہ منجن پور سرائے عالم چند متصل الہ آباد پرشدے پور ضلع پرتاب گڈھ وغیرہ میں جا بجا آباد ہے۔ آپ ۷۸۰ھ ۱۳۷۸ء سے قبل ہی زید پور سے چلے گئے تھے اس لئے تذکرے میں نام نہیں ہے۔ قصبۂ کراری و ملحقات کا مکمل شجرہ دستیاب نہیں ہوا۔ ایک شاخ کا جو مختصر حصہ عزیزہ گرامی قدر سید محمود حسین صاحب اسسٹنٹ انجینئر تقوی کراروی کے والد بزرگوار سید منظور حسین صاحب نے کراری سے بھیجا ہے درج ذیل ہے (۲۳) سید حسام الدین کے تین فرزند ۱ سید احمد ۲ سید نصر اللہ ۳ فخر الدین (۲۴) **سید فخر الدین** کے فرزند سید امام الدین۔ ان کے چار فرزند ۱ سید رکن الدین ۲ سید معین الدین ۳ سید بہار الدین ۴ سید قطب الدین ہوئے۔ ان سید قطب الدین کے فرزند سید فیروز ہوئے۔ سید فیروز کے دو فرزند ۱ فخر الدین ۲ سید محمد ان کے فرزند سید حیدر ان کے دو فرزند ہوئے ایک سید یوسف دوسرے سید امام الدین سید امام الدین کے چار فرزند ۱ سید فیروز ۲ سید خوندمیر ۳ سید یعقوب ۴ سید بھیکہ۔ سید یعقوب کے چار فرزند ۱ سید یوسف ۲ سید ضیاء الدین ۳ سید ہاشم ۴ سید شاہ محمد۔ سید ہاشم کے چار فرزند ۱ سید عبدالحکیم ۲ سید قاسم ۳ سید داؤد ۴ سید فیض ان سید فیض کے ایک پسر سید فتح اللہ ان کے دو پسر ۱ سید ابراہیم ۲ سید روح اللہ۔ ان روح اللہ کے چار فرزند ۱ سید داؤد ۲ سید محمد قاسم ۳ سید محمد قائم ۴ سید فیض سید داؤد کے دو فرزند ۱ سید اسد الزماں ۲ سید مشاق اللہ سید اسد الزماں کے پانچ فرزند ۱ سید خیرات علی ۲ سید حافظ علی ۳ سید قیام الدین ۴ سید نظام الدین ۵ سید حسام الدین۔ سید خیرات علی کے دو فرزند ۱ سید سلام اللہ ۲ سید ولایت علی۔ ان ولایت علی کے چار فرزند ۱ سید فدا حسین ۲ سید وزیر علی ۳ سید اسد علی ۴ سید عنایت علی۔ سید اسد علی کے دو فرزند ۱ سید قدرت علی ۲ سید فرزند علی۔ سید قدرت علی کے تین فرزند ۱ سید زیارت حسین ۲ سید تصور حسین ۳ سید بشارت حسین ان سید زیارت حسین کے دو فرزند ۱ سید افتخار حسین ۲ سید ذوالفقار حسین دونوں مقیم پاکستان لاہور۔ سید فرزند علی ابن سید اسد علی کے ایک فرزند سید حسن علی۔ ان سید حسن علی کے فرزند سید منظور حسین انسپکٹر مدراس یو پی نے کراری سے شجرہ بھیجا۔ میں ممنون وشکر گزار ہوں۔ سید منظور حسین کے پانچ فرزند ۱ سید سجاد حسین جن کے ایک پسر سید علی اختر ہیں دوسرے سید زین العابد تیسرے سید محمد حسنین جن کے ایک پسر سید منظور حسن موجود ہیں چوتھے سید مسعود حسین پانچویں سید محمود حسین۔ خلیق وشفیق میرے اور میرے خاندان بھر کے خیر خواہ ورفیق نیک کردار صالح الاعمال ۱۳۶۸ھ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے۔ سول انجینئرنگ کے ڈپلومہ یافتہ محکمۂ اٹمک انرجی پاکستان میں اسسٹنٹ انجینئر ہیں۔ آپ کے ہنوز چار پسر ۱ سید اختر محمود ۲ سید حیدر محمود ۳ سید نیر محمود ۴ جعفر محمود زیر تعلیم ہیں آپنے ذاتی مکان لیاقت آباد کراچی میں مقیم ہیں (۲۳) **سید داؤد پسر دوئم** سید کمال الدین عرف جھیتم عالم و کامل وخوشحال مرفہ الحال آپ کے چار فرزند تولد ہوئے ۱ سید سمار الدین ۲ سید بدرالدین ۳ سید عبداللہ ۴ سید احمد۔ خلف اکبر سید سمار الدین کی اولاد میں سید نثار حسین ابن سید مہدی نے کتاب انساب الرضویہ تالیف فرمائی ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء میں رحلت فرمائی الدسید بدرالدین کی نسل شریف میں سید کمال الدین عرف کملے نے ایک سو برس کی عمر پائی۔ ان ہی کی اولاد میں حافظ الدولہ مولوی

تھے آپ نے صحیفہ کاملہ کی شرح تحریر فرمائی۔ تین بادشاہوں کے استاد تھے۔ نصیر الدین حیدر بادشاہ محمد علی شاہ بادشاہ۔ امجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ اودھ، دربار نصیر الدین حیدر سے خطاب حافظ الدولہ عطا ہوا تھا ایک مدت تک تعلقدار زید پور رہے۔ آپ کی مصنفات بکثرت موجود ہیں۔ نسل شریف زید پور میں رہی (۲۳) **سید صدر الدین** پسر سوئم سید کمال الدین عرف جھیتم۔ آپ کے فرزند سید مبارک ہوئے۔ (۲۴) **سید مبارک** ابن سید صدر الدین کے ایک پسر سید فتح اللہ ہوئے (۲۵) **سید فتح اللہ** ابن سید مبارک کے تین پسر ہوئے ۱۔ سید داؤد ۲۔ سید خان صوفی ۳۔ سید خواند (۲۶) **سید داؤد** ابن سید فتح اللہ والد کے روبرو فوت ہوگئے ایک پسر سید شاہ باقی رہے ان کی اولاد قصبہ کھیری میں آباد تھی۔ متروکات سید صدر الدین کے وارث سید خان صوفی و سید خواند ہوئے محلسرائے سید صدر الدین زید پور میں معروف ہے ایک حصّے میں مسکن اولاد سید خان صوفی بڑا گھر چھوٹا گھر وغیرہ ہیں اور ایک حصّے میں مسکن اولاد سید خواند حویلی جدّی مسکونہ سید مخلص حسین اور حویلی سید احمد علی (۲۶) **سید خان صوفی** ابن سید فتح اللہ کے پانچ پسر تولد ہوئے۔ بطن زوجۂ اولیٰ سے چار پسر ۱۔ سید داؤد لاولد ۲۔ سید بہاء الدین لاولد ۳۔ سید شمس الدین لاولد ۴۔ سید خورد ملا بطن زوجۂ ثانیہ سے ایک پسر سید ابو الفتح ہوئے (۲۷) **سید خورد** ابن سید خان صوفی بعد تحصیل علوم ظاہری و باطنی قصبہ کھیری میں سکونت پذیر ہوئے (۲۸) **سید محمد** ابن سید خورد فقیہہ عصر یگانۂ دہر مصاحب سلطان شہاب الدین شاہ جہاں بادشاہ دہلی حج کرکے کھیری میں انتقال کیا ایک پسر سید محمد ماہ عقب رہے (۲۹) **سید محمد ماہ** کے دو پسر ۱۔ سید علی اصغر استادِ بادشاہ وقت چارسو موضع بادرچی خانہ کے لئے متعین تھے۔ (۲۷) **سید ابو الفتح** ابن سید خان صوفی کی اولاد زید پور میں ہے۔ اس نسل شریف میں مولوی سید رحم علی اور اسی سلسلہ میں مولوی سید علی ضامن ابن سید نذیر علی پیش نماز، خطیب و ادیب عربی فارسی کے عالم سکونت زیادہ تر اودے پور میں رہی میں زید پور آگئے۔ صاحب شجرات طیبات کو شجرہ زید پور وہاں متولکھایا ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء میں تولد ہوئے تھے ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۴ء میں زید پور میں فوت ہوئے۔

شجرہ نسب سادات تقوی (بہادر پور)

(۲۷) سید شمس الدین ابن سید خان صوفی کتاب شجرات طیبات مولفۂ ظہور الحسین نردغ سیتاپوری کے صفحہ ۲۶۲ کو لاولد تحریر کیا ہے۔ مگر سادات تقوی بہادر پور متصل الور آپ ہی کی نسل شریف میں ہیں۔ برادرم سید محمد صالح ابن سید محسن علی صاحب تقوی بہادر پوری حال مقیم ٹنڈو ٹھوڑو متصل حیدرآباد سندھ نے از راہ کرم و عنایت اس حقیر صغیر کو تحقیق و تفتیش شجرہ نسب کے سلسلے میں مدعو فرما کر عزت افزائی کی اور تمام خاندان نے اس حقیر صغیر کی خاطر و مدارات کرکے ممنون احسان کیا۔ وہاں سید شرافت حسین سررشتہ دار و سید تحصیلدار سلمۂ نے کتب معتبرۂ زید پور اور کتاب شجرات طیبات و شجرات سادات کراری سے اپنے مرتبہ ناموں کو ملایا تو سید شمس الدین تک نام مل گئے مگر ان صاحبان کا فرمانا یہ ہے کہ سید شمس الدین زید پور سے ہلول چلے گئے تھے اور ان کی اولاد وہاں سے بہادر پور پہنچی۔ اور یہ دعویٰ یقین تک اس لئے صحیح معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے پاس ورثہ سید خان صوفی سے فرمان شاہی موجود ہیں۔ نیز اسی کتاب شجرات طیبات صفحہ ۲۰۷ پر سید حسن ابن سید گوہر کی دختر مسماۃ بیبن کی شادی ہلول میں ہونی لکھی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ کتب انساب کراری میں تو دیگر حضرات بہادر پور و نواحی میں آنا درج ہے۔ نیز سید مظفر علی خاں سہ ہزاری منصبدار و سید غضنفر علی خاں و سید حیدر علی خاں و سید ہزبر علی سید کمال و سید جمال کہ منصب میر شکاری پنجہزاری کا رکھتے تھے (اور پہاڑی سید جمال شاہ مقام مشہور ہے) کا آنا درج ہے۔ الغرض

سادات بہادر پور

سید حامد حسین صاحب سلمہٗ ابن سید علی حسین صاحب تقوی بہادر پوری لائق مدح و ستائش ہیں کہ ان کو ہر آن تحفظ نسب کی فکر دامن گیر ہے۔ قبل ازیں اس کتاب انوارِ قُم میں بہادر پور کا جتنا بھی ذکر ہے وہ ان ہی کی کدوکاوش کا نتیجہ ہے (کاش پورے خاندان کو ایسی ہی لگن ہوتی) اور پھر آج ۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو سادات بہادر پور کے مزید کوائف شمولیت کے لئے کتاب کے لئے بعد از وقت بھیجے ہیں جبکہ کتاب طبع ہو کر جلد ساز کے پاس پہونچ چکی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ کوائف بھی کتاب میں شامل کر سکوں۔

سید صغیر حسن تقوی مولف کتاب انوارِ قُم

قصبہ بہادر پور ہندوستان میں سادات کی مشہور بستی شہر الور سے دس میل جانب شمال اور دار السلطنت دہلی سے تقریباً سو میل جانب جنوب واقع ہے۔ جبکہ پلول دہلی سے ۳۸ میل ضلع گوڑگاؤں پنجاب کا ریلوے اسٹیشن ہے۔ شاہان مغلیہ کے عہد میں یہ قصبہ مستقر الملک اکبر آباد (آگرہ) کے زیر تحت تھا

چونکہ بفضلِ ایزدی ساداتِ زیدپور زمانۂ قدیم سے صاحبانِ عزّ و وقار اور ملازمت شاہان وقت سے ہمکنار تھے لہٰذا ان ہی روابط و ضوابط کی بنا پر اکثر سادات زیدپور پایۂ تخت شاہان وقت کے گرد و نواح مثل پلول۔ بہادر پور۔ الور۔ موہنہ وغیرہ میں آکر قیام پذیر ہوتے رہے۔ اسی نواح میں سفیدون عظیم الشان جنگل بھی تھا جو شاہی شکارگاہ تھی۔ اور سادات کرام کو عبادت و ریاضت کے مواقع بھی حاصل تھے۔ نیز اکثر سادات زیدپور کو اسی نواح میں بڑی بڑی جاگیریں اور منصب بھی ملے ہوئے تھے۔ تب انہوں نے اس نواح کو ہی اپنا مستقل مسکن قرار دے لیا۔ ازاں جملہ سید شمس الدین ابن سید خاں صوفی (ابن سید فتح اللہ ابن سید مبارک ابن سید صدر الدین ابن سید کمال الدین عرف چھلتیم ابن سید بدر الدین ابن سید تاج الدین شہید ابن سید یحییٰ ابن سید عبد العزیز ابن سید ابراہیم ابن سید محمود ابن سید زید ابن سید عبد اللہ بانی زیدپور ضلع بارہ بنکی اودھ) زیدپور سے روانہ ہو کر مشاہد آئمہ اکرام اور ملک ایران۔ سبزوار۔ جاجرم۔ قم۔ نیشاپور مشہد مقدس ہوتے ہوئے مقام پلول (جو دہلی سے ۳۸ میل جنوب کو ہے) میں آکر مقیم ہو گئے۔ ان کے تین فرزند تھے۔ سید حسام الدین۔ سید بہاء الدین۔ سید نظام الدین۔ آپ نے پلول میں ہی وفات پائی وہیں دفن ہوئے (سید حسام الدین کے پسر سید اسحاق۔ ان کے پسر سید اسمٰعیل ان کے فرزند سید داؤد ان کے فرزند سید عنبر علی ان کے پسر سید بہار الدین ان کے فرزند دلیوان سید نصر اللہ ان کے پسر دلیوان سید مبارز علی ان کے پسر سید محمد ان کے پسر دلیوان سید گلزار علی ان کے فرزند) دلیوان سید عماد الدین زیدپوری۔ یہ سرکار رسالت پناہ سے اٹھائیسویں پشت پر ہیں جو بہادر پور میں آکر مقیم ہوئے۔ ان کے چار فرزند تھے۔ ۱ سید بازید۔ ۲ سید کمال ۳ سید حسن۔ ۴ سید نظام۔ تمامی سادات بہادر پور ان چار صاحبان کی اولاد ہیں۔ سید بازید کے پسر سید افشاں۔ ان کے پسر سید صفی ہوئے (جو بعہد اورنگ زیب عالمگیر ملازم شاہ تھے۔ اور بڑے جاگیردار تھے۔) ان کے فرزند سید خان جہاں سید

منصبدار تھے۔ بہت ہی فرامین موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بعہد جہاں دار شاہ بادشاہ سنہ احد جلوس (۱۱۲۴ھ/ ۱۷۱۲ء) پانچ پرگنات کی جاگیر بحال و منتقل ہوئی تھی۔ پرگنہ بہادر پور ایک لاکھ بیس ہزار دام۔ پرگنہ نوگانواں بیس ہزار دام۔ پرگنہ مالپہ ترانوے ہزار پانسو دام۔ پرگنہ سلنڈا اور چوّن ہزار دام۔ پرگنہ ڈوسکر ستتر ہزار دام۔ جملہ تین لاکھ چونسٹھ ہزار پانچ صد دام۔ سید خاں محمد صاحب کی وفات کے بعد تین فرزند باقی رہے (۱) سید رحیم (۲) سید روح اللہ (۳) سید فیض اللہ۔ جبکہ سید رحیم طرف دار میر شکار مقرر ہوئے۔ اور تمام جاگیر وراثتاً ان کو ملی۔ علاوہ ازیں بعہد محمد بادشاہ سنہ ۳ جلوس (۱۱۳۳ھ) پرگنہ ترانہ میں ستائیس ہزار دام کی جاگیر ۲۹ جمادی الاول سنہ ۵ جلوس (۱۱۳۵ھ) کو اور بھرور میں چوّن ہزار دام کی جاگیر ملی۔ سید روح اللہ بھی بڑے جاگیر دار تھے۔ ۴ جمادی الاول ۱۱۳۳ھ کو ان کو بھی جاگیر ملی۔ یہ بڑے مخیر و سیر چشم اولوالعزم جاگیر دار تھے۔ اکثر کار خیر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے دہلی کے قریب ایک سرائے بنوائی تھی جو آج بھی سرائے روح اللہ کے نام سے دہلی کے پاس مشہور ریلوے اسٹیشن موجود ہے۔

سید رحیم بہت صاحب مال و دولت و عظمت و اقبال تھے۔ ہاتھی خانہ، گھوڑوں کا رسالہ اور دو عالیشان محل کرائے تھے۔ ان کے پسر سید علی محمد ہوئے جن کو دربار ہی سے پانچ گاؤں ۱۔ قصبہ بہادر پور ۲۔ موضع دیرہ وکھیڑہ ۳۔ شفیع پور ۴۔ موضع موندیا کھیڑہ ۵۔ موضع پیلوہ جاگیر میں ملے ہوئے تھے۔ اس جاگیر پر راؤ پرتاپ سنگھ نے قبضہ کرنا چاہا بذریعہ فرمان شاہ عالم بادشاہ ۷ رشوال سنہ ۱۵ جلوس (۱۱۸۷ھ) بحق سید علی محمد واگذاشت ہوئی۔

جب سلطنت مغلیہ پر زوال آیا اور جا بجا بغاوتیں ہونے لگیں تو بھرت پور کے جاٹ باغیوں نے اپنے توپخانے کے ساتھ بہادر پور میں سادات کے محلات پر گولہ باری کر کے ایک محل کو مسمار اور برباد کر دیا۔ اور بہت سے سید مارے گئے۔ ہاتھی گھوڑے مال و اسباب جو ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ کچھ عرصہ بعد راؤ ماچھری نے طاقت پکڑ لی اور ریاست الور کی بنیاد ڈالی تو اس نے سادات کے مواضعات جاگیر ریاست الور میں شامل کر لئے۔ سادات کے پاس فقط زمینداریاں باقی رہ گئی تھیں۔ جب ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک ہوئی تو تمام سادات بہادر پور سارے قتل و غارت کی مصیبت و تکلیف اٹھا کر پاکستان آ کر جا بجا آباد ہو گئے۔ پاکستان میں جائداد کا معاوضہ بصورت اراضیات وغیرہ ملا ہے اور پاکستان میں بہ آرام و سکون اور بعزت و آبرو مقیم ہیں۔ اس وقت بہادر پور میں سادات کا کوئی فرد بھی باقی نہیں ہے۔

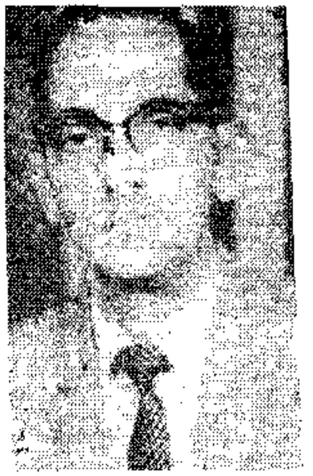

سید حامد حسن نقوی (بہادر پور۔ الور)

شجرۂ نسب سادات بہادرپور

سید البشر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام	(۲۴) سید مبارک
زوج بتول عذرا حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا	(۲۵) سید فتح اللہ
بنت سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	(۲۶) سید خان صوفی
حضرت امام حسین علیہ السلام	(۲۷) سید شمس الدین وارد بمقام بلول جانب غرب ا
حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام	دہلی ۳۸ میل
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	(۲۸) سید حسام الدین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	(۲۹) سید اسحاق
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	(۳۰) سید اسمٰعیل
حضرت امام علی رضا علیہ السلام	(۳۱) سید داؤد
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام	(۳۲) سید عنبر علی
ابو جعفر موسیٰ مبرقع	(۳۳) سید بہاء الدین
ابو المکارم سید احمد	(۳۴) دیوان سید نصر اللہ سردار
سید محمد اعرج	(۳۵) دیوان سید مبارز علی
سید احمد نقیب القم	(۳۶) سید محمد عرف بڑے
سید یعقوب	(۳۷) دیوان سید گلزار علی
سید عبید اللہ زر بخش وارد زید پور	(۳۸) دیوان سید عماد الدین وارد بہادر پور
سید زید	(۳۹) سید بایزید سید کمال سید حسن سید نظام
سید محمود	(۴۰) سید افشاں سید ولی سید صادق سید ابو سید شفیع
سید ابراہیم	(۴۱) سید صفی
سید عبد العزیز سید عثمان	(۴۲) خان جہاں سید خان محمد
سید سلیمان سید یوسف	(۴۳) سید رحیم سید روح اللہ سید فیض اللہ سید [illegible]
سید زید ثانی سید یحییٰ سید احمد سید ابراہیم سید محمود	(۴۴) سید علی محمد سید ولی [illegible] سید علی مردان
قطب الاقطاب سید تاج الدین شہید میران سید یعقوب	(۴۵) سید مہابت علی
سید بدر الدین	(۴۶) سید الٰہی بخش
سید کمال الدین عرف حکیم	سید سلطان علی سید احسان علی سید محمد شفیع سید محمد علی

۴۷ سید سلطان علی خلف اکبر | ۴۷ سید احسان علی پسر دو…

سید علی حسین ۴۸ | سید محسن علی ۴۸ | سید نثار علی ۴۸ | سید موسن ع…

سید ساجد حسین ۴۹ | سید محمد صالح زوار ۴۹ | سید تصدق حسین ۴۹ | سید امداد ع…

سید محمد یونس ۵۰ | سید مجاہد حسین | سید شاہد حسین | سید تنویر عباس | سید شرافت حسین | سید ظل حسین | سید طاہر حسین | سید…

سید محمد سعید | سید شاہد حسین | سید سلیم رضا | سید وسیم رضا | سید عاصم رضا ۵۱ | سید قمر عباس | سید ارشد حسین | سید اثرت حسین | سید محمد علی | سید محسن رضا | سید حسن…

۴۷ سید محمد شفیع پسر سوئم سید الٰہی بخش

۴۸ سید آغا میر ۴۸ | سید شریف حسین ۴۸ | سید اصغر حسین ۴۸ | سید زین العباد | سید وصی علی | سید مسلم ح…

سید غازی عباس | سید حیدر عباس | سید شہنشاہ عباس | سید قربان حسین | سید احمد حسین | سید ذوالفقار حسین | سید رضا حسین | سید لیاقت حسین | سید کوثر حسین ۴۹ | سید مبارک حسین | سید عارف ح…

۵۰ سید شبیہ حسین | ۵۰ سید آفتاب حسین | سید شمیم حسین

۴۷ سید محمد علی پسر چہارم سید الٰہی بخش

سید ابن علی | سید شبیر حسین | سید عترت حسین ۴۸ | سید شریف حسین ۴۸ | سید مصطفیٰ علی

سید علی محمد ۵۰ | ۴۹ سید علی عباس | سید آل محمد | سید فصیح حیدر | سید ذکی حیدر ۴۹ | سید علی حیدر | سید قاسم ح…

۵۰ سید سجاد حیدر | سید حسنین حیدر | سید نسیم حیدر | سید شمیم حیدر | سید صمیم حیدر | سید نعیم حیدر ۵۰

متعلق شجرہ نسب سادات بہادر پور

سید کمال ابن سید عماد الدین ۳۹

سید دولبہ ۴۰

سید معظم | سید محمد ماہ | سید لطف اللہ ۴۱

سید علی مراد عرف علی مردان | سید اعظم ۴۲

سید فتح اللہ ۴۳

سید مرتضےٰ | سید محمد درویش ۴۴

سید غلام شاہ | سید امیر علی ۴۵

سید غلام پیر | سید غلام رسول | سید عنایت رسول ۴۶

سید اکبر علی | سید حسن علی | سید جیون علی ۴۷

سید مقبول حسین | سید تفضل حسین ۴۸

سید مرتضےٰ حسین

سید موسیٰ کاظم لاولد

...ی لاولد | سید آغا حسین | سید مصطفےٰ حسین زوار | سید یوسف حسین

...حسین | سید محمد حیدر | سید رضوان حیدر

...ی | سید غضنفر حسین قمر | سید شاہد حسین

...عباس لاولد | سید مظہر عباس لاولد | سید علی احمد زوار

...عباس | سید محمد سبطین | سید محمد محسن | سید عابد حسین | سید تقی حیدر | سید ضامن عباس | سید ناصر عباس | سید وزیر علی

...حیدر

سید ولی اللہ و سید علی مردان ابنائے سید رحیم ابن خان جہان
سید خان محمد ابن سید صفی، ابن سید اقبال ابن سید بازید ۳۹

سید ولی اللہ

سید ولایت علی | سید عالم علی | سید مصاحب علی

سید محمد علی | سید حرمت علی | سید بشارت علی | سید نادر علی

سید ابراہیم علی | سید محمد حسین | سید منیر حسین

سید عباس علی

سید حمید حسین | سید باور حسین لاولد

سید سلطان عباس | سید محمد عباس | سید ہاشم رضا

سید علی مردان

سید ایزد علی

سید فضل علی

سید کرامت علی

صرف ایک دختر رہی

سیدالبشر خاتم النبین حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم = (۱) امیرالمومنین حضرت علی ابن طالب علیہم السلام زوج البتول
سیدۂ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) حضرت امام حسین علیہ السلام (۳) حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (۶) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۷) حضرت امام علی رضا
علیہ السلام (۸) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام (۹) جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ (۱۰) ابوالمکارم سید احمد (۱۱) سید محمد اعرج (۱۲) سید احمد نقیب اقم
سید یعقوب (۱۴) سید عبداللہ زر بخش (۱۵) سید زید شہسوار (۱۶) سید محمود (۱۷) سید ابراہیم (۱۸) سید عبدالعزیز (۱۹) سید یحییٰ
سید تاج الدین شہید (۲۱) سید بدرالدین (۲۲) سید کمال الدین عرف جھیتم (۲۳) سید صدرالدین (۲۴) سید مبارک (۲۵) سید فتح اللہ
سید خان صوفی (۲۷) سید شمس الدین (۲۸) سید حسام الدین (۲۹) سید اسحٰق (۳۰) سید اسمٰعیل (۳۱) سید داؤد (۳۲) سید عنبر علی
سید بہار الدین (۳۴) دیوان سید نصراللہ (۳۵) دیوان سید مبارز علی شہید (۳۶) سید محمد عرف سید بڑے (۳۷) دیوان سید گلزار علی
دیوان سید عماد الدین (۳۹) ۱ سید کمال ۲ سید بازید ۳ سید حسن ۴ سید نظام جملہ سادات بہادر پور ان چاروں بھائیوں کی اولاد ہیں۔

---

(۲۰) سید یعقوب خلف اصغر سید یحییٰ۔ موضع کسرہ میں جا رہے۔ ان کے بعد سید علاء الدین ہوئے (۲۱) سید علاء الدین ابن
یعقوب ان کے پسر سید عبدالاول فقیہہ و محدث تھے موضع کسرہ میں رہے دوسرے فرزند سید فخر الدین واپس آکر زید پور میں رہے۔
۷۸۰ھ ۱۳۷۸ء میں فخر علاؔ کے نام سے موسوم ہیں۔ وسیع الجاہ صاحب دولت و حشمت تھے۔ ان کی نسل میں سید بڑے عالی حوصلہ
ثروت محلہ بڑا پورہ بڑا باغ بڑا حوض ان کے نام سے موسوم ہیں ان ہی کی نسل میں سید فتن سنہ ۹۶۲ھ سنہ ۱۵۵۵ء میں قتل ہوئے۔ ان کے
سید محمود نے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ اور تمام نسل سید یحییٰ سید تاج الدین شہید و سید کمال الدین جھیتم کے تمام اختیارات کے مختار ہوئے۔
... روزانہ سادات کا مقرر کیا۔ ان کے پوتے سید احمد نے کتاب انساب الزیدیہ تحریر فرمائی اسی سلسلے میں سید عابد حسین بیرسٹر و سید
... بیرسٹر منسلک ہیں اور اسی خاندان میں سید کاظم حسین ابن سید محمد حنیف شجاع و دلیر تھے۔ جو قتل سید غلام مہدی میں مواخذہ دار
سید یعقوب کی اولاد امجاد میں حاجی مولوی سید محمد عالم جید علامۂ وقت مفتی خیرآباد ہوئے۔ ان کے فرزند حکیم سید بندہ احمد ماہر طبیب
ہوئے۔ ان کے فرزند حاجی محمد عسکری تعلقدار گوٹھیا زید پور تین دفعہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ آپ نے سادات امروہہ سے رشتہ استوار
کیا دختر افتخار فاطمہ کا عقد مولانا سید محمد ذکی صاحب مجتہد ابن مولانا سید محمد صاحب مجتہد ابن آقائی مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہ
نقوی امروہوی سے کیا۔ آپ نے ترتیب کتاب شجرات طیبات میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ کے فرزند سید حیدر عباس تقسیم ملک کے بعد پاکستانی
... بریگیڈیر ہیں۔ سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ دو فرزند ہیں ایک لفٹیننٹ کرنل دوسرا زیر تعلیم ہے۔ سید یعقوب ہی کی نسل میں سید اعتیاد حسین ابن
... حسین ہیں۔ جن کے فرزند سید محمد رشاد وکیل ہوئے اور ان کے دو فرزند ایک سید محمد احفاد سنہ ۱۳۶۶ھ سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں
... میں معزز عہدہ دار ہیں۔ دوسرے سید محسن امام سنہ ۱۳۷۰ھ سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر محکمۂ ترقیات کراچی کے ڈی اے میں ایڈمنسٹریٹو
ہیں۔ ان کے بنی اعمام میں سید حسن امام ابن سید محمد کاظم بھی سنہ ۱۳۷۳ھ سنہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان آگئے ہیں۔ خاندانِ سید یعقوب میں کئی افراد
... عالم و فقیہہ۔ حکما۔ امراء۔ تعلقدار صاحب اقتدار ہوئے۔ ان سید یحییٰ کی نسل شریف فخر پور بہرائچ۔ اجمیر۔ بہادر پور۔ حیدرآباد
... علاقے اقطاع عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی نسل سید یعقوب میں بڑا گھر ہے۔ کہ جس میں سید وارث حسین ابن سید عنایت حسین
سید ... منصف و سید فیاض حسین و سید محمد حمید و سید فیاض احمد و سید نہال حسین وغیرہ ہیں۔ کہ ان کی رسم مناکحت خاندان بڑی سرکار سید
... (۱۹) ... احمد ... عبدالعزیز آپ کی اولاد ... کے نام سے موسوم ہے

سنہ ۶۸۰ھ سنہ ۱۲۷۸ء میں ابنائے سید احمد سے دو اسامی تھیں۔ سید ظہیر الدین ابن سید قطب الدین اور سید خیر الدین ابن سید قطب الدین
آپ کے اخلاف میں سید حسین بڑے پہلوان تھے۔ ان کے پسر سید وجیہہ الدین علم و فضل میں علامۂ دہر تھے۔ سید جلال الدین غالب شاعر تھے
سید دے و سید باقی کے ایک پسر دکن جا رہے۔ سید ضیاء الدین ابن سید احمد موضع کھلری میں جا رہے۔ آپ کی اولاد میں حاجی سید محمد علی
زائر ابن سید درویش علی شاعر تاریخ گو حیدرآباد دکن سے متوسل رہے کئی بار کے حاجی و زائر۔ عراق میں سند العلما مولانا سید یوسف حسین مجتہد
دانشمند تقوی امروہوی سے مراسم تھے یہ یوسف الملت بعد تکمیل تعلیم جب عراق سے سنہ ۱۳۳۲ھ سنہ ۱۹۱۴ء میں امروہہ آئے تو آپ مبارکباد
کے لئے امروہہ آئے ایک ماہ مقیم رہ کر کتاب زبدیہ مولفۂ مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند کی نقل مع اضافہ جدید کر کے ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ
۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء زید پور تشریف لے گئے اور اس کتاب کو سید ظہور الحسین صاحب فروغ سیتاپوری نے جناب مولوی سید بدر الحسن صاحب
تقوی تحصیلدار بھنڈیرہ ابن مولوی سید اکبر حسین عبرت سے نظر ثانی کرا کر اپنی کتاب شجرات طیبات میں سادات تقوی دانشمند کا حال تحریر فرمایا۔ نیز
اسی نسل میں سید امداد حسن ابن سید اولاد حسن حکیم حاذق پرہیزگار عبادت گذار تھے ابنائے سید ظہیر الدین سے سید اسمٰعیل سرائے اسمٰعیل میں بعض
موضع کھان مئو میں بعض موکھری پرگنہ امیٹھی میں اور اکثر اولاد بہ طریق سیر و سیاحت و بہ تلاش معاش ملک و بیرون ملک چلے گئے (۱۹) سید
محمود پسر چہارم سید عبد العزیز سنہ ۶۸۰ھ سنہ ۱۲۷۸ء میں چار اسامی تھیں ۱؎ سید عین الدین ابن سید تاج الدین ۲؎ سید بہاء الدین ابن
سید شمس الدین ۳؎ سید نصیر الدین ابن سید شمس الدین ۴؎ سید کمال الدین ابن سید سیف الدین۔ ابنائے سید محمود دکن طرف یا محمود طرف
کے نام سے موسوم ہیں۔ ابنائے سید محمود سے سید ماہرو ابن سید عبد الباقی مشاہیر دیار سے تھے۔ تحصیل و تکمیل علم دہلی میں کی۔ شاہزادہ فیروز شاہ
کے استاد تھے۔ جاہ و حشم دنیاوی تمام و کمال حاصل تھا اپنے عہد میں ایک گڑھی پختہ زید پور میں بنوائی۔ لاولد رہے۔ قبر اور تکیہ
کا چبوترہ اب تک مشہور ہے۔ زید پور میں بجز اولاد دختری کوئی نہیں۔ ابنائے سید محمود میں سید محمد باقر صاحب ایم اے بی ٹی ایچ
علیگ پرنسپل گورنمنٹ کالج بھاول نگر ابن حاجی مولوی سید آفتاب حسین بیش شمار نے سادات تقوی باسٹہ کا ایک شجرہ نسب لکھا
ہے جو سید نجم الدین تک ہے۔ اس شجرے کو مولوی سید ولایت علی ابن مولوی سید ابن حسن تقوی باسٹوی نے بہ طریق ذیل مرتب کیا
دیا ہے اور لکھا ہے کہ سید نجم الدین کے اجداد زید پور میں آباد تھے۔ کہ سید نجم الدین نے اس وقت کے صوبہ دار کے دادا کو زید پور میں
قتل کر دیا تھا۔ تب دہلی میں نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ ان کے اجداد کو سولہ موضع کھادر میں بطور جاگیر ملے تھے کہ بہ سبب قتل مذکور ضبط
کر لئے گئے۔ ان سید نجم الدین کی قبر مالک سکتل پوری میں سنگ خارا کی بنی ہوئی موجود ہے۔ آپ کے دو فرزند ہوئے ۱؎ سید موسیٰ
۲؎ سید عیسیٰ۔ یہاں تک کہ سید عیسیٰ کی نسل میں سید مبارک بعہد عالمگیر بادشاہ دہلی فوج میں ملازم ہو کر رسالدار ہوئے۔ سید مبارک
باسٹہ میں اندازاً سنہ ۱۱۴۰ھ سنہ ۱۷۲۷ء میں آ کر آباد ہوئے۔ موضع حلو پورہ۔ مالی پورہ میں جائیداد فراہم کی۔ تین باغ نیز چاہ پختہ بازار
باسٹہ میں بنوایا۔ ان سب کی تاریخ غم عام سے اعداد سنہ ۱۱۵۱ھ سنہ ۱۷۳۸ء برآمد ہوتے ہیں۔ سید مبارک کے دو فرزند ۱؎ سید اشرف
۲؎ میران نور علی ہوئے۔ سید اشرف کا انتقال والد بزرگوار سید مبارک کی زندگی میں ہوا۔ ایک پسر تولد ہوا تھا جس کا نام مولوی محمد علی
ہوا۔ دادا نے حصہ دار کیا۔ عالم دین تھے۔ مولوی مشہور رہے۔ مولوی محمد علی کے تین فرزند ۱؎ سید ولایت علی ۲؎ سید احمد علی ۳؎
سید بہادر علی لاولد۔ باقی رہے۔ ولایت علی کی ولادت سنہ ۱۱۸۰ھ سنہ ۱۷۶۶ء میں اور وفات سنہ ۱۲۷۳ھ سنہ ۱۸۵۶ء میں ہوئی۔ سید احمد علی
کے فرزند سید فرزند علی ہوئے۔ ان کی ولادت سنہ ۱۲۰۸ھ سنہ ۱۷۹۴ء میں اور وفات سنہ ۱۲۷۴ھ سنہ ۱۸۵۷ء میں ہوئی۔ ان سید فرزند علی
کے چھ فرزند ہوئے تھے ۱؎ سید حسین علی ۲؎ سید محمد حسین ۳؎ سید غلام مہدی ۴؎ سید اشفاق رسول ۵؎ سید مقصود حسین ۶؎
سید ظہور حسین۔ مندرجہ بالا کیفیت سید محمد باقر پرنسپل ابن حاجی مولوی سید آفتاب حسین نے لکھی۔ بعد ازاں مولوی سید ولایت علی

ابن مولوی سید ابن حسن تقوی باسٹوی مقیم کراچی نے اپنا شجرہ نسب بہ طریق ذیل مرتب کرکے دیا۔ جو درج ذیل ہے۔ اور سید ولایت علی ہی اس کے ذمہ دار ہیں۔ (شجرہ نسب سادات تقوی باسٹہ)

سید مبارک رسالدار ابن سید عبدالمجید ابن سید اسحٰق ابن سید شاہ بڑے ابن حافظ سید موسیٰ ابن سید نجم الدین وارد ملک سکتل ابن سید نعقی ابن سید جلال ابن سید بہاء الدین ابن سید شاہ بڑے ابن سید ابراہیم ابن سید محمود ابن سید عبدالعزیز ابن سید ابراہیم ابن سید محمود ابن سید زید شہسوار ابن سید عبداللہ زربخش واللہ اعلم بالصواب

---

(۱۹) **سید ابراہیم پسر پنجم سید عبدالعزیز**۔ سنہ ۷۸۰ھ ۱۳۷۸ء میں عہد فیروز شاہ تغلق میں ابنائے سید ابراہیم سے چار اسامی زید پور میں موجود تھیں ۱۔ سید تاج تعلب ۲۔ سید عین الدین مغیث ۳۔ سید شہاب الدین ۴۔ سید حسن۔ آپ کی اولاد زید پور سے جاکر چند دارہ ضلع بارہ بنکی میں متوطن ہوتے اور بعض موضع چند دارہ سے رسول پور پرگنہ کرسی میں آباد ہوئے۔ نیز موضع جگور قصبہ دیوی۔ کسردہ ضلع بارہ بنکی۔ سدہور۔ موضع موتھری پرگنہ امیٹھی میں جا رہے۔ سید مرتضیٰ موضع چند دارہ سے بنگالہ چلے گئے۔ سید اسحاق اور سید صدر جہان و سید باقی ملک دکن چلے گئے۔ سید صدر جہاں کے چار فرزند تھے ۱۔ سید شریف محمد ۲۔ عبدالرسول ۳۔ سید عبدالنبی ۴۔ سید خیر اللہ۔ ان کی اولاد بہادر پور الور نواح دہلی میں بتلائی جاتی ہے۔ اور سید محمود ابن سید نصر اللہ کی اولاد میں سید جلال و سید جمال بھی بہادر پور پہنچے۔ بہادر پور میں ایک پہاڑی سید جمال شاہ کے نام سے موسوم و مشہور و معروف ہے۔ جن کی اولاد پنجہزاری میر شکاری تھے۔ دیگر مقامات پر بھی ان کی اولاد ہے (۱۹) **سید سلیمان خلف اکبر سید عثمان** سنہ ۷۸۰ھ ۱۳۷۸ء عہد فیروز شاہ تغلق میں ابنائے سید سلیمان ابن سید عثمان سے زید پور میں چھ اسامیاں موجود تھیں ۱۔ منہاج بہا ۲۔ کمال رکن ۳۔ نذر زین ۴۔ منور مغیث ۵۔ سید محمود ۶۔ سید حسن شریف۔ ابنائے سید سلیمان دو طرف کے نام سے معروف ہیں۔ ایک ابنائے سید منہاج الدین ابن سید سراج الدین منہاج طرف دوسرے ابنائے سید احمد ابن میران سید عالم میران طرف۔ سید سلیمان ابن سید عثمان کے دو پسر ہوئے۔ ایک سید بہاء الدین دوسرے سید جلال الدین۔ سید بہاء الدین خلف اکبر سید سلیمان کے تین پسر ہوئے ۱۔ سید سراج الدین وارد بھان مئو ۲۔ سید رکن الدین ساکن زید پور ۳۔ سید ظہور الدین ساکن بھان مئو۔ سید رکن الدین کے فرزند سید کمال الدین ان کے پسر سید شمس الدین ان کے پسر سید حمید الدین ان کے پسر امام الدین ان کے فرزند سید محمد باقر ان کے فرزند سید محمد جعفر ان کے فرزند سید جلال الدین ہوئے۔ سید جلال الدین کے فرزند سید حسین الدین اور ان کے فرزند (۳۰) قاضی سید اوحد کہ علوم درسی سے فراغت حاصل کرکے ولیعہد تخت دہلی جہانگیر کے ہم نشین ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو منصب قضا پرگنہ خیرآباد مع بائیس محال سرکار شاہی سے عطا ہوتے اور دو روپیہ فی محال بابت خلعت عیدین سالانہ اور دو موضع تعلق منصب قضا اور دس موضع بنا بر مصارف مدرسہ عطا ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک موضع بنام قضیا پورہ متصل کھیری آباد کیا سنہ ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ء میں جہانگیر نے بعد تخت نشینی گیارہ موضع نذر جناب رسول خدا مزید عطا کئے۔ قاضی سید اوحد کے تین فرزند تھے ایک سید شاہ کہ خطاب خانی و قصبہ کرانہ رچھنیانہ میں اراضی جاگیر نقدی جہانگیر بادشاہ دہلی نے عطا کئے۔ آپ کے دو پسر تھے ایک قصبہ کرانہ میں رہے دوسرے سادات قصبہ سفیدون نواح دہلی کے پاس چلے گئے کہ وہ سب اولاد سید زید ثانی تھے۔ ان کی اولاد سفیدون میں رہی (۳۱) دوسرے قاضی سید محمد افضل تیسرے

قاضی سید محمد اشرف ۔ ابن قاضی سید اوحد نے اپنی حیات میں منصب قضا قصبۂ کھیری اور گیارہ محال شمال بنام قاضی سید محمد افضل
منصب قضا مضافات خیرآباد اور گیارہ محال جنوبی بنام قاضی سید محمد اشرف سپرد کر دیئے تھے (۳۱) قاضی سید محمد افضل ابن
اوحد موضع قضیاپورہ سے جاکر قصبۂ کھیری میں جا رہے ۔ ان کی اولاد قصبہ کھیری و مواضع متصل کھیری میں آباد ہوئی مگر اب سو
سید محمد تقی کھیروی کسی کا کچھ پتہ نہیں (۳۱) قاضی سید محمد اشرف ابن قاضی سید اوحد موضع قضیاپورہ قصبہ کھیری سے
محلہ قضیارہ سیتاپور میں سکونت پذیر ہوئے ۔ عالم دین تھے ۔ سیتاپور میں رحلت فرمائی ۔ قبر بھی سیتاپور میں ہے آپ کے ایک فرزند
محمد طاہر عقب رہے (۳۲) قاضی محمد طاہر ابن قاضی سید محمد اشرف ان کے چار فرزند ہوئے ع۱ سید ابو محمد عرف آتن ع۲
آل محمد چاند ع۳ سید خان محمد ع۴ سید نظام (۳۳) قاضی سید آل محمد عرف چاند بعد والد بزرگوار قاضی ہوئے ۔ آپ کے
میں تین پسر باقی رہے ع۱ قاضی سید عبدالرحیم ۔ آپ کی اولاد در احفاد کرت پور ضلع بجنور میں موجود ہے (شجرات طیبات صفحہ
ع۲ قاضی سید فتح اللہ ع۳ قاضی سید عبدالدائم ۔ (۳۴) قاضی سید عبدالدائم کے چار فرزند ہوئے ع۱ سید عبدالوالی
ع۳ قاضی سید عبدالمتعالی ع۴ سید عبدالبدیع (۳۵) قاضی سید عبدالمتعالی والد کے بعد قاضی مقرر ہوئے ۔ آپ
کی عمر پائی ۔ آپ نے دربار شاہ دہلی سے سند قضا اپنے پوتے قاضی سید ضیاء اللہ کے نام منتقل کرائی ۔ ۲۹ محرم ستالہ
کو سیتاپور میں فوت ہوئے ۔ آپ کے چھ فرزند ہوئے ع۱ سید محمد ہاشم لاولد ع۲ سید عبداللطیف لاولد ع۳ قاضی سید عبد
مولوی سید اسداللہ ع۵ سید سعداللہ عرف سید میر ع۶ سید حفیظ اللہ (۳۶) قاضی سید اسداللہ کے پسر سید
ان کے پسر سید محمد حسن ان کے پسر سید امتیاز علی ان کے فرزند سید مظفر حسین وکیل جنکے ایما ۔ منشا ۔ تحریک تحریص اور اخراج
کتاب شجرات طیبات مرتب و شائع ہوئی اور (۳۶) قاضی سید عبداللہ ابن قاضی سید عبدالمتعالی عالم متبحر صاحب
خیرآباد کے قاضی تھے ۔ جاگیر معافی مقرر تھی ۔ آپ کے تین پسر ع۱ قاضی سید ضیاء اللہ ع۲ سید محمد حافظ ع۳ سید محمد کریم
قاضی ضیاء اللہ کے آٹھ فرزند تھے ع۱ مولوی سید محمد صادق ع۲ سید محمد عظیم ع۳ قاضی سید محمد تقی ع۴ سید محمد رفیع ع۵
ع۶ سید محمد وجیہ ع۷ سید محمد نقی ع۸ سید محمد یوسف (۳۸) قاضی سید محمد تقی ابن قاضی سید ضیاء اللہ ۔ مولف کتاب
عبدالہی عرف زیدیہ آپ سیاح تھے ۔ زیدپور ۔ فیض آباد ۔ کوڑہ جہان آباد ۔ اجمیر ۔ آرکاٹ ۔ دکن ۔ بنگال وغیرہ جاکر
حالات معلوم کرکے لکھتے رہے ۔ آپ کے چھ فرزند ہوئے ع۱ قاضی سید عبدالعلی ع۲ سید کاظم علی ع۳ سید محمد علی ع۴ سید
سید ظفر علی ع۶ قاضی سید بشارت علی (۳۹) قاضی سید محمد علی ابن قاضی سید محمد تقی ان کی زوجہ منکوحہ سے سید
مملوکہ سے عیدی تولد ہوئے (۴۰) قاضی سید رونق علی بعد غدر ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء سیتاپور میں سب رجسٹرار
پسر تولد ہوئے ع۱ قاضی سید محمد ع۲ قاضی سید محمد سعید ع۳ قاضی سید محمد عسکری ۔ قاضی سید محمد سعید نے عنایت
عواقب عبدالہی اور دیگر کاغذات انساب شجرات وغیرہ مولف کتاب شجرات طیبات کو دیکر کتاب مکمل کرائی (۲۰) سید
خلف اصغر سید سلیمان ابن سید عثمان ۔ آپنے قوم بھرکو نابود کرکے موضع بھان متو اپنے بھائی سید بہاء الدین
کیا ۔ ان کے فرزند سید شمس الدین ان کے فرزند سید معزالدین ان کے پسر سید مغیث ان کے فرزند سید منور ان کے فرزند
بڑی میراں سید محمد عالم آپ کا عقد دختر سید ضیاء الدین عرف سید [illegible] ابن سید سیف الدین ثانی بڑی سرکار
طرف سے ہوا تھا ۔ یہ عارف کامل تھے آپ کے دو فرزند ہوئے [illegible] ع۲ سید محمد ساکن ہرگام
(۲۶) سید محمد احسن بڑے میراں سید عالم آپ [illegible] ہرگام

لاہر پور۔ تال گاؤں۔ سیتاپور وغیرہ میں آباد ہے بعد میں سیتاپور آکر مقیم ہوگئے۔ سید محمد کے پسر سید خان محمد ان کے پسر سید مبارک ان کے پسر سید عبدالقادر ان کے پسر سید نوح ان کے پسر سید محمد فاضل ان کے پسر سید احمد ان کے پسر سید عبدالوالی ان کے پسر سید فخرالدین ان کے پسر سید اعظم علی ان کے پسر سید باقر علی ان کے پسر (۳۷) سید طاہر علی ابن سید باقر علی عہد محمد علی شاہ بادشاہ اودھ میں لکھنؤ گئے۔ بعدش ریاست محمود آباد میں امیرالدولہ سیدالملک آنریبل سر راجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے اتالیق مقرر ہوئے۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ ۹ مارچ ۱۸۶۷ء کو راجہ عباد علی خان بہادر تعلقدار بلہرہ کے پاس چلے گئے۔ ایک دفعہ ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء میں دوسری دفعہ ۱۳۰۶ھ ۱۸۸۸ء میں راجہ صاحب کے ہمراہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۳ء کو محمود آباد میں رحلت فرمائی۔ دو پسر ایک سید محمد افضل فارغ دوسرے سید ظہور الحسین فروغ مولف شجرات طیبات عقب رہے (۳۸) سید ظہور الحسین فروغ ابن سید طاہر علی ولادت ۱۱ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ ۲ دسمبر ۱۸۵۳ء آپ محمود آباد میں مقیم رہے۔ ۱۳۰۶ھ ۱۸۸۸ء میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے دوران قیام محمود آباد کتاب شجرات طیبات مرتب فرمائی۔ یہ کتاب ۱۳۳۶ھ ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی۔ آپ نے یہ کتاب مرتب فرماکر بڑا کارنامہ انجام دیا۔ اگرچہ خاندان سید زیدیہ میں بہت سے افراد نے خواہ وہ زید پور کے ہوں یا سیتاپور، امروہہ، کراری، بہادر پور۔ بارہہ وغیرہ وغیرہ کے اپنے اپنے خاندان کے حالات میں کتابیں لکھیں اور طبع ہوئیں یا نہ ہوئیں مگر ایسی جامع کتاب کسی نے نہیں لکھی اور آج تمام خاندان سادات زیدیہ میں صرف یہی وہ کتاب ہے جس سے ہر جگہ کے نسب نامے منسلک ہوسکتے ہیں۔ خدا جزائے خیر دے اور مغفرت فرمائے۔

الغرض سید سلیمان فرزند اکبر سید عثمان کی اولاد زید پور، کھیری۔ ماجن پور۔ بسودھی۔ کرانہ۔ جھنجانہ۔ سہارنپور۔ میوات۔ بہادر پور۔ متصل بہاڑی سید جمال سفیدون نواح دہلی۔ دکن۔ بیجاپور۔ بنگالہ و دیگر صوبہ جات ہند میں موجود ہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد بہت سے افراد پاکستان آکر جابجا آباد ہوگئے ہیں۔ سید قیام الدین و سید امام الدین ابنائے سید علاؤالدین بیجاپور پہنچے۔ سید فتح اللہ و سید عالم ملک بنگالہ چلے گئے۔ کچھ شہر دربھنگہ عظیم آباد گئے۔ سید شعیب ابنائے سید سلیمان سے سوسوائی۔ پرگنہ سدہور میں رہے۔ ان کی بعض اولاد کرت پور ضلع بجنور میں ہیں۔ بنگال کے مشہور شہر ضلع پنڈوا کی درگاہ کے سجادہ نشین بھی ان ہی کی اولاد میں ہیں۔ الغرض آپ کے اعقاب میں سید نقی حسن فراغ باقی تھے اب نہ جانے کہاں ہیں۔ خوش رہیں۔

(۱۹) **سید یوسف خلف اصغر سید عثمان** ابن سید ابراہیم ابن سید محمود ابن سید زید ابن سید عبداللہ

زر بخش تذکرہ ۱۰۸۷ھ ۱۳۷۸ء میں ابنائے سید یوسف سے زید پور میں درج ذیل اسامی تھیں۔

۱۔ سید خیرالدین ابن سید عین الدین ۲۔ سید نظام الدین ابن سید عین الدین ۳۔ سید فخرالدین ابن سید شریف الدین ۴۔ سید ماہرو ابن سید زین الدین ۵۔ سید فضل اللہ ابن سید زین الدین ۶۔ سید کمال الدین ابن سید شہاب الدین ۷۔ سید عمر ابن سید شریف الدین۔ تذکرہ ۱۰۸۷ھ ۱۳۷۸ء پر سید نظام الدین ابن سید عین الدین کے دستخط ہیں۔ کتاب مراۃ الاسماء زیدیہ سید احمد زید پوری میں لکھا ہے کہ یہ عابد زاہد یگانہ عصر تھے۔ یہ دو بھائی تھے ایک سید نظام الدین جن کا لقب تاج جہاں تھا۔ دوسرے قطب الدین جن کا لقب سلطان حافظان تھا۔ سید نظام الدین چھوٹے میراں کے نام سے معروف ہوئے۔ ان کا مزار زید پور کی جامع مسجد قدیم کے صحن میں ہے وہاں چار قبریں ہیں ایک قبر بلند و بالا سید نظام الدین کی ہے۔ دوسری قبر ان کے نائین ان کی زوجہ کی تیسری قبر سید قطب الدین سلطان حافظان کی چوتھی قبر ان کے فرزند سید شمس الدین کی ہے۔

سید نظام الدین کے پسر شمس الدین ان کے پسر سید زین العابدین ان کے پسر سید ماہرو ہوئے بلا عقب رہے۔ اس
زید پور میں ابنائے سید یوسف سے ایک متنفس بھی نہیں ہے۔ سبب اس کا وہ قتل و غارت ہے جو سید کمال الدین عرف
کے پوتے سید مبارک کے ہاتھوں واقع ہوا تھا۔ اور بنا اس خلش کی یہ تھی کہ سید کمال الدین عرف جھیتم بہت صاحب
خدمات ملکی تھے۔ اور فیروز شاہ کے مقرب خاص تھے۔ کچھ مدت نائب وزیر رہے۔ تمام اضلاع و دیہات متعلقہ سادات
کو اپنے تحت تصرف میں لے آئے تھے اور تمام سیدوں و سیدانیوں کو جو زید پور میں تھے۔ ڈھائی سیر غلہ خام جنس ناقص کھا
پہننے کو مثل قیدیوں کے دیا کرتے تھے۔ قاضی محمد تقی سیتاپوری نے اپنی کتاب عواقب عبدالہی میں بھی یہ لکھا ہے کہ اسلاف کی تح
سے معلوم ہوا کہ ابنائے سید نظام الدین سے چار آدمی زید پور میں موجود تھے کہ سید کمال الدین عرف جھیتم کے پوتے سید مبا
معہ اپنے ساتھیوں کے سارے محلے کا محاصرہ کر لیا اور تمام بڑے چھوٹوں بلکہ حاملہ عورتوں اور شیر خوار بچوں تک کو قتل کر دیا
زید پور میں ابنائے سید یوسف سے ایک متنفس بھی باقی نہ رہا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جو زید پور سے باہر اطراف و جوانب میں
کوڑہ جہان آباد کنور پور مضافات مالوہ ۔ موضع کر کھلا متصل دیوی۔ ماہل پرگنہ انگولی وغیرہ میں تھے۔ بعض سادات ماہل ابن
سید یوسف سے ہیں۔ کوڑہ جہان آباد میں ابنائے سید یوسف زیادہ تر عالم بدرس ہیں۔ چنانچہ پسران سید خوب اللہ وغیر
مشاہیر عالم معقول و منقول و طب تھے۔ سید محمد تقی صاحب عواقب عبدالہی سے ملتے رہتے تھے۔ الغرض اولاد سید یوسف اطراف
ہند میں موجود ہے اور اپنے نسب کا اظہار کرتے ہیں۔

سادات تقوی رضوی قم و مشہد و کاشان

کتاب بہشت شرق مؤلفہ حسین ابن علی اکبر موسوی مغانی مطبوعہ مشہد مقدس (ایران) ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء (جو اکتالیس
تواریخ سے ماخوذ ہے) کے صفحہ ۱۰۷ پر تحریر ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فقط دو اولادیں تھیں ۱۔ حضرت
محمد تقی علیہ السلام ۲۔ جناب فاطمہ۔ اور حضرت امام تقی جواد علیہ السلام کے چار فرزند تھے ۱۔ حضرت امام علی النقی ع
۲۔ ابو احمد موسیٰ مبرقع ۳۔ ابو احمد حسین ۴۔ ابو موسیٰ عمران۔ اور چار دختر تھیں۔

کل سادات رضوی مشہد۔ تہران۔ قم۔ کاشان۔ **ابو احمد موسیٰ مبرقع** ابن محمد ابن علی الرضا علیہ السلام
ہیں۔ اور بطور کلی سادات رضوی چونکہ اولاد امام محمد تقی علیہ السلام ہیں۔ ان کو تقوی بھی کہتے ہیں۔ ابو احمد موسیٰ
اپنے سن بلوغ تک مدینہ میں رہے۔ اور چالیس سال کی عمر ہونے تک کوفے میں مقیم رہ کر۔ قم میں تشریف لائے۔ کچھ
کے لئے کاشان جا کر واپس شہر قم آ کر سنہ ۲۹۶ھ مطابق سنہ ۹۰۹ء فوت ہو کر قم میں ہی دفن ہوئے۔ (سادات رضو
کا نسب اکتیس ۳۱ واسطوں سے حضرت امام رضا علیہ السلام تک) (اور سادات رضوی قم و مشہد و کاشان کا ستائیس ۲۷
سے) اور سادات مشہد و قم کا چوبیس واسطوں سے احمد نقیب القم تک منتہی ہوتا ہے۔ مشہد مقدس میں سادا
محترم رضوی تقوی کے دو خاندان آباد ہیں۔ ایک خانوادہ کا نسب نامہ درج ذیل ہے۔ ۸۔ حضرت امام محمد تقی علیہ
۹۔ ابو احمد موسیٰ مبرقع۔ ۱۰۔ ابو علی محمد اعرج ۱۱۔ احمد نقیب القم ۱۲۔ ابو الحسن موسیٰ ۱۳۔ ابو عبداللہ احمد ۱۴۔ سید
۱۶۔ سید جعفر ۱۷۔ سید ابو محمد ۱۸۔ میر عیسیٰ ۱۹۔ میر ابو الفتح ۲۰۔ میر علی ۲۱۔ میر حسن ۲۲۔ میر بابا ۲۳۔ میر محمد ۲۴۔

شمس الدین محمد ۲۶۔ میر ابوصالح ۲۷۔ مرزا محمد ۲۸ مرزا ابوطالب ۲۹۔ مرزا ابوالقاسم ۳۰۔ مرزا ابوطالب ۳۱۔
یع ۳۲۔ میر غیاث الدین ۳۳۔ مرزا محمد ابراہیم ۳۴۔ مرزا محمد ناظر ۳۵ مرزا محمد مہدی ۳۶ مرزا ہادی ۳۷۔ مرزا
تحویل دار۔ اس خاندان میں ۹۳۲ھ مطابق ۱۵۲۵ء میں میر غیاث الدین رضوی تقوی نے ؎ اور ۱۰۳۸ھ مطابق
میں مرزا ابوطالب رضوی تقوی نے ؎ اور سال ۱۰۲۶ھ مطابق ۱۶۱۶ء میں مرحوم مرزا محسن رضوی تقوی نے
و جو شاہ عباس صفوی کی دختر تھیں) ؎ اور سال ۱۰۳۸ھ مطابق ۱۶۲۸ء مرزا محمد ابراہیم رضوی تقوی نے ؎
املاک نسلاً بعد نسل سادات رضوی تقوی کے لئے وقف کی۔ اور سال ۱۰۸۶ھ مطابق ۱۶۷۵ء میں مرزا ابوصالح
ی مرزا محسن رضوی تقوی نواسہ شاہ عباس نے مدرسۂ نواب کا اجرا کیا۔ اور ۱۰۸۷ھ مطابق ۱۶۷۶ء میں مسجد
ورسال ۱۱۳۵ھ مطابق ۱۷۲۲ء میں میر شمس الدین محمد رضوی تقوی (جو سادات رضوی مشہد میں عالم برجستہ تھے
کتاب وسیلۃ الرضوان تحریر فرمائی۔ سال ۱۱۹۱ھ مطابق ۱۷۷۷ء میں مرزا محمد ابراہیم نبیرۂ میر بدیع جو آستانِ
رضوی کے متولی تھے مقتول ہوئے۔ اس وقت ان کے پسر مرزا محمد ناظر کم سن تھے۔ تب تولیت اس خانوادہ سے
اور عہدہ نظارت ملا۔ پس مرحوم مرزا ہادی نبیرۂ مرزا محمد ناظر رضوی تقوی ناظر۔ آستانِ اقدس کے تحویل دار
اور سادات رضوی تقوی مشہد میں آقائے بزرگ شہیدی جن کا نام مرزا عسکری تھا فرزند حاج مرزا ذبیح اللّٰہ
زا مہدی رضوی تقوی ایسے شہید ہیں کہ مدرسۂ سلیمان خاں میں پڑھ کر درس حاج مرزا محمد باقر مجتہد و درس حاج
شیرازی میں شامل رہ کر فلاسفۂ بزرگ و مشائین میں شمار ہوتے تھے ؎ سادات رضوی تقوی میں آستانِ اقدس
نامی گرامی متولی ہوئے ۱۔ مرزا ابوطالب متولی متوفی ۱۰۳۱ق (۱۶۲۱ء) ۲۔ مرزا بدیع متوفی سال ۱۰۷۴ق (۱۶۶۳ء) ۳۔
ابراہیم متوفی ۱۱۹۱ق (۱۷۷۷ء)۔ نیز ساداتِ رضوی تقوی میں مرزا محمد صادق قرب الٰہی کا مقام رکھتے تھے اور یہ جب
زیارت حرم کے لئے جاتے تھے تو حرم اقدس کے دروازے خود بخود ان کے لئے کھل جاتے تھے ؎ اور سادات
وی میں کچھ لوگ سادات اخوی کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اور وہ اولادِ سید حسن رضوی تقوی سے ہیں۔ جو مقام
رکھتے تھے اور اخوی نام مشہور ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایک دفعہ آقا محمد خان قاجار (خاندان شاہانِ ایران) کے
کو مرض لاحق ہوگیا اور اس کی زندگی سے مایوسی ہوگئی تو آقا محمد خاں قاجار ان آقا سید حسن کے پاس گئے اور عرض کیا
دعا کریں تو میرے بھتیجے کو اسی رات میں آرام ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو اپنا شریک کرلوں گا۔ پس آقائی سید حسن تمام رات
الحاجات میں دعا کرتے رہے۔ تو اسی رات مریض شفایاب ہوگیا۔ خود مریض نے کہا کہ مجھے سید حسن نے شفا دی ہے۔ اس
محمد خاں قاجار نے آقائی سید حسن کو اخوی کہکر خطاب کیا۔ اس وقت سے یہ خاندان اخوی مشہور ہوگیا ؎ اسی طرح کچھ
رضوی تقوی کو ساداتِ قیصر بھی کہتے ہیں۔ جو احفادِ سید محمد رضوی تقوی سے ہیں۔ نیز آقائی حسین بدیعی بھی سادات
کاشان کا ستائیسواں
ا سے ہیں۔ مرحوم ثقۃ الاسلام مرزا باقر مدرس اول آستانِ اقدس بھی رضوی تقوی ہیں۔ ان بزرگوار نے شجرۂ طیبہ سادات
فرمایا ہے۔ اس اخوی خاندان کا شجرۂ نسب درج ذیل ہے ؎ ۸۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۹۔ جناب ابو احمد
۱۰۔ عمران ۱۱۔ عماد الدین ۱۲۔ طاہر ۱۳۔ عماد ۱۴۔ عمران ۱۵۔ عماد الدین کبیری ۱۶۔ طاہر ۱۷۔ امیر یحییٰ ۱۸۔ طاہر ۱۹۔ صالح الدین
۲۱۔ صالح ۲۲۔ جعفر ۲۳۔ حسین ۲۴۔ سید حسن اخوی۔

حصّہ دوئم

(از زید پور تا امروہا و پاکستان)

دانشمندان امروہا

سیّد علی الدین ابن سید سیف الدین ثانی۔ آپ کا سلسلۂ نسب چھبیس ۲۶ واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک بہ تفصیل ذیل منتہی ہوتا ہے۔ سیّد البشر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ (۱) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام زوج البتول عذرا۔ سیدۂ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۲) حضرت امام حسین علیہ السلام (۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (۶) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۷) حضرت امام علی الرضا علیہ السلام (۸) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام (۹) ابو جعفر موسیٰ مبرقع علیہ الرحمۃ (۱۰) ابو المکارم سید احمد (۱۱) ابو علی سید محمد اعرج (۱۲) ابو عبداللہ سید احمد نقیب القم (۱۳) سید یعقوب (۱۴) سیّد عبداللہ زر بخش (۱۵) سید زید شہسوار (۱۶) سید محمود (۱۷) سید ابراہیم (۱۸) سید عبدالعزیز (۱۹) سیّد زید ثانی (۲۰) سید نصر اللہ (۲۱) سید داؤد نصر (۲۲) سید سیف الدین اوّل (۲۳) سید حسن (۲۴) سید عبدالمجید (۲۵) سید سیف الدین ثانی (۲۶) سید علی الدین (۲۶) سیّد علی الدین ابن سید سیف الدین ثانی۔ صاحبِ علم و فضل۔ وارثِ مال و منال ذی عزت ذی وقار۔ مثل آبائے کرام مقیم جادۂ حق۔ تقریباً ۸۴۰ھ ۱۴۳۶ء میں تمام متروکۂ آبائی سے اپنے برادر خورد سید ضیاء الدین عرف سید ضیا کے حق میں دست بردار ہو کر جونپور مسکن گزیں ہو گئے۔ آپ کے ایک فرزند سید خیر الدین تولد ہوئے (۲۷) سیّد خیر الدین ابن سید علی الدین۔ عالم و دانا۔ خوش اقبال مرفہ الحال اپنی جاگیر نہٹور ضلع بجنور میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے ایک فرزند رشید سید داؤد عرف پیارے عقب رہے۔

(۲۸) سید داؤد عرف سید پیارے ابن سید خیر الدین۔ عارف و عالم۔ بمقام نہٹور مقیم رہے۔ ایک فرزند سید محمد عرف سید منگن عقب رہے۔ (۲۹) سید محمد عرف سید منگن ابن سید داؤد علیم فہیم نہٹور میں مقیم رہے۔ ایک فرزند نامور سید محمد سعید خاں عقب رہے (۳۰) سید محمد سعید خاں ابن سید محمد۔ رفیع و جلیل۔ تمام کتب تواریخ میں آپ کا نام نامی لفظ خاں کے ساتھ مختص ہے جبکہ ردا جاً۔ اولوالعزم۔ بہادر اور سرکردہ لوگوں کو ہی شاہان وقت کی طرف سے خطاب خان سے سرفراز کیا جاتا تھا۔ نیز پرگنہ رجب پور میں آپ کی جاگیر بھی تھی۔ آپ نہٹور میں مقیم رہے۔ اہل نہٹور آپ کے علم و فضل سے فیضیاب ہوتے رہے۔ آپ کے فرزند نیک نام سید العلماء زبدۃ الفضلا حاجی سید محمد اشرف دانشمند ہوئے (۳۱) سید العلماء زبدۃ الفضلاء حاجی سید محمد اشرف ؔدانشمند ابن سید محمد سعید خاں۔ آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۹۶۵ھ ۱۵۵۷ء میں بمقام نہٹور ہوئی۔ آپ فقیہہ و فاضل عالم جیّد۔ باعمل بے بدل۔ روشن دل۔ روشن خیال، بلند نفس بلند کردار۔ اخلاق حسنہ سے آراستہ،

نبرِ سعادت کے خزینہ دار۔ اسلاف کی زینت اور باقیات الصالحات نسلاً بعد نسلٍ محب حیدر کرار و آل اطہار تھے۔
ملا محمد مشہدی جو حضرت مخدوم سید شرف الدین شاہ ولایت قدس سرہٗ کی نسل میں آٹھویں پشت پر ہیں اپنی کتاب اسراریہ
سنہ ۱۰۶۵ھ ۱۶۵۷ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سید اشرف کو دیکھا تھا۔ عالم و فقیہ اور بزرگ سادہ تھے۔ مجھ پر لطف و
عنایت رکھتے تھے۔ سنا ہے کہ ایک دن ان کے سامنے ایک ایسے لڑکے کو لایا گیا جس کے پاؤں میں کجی تھی۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ
دعا فرمائیں کہ اس بچے کا پاؤں ٹھیک ہو جائے۔ آپ نے اس بچے کا پاؤں اپنے دست مبارک میں لیکر بچے سے فرمایا کہ۔ لڑکے پاؤں ٹھیک
کر۔ یہ فرمانا تھا کہ پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ میں نے احتضار کے وقت ان جناب سے کہا کہ۔ سید صاحب آپ تو بڑے متبرک ہیں اور آپ کا
وجود بڑا مغتنم ہے۔ تو آپ نے نہایت سادگی سے فرمایا۔ کہ ہاں۔ مجھ جیسے آدمی کا ملنا دشوار ضرور ہے۔ پس یہ سخن سادہ بالکل
صحیح و درست تھا۔ الغرض آپ نہٹور میں رہ کر تحصیل علم و علمی مشاغل میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ اعلیٰ مرتبۂ علم حاصل کیا۔ آپ نے
ایک عقد نہٹور میں کیا تھا کہ اس منکوحہ کی اولاد نہٹور میں رہی اور ان میں اہل علم و فضل موجود ہیں۔ پھر آپ سنبھل تشریف لے گئے۔
مخزنِ علماء و فضلاء و مشائخ تھا۔ وہاں صاحبانِ علم و فضل و کمال کے ہم نشین رہے۔ یہاں تک کہ اکابر علمائے کرام مثل سید محمد میر عدل
امروہوی علیہ الرحمۃ اور مشائخ عظام مثل شیخ سلیم چشتی وغیرہ بالخصوص سید تاج الدین سنبھلی سے روابط و روابط قائم ہوئے۔
پس آپ نے سنبھل میں اسی خاندان سید تاج الدین میں دوسرا عقد کیا۔ کہ اس زوجہ سے میران حاجی سید محمود تولد ہوئے ۔
(واضح ہو کہ کتاب شجرات سادات امروہہ کی یہ تحریر مشتبہ ہے کہ "(ان کی زوجہ ثانیہ از خاندان مشائخ تھیں") اور نیز یہ کہ (میران
حاجی سید محمود کی شادی شیخ تاج الدین سنبھلی کی دختر سے ہوئی تھی مگر کتاب نظام التواریخ اور کتاب منتخب التواریخ مولفہ ملا
عبدالقادر بدایونی کے صفحہ ۲۱ اور صفحہ ۵۷۵ پر ان سید تاج الدین کا نام نامی بالتصریح لفظ سید کے ساتھ مرقوم ہے۔ جس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سید تاج الدین سادات کرام اور مشائخ عظام میں سے تھے۔ جن کی صاحبزادی فیروزہ خاتون سے میران حاجی
سید محمود کی شادی ہوئی) الحاصل سید العلماء موصوف نہ صرف عالم دین تھے بلکہ پشتینی رئیس و جاگیردار بھی تھے۔ کہ قبل سنہ ۹۸۳ھ
۱۵۷۵ء پرگنہ رجب پور میں آپ کی جاگیر تھی۔ اور آپ ایک عالم جیّد صاحب علم و فضل۔ زاہد و متقی فقیہ عظیم المرتبت۔ شریف و نجیب
بزرگ تھے۔ چونکہ اپنے علمی تبحر اور اصابت رائے کی بناء پر دربار شاہنشاہ ہند سے خطاب دانشمند سے سرفراز تھے اور یہ خطاب
عہد مغلیہ و عہود سابقہ میں ان علماء و فضلا کو جنہیں تبحر علمی حاصل ہوتا تھا۔ عطا ہوا کرتا تھا۔ الغرض سید العلماء سید محمد اشرف دانشمند
کی جاگیر رجب پور۔ امروہہ سے قریب تھی۔ اور امروہہ میں اولاد شاہ شرف الدین قدس سرہٗ سنہ ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء کے قبل سے
آباد تھی۔ اور ہم مشرب و ہم مذہب ہونے کی وجہ سے آپس میں میل جول اور ربط و ضبط تھا۔ لہٰذا آپ نے اور آپ کے صاحبزادے
میران حاجی سید محمود نے سادات امروہہ کی شرافت و نجابت و مذہب و ملت سے متاثر ہو کر امروہہ میں سکونت کا قصد کیا۔ اور
امروہہ کے پیرزادگان صاحبان سے کہ وہ بھی قدیم ساکن امروہہ تھے ــــــــــ یہ زمین خریدی جہاں اب محلہ دانشمندان
واقع ہے۔ چنانچہ اس وقت تک اس محلے کے چاروں طرف اسی خاندان پیرزادگان کی اراضیات ملحق ہیں۔ بعد چندے اس اراضی کے
کچھ حصے پر عہدِ شاہجہاں بادشاہ دہلی میں سید العلماء حاجی سید محمد اشرف دانشمند نے اپنا مکان تعمیر کرایا۔ اس مکان کی تعمیری
تاریخ دار الخیر ہے جس سے سنہ ۱۰۴۶ھ مطابق ۱۶۳۶ء کے اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ اس مکان کے
حدود اربعہ یہ تھے۔ سید مظہر حسن ابن سید نذر علی کی زنانی حویلی کی جنوبی سڑک متصل اٹھ دری معہ مکان حکیم سید منیر حسین رہا
سے شرقی گلی تک معہ دالانوں کے مکانات کے شمالی گلی تک سب شامل تھے۔ مکان سے ملحق ایک پائیں باغ بھی تھا جس میں پختہ

چنانچہ وہ کنواں آج بھی موجود ہے اور رہٹ کا کنواں مشہور ہے۔ جیون کے امام باڑے اور راونہ رانڈوں کے امام باڑے کی
کی زمین پر قاضی سید محمد فیاض کی اولاد کا دیوان خانہ تھا۔ جو بعد میں کچھ بذریعہ وراثت اور کچھ بذریعہ خرید سید مظہر حسن
قبضے میں رہا۔ الغرض سید العلما، حاجی سید محمد اشرفؒ دانشمند نے سنہ ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء میں رحلت فرمائی۔ ایک فرزند میر
حاجی سید محمود تولد ہوئے تھے جن کا انتقال بموجب تحریر اسراریہ سنہ ۱۰۳۲ھ مطابق سنہ ۱۶۲۲ء میں اپنے والد بزرگوار کی ح
میں ہو گیا تھا اور ان کے دو فرزند حاجی میران سید عصمت اللہ و حاجی سید محمد عقب رہے ۔ خارجاً سنا گیا ہے کہ قبر آگرے میں

(۳۲) حاجی میران سید محمود ابن سید العلما، حاجی سید محمد اشرفؒ دانشمند۔ آپ عارف زمانہ مشہور
صوفیائے کرام و علمائے عظام امروہہ سے تھے۔ مولف اسراریہ شیخ صالح ملتانی کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ شیخ صالح ملتانی
مجھ سے کہا کہ سید محمود امروہوی مرید اور داماد سید تاج الدین سنبھلی کے تھے۔ علوم صوفیہ سے بہرہ مند تھے۔ اور
(شیخ صالح ملتانی) سے محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ بیمار ہوئے اسی بیماری میں دہلی سے امروہہ پہنچے (اور سید اشرف سے
میں گفتگو کی کسی کو یہ نہ معلوم ہوا کہ باہم کیا گفتگو ہوئی۔ سید محمود نے اسی سال انتقال کیا۔ کہ سال سنہ ۱۰۳۲ھ مطابق سنہ ۱۶۲۲
تھا۔ سید محمود کو اپنی بیماری کے زمانے میں لیموئے ترش کی خواہش ہوئی۔ تو کسی کو باغ میں بھیجا کہ لیموئے ترش ڈھونڈ کر
آدمی گیا اور لیمو بہت ڈھونڈا مگر نہ ملا۔ تو واپس آکر کہا کہ لیمو کا موسم ختم ہو چکا ہے۔ لیمو نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا۔ پھر جا
میری طرف سے درخت سے کہو کہ لیمو دے۔ وہ آدمی اس دفعہ جا کر لیموئے آیا۔ اور جس طرح دادا سید عبداللہ نے
اسی طرح پوتے ثمر بخش ثابت ہوئے۔ کہتے ہیں کہ شیخ عبدالباقی نے (جو سید تاج الدین کے دوستوں میں سے تھے اور مکہ
میں مقیم تھے) لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں اور سید محمود روضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں زیارت میں مشغول تھے کہ خواب میں
یہ واقعہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو مخاطب کر کے اپنا ہاتھ سید محمود کی پشت
اور فرمایا۔ هٰذا وَلَدُكِ حقیقةً اور اس کلمے کی تین دفعہ تکرار کی۔ اور ان ہی سید عبدالباقی نے
کہ سید محمود نے مجھ سے کہا کہ ایک روز میں روضۂ اقدس میں متوجہ زیارت تھا کہ تین دفعہ میرے کانوں میں یہ آواز آئی
نُبَلِّغُكَ یا وَلَدِی۔ نیز صاحب اسراریہ لکھتے ہیں کہ میرے شیخ طریقت خواجہ عبداللہ سید محمود کو بہت نیک شمار کر
اور دونوں آپس میں میل جول رکھتے تھے۔ میں نے (صاحب اسراریہ نے) فارسی عربی سید محمود ہی سے پڑھی ہے اور میں نے
والد بزرگوار اور انکے دونوں بیٹوں کو دیکھا ہے۔

الغرض حاجی میران سید محمود نے سات حج کئے تھے۔ اور کئی دفعہ زیارات حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام
ہوئے۔ آپ کا عقد فیروزہ خاتون دختر سید تاج الدین سنبھلی سے ہوا تھا۔ اور یہ معظمہ بہت ہی ذی عزت صاحب وقار
تھیں۔ محلات شاہی میں بھی بہت اثر و رسوخ اور قدر و منزلت رکھتی تھیں۔ شاہنشاہ ہند کی ملکہ نور جہاں ان سے خا
عقیدت رکھتی تھی اور عنایات و توجہات خاص سے پیش آتی تھی۔ اسی بنا پر بی بی فیروزہ خاتون کو موضع سکیت نوح پانی
جاگیر بسلسلۂ دعاگوئی دوام عطا ہوئی تھی۔ اور وہ جاگیر سید سجاد علی ابن سید بہادر علی (من ابنائے قاضی سید محمد ف
ترکہ میں ملی تھی۔ جو کہ سید ولایت حسین ابن سید سجاد علی نے اپنے زمانے میں فروخت کی۔ ان محترمہ بی بی فیروزہ خا
زمانے سے ہی امروہہ میں عزاداری امام مظلوم بالاعلان ہونے لگی۔ الغرض حاجی میران سید محمود نے بقول صاحب

بعض موثق ومعتبر حضرات پیرزادگان سے یہ روایت بھی معلوم ہوئی کہ حاجی میران سید محمود کے ایک بھائی اور بھی تھے۔ جن کا نام سید جمال تھا وہ لاولد رہے اور بعد وفات چھوٹے روضے میں یعنی قبرستان نزد درگاہ شاہ ابن بدر چشتی علیہ الرحمۃ میں دفن ہوئے قبر شاہ ابنؒ کے احاطے کی پشت پر جانب غرب آج تک موجود ہے۔ اور اسی نسبت سے حاجی میران سید محمود کا قبرستان بڑا روضہ اور سید جمال والا قبرستان چھوٹا روضہ آج تک مشہور چلا آتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حاجی میران سید محمود کے دو فرزند تولد ہوئے۔ ایک حاجی میران سید عصمت اللہ دوسرے حاجی سید محمد۔

(۳۳) حاجی سید محمد خلفِ اصغر حاجی میران سید محمود۔ آپ نے عارف باللہ ہوکر دنیا و ما فیہا سے تعلق قطع فرمایا تھا۔ آپ کئی دفعہ حج و زیاراتِ حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام سے شرفیاب ہوئے اور بعد میں گوشہ نشینی اختیار فرمالی۔ کہتے ہیں۔ کہ خزانہ ہائے غیب پر دست رس رکھتے تھے۔ (مولف کتاب اسراریہ لکھتے ہیں کہ حاجی سید محمد پسر خورد حاجی میران سید محمود تھے۔ ۱۰۶۲ھ مطابق ۱۶۵۱ء میں رحلت فرمائی) آپ نے ایک مسجد و چاہ پختہ تعمیر کرائی تھی۔ جو اولادِ سید تاج محمود خاں کے قبضے میں ہے۔ اور متصل مکانِ داروغہ سید اعجاز حسن واقع ہے۔ ان کا مزار اسی مسجد میں ہے۔ وہاں دو قبریں ہیں سنا ہے کہ ایک قبر ان کی ہے اور دوسری قبر ان کے فرزند کی ہے۔ جو اپنے پدر بزرگوار کے سامنے ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور بعض ثقہ حضرات سے یہ بھی سننے میں آیا کہ یہ قبر ان کی اہلیہ محترمہ کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۳۴) **حاجی میران سید عصمت اللہ خلفِ اکبر حاجی میران سید محمود۔** کتبِ معتبرہ۔ مقاصد العارفین۔ ثمرات القدس۔ اسراریہ۔ اور تاریخ امروہہ (عباسی) سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۰۲۰ھ مطابق ۱۶۱۱ء میں اور وفات تقریباً ۱۱۰۰ھ مطابق ۱۶۸۸ء میں ہوئی۔ حاجی صاحب موصوف بڑے نامور صوفیانِ کرام میں سے تھے۔ صاحبِ اسراریہ نے شیخ جلال سنبھلی مرید سید تاج الدین سنبھلی کے حالات میں لکھا ہے کہ شیخ جلال کے فرزند سید جمال سے حاجی میران سید عصمت اللہ نے فرمایا۔ کہ مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے بشارت ہوئی ہے کہ تو میرا مرید ہو جا۔ اور حاجی میران سید عصمت اللہ ابن حاجی میران سید محمود امروہوی۔ صالح نیک نہاد تھے اور صحیفۂ کاملہ از مولفاتِ خاصہ حضرت امام زید العابدین علیہ السلام ان کو کسی عزیز سے ملی تھی۔ نیز حاجی میران سید عصمت اللہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے سات سال سے درد جگر ہوا کرتا تھا۔ بعض اوقات قریب مرگ ہو جایا کرتا تھا۔ ایک رات دہلی میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اور میں نے اپنے بزرگوں کی روحانیت کا یقین کامل کر کے سوچا کہ اگر میں آئمہ عظام علیہم السلام کی نسل سے ہوں تو میرے بزرگ ضرور میری دستگیری کرتے اور اگر آج میرے بزرگوں نے میری دستگیری کی تو بہتر۔ ورنہ میں خود کو ہرگز سید نہ کہوں گا۔ اور اسی خیال میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے میدان میں ایک بہت بڑا باغ ہے اور اس میں ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور بہت سے علماء و فضلا ان کے دائیں بائیں کھڑے ہیں اور ان بزرگ کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ اسے پڑھ رہے ہیں۔ اور میرے ہاتھ میں ایک مجموعہ رمل و نجوم ہے۔ اور منتظر تخاطب کھڑا ہوں۔ ناگاہ ان بزرگ نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا کتاب ہے میں نے وہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیدی۔ ان بزرگوار نے میری کتاب کو کھول کر دیکھا اور فرمایا یہ کتاب کسی کام کی نہیں بیکار ہے اور نفع رساں نہیں۔ پس میں نے پوچھا کہ میں کیا کروں۔ تب ان بزرگ نے ایک کتاب میرے ہاتھ میں دی اور فرمایا۔ کہ یہ کتاب تمہارے جد کی لکھی ہوئی ہے اسے پڑھا کرو۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی کتاب ہے تو فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی صحیفۂ کاملہ ہے۔ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے عمر بھر میں صحیفۂ کاملہ کا نام

نہ سنا تھا۔ پس میں اس کتاب کی تلاش میں مصروف ہوا۔ آخر کتب خانۂ حکیم تقرب خان میں اس کتاب کے موجود رہنے کا
پتہ لگا۔ (حکیم تقرب خان کی بابت کتاب عمل صالح میں لکھا ہے کہ حکیم داؤد ابن حکیم عنایت اللہ۔ شاہ عباس صفوی بادشاہ
کا طبیب خاص اور مقرب تھا۔ جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو کچھ دنوں خانہ نشین رہ کر مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ چلا گیا اور
سندھ کے راستے شاہجہاں کے سترھویں جلوس سنہ ۱۰۵۳ھ مطابق سنہ ۱۶۴۳ء میں ہندوستان چلا آیا۔ فنِ طبابت میں
ہونے کی وجہ سے دربار شاہی میں یہاں تک قرب حاصل کیا کہ پنجہزاری منصب اور تقرب خاں کا خطاب پایا۔) بہرحال
حاجی میران سید عصمت اللہ کو پتہ چلا کہ صحیفہ کاملہ کا نسخہ حکیم تقرب خاں کے پاس ہے۔ تو آپ نے ایک رقعہ لکھ کر حکیم تقرب
کو دیا۔ انہوں نے کہا کہ صحیفہ تو میرے پاس ہے مگر میں کسی غیر کو نہیں دوں گا۔ آپ نے کہا کہ میں فرزندانِ آئمہ علیہم السلام
ہوں اور ان ہی کے حکم سے مانگتا ہوں۔ اگر آپ کو یقین آئے تو بہتر ورنہ جو کچھ مجھسے کہا گیا ہے آپ سے بھی کہا جائے گا
کہا اگر ایسا ہوگا تو دیدوں گا۔ پھر ایک ہفتے کے بعد اس کے مکان پر جا کر صحیفہ طلب کیا۔ تو گھر میں سے بعینہٖ وہی صحیفہ جو میں
میں دیکھا تھا مجھے نقل کرنے کے لئے بھیجدیا۔ اور کہا۔ کہ مجھے بھی معلوم ہوگیا کہ تمہارا خواب سچا ہے۔ میں شکرِ خدا بجالا کر اس
مطالعے اور نقل میں مصروف ہوگیا۔ اسی روز سے میرے مرض میں کمی ہونے لگی۔ لیکن چونکہ وہ کتاب صحیح خوش خط اور
مجھ کو اس کتاب سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ پس ہر رات آئمہ علیہم السلام سے اصل نسخے کے عطا کرنے کی التجا کر کے سویا کرتا تھا
انیسویں رات میں خواب میں دیکھا۔ ایک وسیع صحرا ہے اور اس میں ایک قلعۂ عظیم ہے۔ جس میں ایک عالی شان شاہانہ
معلوم ہوا۔ کہ دربارِ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے۔ دروازے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سب طرف پیرانِ معمّر
باعمامہ ہائے کلاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں راہداری میں منتظر ہوا۔ اور ہرچند کوشش کی کہ کوئی میری خبر پہنچا دے۔ مگر کسی
نہ کی۔ پس وہی وسوسہ میرے دل میں پھر پیدا ہوا کہ اگر میں ان کی اولاد میں سے ہوتا۔ تو یہ تغافل نہ ہوتا۔ اسی اثنا میں میرا
بھائی حاجی سید محمد (جو فوت ہوچکا تھا) نمودار ہوا۔ اس کو دیکھ کر میں منفعل ہوا۔ اور خود کو چھپانا چاہا۔ مگر اس نے مجھ کو
اور پوچھا کہ یہاں کیوں کھڑے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ کوئی میری خبر نہیں پہنچاتا۔ اس نے کہا۔ فرزندوں کو خبر کی کیا ضرورت
میرا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ عورتوں اور مردوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں اور بچوں کا ایک بڑا مجمع ہے
سب خاموش ہیں۔ اس وقت میرے دل نے کہا کہ حضرتِ امام علیہ السلام حالت مشاہدہ میں ہیں۔ اور باہر آنے والے ہیں
جماعت میں اپنے باپ دادا کو بھی دیکھا۔ چونکہ اپنی طرف کسی کو متوجہ نہ پایا باہر آگیا اور راہداری میں صحیفے کی نقل کرنے
ہوگیا۔ اسی اثنا میں غلغلہ اٹھا اور حضرتِ امام بانورانیتِ تمام سبز نقاب ڈالے ہوئے (کہ سوائے آنکھوں کے بدن شریف
حصّہ نہ دکھتا تھا) برآمد ہوئے اور کرسی پر بیٹھ گئے۔ سب لوگ باادب ہر طرف کھڑے ہوگئے۔ کسی میں دم مارنے کی طاقت
میں بھی کتاب ہاتھ میں لیکر بخوف تمام پہنچ گیا۔ اور دلیری کر کے پائے مبارک پر گر گیا۔ آپ نے اپنی انگشتِ شہادت سے
کا حکم دیا۔ میں سامنے کھڑا ہوگیا۔ فرمایا۔ صحیفہ کتنا لکھا ہے۔ میں نے اپنا لکھا ہوا جزو حضرت کے دست مبارک میں دے دیا
کہ یہاں تک لکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ بس اب مت لکھو۔ میں نے سمجھا کہ غصّے سے منع کیا ہے۔ تو مجھ کو بڑا ہراس ہوا۔ آپ
کہ اس اصل کتاب کو میں نے تجھ کو بخشا۔ میں نے ابھی سوچا ہی تھا کہ اصل مالک تو تقرب خاں ہے۔ کہ ناگاہ حضرت نے تقرب خاں
فرمایا۔ کہ تیرے پاس دوسرا نسخہ ہے۔ میں نے یہ نسخہ اس فرزند کو بخش دیا۔ مجھ سے فرمایا۔ کہ چند دعائیں اور بھی ہیں۔ ان کو
الغرض صبح کو میں نے یہ سب ماجرا لکھ کر تقرب خاں کو پہنچا دیا۔ اس نے کہا کہ یہ نسخہ میں نے تمہیں دیا۔ اس کی پشت پر لکھ دیا

۱۲ رجب ۱۰۹۶ھ (۱۶۹۰ء) حسب الارشاد امام علیہ السلام اس نسخے کو تقرب خاں نے سید عصمت اللہ کو ہبہ کر دیا۔ میں نے تقرب خاں سے کہا کہ آپ کے طفیل میں اس نعمت سے مشرف ہوا ہوں۔ احسان مند ہوں۔ تو اس نے کہا کہ میرا کچھ احسان نہیں ہے۔ مجھ سے دلایا۔ میں نے دیدیا۔ بعدش مجھے اس کے پڑھنے کی ترکیب کی فکر ہوئی۔ پس ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک جوان سید زادہ کہہ رہا ہے کہ حصولِ مہمات کے لئے۔ انتہا اس کے پڑھنے کی دو سو مرتبہ ہے۔ آٹھ روز میں بارہ ختم کرنے چاہئیں اور اس کا ثواب بارہ امام کی ارواحِ طیبہ کو پہنچانا چاہیئے۔ جب میں سو کر اٹھا تو یہی عمل کیا۔ پس بیماری میں تخفیف ہوئی اور دو تین روز میں بالکل اچھا ہوگیا۔ الغرض حاجی میران سید عصمت اللہ نے تقریباً ۱۱۰۰ھ مطابق ۱۶۸۸ء میں رحلت فرمائی اور تین فرزند عقب رہے۔ ۱ میران سید رحمت اللہ ۲ سید عزت اللہ ۳ سید فتح رفیق۔ بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سید عزت اللہ و سید فتح رفیق کے اعقاب میں کوئی باقی نہ رہا۔

(۳۴) **میران سید رحمت اللہ** ابن حاجی میران سید عصمت اللہ۔ عالمِ وقت قائم بالجادۂ حق۔ تفصیل تو نہ معلوم ہوئی۔ مگر ایک دیرینہ روایت سے جو قاضی سید محمد فیاض کے حال میں درج ہے۔ یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کا عقد دہلی میں کسی ایسے صاحبِ اختیار و مقدرت خاندان میں ہوا تھا کہ قاضی سید محمد فیاض اپنے ماموں کی توسط سے گجرات کے قاضی مقرر ہوگئے۔ بہرحال آپ کے چھ فرزند تولد ہوئے۔ ۱ سید برکت اللہ ۲ سید تاج محمود خاں ۳ قاضی سید محمد فیاض ۴ سید علی اشرف ۵ سید حمد اللہ ۶ سید قدرت اللہ۔ اور یہ سب کے سب منصبدار شاہی تھے۔ نیز ان کے اخلاف میں بھی اکثر منصبدار جلیل القدر با عزت و توقیر ہوئے۔ (۳۵) **سید برکت اللہ** ابن میران سید رحمت اللہ۔ موصوف اپنی جاگیر موضع جالب نگلہ پرگنۂ مرادآباد میں ڈاکوؤں اور چوروں سے نہایت دلیری سے مقابلہ کر کے قتل و شہید ہوئے۔ آپ کے ایک فرزند سید علی رضا عقب رہے (۳۶) **سید علی رضا** ابن برکت اللہ۔ آپ عالمگیر اورنگ زیب کے لشکر میں ملکِ دکن میں جاکر فوت ہوئے۔ بلا عقب رہے۔ (۳۵) **سید تاج محمود خاں** ابن میران سید رحمت اللہ۔ صاحبِ جاہ و حشمت ثروت و دولت و تمکنت و علم منصبدار داخل چوکی سینتیس ہزار دام۔ فوج شاہی سرکار نواب نظام الملک آصفجاہ کے بخشی تھے (یہ نظام الملک ۱۱۲۹ھ مطابق ۱۷۱۶ء میں امروہہ و مرادآباد کے حاکم اعلیٰ تھے) آپ کی ولادت تخمیناً ۱۰۹۱ھ مطابق ۱۶۸۰ء میں ہوئی۔ دیہات کثیرہ علاقۂ کبیر از پرگنہ امروہہ۔ رجب پور۔ نگری۔ بچھراؤں۔ سلیم پور۔ سہسوان و چہار چک رستم پور وغیرہ اپنے دست بازو کی قوت سے حاصل کئے۔ اور اپنی جاگیر و معافی کو باوجود صاحب اولاد ہونے کے۔ اپنے بھائیوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ ایک حصہ بھائیوں کے حصے کے برابر اپنے واسطے۔ اور ایک حصہ مساوی برائے مصارف حاضری دربار شاہی و سفر دربار۔ سیر و شکار رکھا اور باقی حصص بحصہ مساوی اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دیئے (یہ حقیر مولف متفق نہیں کیونکہ ان کے سب بھائی غیور و مالدار تھے۔)

مورخین اخبارِ سابقہ و واقفانِ حالاتِ گذشتگان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ رئیسِ جلیل الشان۔ سرآمد خاندان میران سید محمود جدِ امجد ساکنان دربار کلاں کے انتقال کے بعد حسبِ قانون و ضابطۂ فرمانروایانِ وقت جملہ دیہات معافی و تعلقات جاگیر اہالیان شاہی نے ضبط کر لئے۔ چونکہ ورثائے موصوف مرحوم سے اس وقت وہاں حاضر دربار کوئی نہ تھا۔ پس اسوقت فرمان عالی بحالی جاگیر مضبوطۂ مذکورہ کا بنام سید تاج محمود خاں کے صادر ہوگیا۔ بعد میں جب وارثان مرحوم ممدوح نے خبر پائی تو دارالاقامۂ شاہجہان آباد پہنچے اور سید تاج محمود سے رجوع کیا۔ معدنِ مروت سید تاج محمود خاں نے ہمدردی وطن دوستی کی وجہ سے اپنے منافع و تمتع سے قطع نظر کر کے فرمان عطیۂ شاہی حسب قواعد بنام ورثائے متوفی منتقل کر دیا۔ اگرچہ بہت سے

فرامین شاہی اور پروانہ جات ان کے نام سلاطینِ نامدار اور اہالیانِ دولت کے صادر ہوتے۔ مگر بہ سبب مرورِ زمانہ سب تلف ہوگئے۔ چند دستیاب ہوئے جن کی نقل طولِ کتاب کا سبب ہوگی۔ بہرحال آپ ایک رئیس ذی اقتدار اور صاحب علم خیر تھے۔ چنانچہ محلہ سدد کی جامع مسجد کیقبادی کی مرمت جب ۱۱۶۴ھ مطابق ۱۷۵۰ء میں ہوئی تو آپ نے بھی نمایاں حصہ لیا

حالات ازدواجت و مناکحت تو نہ معلوم نہ ہوسکے۔ مگر بعض بزرگوں کے قول کے مطابق آپ کا نکاح بمقام تاراگڈھ۔ نواح اجمیر میں کسی صاحبِ دولت کی دختر سے ہوا تھا۔ جو حضرت شاہِ ولایت شاہ شرف الدینؒ کی اولاد میں تھیں (لمولفہ۔ شاہ ولایت شاہ شرف الدینؒ کی کسی اولاد کا اجمیر میں ہونا تو محلِ تامل ہے۔ البتہ قاضی سید عبدالوالی ابن قاضی سید عبدالدائم رضوی نقوی زید پوری سیتاپوری کی اولاد تاراگڈھ اجمیر میں موجود تھی) الغرض اس منکوحہ سے دو دختر اور دو پسر سید غلام احمد خاں اور سید عبداللہ عرف تاج محمودِ ثانی تولد ہوئے آپکے تصرف میں ایک حرم بھی تھی جس سے ایک دختر تولد ہوئی۔ بطن منکوحہ کی ایک دختر کا عقد سید احمد رضا خاں ابن قاضی سید محمد فیاض دانشمند اپنے بھتیجے سے کیا اور اپنے داماد کو بارگاہِ سلطانِ وقت میں لے گئے۔ اور سید احمد رضا خاں کی خاندانی عزت اور سید تاج محمود خاں کی قربت کی وجہ سے بارگاہِ سلطانی سے خطاب اور خلعتِ گرانبہا و منصب و جاگیر خدمت سوانح نگاری۔ مرادآباد و بریلی۔ باضافۂ شیرکوٹ و کرت پور بمشاہرۂ چھ سو روپیہ ماہوار سوائے جاگیر کے عطا ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمد حسین ابن سید محمد ماہ ساکن گھیر کرم علی خاں سے ہوا جن کے بطن سے سید کرم علی خاں تولد ہوئے اور دختر بطن حرم عابدہ خاتون کا عقد سید محمد علی ابن سید منتجب ابن سید ماکھن محلہ مچھر ہٹہ سے ہوا۔ (۳۶) سید غلام احمد خاں۔ ابن سید تاج محمود خاں موصوف دولتِ ترکۂ پدری سے مرفہ الحال اور درجہ معیشت سے فارغ البال تھے۔ اپنے ایام حیات بہ عیش تمام گذارے۔ نیز حسب یادداشت منصبداران و جاگیرداران جو عہد محمد شاہ۔ بادشاہ دہلی میں مرتب ہوئی تھی۔ اور مولانا مولوی حاجی سید اعجاز حسین صاحب ابن سید محمد علی حسن صاحب محلہ گذری کے پاس سے دستیاب ہوئی اس میں ان کا اور انکے بیٹوں کا منصب اس طریقہ پر لکھا ہے۔ سید غلام احمد خاں وغیرہ پسران سید تاج محمود مرحوم داخل چوکی چوبیس ہزار دام بموجب واگذاشت بجاگیر غلام مرتضیٰ وغیرہ پسران تنخواہ شد۔ مشارٌ الیہ بارہ ہزار دام۔

غلام حسن بارہ ہزار دام سدس خریف تنخواہ۔ آپ کی ازدواج کا حال تو نہ معلوم ہوا مگر دو دختر اور تین پسر ۱ مولوی سید ہمایوں بخت ۲ سید غلام مرتضیٰ عرف میمون بخت ۳ سید غلام حسن عرف سعادت بخت۔ تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید علی رضا ابن سید احمد رضا خاں دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید شجاعت علی ابن سید ہزبر علی ابن سید غضنفر علی محلہ گذری سے ہوا۔

(۳۷) مولوی **سید ہمایوں بخت** ابن سید غلام احمد خاں۔ حافظ قرآن۔ عالم علم ادیان۔ منصبدار ذی وقار۔ موقر پیشگاہِ والیان ملک تھے۔ یادداشتِ عہد محمد شاہ میں ان کا منصب جلو قدیم درج ہے۔ ان کے نام کے تحت بارہ ہزار چھ سو دام لکھے ہوئے ہیں۔ آپ کا عقد دختر قاضی سید عنایت محی الدین ابن قاضی سید عبدالصمد محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ کوئی اولادِ نرینہ باقی نہ رہی۔ ایک دختر معروف بی بی کلو کو چھوڑا تھا۔ جن کا عقد سید کریم بخش خاں عرف منو ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند سے ہوا۔ اور یہ دختر پدر بزرگوار کے بعد تمام ترکۂ پدری شوہر کے گھر لے گئیں۔ (۳۷) **سید غلام مرتضیٰ** عرف میمون بخت ابن سید غلام احمد خاں۔ اہل خاندان میں ممیز و معزز تھے۔ آپ کا عقد اجداد سید عارف علی و سید اشرف علی احاطہ شرقی محلہ جھیوڑہ کی دختران میں سے کسی سے ہوا تھا۔ تین دختر اور دو پسر ۱ سید کریم بخش خاں عرف منو ۲ سید

رحیم بخش عرف بسنا تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید غوث علی ابن سید روشن دل دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید حسین رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید فضل علی عرف لکھوا ابن سید شجاعت علی محلہ گذری سے ہوا۔ (۳۸) **سید کریم بخش خاں** عرف مُنّوا ابن سید غلام مرتضیٰ۔ صاحب جلال و اقبال و حشمت و اقتدار قبیلے میں ذی وقار تھے۔ یادداشت عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی فراہم کردۂ مولانا سید اعجاز حسن صاحب قبلہ میں لکھا ہے۔ کہ عالمگیر ثانی کے وقت (۱۱۶۹ھ مطابق ۱۷۵۵ء) میں پانصدی ذات پچاس سوار کے منصبدار تھے۔ اور خطاب خانی سے سرفراز تھے۔ ابتدائی عملداری سرکار انگلشیہ (۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۱ء) میں جانب جنوب شہر متصل رائے پور حکام نے فوجی چھاؤنی بنانی قرار دی اور عمارات انگریزی کوٹھی و بنگلے تعمیر کئے اور ایک پلٹن معہ آلاتِ حرب و توپ خانہ و سامان متعلقہ اس میں مقیم ہوئی۔ ان سید کریم بخش خاں نے مراسم اتحاد و اخلاص پیدا کرکے شرف خصوصی حاصل کیا۔ کچھ عرصے بعد یہ جگہ مسترد ہوگئی اور فوج کو کہیں اور جانے کا حکم ہوا۔ افسرانِ فوج نے سامان ضروری تو ساتھ لیا اور باقی سامان سید کریم بخش خاں کی سپردگی میں دے دیا۔ اور چوکیدار رکھنے کا حکم دے دیا۔ تب انہوں نے دس چوکیدار ملازم رکھ کر اپنی نگرانی میں لے لیا (دریں اثنا میر خان پٹھان ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء میں لوٹ مار کرتا جب اس شہر میں وارد ہوا تو سید کریم بخش خاں کے ذاتی تعارف کی وجہ سے چھاؤنی اور شہر امروہہ کی غارتگری نہ کی۔ اور سید کریم بخش خاں سے میر خان موصوف کی واقفیت یہ تھی کہ ان کے ایام شباب میں ایک درویش میاں محبوب شاہ ساکن شاہ آباد سے مراسم دوستانہ قائم تھے۔ شاہ صاحب جب امروہہ آتے تو ان کے مہمان ہوتے۔ ایک دفعہ جو آئے تو ایک شخص افلاس زدہ قوم افاغنہ سے سرائے ترین کا رہنے والا جو شاہ صاحب کی ملازمت میں تھا وہ بھی شاہ صاحب کے ہمراہ آیا۔ تو اس سے شناسائی ہوگئی۔ کچھ زمانے بعد جب وہ جوان ہوا تو شاہ صاحب کی ترک ملازمت کرکے کچھ بھنے چنے لیکر پاپیادہ راجستان میں جاکر ریاستِ گوالیار کی فوج میں ملازم ہوگیا۔ اور کارہائے نمایاں کرنے کی وجہ سے دن بدن اس کا رتبہ بڑھتا گیا جب ریاستہائے راجستان کی تنزّلی کا وقت آیا اور ملکِ کٹھیر انگریزوں کے قبضے میں آگیا تو اس نے اپنی فوج کے ساتھ لوٹ مار شروع کر دی اور دریائے گنگا کو پار کرکے غارت گری کرتا۔ ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء میں امروہہ آیا (مادۂ تاریخ «میر خانی شدہ» ۱۲۲۰ھ) تب سید کریم بخش خاں اس کی ملاقات کو گئے۔ اس نے پہچان لیا۔ اپنے پاس بٹھایا۔ اور کہا کہ تلافی احسانات کی وجہ سے کوئی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ سید کریم بخش خاں نے سوائے حفاظتِ شہر و چھاؤنی کچھ نہ کہا۔ تب اس نے فوج کو غارت گری کرنے سے روک دیا۔ مگر قریبِ موضع ابراہیم پور جنرل سمتھ (SMITH) اور کیپٹن سکنر (SKAINNER) اور کیپٹن مری (MURRAY) کی فوج سے مقابلہ ہوگیا۔ دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ شام کو کرنل برن (BURN) نے اس کو شکست دی تو چاندپور کاشی پور۔ بجنور۔ نجیب آباد کے راستے دریائے گنگا کو پار کرکے واپس لوٹ گیا۔ اور غارت گری کرتا کہیں غالب کہیں مغلوب ہوتا رہا۔ اور انگریزی فوج تعاقب میں رہی۔ آخر انگریزوں نے اس سے صلح کر لی۔ اور ممالک محروسہ میں سے رقبۂ ریاست ٹونک دیکر خطاب خانی سے سرفراز کرکے مسندِ حکومت پر بٹھا دیا۔ اور وہ نواب میر خان کہلایا) الحاصل جب انگریزی فوج اس چھاؤنی میں واپس نہ آئی تو انگریزوں نے وہ چھاؤنی اور اس کا سامان سید کریم بخش خاں کے حق میں چھوڑ دیا۔ مگر چھاؤنی کے افسران والاشان سے مراسم دوستی قائم رہے۔ مسٹر ایڈورڈ روزلی بڑا ڈفورڈ اکسٹرا اسسٹنٹ فیض آباد سے خاص تعلقات یگانگت رہے۔ الحاصل ان بزرگوار نے دو عورتوں سے عقد کیا۔ زوجہ اول مسماۃ کلو دختر مولوی حافظ سید ہمایوں بخت تھیں۔ دوسرا عقد ایک پٹھانی سکنۂ رام پور سے کیا۔ پہلی زوجہ سے دو لسہ ۱ سید محمد بخش خاں عرف کلو۔ ۲ سید ولی بخش خاں عرف میتا ہوئے۔ اور دوسری زوجہ سے ایک دختر باقی رہی اس د[illegible] عقد سید حیدر بخش ابن سید

رحیم بخش اپنے برادرزادے سے کیا۔ (۳۹) **سید محمد بخش خاں عرف کلو** ابن سید کریم بخش خاں۔ حسب فہرست
منصبدارانِ عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی۔ آپ جلوِ قدیم تیس ہزار نوسو انتالیس (۳۰۹۳۹) دام کے منصبدار تھے۔ ذی علم و دولت
ایامِ حیات بہ آرام بسر کئے۔ دو عورتیں اپنے عقد میں لائے۔ ایک عقد دخترِ سید رحیم بخش ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند اپنے چچا کی
دختر سے کیا۔ دوسرا عقد دخترِ سید تاج محمود ثالث ابن سید غلام بدیع الدین عرف گمانی دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک
دختر منکوحۂ سید انور علی ابن سید رحیم اللہ ساکن محلہ گذری۔ جو اپنا حصۂ شرعیہ ترکۂ پدری شوہر کے گھر لے گئیں۔ ان کے بطن سے متعدد
اولاد ہوئی۔ مگر خود معہ اولاد براہ عدم اختیار کی اور تمام جائیداد سوتن کی اولاد کو ملی۔ دوسری زوجہ کی ایک دختر کا عقد سید
غلام حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ اگرچہ اس دختر نے بھی حصہ شرعیہ لے لیا تھا۔ مگر اس دختر کے بیٹے صادق حسین نے اپنے
ماموں سید غلام حسنین کے حق میں ہبہ کر دیا تھا۔ جو بعد میں دخترِ سید غلام حسنین خاں دانشمند مسماۃ وحید النسا عرف وحیدن کے ذریعے
سید ماجد حسین کے قبضے میں آیا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمد محسن خاں ابن سید محمد حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ جو کچھ عرصے بعد لاولد فوت
ہوئیں۔ ان کے شوہر نے حصہ شرعیہ متروکہ زوجہ اپنی خواہر زوجہ سید غلام حسنین خاں کو ہبہ کر دیا۔ (۴۰) **سید غلام حسنین خاں** ابن
سید محمد بخش خاں عرف میر کلو ممیزِ اقران و موقر خاندان تھے۔ تھوڑے ہی سن میں علم و ہنر حاصل کر کے سربلندی حاصل کی اور اپنے
حسنِ انتظام کی وجہ سے امور معاش و معاد میں حصہ لیکر پیشِ حکامِ زمانہ رسوخ و اعتبار توقیر و اختیار حاصل کر کے مرجعِ خلائق رہے۔
بیشتر اہل حاجت کی حاجت روائی کیا کرتے تھے۔ مرض سنگ مثانہ میں مبتلا ہوئے۔ انگریز ڈاکٹر کو بلایا۔ اس نے سنگ مثانہ ایسے نکالا
کہ جاں بحق ہو گئے۔ مصرعۂ تاریخِ وفات از مولوی سید اکبر حسین عبرت۔ یافت جامے ز بادۂ کوثر = (۱۲۹۰ھ)۔ آپ نے دو نکاح کئے
ایک عقد دخترِ سید محمد حسن خاں ابن سید ولی بخش خاں دانشمند کی دختر سے ہوا۔ دوسرا عقد دخترِ سید جعفر حسین ابن سید غلام علی ثانی
ساکن محلہ جعفری سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک فرزند تولد ہوا تھا کہ مادر و پسر دونوں فوت ہو گئے۔ دوسری زوجہ سے ایک
دختر وحید النساء عرف وحیدن تولد ہوئیں اور یہ ہی وارثِ ترکہ پدری ہوئیں۔ ان کا عقد سید ماجد حسین ابن حاجی سید صادق حسین
دانشمند سے ہوا۔ مورثِ ممدوح نے آپریشن سے ایک دو دن پہلے اپنے دو مواضعات کی حقیت (جس کی آمدنی نوسو روپئے سال
تھی) زادِ راہ حجاج و زوار۔ اور مساکین و حفاظ کلام اللہ کے لئے وقف کر کے تولیت نامہ اپنے بھانجے حاجی سید صادق حسین
کے نام تحریر کر دیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد (حسب وصیت) سید صادق حسین نے بہ مشورۂ اعزا و احباب و حکیم
امجد علی خاں و دیگر حضرات محلہ و شہر مدرسۂ فرقانیہ کے نام سے اس باغ میں جس میں فی الوقت ان کی قبر ہے ایک مدرسہ قائم
جس میں قرآن شریف حفظ کرایا جاتا تھا۔ جب حاجی سید صادق حسین کے فرزند سید ماجد حسین کی شادی ہو گئی تو تمام کار تولیت
وغیرہ اپنے فرزند کے سپرد کر دیا۔ تب سید ماجد حسین نے اس مدرسے کو یہ کہہ کر موقوف کر دیا کہ دیگر وصایا کی تعمیل مقدم ہے۔ پس یہ باغیچہ
بھی مرجھا گیا۔ الغرض سید غلام حسنین خاں نے ۵ صفر ۱۲۹۰ھ مطابق ۴ اپریل ۱۸۷۳ء کو رحلت فرمائی ایک دختر وحید النساء عقب
رہیں (۳۹) **سید ولی بخش خاں عرف میتا** زادہ ابن سید کریم بخش خاں کچھ عرصہ عیش و عشرت کے بعد زیارات مزارات
آئمہ علیہم السلام سے مشرف ہوئے۔ واپسی میں بندر الوشہر پہنچکر ۱۹ شعبان ۱۲۲۶ھ ۸ ستمبر ۱۸۱۱ء کو رحلت فرمائی۔ آپ کے دو عقد
ہوئے ایک عقد دخترِ سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا عرف مینگھا دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد کبیر النساء دخترِ سید مدد علی
(خاندان متولیان) ساکن محلہ بچدرہ سے کیا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر ہوئی تھی کہ مادر و دختر دونوں فوت ہو گئیں۔ دوسری زوجہ
سے ایک پسر سید محمد حسن خاں تولد ہوئے اور عقب رہے (۴۰) **سید محمد حسن خاں** ابن سید ولی بخش خاں خاندان زمانہ

میں ممیز و ممتاز تھے۔ عشرہ محرم میں ڈپٹی ولایت حسین خاں کا حق دوستی ادا کیا۔ باوجود برگشتگی زمانہ و عتاب حکام پانچ ہزار کی ضمانت پر ان کو چھڑا لیا۔ زمانۂ غدر میں بھی (جس کا مادۂ تاریخ غدر ہندی ہے (۱۲۷۳ھ) بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جس وقت امروہہ اور مراد آباد میں ۸؍رمضان ۱۲۷۳ھ ۱۱؍مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ میں فوج کے باغی ہو جانے کی خبریں پہنچیں۔ تو اس زمانے میں سی۔ بی۔ سانڈرس (C.B. SANNDERS) مجسٹریٹ مراد آباد اور جے۔ جے۔ کیمبل (J.J. CAMPMBEL) جوائنٹ مجسٹریٹ اور جے کرافٹ ولسن (J. CRACROFT) جج تھے۔ آخرالذکر چونکہ اس ضلع میں سترہ برس سے تعینات تھے اور باشندگان ضلع کے حالات سے پوری طرح باخبر تھے اس لئے ضلع کی صورت حال جب زیادہ خراب اور تشویشناک ہوگئی تو ضلع کا انتظام ان ہی کے سپرد کر دیا گیا۔ ۲۱؍رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۵؍مئی ۱۸۵۷ء کو جب یہ اطلاع ملی کہ گوجروں نے میرٹھ کا راستہ روک لیا ہے۔ تو مسٹر سانڈرس مع کچھ جمعیت کے گوجروں کی سرکوبی کو مقرر ہوئے۔ اور امروہہ کا کوتوال سید افضل علی ان کے ساتھ گیا۔ اور اس کا بیٹا میر مدد علی امروہہ کا کوتوال مقرر ہوا۔ امروہہ کے انتظام کے لئے رؤسائے امروہہ کو خط لکھے گئے۔ اسی سلسلے میں سید محمد حسن خاں دانشمند کو بھی خط لکھا گیا۔ ۲۵؍رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۹؍مئی ۱۸۵۷ء کو مسٹر سانڈرس رجب پور پہنچے۔ اُدھر امروہہ میں میرٹھ اور دہلی کے غدر کی خبریں پہنچنے کے پانچ چھ دن بعد غالباً ۱۳؍رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۷؍مئی ۱۸۵۷ء خاندان سید محمود دربار کلاں اور خاندانِ درویش علی خاں (کلاں) کے سربرآوردہ افراد نے سب سے پہلی مجلس مشاورت درگاہ شاہ شرف الدین شاہ ولایت میں منعقد کی۔ جس میں عمائد و اکابر شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ تقریباً تیس اشخاص احاطۂ درگاہ کے اندر اس مجلس میں شریک ہوئے۔ باہر عوام کا ہجوم تھا۔ بانیاں میں سید محمد حسین خاں۔ سید یوسف علی خاں۔ مولوی سید تراب علی۔ سید باقر حسین۔ سید محمد عرف محمد جھمک، سید مبارک۔ سید محمد زمان۔ سید ذوالفقار علی۔ سید فرحت علی۔ سید اشرف علی۔ سید تحسین علی۔ سید محمد علی۔ سید سلطان علی۔ سید اسمٰعیل۔ سید بنیاد علی عرف عقرب۔ سید بشارت حسین۔ سید شبیر علی خاں۔ سید غلام سجاد وغیرہ۔ نبیرگان میران سید محمود (دربار کلاں) اور سید یاد علی و سید سجاد علی محلہ بگلہ۔ سید رمضان علی محلہ کٹرہ غلام علی اور خاندانِ درویش علی خاں کلاں میں۔ ولایت علی خاں، مولوی بشارت علی خاں، مہربان علی خاں وغیرہ۔ اور مجاپوتوں میں سے سید محمد حسین۔ چبوترے والوں میں سے سید نذیر حسین و سید امیر حسین موجود تھے (لمولفہ۔ واقعات مابعد سے ثابت ہوتا ہے کہ محلہ دانشمنداں سے سید نذر علی و سید امداد علی و سید ولایت علی اور سید امجد علی بھی موجود تھے) دیگر اکابر و عمائد شہر میں سے سید علی منظفر خاں گھڑیاں والے۔ میر بنیاد علی پیرزادہ، مولوی کریم بخش عباسی اور سید محمد حسن خاں دانشمند بھی شریک تھے۔ بانیان جلسہ کی غرض یہ تھی کہ اگر مراد آباد میں بھی غدر ہو گیا تو ہم امروہہ میں انگریزی عملداری کو درہم برہم کر دیں گے اور اپنی حکومت قائم کر لیں گے۔ خاندان دیوان سید محمود اور خاندان درویش علی خاں کے افراد تعداد و رسوخ کے اعتبار سے اس زمانے میں دوسرے خاندانوں کی نسبت شان امتیاز رکھتے تھے اور اپنے کو موروثی منصبدار سمجھتے تھے۔ اس لئے شہر کی حکومت اور انتظام کے دعویدار تھے۔ سید علی منظفر خاں گھڑیال والے اور سید محمد حسن خاں دانشمند اور شہر کے بعض اکابر نے اس تجویز سے اختلاف کیا۔ لیکن بانیانِ جلسہ نے آپس میں پختہ مشورہ کر لیا۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ اِدھر مسٹر سانڈرس میرٹھ جانے کے قصد سے جب ۲۵؍رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۹؍مئی ۱۸۵۷ء کو رجب پور پہنچے۔ تو اسی روز باغیوں نے مراد آباد میں کاٹھ کے پل پر ایک جلسہ کیا۔ جس کے سرگرم کارکن سید گلزار علی ابن سید اکبر علی دربار کلاں تھے ان لوگوں نے جیل خانہ توڑ کر قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ نیز فوج بھی باغی ہو گئی۔ جب مسٹر سانڈرس کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے آگے بڑھنا مناسب نہ سمجھا اور وہیں مقیم ہو گئے۔ مسٹر سانڈرس اور ایک افسر کپتان رجب پور میں تھے۔ ان کی آمد اور مراد آباد کی بغاوت کا حال سنکر سید محمد حسن خاں رجب پور

پہنچے۔ اور صاحبانِ مذکور کی ہر طرح حفاظت و اعانت کی۔ اور اپنی نگرانی میں مراد آباد پہنچایا۔ ۲۶ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو مسٹر ساﺅنڈرس نے سید محمد حسن خاں کو پانچ سو آدمی نوکر رکھ کر امروہہ کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔ جب یہ حکم لیکر موصوف وقتِ زوال امروہہ پہنچے تو یہاں آکر یہ معلوم ہوا کہ باغیوں نے تھانہ جلادیا اور میر مدد علی پہلوان تھانیدار اور شہامت خاں جمعدار کو گولی ماردی اور تحصیل پر دھاوا بول کر خزانے کا ستر ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ اور تحصیل کو جلا کر خاک کر دیا ہے۔ منصف سعد اللہ خاں کو مع دفتر سید علی مظفر خاں اپنے مکان پر لے آئے تھے۔ اس لئے وہ محفوظ رہے۔ غرض یہ کہ باغی مکمل طور پر اپنا تسلط و انتظام کرچکے تھے۔ پس سید محمد حسن خاں نے ان حالات سے بصد مشکل اور زرکثیر خرچ کرکے انگریزوں کو صورت حال سے آگاہ کردیا۔ اور خود خاموش بیٹھ رہے۔ دریں اثناء نواب یوسف علی خاں والئے رامپور نے اس ضلع کا انتظام سنبھالا۔ اور اپنے چچا نواب عبد العلی خاں کو انتظام ضلع سپرد کردیا۔ نواب صاحب نے سید محمد حسن خاں کو طلب اعانت کا خط بھیجا۔ اور صاحبزادہ ہدایت علی خاں کو فوج اور توپ لیکر امروہہ روانہ کیا۔ جو محب علی داماد حکیم کفایت اللہ خاں متوصل قدیم دربار رامپور کے مکان پر مقیم ہوتے۔ اور بمعیت سید محمد حسن خاں امن و امان قائم کرنے میں مصروف ہوئے۔ ان خدمات کے صلے میں انگریزوں نے ۲۹ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو اور نواب یوسف علی خاں نواب رامپور نے ۲ صفر سنہ ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ء کو پروانہ ہائے خوشنودی عطا فرمائے۔ بعد رفع فساد انگریزی دربار میں عزت پائی اور سندیں اور تمغے حاصل کئے۔ مگر بوجہ کبرسنی دربارداری اپنے فرزندوں کو سپرد کرکے خود ہمہ تن یادِ الٰہی اور ذکر آئمہ علیہم السلام میں مشغول ہوگئے۔ الحاصل آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد عمدۃ النساء دختر سید اولاد علی ابن سید مدد علی متولی محلّہ بچدرہ سے ہوا (یہ خاندان متولی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) دوسرا عقد سراج دولت دختر سید محمد بخش ابن سید غلام مہدی محلّہ سدّو سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر خاتون دولت منکوحۂ حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا تولد ہوئیں دوسری زوجہ سے دو دختر اور تین پسر ۱ سید محمد محسن خاں ۲ سید علی حسن خاں ۳ سید حامد حسن خاں تولد ہوتے ایک دختر کا عقد سید غلام حسنین خاں ابن سید محمد بخش خاں عرف کلو دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد حکیم سید علی نذر ابن سید محبوب علی دانشمند سے ہوا۔ موصوف نے سنہ ۱۲۹۳ھ مطابق سنہ ۱۸۷۶ء میں رحلت فرمائی مادۂ تاریخ از سید اکبر حسین عبرت۔ یافت قصر دلربا یانِ جناں۔ (۴۱)

سیّد محمد محسن خاں ابن سید محمد حسن خاں۔ رئیس محترم کاملِ علم معقول و منقول قبل غدر حکام وقت نے بوعدۂ عطائے تحصیلداری عہدۂ تھانیداری پر سرفراز کیا تھا۔ مگر زمانۂ غدر کی افراتفری سے بددل ہوکر ملازمت سے دستکشی اختیار کرلی۔ لیکن صاحب توقیر و حکام رس رہے۔ جس زمانے میں ہولی اور محرم ساتھ آیا تو مسٹر وال صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ مراد آباد بہت مشوّش اور مضطرب تھے۔ سید محمد محسن خاں کے ذریعہ معاملہ روبہ اصلاح ہوا کہ تین سال تک اہل ہنود نے رسوم ہولی کی ادائیگی معطل رکھی۔ نیز موضع کانٹھ میں جب فساد ہوا تب بھی موصوف کے ساتھ جاکر امن و امان قائم کرنے میں مددگار رہے۔ جس کا شکریہ میور صاحب لفٹینٹ گورنر بہادر نے مراد آباد کے دربار عام میں ادا کیا۔ اپنے پدر عالی قدر کی وفات کے بعد تمام محکموں کے افسروں سے رسوخ و ارتباط پیدا کیا۔ آپ نے چند آلات کنویں سے پانی نکالنے کے ایجاد کرکے نمائش میں تمغے حاصل کئے۔ کمیٹی مراد آباد۔ لکھنؤ اور کلکتہ کے ممبر رہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید محمد بخش خاں ابن سید کریم بخش خاں دانشمند سے ہوا۔ جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد شرافت النساء دختر سید مقصود علی ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور چار پسر ۱ سید محمد مستحسن خاں ۲ سید ریاض حسن خاں عرف ننھے خاں ۳ سید فیاض حسن خاں ۴ سید محمود حسن خاں تولد ہوئے۔ ایک دختر مجید النساء کا عقد [illegible] دانشمند سے ہوا دوسری دختر حسینہ خاتون کا عقد حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین

دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر ام البنین کا عقد حکیم سید حیدر نذر ابن حکیم سید علی نذر دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۳ ذیقعد ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۰ جون ۱۸۹۱ء کو وفات پائی۔ تاریخ وفات۔ از سید اکبر حسین صاحب عبرت بجنت رفتہ زین دام بلا پاک (۴۲) **سید محمد مستحسن خاں**۔ ابن سید محمد محسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء رئیس منش حکام رس۔ اوّل محکمہ ریلوے میں انسپکٹر رہے۔ پھر ریاست اندور میں تحصیلدار رہے۔ آخر محکمۂ رجسٹری میں سب رجسٹرار ہو کر پنشن یاب ہوئے۔ آپ کا عقد نصیح النساء عرف نفتو دختر حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ آپ نے دو پسر ۱ سید محمد احسن خاں ۲ سید انوار حسن خاں کو عقب چھوڑ کر تقریباً رمضان ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں رحلت فرمائی۔ آپ نے ایک قسم کا ٹیوب ویل ایجاد کیا تھا جس کو گورنمنٹ نے پسند کیا تھا۔ بڑا آرڈر آنے والا تھا کہ فوت ہو گئے۔ (۴۳) **سید محمد احسن خاں** ابن سید محمد مستحسن خاں۔ ولادت ۹ ربیع الاوّل ۱۲۸۹ھ مطابق ۷ مئی ۱۸۷۲ء چند مدت عارضہ ضعف بصر میں مبتلا رہ کر گوشہ نشین رہے۔ آپ کا عقد مومنہ خاتون دختر سید سراج حسین ابن سید غلام زین العابدین عرف بلاقی محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ موصوف کے دو دختر اور چار پسر ۱ سید لطف حسن خاں ۲ سید جمیل حسن خاں ۳ سید نائب حسن خاں عرف گھمو ۴ سید ولی حسنین خاں تولد ہوئے۔ ایک دختر و ایک پسر سید جمیل حسن خاں کمسن فوت ہوئے۔ دوسری دختر خدیجہ خاتون کا عقد سید طاہر حسن ابن سید زائر حسن دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۲ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۴۲ء کو رحلت فرمائی۔ (۴۴) **سید لطف حسن** ابن سید محمد احسن خاں ولادت یکم رجب ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء۔ محکمۂ رجسٹری میں ۳۳ سال ملازمت کر کے ۱۸ ذالحجہ ۱۳۸۵ھ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو پنشن یاب ہوئے۔ امروہہ میں مقیم ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد معین دولت دختر سید قمر الحسن ابن سید عترت حسین ساکن دربار کلاں سے ہوا دوسرا عقد کنیز بانو دختر سید ابن محمد ابن سید محمد دربار کلاں سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر لطف زہرا منکوحہ سید منتجب حسن ابن سید مشتاق حسین ساکن محلہ سٹی۔ دوسری دختر صائمہ خاتون منکوحۂ سید علی مدد ابن سید جعفر مدد ساکن محلہ قاضی زادہ دوسری زوجہ سے چار دختر تولد ہوئیں ۱ ذکیہ خاتون ۲ حضور زہرا ۳ مباہلہ خاتون ۴ اسلامیہ خاتون تین پسر سید حضور الحسنین سید عالیجاہ حسن سید محمد ہمایوں تولد ہوئے (۴۵) **سید حضور الحسنین** ابن سید لطف حسن ولادت ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۴۹ء سائنس میں انٹر پاس ہیں۔ امروہہ میں مقیم ہیں (۴۵) **سید عالیجاہ حسن** ابن سید لطف حسن ولادت ۲۰ شوال ۱۳۸۰ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۶۱ء۔ زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ (۴۵) **سید محمد ہمایوں** ابن سید لطف حسن ولادت ۲۳ صفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۶۴ء زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔

(۴۴) **سید نائب حسن** عرف گھمو ابن سید محمد احسن خاں۔ ولادت ۳ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۱۰ء۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد کنیز عذرا دختر مولوی سید سجاد حسین ابن سید محمد تقی محلہ کٹکوئی سے ہوا۔ بعد انتقال زوجہ دوسرا عقد بتول عذرا دختر سید وحید حسن ابن سید امیر حسن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید نواب الحسن عرف سید نائب حسنین دوسری زوجہ سے دو دختر ۱ وقار فاطمہ ۲ اربعین فاطمہ زیر تعلیم اور تین پسر ۱ سید وقار الحسنین ۲ سید اقبال حسنین ۳ سید ذوالفقار حسنین تولد ہوئے۔ (۴۵) **سید نواب الحسن** عرف سید نائب حسنین۔ ابن سید نائب حسن ولادت ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۹ء زیر تعلیم۔ مقیم امروہہ۔ آپ کا عقد مسرور زہرا دختر سید ہادی حسن ابن سید لطافت حسین محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔

(۴۵) **سید وقار الحسنین** ابن سید نائب حسن ولادت ۱۸ شوال ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء انٹر سائنس

(۴۵) سید اقبال حسنین ابن سید نائب حسن ولادت ۷ رمضان ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۵۶ء زیر تعلیم مقیم امروہہ (۴۵) سید ذوالفقار حسنین ابن سید نائب حسن ولادت ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء زیر تعلیم مقیم امروہہ (۴۴) سید ولی حسنین ابن سید محمد احسن خاں ولادت ۱۲ رمضان ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۲۷ء مجرد کے طالب علم مقیم امروہہ (۴۵) سید ذوالفقار حسنین ... مسلوب العقل مقیم امروہہ۔ سید انوار حسن خاں زائر ابن سید ممتحن خاں۔ ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء۔ آپ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۰۱ء میں ہمراہ قافلۂ حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین وسید فیاض حسن خاں وغیرہم براستہ کوئٹہ بلوچستان زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام سے مشرف ہوکر عراق کی زیارت سے شرفیاب ہوکر ۲ صفر ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء کو وطن واپس ہوئے۔ آپ کی والدہ فصیح النسا اور خوش دامن معصوم النسا دختر سید سلامت علی زوجہ قاضی سید ابوالحسن قاضی زادہ آپ کے ہمسفر تھیں۔ مرض نزول الماء میں مبتلا تھے۔ آپ کا عقد آمنہ خاتون دختر قاضی سید ابوالحسن عرف حسنا ابن قاضی سید غفور بخش قاضی زادہ مقیم دانشمند سے ہوا تین دختر اور ایک پسر سید انور حسن عرف سید اسرار حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر مشہدیہ خاتون کا عقد مولوی سید علی حسن ابن سید ذکی حسن محلہ ستدو سے ہوا۔ دوسری دختر مہدیہ خاتون کا عقد سید محمد عسکری ابن سید عابد حسین محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ تیسری دختر رضویہ خاتون کا عقد مولوی سکندر حسن فہیم ابن سید جواد حسین شمیم دانشمند سے ہوا۔ ۹ رشوال ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو فوت ہوئے (۴۴) سید انور حسن عرف سید اسرار حسن ابن سید انوار حسن خاں۔ ولادت ۲۳ رمضان ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۵ء۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد نصیرہ خاتون دختر سید شیدا علی ابن سید رضا علی محلہ گذری سے ہوا۔ متعدد اولاد کے بعد ایک دختر مطیع زہرا منکوحہ سید علی سجاد ابن سید سبط رسول محلہ گذری باقی رہی۔ دوسرا عقد معظمہ خاتون دختر حاجی سید معظم حسنین ابن حاجی سید اعزاز حسنین محلہ گذری سے ہوا۔ چار دختر اور ایک پسر سید شاندار حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر ماہ زہرا کا عقد سید عسکری رضا ابن سید امام رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر تصویر زہرا کا عقد سید غلام حسنین ابن سید علی احمد محلہ بچھرایوں سے ہوا۔ تیسری دختر عطیۂ زہرا کا عقد سید شان رضا ابن سید مصطفےٰ احسن زیدی ساکن چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ چوتھی دختر اماں زہرا زیر تعلیم ہے آپ مقیم امروہہ ہیں۔

(۴۵) سید شاندار حسن ابن سید اسرار حسن ولادت ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۴ء بی۔ اے۔ بی۔ ٹی تک تعلیم یافتہ۔ آپ کا عقد مہر النساء عرف نازنین دختر سید عزادار حسین ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ امروہہ میں مقیم ہیں (۴۲) سید ریاض حسن خاں عرف ننھے خاں۔ ابن سید محمد محسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ء عرصہ تک محکمہ رجسٹری میں سب رجسٹرار رہے ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں استعفا دیکر خانہ نشین ہوگئے امروہہ میں میونسپل کمشنر رہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد طاہرہ خاتون دختر حکیم سید علی نذر ابن سید محبوب علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد امینہ خاتون دختر سید سراج الدین حیدر ابن سید نجیب الدین صفدر محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید احسان حسن خاں تولد ہوئے۔ ایک دختر مطاہرہ خاتون کا عقد مولانا سید محمد ابن حجۃ الاسلام سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ محلہ دانشمند سے ہوا۔ کہ ایک پسر سید محمد عابد کو چھوڑ کر فوت ہوگئیں۔ دوسری دختر مومنہ خاتون کا عقد سید سعید حسن ابن سید ذکی حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے پانچ دختر اور دو پسر ۱۔ سید گل حسن خاں ۲۔ سید شمس الحسن ... خان ... کمسن فوت تولد ہوئے اور ایک دختر کمسن فوت ہوئی۔ ایک دختر ام عامرہ کا عقد حاجی سید سرکار حسن ابن سید انجم حسن ... [illegible] ... سے ہوا تھا کہ نوجوان بلا عقب

ہوئی تیسری دختر نایاب دولت کا عقد سید ناطق حسین ابن حاجی سید مصطفیٰ محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چوتھی دختر نسیم زہرا کا عقد سید نور احمد ابن سید ولی حسین (گولی والے) محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ آپ نے ۲۰ر محرم الحرام سنہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۲۹ر جون سنہ ۱۹۲۹ء کو رحلت فرمائی (۴۳) سید احسان حسن ابن سید ریاض حسن خاں۔ ولادت سنہ ۱۳۰۶ھ مطابق سنہ ۱۸۸۸ء محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد سفینہ خاتون دختر سید غلام مصطفیٰ ابن سید فرمان علی دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر ہوئی تھی کہ مادر و دختر فوت ہوگئیں۔ دوسرا عقد آفرین دولت دختر سید عسکری حسن ابن سید تفضل حسین ساکن جڑودیہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ تین دختر اور تین پسر ۱۔ سید سلطان حسن ۲۔ سید فیضان حسن ۳۔ سید فرقان حسن بکمسن فوت تولد ہوئے ایک دختر سلطان فاطمہ کا عقد سید ریاست حسین ابن سید کرامت حسین زیدی ساکن سہارن پور سے ہوا۔ دوسری دختر شمیم زہرا کا عقد سید محمد علی ابن سید شجر حسن ساکن محلہ سطی سے ہوا۔ تیسری دختر اعجاز فاطمہ کا عقد سید حسین محمد ابن سید محمود حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ آپ نے سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق سنہ ۱۹۵۴ء میں رحلت فرمائی۔ (۴۴) سید سلطان حسن ابن سید احسان حسن ولادت سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق سنہ ۱۹۲۰ء آپ ۱۰ر رجب سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۳۰ر مئی سنہ ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے۔ ریلوے میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد فاطمہ صغرا دختر سید سعید حسن ابن سید ذکی حسن دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید فرمان حسن سنہ ۱۳۶۵ھ مطابق سنہ ۱۹۴۵ء میں ہوا تھا۔ اور زوجہ فوت ہوگئیں۔ دوسرا عقد شمیم فاطمہ عرف بین دختر سید جلیس حسن ابن سید آل احمد ساکن محلہ گذری کا سے ہوا۔ اس زوجہ سے دو دختر شان زہرا اور حسن زہرا تولد ہوئیں۔ کم سن زیر تعلیم ہیں۔ اور دو پسر ۱۔ سید شمیم حیدر سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق سنہ ۱۹۶۰ء میں ۲۔ سید نسیم حیدر سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق سنہ ۱۹۶۳ء میں تولد ہوئے زیر تعلیم ہیں۔

(۴۴) سید فیضان حسن ابن سید احسان حسن۔ ولادت سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق سنہ ۱۹۲۸ء آپ ۲۷ر ذالحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے اور الیکٹریکل انجینئرنگ کے کنٹرکٹر ہیں۔ خوش حال ہیں۔ آپ کا عقد فاطمہ زہرا دختر سید گل حسن اپنے چچا کی دختر سے ہوا۔ پانچ دختر ہیں ۱۔ شائستہ یاسمین ۲۔ رضیہ بانو ۳۔ فرحت بانو ۴۔ رخسانہ جبیں ۵۔ فرح ناز اور چار فرزند ہیں ۱۔ سید اقبال حیدر ولادت ۱۳ر رجب سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۲ر مئی سنہ ۱۹۴۸ء ۲۔ سید تقی حیدر ولادت سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء ۳۔ سید عباس حیدر ولادت ۱۲ر شوال سنہ ۱۳۸۱ھ ۱۹ر مارچ سنہ ۱۹۶۲ء ۴۔ سید سجاد حیدر ولادت سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق سنہ ۱۹۶۷ء۔ سب زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید گل حسن ابن سید ریاض حسن خاں ولادت سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق سنہ ۱۹۰۱ء۔ کچھ عرصہ فوج میں ملازم رہے۔ پھر محکمہ آبپاشی میں امین مقرر ہوئے۔ آپ کا عقد تمکینہ خاتون دختر سید شبیر علی ابن سید ذاکر علی جعفری دہلوی ساکن محلہ چیکلی سے ہوا۔ ایک دختر فاطمہ زہرا منکوحہ سید فیضان حسن ابن سید احسان حسن دانشمند اور دو پسر ۱۔ سید ثنا الحسن ۲۔ سید شجاع الحسن تولد ہوئے موصوف ۱۹ر ذالحجہ سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو عین شباب میں اچانک فوت ہوئے (۴۴) سید ثنا الحسن ابن سید گل حسن۔ ولادت سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق سنہ ۱۹۳۲ء تاریخی نام نصیر رضا۔ میٹرک تک پڑھا ہے۔ سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آگئے۔ موٹر اور بجلی کا کام سیکھا۔ الیکٹریکل سپروائزر کا امتحان پاس کیا۔ اپنے نام سے ایک کمپنی قائم کرکے کراچی میں بفراغت بسر کر رہے ہیں۔ اول تو آپ کا نکاح شباب فاطمہ دختر سید سرکار حسن ابن سید انجم حسن دانشمند سے ہوا تھا مگر بعد میں قبل شادی علیحدگی ہوگئی۔ تب آپ کا عقد قمر فاطمہ دختر سید حسن رضا ابن سید فیاض حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر ستارہ جبیں عرف رانی کمسن موجود ہے تین پسر ۱۔ سید ریاض حیدر ولادت سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق سنہ ۱۹۶۴ء ۲۔ سید ممتاز حیدر ولادت سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق سنہ ۱۹۶۶ء ۳۔ سید منور حیدر ولادت سنہ ۱۳۸۸ھ

مطابق ۱۹۶۸ء میں تولد ہوئے (۴۴) سید شجاالحسن ابن سید گل حسن ۔ ولادت ۲۲ رمضان ۱۳۵۴ھ مطابق
۱۹ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ آپ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے۔ میٹرک پاس کرکے برادرِ کلاں کی ہمراہی میں بجلی کا کام کرتے ہیں۔
آپ کا عقد مختار بانو دختر سید محمود حسن ابن سید حامد حسن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید کمال حیدر کی ولادت ۱۳۸۲ھ
مطابق ۱۹۶۲ء میں ۲ سید انفعال حیدر کی ولادت ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ زیر تعلیم ہیں۔
(۴۲) سید فیاض حسن خاں زائر ابن سید محمد محسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء تلاوت
کلام اللہ کے شایق دولت دنیا سے خوشحال۔ آپ کا عقد سیدہ خاتون دختر سید علی حسن خاں ابن سید محمد حسن خاں چچا کی دختر سے
ان سیدہ خاتون کے کوئی بھائی نہ تھا۔ ترکۂ پدری ساتھ لائیں۔ بڑی نخیرہ دسیر چشم تھیں۔ شادی کے بعد عرصہ تک بے اولاد رہیں
جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۰۱ء میں براہ کوئٹہ بلوچستان بہمراہ اہلیہ سیدہ خاتون حاجی سید مرتضیٰ حسین صاحب دانشمند
کے قافلے میں زیارتِ شاہِ خراسان سے مشرف ہوتے ہوئے پھر کربلائے معلےٰ۔ نجف اشرف، کاظمین وسامرہ کی زیارات سے مشرف ہوئے
اور ۱۲ صفر ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء کو وطن مراجعت فرمائی۔ دو دختر اور ایک پسر سید حسن رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر
فاطمہ خاتون کا عقد سید محمد نور عین ابن حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر خاتون دولت کا عقد سید
خادم حسین ابن سید قاسم حسین ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ آپ نے ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۸ مئی
۱۹۳۹ء کو رحلت فرمائی (۴۳) سید حسن رضا ابن سید فیاض حسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۳۲۳ھ مطابق
۱۹۰۵ء صاحب جائیداد کثیر تھے۔ جو تلف ہوگئی۔ پرخلوص وپرجوش ذاکر امام حسین علیہ السلام تھے۔ مرثیہ تحت اللفظ پڑھنے
میں لاجواب تھے۔ مرثیہ پڑھنے کے طور وطریق میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے گویا مکمل مشاق وماہر فن تھے۔ آپ کا عقد ہاشمیہ خاتون
عرف چاند دختر سید آل احمد ابن حاجی آل علی محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ چھ دختر اور ایک پسر سید علی رضا تولد ہوئے ایک
دختر بتول دولت کا عقد سید صفدر علی ابن سید ثقہ علی محلہ گذری سے ہوا دوسری دختر رباب بانو کا عقد سید محبوب حسن
ابن سید محمود حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر حسین فاطمہ کا عقد اول سید حسن بن کاظم ابن سید محمد کاظم دانشمند سے ہوا
، شوہر نے رحلت کی تب عقد ثانی سید ماہر حسین ابن سید زائر حسین بدہا نقوی مقیم دانشمند سے ہوا چوتھی دختر جعفرہ خاتون
کا عقد سید محمود نذر ابن سید عسکری نذر محلہ ستی سے ہوا۔ پانچویں دختر شباب بانو کا عقد سید علی امام ابن سید محمد امام محلہ
شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چھٹی دختر قمر فاطمہ کا عقد سید ثناء الحسن ابن سید گل حسن دانشمند سے ہوا۔ آپ کے تصرف میں ایک
غیر کفو عورت بھی تھی جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آپ نے ۱۹ شوال ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو امروہہ میں وفات پائی
(۴۴) سید علی رضا ابن سید حسن رضا ۔ ولادت تقریباً ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء۔ ذاتی محنت اور شوق سے میٹرک
پاس کیا۔ دہلی میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد امیر بانو دختر سید وصی حیدر ابن سید وہاج الدین محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ پانچ
دختر تولد ہوئیں ۱ اختر بانو ۲ کنیز سکینہ ۳ غدیر بانو ۴ اربعین بانو ۵ نامعلوم۔ سب زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں (۴۲)
سید محمود حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء قانون داں۔ ایک پاؤں میں نقص
آگیا تھا۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد ملیح النساء دختر سید قربان علی ابن سید مقصود علی دانشمند سے ہوا۔ کہ یہ زوجہ لاولد
ہوئی۔ دوسرا عقد شہربانو دختر سید ابن علی ابن سید محمد تقی نقوی مقیم دانشمند (بیوہ سید حامد حسن ابن سید حامد حسن خاں
سے ہوا۔ ایک دختر نایاب فاطمہ منکوحۂ سید شباب الحسن ابن سید رضی حسن محلہ گذری اور چار پسر ۱ سید نایاب حسن ۲ سید
مقصود حسن ۳ سید محبوب حسن ۴ سید حسین محمد تولد ہوئے۔ آپ نے تقریباً ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ء میں وفات پائی

(۴۳) سید نایاب حسن ابن سید محمود حسن خاں ولادت ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ء آپ ۱۳۶۹ھ مطابق
۱۹۴۹ء میں پاکستان کراچی میں آگئے۔ ڈاکیارڈ میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد امیر بانو دختر مولوی سید زین العابدین ابن سید حسین
لاڑہ سے ہوا۔ ایک پسر تولد ہو کر فوت ہوا۔ پانچ دختر ۱ نسرین بانو ۲ نصرت بانو ۳ ظلِ ہما ۴ معراج فاطمہ ۵ شگفتہ بانو
اور دو پسر ۱ سید محمد محسن عرف محمد میاں ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ء میں ۲ سید شہزاد حسن ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں
تولد ہوا۔ سب زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید مقصود حسن ابن سید محمود حسن خاں۔ ولادت ۷ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق یکم
فروری ۱۹۲۵ء آپ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے۔ سروے آف پاکستان میں اپر ڈویژن کلرک تھے۔ ۱۳۸۵ھ مطابق
۱۹۶۵ء میں پنشن یاب ہوئے۔ اب ٹھیکیداری کرتے ہیں۔ خوشحال ہیں۔ آپکا عقد منفورہ خاتون دختر مطلقہ سید آل عمران ابن حاجی
سید آل احمد محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید حسن امام ۱۲ رجب ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء کو ۲ سید حسین امام ۱۳ شوال
۱۳۸۴ھ، ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا۔ ایک دختر عمران فاطمہ کا عقد سید اکبر حسین ابن سید معتبر حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔
دوسری دختر گوہر فاطمہ ہے سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید محسوب حسن ابن سید محمود حسن خاں ولادت تقریباً ۱۳۴۵ھ
مطابق ۱۹۲۶ھ۔ امروہہ میں ایک شعبۂ دستکاری کھولا ہے بہت سی مستورات فائدہ پا رہی ہیں۔ آپ کا عقد رباب بانو دختر
سید حسن رضا ابن سید فیاض حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ تنویر فاطمہ ۲ تصویر فاطمہ تولد ہوئیں زیر تعلیم
تین پسر ۱ سید محمد تقی ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۲ سید محمد نقی ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں ۳ سید بہادر حسین
۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں تولد ہوئے سب زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید حسین محمد ابن سید محمود حسن خاں ولادت تقریباً
۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء بار روزگار ہیں۔ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں پاکستان آئے آپ کا عقد اعجاز فاطمہ دختر سید
احسان حسن ابن سید ریاض حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ نرجس فاطمہ ۲ انجم فاطمہ زیر تعلیم ہیں۔ دو پسر تولد ہوئے
پسر سید منتظر مہدی ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں دوسرا پسر سید حسن مہدی ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء میں تولد ہوا۔
بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۱) سید علی حسن خاں ابن سید محمد حسن خاں مداح اہلبیتؑ۔ مجالس کے دلدادہ۔ امام باڑہ
اکبر علی دانشمند میں بلند پایہ ذاکرین کو مدعو کرتے تھے۔ اور دلمے درمے ہر طرح کی خدمت سعادت سمجھتے تھے۔ چنانچہ ۱۲۹۹ھ
مطابق ۱۸۸۱ء میں لکھنؤ سے سید مہر علی انس اور ان کے فرزند سید ہادی وحید کو بلا کر پڑھوایا۔ اور کثیر نذر پیش کی۔ آپ نے
چھاپہ خانہ جاری کیا تھا۔ اور اخبار بھی نکالا تھا۔ آپ کا عقد کنیز فضہ دختر سید علی الدین ابن سید قمر الدین دانشمند سے ہوا۔
فرزند نہیں ہوا صرف ایک دختر سیدہ خاتون منکوحہ سید فیاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند تولد ہوئیں۔ آپ
کے متعہ میں ایک زنِ غیر کفو بھی رہی مگر اس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دختر سیدہ خاتون جائیداد پدری شوہر کے گھر لے گئیں آپ
۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء میں رحلت فرمائی۔ تاریخ وفات انیس سید اکبر حسین عبرت۔ یافت علیشے جا درداں اندر جناں۔ (۴۱)
سید حامد حسن خاں ابن سید محمد حسن خاں۔ ولادت تقریباً ۱۲۶۴ھ مطابق ۱۸۴۷ء محکمہ فوجداری میں ملازم تھے استعفا
دیا۔ آپکے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید محمد نقی ابن سید اظہر علی نقوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے دو دختر اور ایک
پسر تولد ہوا کہ مادر و مولود فوت ہوگئے۔ دوسرا عقد دختر سید عنایت حسین ابن سید مراد علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ اس زوجہ
سے ایک دختر اور تین پسر ۱ سید محامد حسن ۲ سید مظاہر حسن ۳ سید مشاہد حسن تولد ہوئے۔ ایک زن غیر کفو سے بھی نکاح کیا جو
... رہی۔ دختر کربلائی خاتون کا عقد اول سید ناظم حسین ابن سید ملازم حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا تھا کہ شوہر فوت ہوگئے تب

دوسرا عقد سید عسکری رضا ابن سید موسیٰ رضا محلہ بقر قصابان سے ہوا (۴۲) سید محامد حسن ابن سید حامد حسن خاں۔ ولادت
۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء۔ آپ کا عقد شہر بانو دختر سید ابن علی ابن سید محمد تقی نقوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور ایک پسر
سید محمد حسن عرف ممی تولد ہوئے۔ ایک دختر کمسن فوت ہوئی۔ دوسری دختر حسین بانو کا عقد سید اتقی حسن ابن سید ارتضیٰ حسن ساکن
محلہ گذری سے ہوا۔ آپ کی وفات ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔

(۴۳) سید محمد حسن عرف ممی ولادت ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء آپ کا عقد دختر شیخ محمد حسین ابن شیخ حسین بخش
محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر تولد ہوئے۔ ایک دختر نازک بانو کا عقد لطیف حیدر ابن انور حسن ساکن موضع عثمان پور
ہوا۔ دوسری دختر اعجاز فاطمہ کا عقد علی رضا ابن جرار حسین ساکن موضع سرسی سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد عباس ۱۳۷۳ھ مطابق
ہیں دوسرا پسر سید علی عباس ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں تیسرا پسر سید محمد ہادی ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں تولد ہوا۔ سب
مقیم امروہہ ہیں (۴۲) سید مظاہر حسن ابن سید حامد حسن خاں۔ ولادت ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء جوان مرگ
بلا عقب رہے۔ (۴۲) سید مشاہد حسن ابن سید حامد حسن خاں ولادت تقریباً ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء۔ آپ کا عقد
دختر سید ناصر حسین یتیم ابن سید باقر حسین نقوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ چار پسر تولد ہوئے۔ ۱۔ سید مجاہد حسن عرف مجن ۲۔
مہاجر حسن ۳۔ سید منصور حسن ۴۔ سید مسیب حسن   موصوف نے ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو انتقال فرمایا
سید مجاہد حسن عرف مجن ابن سید مشاہد حسن ولادت تقریباً ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء اردو انگریزی پڑھ کر کلو دگنگ
شاہجہاں پور میں ملازم رہے۔ ۲۶ صفر ۱۳۶۰ھ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو اپنے خالہ زاد بھائی سید انتخاب حسن۔ و سید مسعود حسن
مولوی سید بشیر حسن شفاعت پوتہ و سید علی نواز ابن سید صغیر حسن دانشمند دریائے کھنوت میں نہانے کو گئے۔ یہ ایک کنڈ میں پھنسے
ان کے بھائی سید انتخاب حسن بچانے کو دوڑے وہ بھی ڈوب گئے۔ سید مسعود حسن و سید علی نواز نے سید مسرور حسن ابن سید مسعود حسن
کو خبر کی۔ حکام فیکٹری و ضلع کی کوشش بلیغ کے بعد لاشیں نکلیں تو دفن کیا گیا۔ اب شاہجہاں پور میں کنوارے شہید کے نام سے مشہور
ہیں۔ ہر سال ان کی قبروں پر عرس ہوتا ہے۔ (۴۳) سید مہاجر حسن ابن سید مشاہد حسن۔ ولادت ۲۳ رمضان ۱۳۴۰ھ
۱۹۲۲ء اعلیٰ قابلیت منشی اور سی ٹی کی سندیں حاصل ہیں۔ اپنے خاندان میں واحد ایم۔ اے بی۔ ایڈ ہیں۔ آپ ۷ شوال ۱۳۷۰ھ مطابق
۱۲ جولائی ۱۹۵۱ء کو پاکستان آئے۔ کراچی میں مکان بنایا ہے۔ محکمۂ تعلیم کراچی میں صدر مدرس ہیں۔ شاعر ہیں۔ عاصی تخلص ہے
قصاید، سلام، نوحے خوب لکھتے ہیں۔ تاریخ گوئی میں خاص ملکہ ہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد ام فردہ دختر سید بابن
ابن سیادت اللہ ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ کہ زوجہ لاولد فوت ہوگئی۔ دوسرا عقد شائستہ خاتون دختر سید عاقل حسین ابن حاجی
ساکن محلہ کٹکوئی سے ہوا۔ چار دختر ۱۔ شگفتہ بانو ۲۔ دانست بانو ۳۔ شاداب فاطمہ ۴۔ شباب فاطمہ کمسن فوت تولد ہوئیں اور تین پسر
سید مظاہر حسن ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۷۱ھ مطابق ۹ جنوری ۱۹۵۲ء کو ۲۔ سید مطاہر حسن یکم محرم ۱۳۷۴ھ مطابق ۳۰ اگست
۱۹۵۴ء کو تولد ہو کر دونوں کمسن فوت ہوگئے۔ ۳۔ سید محمد حسن حامد ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء
تولد ہوا۔ زیر تعلیم ہے (۴۳) الحاج سید منصور حسن ابن سید مشاہد حسن ولادت ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء۔ آپ
۱۳۶۷ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ اپنا مکان بنالیا ہے۔ آپ نے مکینیکل ڈرافٹسمین کا
کیا ہے اور مشین ڈرائنگ کا ڈپلومہ لندن سے حاصل کیا ہے۔ پاکستان ائیر فورس میں سینیئر ڈرافٹسمین ہیں۔ آپ نے ۱۹۷۰ء
سنہ ۱۹۷۰ء میں حج اکبر ادا کیا ہے۔ سادات کو آپریٹو سوسائٹی کے سرگرم ممبر ہیں۔ اس سوسائٹی کے قائم کرنے اور آباد کرنے

انتہائی کوشش کی۔ آپ سوسائٹی کے رکن ہیں۔ آپ کا عقد امیر بانو دختر سید ذوی الاقتدار حسین عرف دارا ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر ۱ تصویر زہرا ۲ تنویر زہرا ۳ توقیر زہرا ۴ تفسیر زہرا تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) الحاج سید مسیّب حسن ابن سید مشاہد حسن اسم تاریخی اصغر مہدی۔ ولادت ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء آپ ربیع الآخر ۱۳۷۰ھ جنوری ۱۹۵۱ء میں پاکستان آئے کراچی میں مکان بنایا۔ این۔ ای۔ ڈی انجینئرنگ کالج کراچی سے الیکٹریشن کی سند لیکر پی۔ آئی۔ اے کی جانب سے سعودی عرب ائرلائن کمپنی میں کام سکھاتے پر متعین ہیں خوش حال ہیں۔ آپ آٹھ مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوچکے ہیں۔ دریں اثنا حجاج کی ہر طرح خدمت کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا عقد منصورہ خاتون دختر سید علی محمد قیصر واسطی ابن سید نثار احمد ساکن محلہ بچیسرہ سے ہوا۔ دو دختر ۱ انتظار فاطمہ ۲ ماہ زہرا تولد ہوئیں اور تین پسر ۱ سید منتظر مہدی ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ۲ سید قمر مہدی ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں ۳ سید ظفر مہدی ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۳۸) سید رحیم بخش عرف بنّا ابن سید غلام مرتضیٰ۔ صاحب عزت و حشمت۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید نجابت اللہ عرف ہینگا ابن سید سعادت اللہ عرف سید علی نواز خاں دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد محلہ جھیوٹرہ کے کسی سید صاحب کی دختر سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین پسر تولد ہوئے ۱ سید حسین بخش ۲ سید حیدر بخش ۳ سید قادر بخش دوسری زوجہ سے تین دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر منکوحہ سید محمد بخش خاں ابن سید کریم بخش خاں دانشمند۔ دوسری دختر منکوحہ سید امانت علی ابن سید حسین رضا دانشمند تیسری دختر منکوحہ سید فتح علی ابن سید غوث علی دانشمند (۳۹) سید حسین بخش ابن سید رحیم بخش ایام جوانی عیش میں بسر کئے۔ آپ کا عقد دختر سید حشمت علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور ایک پسر سید مہربان علی تولد ہوئے۔ ایک دختر منکوحہ سید محمد علی ابن سید بدر الدین عرف کھُو ساکن محلہ جھیوٹرہ۔ دوسری دختر منکوحہ سید سجاد علی ابن سید بہادر علی دانشمند تھیں۔

(۴۰) سید مہربان علی ابن سید حسین بخش۔ ریاست رام پور اور سرکار انگریزی میں ملازمت کی۔ آپ کا عقد دختر سید عاشق علی ساکن محلہ نوبت خانہ سے ہوا۔ ایک دختر حسین بانو منکوحہ سید مہدی علی ابن سید عظیم علی دانشمند اور تین پسر ۱ سید نثار حسین ۲ سید فدا حسین ۳ سید ضامن حسین تولد ہوئے۔ آپ نے مرض طاعون میں وفات پائی۔ اسی روز سید اکرم علی ابن سید یوسف علی دانشمند بھی فوت ہوئے تھے۔ دونوں کی تاریخ وفات از سید اکبر حسین عبرت یہ ہے۔ زد امکاہِ فنا را ہے جہاں گشتند۔ جس سے ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء کے اعداد برآمد ہوتے ہیں۔

(۴۱) سید نثار حسین ابن سید مہربان علی ولادت ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۶ء اول مولوی ابراہیم علی رئیس بچھراؤں کے ملازم رہے۔ پھر سرکار انگریزی کی ملازمت کی۔ آخر شاہ جہاں پور میں ایک رئیسہ برکت بی بی کے ملازم و معتمد ہوئے۔ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ شاہ جہاں پور رہے۔ موضع پھلوئیہ ضلع شاہ جہاں پور میں حقیت خریدی۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد زہرا خاتون دختر مولوی سید احمد علی ابن سید امانت علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد بعد وفات زوجۂ اول محمود النساء دختر خورشید علی ساکن پھندیڑی، پرگنہ بچھراؤں سے کیا۔ زوجہ اول سے ایک دختر راضیہ خاتون منکوحہ سید ذکی حسن ابن سید محمد نذر دانشمند اور تین پسر ۱ سید ظل حسین عرف سید ۲ سید ظل احمد عرف سیادت ۳ سید مجاہد حسین تولد ہوئے۔ دوسری منکوحہ سے ایک پسر سید شاکر حسین تولد ہوئے۔ آپ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں اپنے فرزند ظل حسین کے ہمراہ حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین کے قافلے میں عازم زیارات عتبات عالیات ہوئے۔ مگر اثنائے سفر میں جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ستمبر ۱۹۰۱ء میں فوت ہوئے۔ (۴۲) الحاج سید ظل حسین عرف سید ابن سید نثار حسین ولادت ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء شاہ جہاں پور محکمہ کورٹ آف وارڈس میں ملازم رہے۔ دو دفعہ

حج و زیارات سے مشرف ہوئے۔ ایک دفعہ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۰۱ء میں ہمراہ قافلۂ حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین زیارات مشہد مقدس و عراق سے شرفیاب ہو کر شرف حج سے مشرف ہوئے دوسری دفعہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں حج بیت اللہ سے شرفیاب ہوئے واپسی پر خانہ نشین ہو گئے۔ آپ کا عقد آپ کے چچا سید فدا حسین کی دختر کلاں ماجدہ خاتون عرف ماجو سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱ سید علی اختر۔ ۲ سید محمد مبین (کم سن فوت) تولد ہوئے۔ ایک دختر واجدہ خاتون منکوحۂ سید یاور مدد ابن سید احمد مدد محلہ قاضی زادہ کہ ایک پسر سید اکبر مدد کو عقب چھوڑ کر جوان فوت ہوئی۔ دوسری دختر فاطمہ خاتون منکوحہ سید آل ہاشم ابن حاجی مولوی سید آل محمد ساکن محلہ گذری = تیسری دختر صغرا خاتون منکوحہ سید منور رضا ابن سید حامد حسن ساکن محلہ قاضی زادہ کہ یہ بھی نوجوان فوت ہوئی۔ آپ ۹ محرم ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو فوت ہوئے (۴۳) حاجی سید علی اختر زدار ابن الحاج سید ظل حسین۔ یہ نام تاریخی ہے۔ آپ کی ولادت ۴ رجب ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۸۹۴ء کو ہوئی۔ نور المدارس دانشمندان میں الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین سے علم فارسی عربی حاصل کیا۔ کچھ عرصہ ریاست ٹہرہ کورٹ آف وارڈ میں ملازم رہے۔ پھر محکمہ بندوبست میں امین رہے۔ بعد ازاں دہلی میں مقیم ہو گئے۔ آپ نے ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء پاکستان آکر کراچی میں راشن شاپ کھول لی۔ اب کورنگی میں ذاتی مکان اور دوکان ہے۔ خوش حال اور فارغ البال ہیں۔ دو دفعہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ ایک دفعہ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں اور دوسری دفعہ ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء میں زیارات مشہد و عراق سے شرفیاب ہوئے۔ آپ کا عقد صادقہ خاتون دختر سید صفدر علی ابن سید اکبر علی ساکن محلہ صابون گران سے ہوا۔ ایک دختر کاظمہ بانو منکوحۂ سید باقر حسین ابن سید مصطفےٰ احسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی اور ایک پسر سید حسن اختر تولد ہوا۔ (۴۴) سید حسن اختر ابن سید علی اختر زدار۔ ولادت ۲۶ شعبان ۱۳۴۵ھ مطابق یکم مارچ ۱۹۲۷ء لائق خوش اخلاق۔ آپ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے الیکٹریکل سپروائزر کا امتحان پاس کیا۔ ڈاکیارڈ کراچی میں ملازم ہیں۔ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ریڈیو کے کام کی اعلیٰ ٹریننگ کے واسطے آسٹریلیا گئے اور اعلیٰ سند حاصل کی۔ آپ نے اعلیٰ پیمانے پر ایک پولٹری فارم (مرغی خانہ) کھولا ہے۔ آپ کا عقد حسین بانو دختر سید ظفر احمد ابن سید صفدر علی ساکن محلہ جعفری کھوکا سے ہوا۔ تین دختر ۱ جمال زہرا ۲ کمال زہرا ۳ ہلال زہرا۔ تین پسر ۱ سید ظل حسنین ۷ ذیقعد ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء کو ۲ سید ظل سبطین ۲۵ محرم ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ۳ سید ظل ثقلین ۲۹ رجب ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔

(۴۲) سید ظل احمد عرف سیادت ابن سید نثار حسین ولادت تقریباً ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء چند عرصہ ملازمت کے بعد اپنی زمینداری کے موضع کھلوریہ میں مقیم رہے۔ پھر حقیت فروخت کر کے امروہہ آ گئے۔ تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ آپ کا عقد صابرہ خاتون اپنے چچا سید فدا حسین کی دختر سے ہوا (دوسرا عقد ایک غیر کفو سے بھی کیا تھا جو لاولد رہی) پہلی زوجہ سے ایک دختر مہاجرہ خاتون منکوحہ سید ناصر حسین ابن سید طاہر حسین ساکن محلہ لونگیاں (جو جوان مرگ ہوئی اور دو پسر سید علی حسین و سید مظاہر حسن کو عقب چھوڑا) اور ایک پسر سید محمد احمد کو عقب چھوڑ کر ذیقعد ۱۳۶۶ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۷ء میں وفات پائی۔

(۴۷) سید محمد احمد ابن سید ظل احمد عرف سیادت ولادت تقریباً ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء۔ ہنرمند تھے کہ ایک

دانہ چاول پر سورہ توحید معہ نام و پتہ تحریر کر لیتے تھے۔ آخر میں بعارضۂ فساد خون مبتلا ہو گئے۔ آپ کا عقد مشاہدہ خاتون دختر سید حسن جعفر عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر مظاہرہ خاتون کا عقد سید امیر رضا ابن سید حیدر حسن ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ دوسری دختر زائرہ خاتون کا عقد سید علی نذر ابن سید عسکری نذر محلہ سوتھی سے ہوا۔ اولاد ذکور نہ تھی۔ تقریباً ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۱ء میں فوت ہوئے۔

(۴۲) سید مجاہد حسین جوہر ابن سید نثار حسین ولادت تقریباً ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء انشا پرداز اور شاعر۔ اصلاح معاشرت کی کئی کتابیں لکھیں کچھ دن کلکٹری بدایوں میں ملازم رہے۔ جوہر پریس قائم کیا۔ اول ایک رسالہ بعد میں ایک ہفت روزہ اخبار بنام "اتحاد" نکالا۔ عرصہ تک پریس اور اخبار جاری رہا۔ آخر بند ہو گیا۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد وصی النسا دختر حکیم سید علی نذر ابن سید محبوب علی دانشمند سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد فاطمہ خاتون دختر سید شیدا علی ابن سید رضا علی محلہ گذری سے ہوا یہ بھی لاولد رہیں۔ تیسرا عقد ایک زن غیر کفو حشمت نامی سے ہوا۔ اس زوجہ سے دو پسر ۱ سید محامد حسین نوشہ ۲ سید مشاہد حسین عرف دولہا۔ تولد ہوئے۔ آپ نے تقریباً ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں رحلت کی۔ (۴۳) سید محامد حسین عرف نوشہ ابن سید مجاہد حسین جوہر۔ ولادت تقریباً ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد حمیدہ خاتون دختر سید امداد علی عرف پہلوان علی ابن استاد دلاور علی محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک پسر سید خورشید حیدر تولد ہوا۔ زوجہ اول کی وفات کے بعد دوسرا عقد دختر سید زاہد حسین ابن سید بندہ علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ (لاولد رہی)۔ تیسرا عقد شفیعہ خاتون دختر سید عمران علی ابن سید نبی بخش ساکن محلہ بیگلہ سے ہوا (جو بیوہ تھیں) لاولد رہیں۔ آپ اپنے والد بزرگوار کی حیات میں ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں جوان مرگ ہوئے۔ (۴۴) سید خورشید حیدر ابن سید محامد حسین نوشہ۔ یہ تاریخی نام ہے۔ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں تولد ہوئے۔ آپ کا عقد عابدہ خاتون دختر سید مقیم علی عرف بلو ابن سید ابراہیم علی دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر خورشید بانو منکوحہ سید محمد رضا ابن سید ضمیر حسین محلہ منڈی دربار کلاں باقی رہی آپ نے بھی عالم شباب میں ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں رحلت کی۔

(۴۴) سید مشاہد حسین عرف دولہا ابن سید مجاہد حسین جوہر۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء۔ آپ کا عقد حسن فاطمہ دختر سید بدر الحسن عرف چھنو ابن سید ظہور حسن چنوولے محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ اولاد ذکور نہیں ہوئی۔ ایک دختر چندن منکوحہ سید عطا حسین ابن سید زوار حسین ساکن بیگم سرائے تولد ہوئیں۔ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء میں نوجوان فوت ہوئے۔

(۴۲) سید شاکر حسین ابن سید نثار حسین ولادت ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء۔ سادہ لوح بھکلو ضلع شاہجہاں پور میں زمیندار و کاشتکار تھے۔ آپ کا عقد شریعت النساء دختر سید مصباح الحسن ابن سید اصغر حسین دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور تین پسر ۱ سید مشکور حسین ۲ سید سرور حسین ۳ سید شاہ نجف تولد ہوئے۔ ایک دختر عشرتی خاتون کا عقد سید سرور حسین ابن سید قدرت علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری دختر رئیسہ خاتون کا عقد سید وہاج الحسن ابن سید ساجد حسین ساکن بھنڈیڑی مرادآباد سے ہوا۔ تیسری دختر کنیز بانو کا عقد سید رشید نذر ابن سید سعید نذر ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ آپ ۸ رجمادی الآخر ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء کو فوت ہوئے۔ (۴۳) سید مشکور حسین ابن سید شاکر حسین ولادت ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء۔ آپ کا عقد اول منورہ خاتون دختر سید نبی حسین عرف کالے ابن سید اولاد حسن دانشمند سے ہوا کہ زوجہ لاولد فوت ہوئی تب دوسرا عقد ممتاز بانو دختر سید حمزہ حسن ابن سید طالب حسین ساکن محلہ شفاعت پور سے

ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱ سید احمد حسنین ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ء میں ۲ سید آل حسنین ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں تولد ہوا۔ زیر تعلیم ہیں۔ دختر بلقیس بانو کا عقد سید ظفریاب حیدر ابن سید حسن ضیا ساکن پھندیڑی مراد آباد سے ہوا۔ آپ نے ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۷۷ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۵۸ء کو رحلت کی۔ (۴۳) سید مسرور حسین ابن سید شاکر حسین۔ ولادت ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۸ء محکمہ پولیس میں ہیڈ کانسٹبل ہیں۔ آپ کا عقد صالحہ خاتون دختر مولانا سید خورشید حسن ابن مولوی سید بدر الحسن دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور تین پسر ۱ سید مسعود حسن ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۸ اپریل ۱۹۴۱ء کو تولد ہوئے جو بی اے پاس ہیں ۲ سید متقی حسنین ۵ شعبان ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۴۷ء کو تولد ہوئے میٹرک پاس ہیں ۳ سید مظہر حسنین ۲۴ رمضان ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۹ء کو تولد ہوئے زیر تعلیم ہیں۔ ایک دختر منورہ خاتون کا عقد سید ہاشم رضا ابن سید علی رضا ساکن رسولپور سے ہوا۔ دوسری دختر مصدقہ خاتون اور تیسری محمودہ خاتون زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید شاہ نجف ابن سید شاکر حسین ولادت ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء۔ نابینا ہیں بھائی کے پاس رہتے ہیں۔ آپ کا عقد ممتاز بانو دختر سید حمزہ حسن بیوہ برادر سے ہوا

(۴۱) سید فدا حسین ابن سید مہربان علی ولادت تقریباً ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۵ء خلیق۔ آپ کا عقد عرف جگی دختر سید اشرف علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ اولاد ذکور نہیں ہوئی۔ تین دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر ماجدہ خاتون عرف ماجو کا عقد حاجی سید ظل حسین عرف سید ابن سید نثار حسین چچا کے پسر سے ہوا۔ دوسری دختر صابرہ خاتون عرف صابو کا عقد سید ظل احمد عرف سیادت چچا کے پسر سے ہوا۔ تیسری دختر معہ والدہ فوت ہوئی۔ موصوف کی وفات ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں ہوئی۔ (۴۱) سید ضامن حسین ابن سید مہربان علی ولادت تقریباً ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸۶۰ء کچھ عرصہ پیلی بھیت میں محکمہ جنگلات میں ملازم رہے اور بہ آرام و آسائش رہے۔ آپ کا عقد دختر سید علی احسن ابن سید منظور احمد محلہ لکڑہ سے ہوا ایک پسر کمسن فوت دوسرے سید ظفر احمد تولد ہوئے۔

(۴۲) سید ظفر احمد ابن سید ضامن حسین ولادت تقریباً ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء۔ علم رمل میں ماہر۔ علم طب مرض میں کامل۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون دختر سید محمد شریف ابن سید محمد شاہ ساکن محلہ بگلہ سے ہوا۔ ایک دختر کنیز منکوحہ سید متبرک حسین ابن سید تبارک حسن ساکن محلہ حقانی اور ایک پسر سید ابن حیدر عرف سید علی حیدر تولد ہوئے آپ نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۷۰ء کو رحلت کی (۴۳) سید ابن حیدر عرف سید علی حیدر ابن سید ظفر احمد۔ قوت بازو سے روزی حاصل کرتے ہیں۔ آپ کا عقد زہرا نوانہ دختر سید طاہر حسن زردار ابن سید امیر حسن دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ فاطمہ زہرا ۲ نسیم زہرا اور پانچ فرزند ۱ سید حیدر رضا ۲ سید محمد علی ۳ سید علی ۴ سید حسن امام ۵ سید حسین امام زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ (۳۹) سید حیدر بخش ابن سید رحیم بخش۔ آپ عقد دختر سید کریم بخش خاں ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند سے ہوا (جو زوجہ افغانیہ کے بطن سے تھی) ایک دختر کمسن فوت اور تین پسر ۱ سید صفدر حسین ۲ سید مظفر حسین ۳ سید تفضل حسین تولد ہوئے (۴۰) سید صفدر حسین ابن سید حیدر بخش۔ آپ وکیل تھے۔ آپ کا عقد آپ کے چچا سید قادر بخش کی دختر زینب خاتون سے ہوا۔ مگر قبل از [illegible] جوان فوت ہوئے (۴۰) سید مظفر حسین ابن سید حیدر بخش ولادت تقریباً ۱۲۵۷ھ مطابق ۱۸۴۱ء۔ قانون پڑھ کر منصفی امروہہ میں کامیاب وکیل تھے۔ علاوہ ترکہ پدری چند مواضعات و باغات میں معقول حقیت حاصل کی [illegible] وقت میں با اقتدار و اعتبار تھے۔ آپ کے چار عقد ہوئے۔ ایک عقد زینب عرف چھٹو اپنے چچا سید قادر بخش کی

بیوہ برادر متوفی سے کیا۔ دوسرا عقد ایک پٹھانی مسماۃ نجبن سے کیا جو لاولد رہی تیسرا عقد مسماۃ منصب غیر کفو غیر سادات سے کیا یہ بھی لاولد رہی۔ چوتھا عقد مسماۃ زبیدہ خاتون دختر شیخ امیر علی ساکن دربار کلاں سے کیا۔ پہلی زوجہ سے تین پسر ۱ سید اعجاز حسین ۲ سید افضل حسین ۳ سید اجمل حسین تولد ہوئے۔ زوجہ چہارم مسماۃ زبیدہ سے دو دختر اور ایک پسر مسلم حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر مسلمہ خاتون کا عقد سید عسکری حسن ابن سید ضیغم الدین ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری دختر محسنہ خاتون کا عقد بشیر حسن ابن کریم الدین ساکن چاہ ملامان سے ہوا۔ آپ کی وفات تقریباً ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ء میں ہوئی

(۴۱) سید اعجاز حسین ابن سید مظفر حسین۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۷ء سر رشتہ افیون میں بحیثیت محرر ملازم ہوئے۔ ترقی کر کے عہدہ گماشتہ یعنی داروغہ سے پنشن یاب ہوئے۔ آپ کے تین زوجہ تھیں۔ ایک زوجہ دختر سید سخاوت علی ابن حکیم سید محمود حسن ساکن محلہ قاضی زادہ۔ اس زوجہ سے ایک پسر تولد ہو کر کمسن فوت ہوا۔ اور ایک دختر کنیز فاطمہ عرف دھمو منکوحہ سید انصار حسین ابن سید ابرار حسین نقوی مقیم دانشمندان تولد ہوئی۔ دوسری زوجہ ایک غیر سادات غیر کفو عورت مسماۃ سارہ تھی کہ یہ زوجہ لاولد رہی تیسری زوجہ بھی غیر سادات غیر کفو بیوہ مسماۃ سلیمن تھی اس زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید اعزاز حسین تولد ہوئے۔ دختر عزیزہ فاطمہ عرف دھنو کا عقد اول سید سردار حسین ابن سید افضل حسین چچا کے پسر سے ہوا تھا کہ بغیر مفارقت سید منزول احمد ابن سید مقبول احمد ساکن محلہ بخشی سے ہوا۔ آپ نے ۱۹ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۱ مارچ ۱۹۲۸ء کو رحلت کی۔ (۴۳) سید اعزاز حسین ابن سید اعجاز حسین۔ آپ کا عقد دختر زن ناحسنہ حمیدہ شمس الحسن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ (۴۱) سید افضل حسین زردار ابن سید مظفر حسین۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸۶۰ء ذیلیس۔ مکھیا حکام رس تھے۔ آپ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں بہمراہی الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین زیارات عتبات عالیات عراق سے شرفیاب ہوئے۔ آپ کا عقد کنیز فضہ عرف منڈھو دختر سید مظہر علی ابن سید وزیر علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور چار فرزند ۱ سید سرور حسین ۲ سید افسر حسین ۳ سید فرزند حسن ۴ سید سردار حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر مصطفائی خاتون کا عقد سید ضمیر حسن ابن سید امیر حسن دانشمند (ماموں کے پسر) سے ہوا۔ دوسری دختر مرتضائی خاتون کا عقد سید شمس الحسن ابن سید فیاض حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ تیسری دختر صغیرہ خاتون کا عقد سید معصوم احمد ابن سید آل محمد ساکن محلہ بخشی سے ہوا۔ چوتھی دختر انیسہ خاتون کا عقد سید ثامن حسن ابن سید ضامن حسن دانشمند وکیل سے ہوا۔ آپ نے ۵ شعبان ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء کو وفات پائی۔

(۴۲) سید سرور حسین ابن سید افضل حسین۔ ولادت ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ ۱۴ جولائی ۱۸۸۸ء بیالاک۔ زراق ... دارد لکھیا ہے۔ بعد میں محکمہ کانجی ہاؤس میں محرر ہو گئے۔ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں پنشن یاب ہوئے آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد قیمہ خاتون دختر سید دباج الحسن ابن سید عباس علی محلہ سادات سے ہوا۔ دوسرا عقد بلقیس فاطمہ دختر سید ابوالقاسم ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا۔ تیسرا عقد شفیعہ خاتون دختر سید عمران علی ابن سید نبی بخش ساکن محلہ بگلہ بیوہ سید محامد حسن نوشہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو پسر سید انور حسن وحید حسن تولد ہو کر کمسن فوت ہو گئے اور یہ پاکستان کراچی میں فوت ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر و تین پسر ۱ سید تہور حسین ۲ سید تصور حسین (کمسن فوت) ۳ سید منور حسین تولد ہوئے۔ دختر نور زہرا کا عقد سید کرار حسین ابن سید علمدار حسین جعفری ساکن مراد آباد سے ہوا۔ آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔

(۴۴) سید منور حسین ابن سید سرور حسین ولادت ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ آپ کا عقد مبشرہ خاتون دختر

سید غلام السیدین ابن سید ضمیر الحسن موسوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ تہور حسین ابن سید سردار حسین ولادت ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ آپ کا عقد سید فرزند
دختر اظہار فاطمہ سے ہوا (۴۲) سید افسر حسین ابن سید افضل حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸۹۹ء تقسیم ملک کے بعد ۱۳۶۹
مطابق ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوتے۔ مکان بنا لیا ہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد حمیدہ خاتون
سید امیر حسن ابن سید مظہر علی ماموں کی دختر سے کیا۔ کہ زوجہ عالم جوانی میں ایک پسر چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ بعد ازاں پسر بھی
ہو گیا دوسرا عقد صادقہ خاتون دختر سید مرتضیٰ حسین ابن حافظ سید محمد حسن ساکن محلہ مجاپوتہ (اپنے چچا کی بیوہ سے کیا) اس
زوجہ سے ایک دختر حسین فاطمہ منکوحہ سید علی رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند اور تین پسر ۱ سید حسین محمد ۲ سید مظفر حسین
سید حسن احمد تولد ہوئے۔ (۴۳) سید حسین محمد ابن سید افسر حسین ولادت ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء گھڑی سازی
کام جانتے ہیں۔ کہیں ملازم نہیں۔ آپ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون
سید مصطفیٰ احسن ابن سید مرتضیٰ حسین ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ دو دختر نسرین فاطمہ و نسیم فاطمہ اور تین پسر ۱ سید حسین احمد
مطابق ۱۹۶۰ء میں ۲ سید حسن احمد ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں ۳ سید حسن اصغر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں
تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔

(۴۳) سید مظفر حسین ابن سید افسر حسین ولادت ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء دستکار ہیں۔ آپ ۱۳۶۹ھ
۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں آپ کا عقد انیسہ خاتون دختر سید مظاہر حسن ساکن شاہی چبوترہ سے ہوا۔ دو دختر ۱ شمیم
۲ شاہین فاطمہ اور چار پسر ۱ سید ظفر حسن ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ۲ سید اشرف حسین ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱
سید مشرف حسین ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں ۴ اور ممتاز حسن ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا۔ سب زیر تعلیم ہیں۔

(۴۳) سید حسن احمد عرف پنّا ابن سید افسر حسین۔ ولادت ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء۔ دستکار ہیں۔
۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کا عقد جعفری خاتون دختر سید محبان علی ابن سید منور علی ساکن
دربار کلاں سے ہوا۔ تین پسر ۱ سید مختار حسین ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں ۲ سید وقار حسن ۱۳۸۶ھ مطابق
۱۹۶۶ء میں تیسرا سید معراج الحسن ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹۶۹ء میں تولد ہوا۔ سب زیر تعلیم ہیں۔

(۴۲) سید فرزند حسن ابن سید افضل حسین ولادت ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء آپ کو گھوڑوں کی سواری میں
مہارت حاصل ہے۔ مکمل شہسوار ہیں۔ قابل تعریف حد تک فن اسپ داری میں کامل ہیں کچھ عرصہ امروہہ میونسپلٹی میں ملازم
آخر ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں مستقلاً پاکستان میں آکر کراچی میں مقیم ہو گئے ہیں بہمہ وجوہ صاحب حیثیت و فریس ہیں۔ آپ
عقد سکینہ خاتون عرف جمی دختر سید آل علی ابن سید نیاز علی ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید ابن حسن تولد ہوئے۔ ا
دختر حسن فاطمہ منکوحۂ سید ابو محمد ابن سید ابوالحسن ساکن محلہ جعفری (ڈھوکا) دوسری دختر نثار فاطمہ منکوحۂ سید حسین محمد ابن
مسرور حسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی تیسری دختر اظہار فاطمہ کا عقد سید تہور حسین ابن سید سردار حسین اپنے تایا کے پسر سے ہوا۔

(۴۳) سید ابن حسن ابن سید فرزند حسن۔ ولادت ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء بامروت و عزت آپ ۱۳۶۷ھ
۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ جاوید پریس کراچی میں معمولی تنخواہ پر ملازم ہو کر اپنی ذاتی محنت و کاوش سے میکنک
حاصل کیا۔ حسن خدمت اور رات دن کی کد و کاوش سے اس فن میں مہارت تامہ حاصل کی۔ اخبار جنگ کراچی میں جب چھاپہ خانہ
تازہ ترین مشینیں آئیں تو ان مشینوں کی تنصیب کے لئے چند انگریز انجینئر بھی ساتھ آئے۔ ان کے ساتھ کام کرتے اور سیکھتے

اور اب اپنے فن میں مہارت تامہ حاصل کرکے جاوید پریس کراچی میں فورمین ہیں۔ اور ماشاء اللہ بڑی تنخواہ پا رہے ہیں۔ کراچی میں کوٹھی نما
مکان بنالیا ہے بفراغت تمام مصروف حیات ہیں ولایت سے جو مشین آئی ہے زرکثیر خرچ کرکے اپنی ذہانت سے اس سے اعلیٰ معیار کی
مشین پاکستان میں بنائی ہے جس کی قیمت لاکھوں روپیہ ہے۔ گویا پاکستان میں پریس کی اعلیٰ مشین کے موجد ہیں اور بہ ایں ہمہ منکسر المزاج ہیں
شجرہ نسب سادات نقوی دانشمندان ابنائے سید العلماء زبدۃ الفضلا حاجی سید محمد اشرف بیج دانشمند کا اس خوبصورتی سے چھپوانا
انہی کا رہون منت ہے۔ بہر حال خاندان میں قابل رشک شخصیت ہیں۔ آپ کا عقد قمقام فاطمہ عرف قمو دختر سید معظم علی ابن
سید احسن علی ساکن محلہ نوگیاں سے ہوا۔ چھ دختر ۱ گلزار فاطمہ ۲ جمال فاطمہ ۳ کمال فاطمہ ۴ گلنار فاطمہ ۵ تراب
فاطمہ ۶ مباہلہ خاتون اور دو پسر ایک سید محمد حسن تاریخی نام عبد صغیر ۱۳ رجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء کو
دوسرا پسر سید ثمر حسن تاریخی نام سید منظور حسن ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا۔ سب بچے
زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) سید سردار حسین ابن سید افضل حسین ولادت تقریباً ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء آپ کا عقد
سعید بانو دختر سید داد علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا (جو بیوہ تھیں) آپ عین عالم جوانی میں ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں
فوت ہوئے ایک پسر سید سرفراز حسین کو عقب چھوڑا۔ (۴۳) سید سرفراز حسین ابن سید سردار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۵۶ھ
مطابق ۱۹۳۷ء۔ آپ تقسیم ملک کے بعد پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوگئے۔ بجلی کا کام کرتے ہیں۔ آپ کا عقد حسین بانو دختر سید حسین مہدی
ابن سید مہدی علی ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ دو دختر ۱ شان زہرا ۲ حسن زہرا (کم سن فوت) تولد ہوئی۔ ایک پسر سید محمد عباس ۷ ار
ان ۱۳۸۸ھ ۹ نومبر ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا جو کم سن فوت ہوگیا۔ (۴۱) سید اجمل حسین ابن سید مظفر حسین۔ ولادت
۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء سادہ لوح۔ آپ کا عقد سلمہ خاتون دختر سید حیدر علی ابن سید حسین بخش ساکن محلہ مجاپوتہ سے
چار دختر ۱ سعیدہ خاتون منکوحۂ سید تقی حسن ابن سید رضی حسن ساکن محلہ نخشبی ۲ تمکینہ خاتون منکوحۂ سید حمزہ حسن ابن سید طالب حسین
طاعت پوتہ ۳ رفیقہ خاتون کم سن فوت ہوئی ۴ شفیقہ خاتون منکوحۂ سید زمرد حسن ابن سید ظفر حسن ساکن محلہ لکرٹہ اور ایک پسر
معروف سید باقر حسین تولد ہوئے۔ آپ نے تقریباً ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں وفات پائی۔ (۴۲) سید باقر حسین
ابن اجمل حسین ولادت تقریباً ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء۔ بذریعہ تجارت شیر اکل حلال حاصل کرتے تھے۔ مرثیہ سوز خوانی
سے ورثہ میں ملی تھی۔ ذاکر حسین تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد کاظمی بیگم ساکن لکھنؤ سے ہوا۔ دوسرا عقد
خاتون دختر سید آل نبی ابن سید بشیر علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ دونوں زوجہ سے دختران تولد ہوکر کم سن فوت
آپ نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو وفات پائی۔ (۴۱) سید مسلم حسین ابن سید
حسین ولادت تقریباً ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ء جوان صالح۔ کار خیاطی سے واقف، آپ کا عقد صادقہ خاتون
مرتضیٰ حسن ابن حافظ سید محمد حسن ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید عطا حسین ۲ سید محمد محسن کو عقب چھوڑ
میں فوت ہوئے (۴۲) سید عطا حسین ابن سید مسلم حسین ولادت ۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء آپ ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء میں پاکستان آئے آپ کے دو عقد دہلی کی سیدانیوں
پسر سید اعجاز حسین موجود ہے (۴۲) سید محمد محسن ابن سید مسلم حسین ولادت تقریباً ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء آپ تقسیم ملک
۱۳..ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ سٹی کورٹ میں ملازم ہوئے۔ گھڑی سازی کا کام جانتے تھے۔ آپ کا
..ہ خاتون دختر سید مصطفیٰ حسن ابن سید ابوالحسن ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دو دختر ۱ محسنین فاطمہ بی اے منکوحۂ
..ن ابن سید خورشید حسن ساکن محلہ چھیوڑہ (جن کا خاندان محلہ چھیوڑہ سے جبل پور جا رہا تھا اور اب کراچی میں مقیم ہے)

دانشمند سے ہوا تھا کہ بیہودہ مذاق میں سید قاسم حسین ابن سید حیدر حسین نے چاقو مار کر قتل کر دیا اور ان کی بیوہ معروف مسماۃ توتی نے تمام عمر بیوگی میں گذار دی۔ (۳۹) **سید قادر بخش** ابن سید رحیم بخش آپ کا عقد دختر سید حسین بخش ابن سید ولایت علی محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ دو دختر چھوڑ کر انتقال کیا۔ ایک دختر کا عقد سید محمد نقی ابن سید اظہر علی نقوی محلہ دانشمندان سے ہوا۔ دوسری دختر زینب کا عقد اول سید صفدر حسین ابن سید حیدر بخش سے ہوا تھا۔ کہ شوہر قبل خلوت فوت ہو گئے بعد ازاں عقد ثانی سید مظفر حسین ابن سید حیدر بخش چچا کے پسر سے ہوا۔ سید قادر بخش بلا عقب پسری فوت ہوئے۔

(۳۷) **سید غلام حسن** عرف سعادت بخت ابن سید غلام احمد خاں۔ یادداشت منصبداران عہد محمد شاہ بادشاہ جو مولانا سید اعجاز حسن صاحب کے پاس سے برآمد ہوئی اس میں ان کا منصب ان کے بھائی سید غلام مرتضیٰ کے برابر بارہ ہزار دام از سدس خریف تنخواہ تحریر ہے۔ موصوف صاحب توقیر اور وسعت معیشت میں مرفہ الحال تھے آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید عبداللہ عرف سید تاج محمود خاں ثانی ابن سید تاج محمود خاں (اپنے چچا کی دختر) سے ہوا۔ زوجہ اول کے انتقال کے بعد ستر سال کی عمر میں دوسرا عقد دختر سید کریم اللہ ابن سید محمد نیاز دانشمند سے کیا۔ کہ آپ ان کے مختار عام تھے۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید علی بخش اور دوسری زوجہ سے ایک دختر اور تین پسر ۱ سید مقصود علی ۲ سید محبوب علی ۳ سید ارشاد علی تولد ہوئے۔ دختر دولت النسا کا عقد سید علی بخش ابن سید عنایت بخش عرف براتی ساکن محلہ صابون گران سے ہوا۔ (۳۸) **سید علی بخش** ابن سید غلام حسن۔ محترم خاندان تھے۔ آپ کا عقد دختر سید تہور علی ابن سید مراد علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ۱ منکوحہ سید دوست علی ابن سید حسین رضا دانشمند ۲ منکوحہ سید ولایت علی ابن سید فضل علی عرف ٹکھو ساکن محلہ گذری اور تین پسر ۱ سید سعادت علی۔ ۲ سید اعظم علی ۳ سید مبارک علی تولد ہوئے۔ آپ نے ۱۲۴۷ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں وفات پائی۔
(۳۹) **سید سعادت علی** ابن سید علی بخش بزمرہ سواران سرکار انگریزی ملازمت کر کے باعزت زندگی بسر کی۔ آپ کا عقد مسماۃ فیض النسا دختر سید علی بخش ابن سید عنایت بخش عرف براتی ساکن محلہ صابون گران (جعفری) سے ہوا۔ دو دختر ۱ منکوحہ حکیم سید علی نذر ابن سید محبوب علی دانشمند ۲ سلامت النسا منکوحہ سید محمد حنین عرف حسین علی ابن سید مردان علی محلہ صابون گران (جعفری) اور ایک پسر سید اصغر حسین تولد ہوئے (۴۰) **سید اصغر حسین** ابن سید سعادت علی۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید عنایت حسین ابن مولوی سید نجیب الدین دانشمند سے ہوا۔ کہ لاولد رہیں دوسرا عقد دختر سید علی نذر ابن سید مصاحب علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چار دختر اور تین پسر ۱ سید انوار الحسن ۲ سید مصباح الحسن ۳ سید ضیاء الحسن تولد ہوئے سید انوار الحسن اور ایک دختر کم سن فوت ہوئی۔ دوسری اور تیسری دختر کا عقد یکے بعد دیگرے سید ابرار حسین ابن علی حسین ساکن محلہ سادات سے ہوا۔ چوتھی دختر ساجدہ خاتون کا عقد مولوی سید باقر الحسن ابن مولوی سید اکبر حسین دانشمند سے ہوا۔ (۴۱) **سید مصباح الحسن** ابن سید اصغر حسین آپ کا عقد کنیز فضہ دختر سید آل نبی ابن سید اولاد علی مقیم دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر شریعت النساء منکوحہ سید شاکر حسین ابن سید نثار حسین تولد ہوئی۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ باقی نہ رہی۔ اپنے پدر عالی قدر کے سامنے ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں مرض وبائے طاعون میں وفات پائی۔

اس موقع پر مناسب یہ ہے کہ سید آل نبی ابن سید اولاد علی دہلوی کے خاندان کی کچھ تفصیل درج کر دی جائے اول تو مولوی سید اکبر حسین عبرت نے کتاب زبدیہ میں اس خاندان کو دہلوی لکھا ہے۔ پھر محلہ دانشمندان کے معمر ترین ۱ سید جرار حسین ابن سید نثار حسین دانشمند ۲ سید حسن جعفر ابن سید مہدی علی نے جو کچھ بتلایا۔ اور سید نبی حسین عرف

کالے ابن سیداولاد حسین نے جو کچھ لکھ کر دیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ واضح ہو کہ اس خاندان کے کسی لڑکے کی شادی محلہ دانشمندان میں نہیں ہوئی اور سات لڑکیوں کی شادی اس محلہ میں یہ تفصیل ذیل ہوئی۔ سید ببر علی ابن سید باقر علی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ جاگیردار تھے اور ایام غدر ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں دہلی سے مراد آباد ہوتے ہوئے امروہہ محلہ دانشمندان میں آکر مقیم ہوئے تھے۔ آپ کے دو پسر ۱۔ سید وزیر علی ۲۔ سید غضنفر علی اور ایک دختر بھی ساتھ آئی۔ دختر کا عقد سید احسان علی ابن سید عبدالباقی دانشمند سے ہوا۔ سید وزیر علی ابن سید ببر علی محلہ جبکلی امروہہ میں ساکن ہوئے۔ جن کے فرزند ۱۔ سید ذاکر علی ۲۔ سید جعفر علی ۳۔ سید نیاز علی کی اولاد و احفاد محلہ جبکلی میں باعزت مسکن گزین ہیں۔ سید غضنفر علی ابن سید ببر علی محلہ دانشمندان میں مقیم رہے ان کے چار فرزند ۱۔ سید اولاد علی ۲۔ سید امداد علی ۳۔ سید امیر علی ۴۔ اسد علی اور دو دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر کا عقد سید تاج محمود ابن سید غلام بدیع الدین عرف گمانی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید بہادر علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ سید اولاد علی پسر اکبر سید غضنفر علی۔ آپ کے دو فرزند تولد ہوئے ۱۔ سید عنایت نبی ۲۔ سید آل نبی۔ سید عنایت نبی ابن سید اولاد علی صاحب خیر و خیر اندیش آپ کے ایک فرزند سید مجتبےٰ حسن تولد ہوئے۔ سید مجتبےٰ حسن ابن سید عنایت نبی۔ نیک نفس شریف الطبع اس محلہ میں شیر و شکر ہو کر رہے اور لاولد فوت ہوئے۔ آپ کی رحلت کے بعد ان کی جائیداد کا مقدمہ نمبر ۱۴۳ عدالت میں دائر ہوا۔ اور جائیداد شریعت النساء عرف تولی سید آل نبی کی نواسی کے حق میں واگذاشت ہوئی۔ سید آل نبی ابن سید اولاد علی کے دو دختر تولد ہوئیں ۱۔ والدہ سید اظہر علی و سید عاشق علی۔ مرائض نویس ساکنان محلہ کالی بگڑی ۲۔ فضہ زوجہ سید مصباح الحسن ابن سید اصغر حسین دانشمند جن کی دختر شریعت النساء ہوئیں۔ سید امداد علی پسر دوئم سید غضنفر علی ان کے صرف ایک دختر منکوحہ سید صابر علی ابن سید ذاکر علی ساکن محلہ جبکلی۔ سید امیر علی پسر سوئم سید غضنفر علی آپ کے دو زوجہ تھیں۔ ایک سیدانی دوسری غیر سادات نامعلوم النسب غیر کفو۔ پہلی زوجہ کی دختر منکوحہ سید علی حسین ابن سید غلام ولی دانشمند۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر معصوم النسا تولد ہوئیں۔ ان کا عقد سید منور حسین ابن سید محمد رضا دانشمند سے ہوا۔ سید اسد علی پسر چہارم سید غضنفر علی آپ کے ایک دختر تولد ہوئی جن کا عقد سید غلام ولی ابن سید تاج محمود دانشمند سے ہوا جن کی اولاد و احفاد میں سید نبی حسین عرف کالے ابن سید اولاد حسن دانشمند ہیں۔ تنبیہ۔ سید امیر علی ابن سید غضنفر علی کے گھر ایک شخص نامعلوم النسب الٰہی بخش بھی آئے تھے ان کے دو فرزند مقبول حسین اور بندہ حسن ہوئے۔ ان کی اولاد بھی محلہ دانشمندان میں آباد تھی۔ بندے حسن کے پسر سبط حسن کے دو فرزند کراچی پاکستان میں موجود ہیں جن کی سیادت ثابت نہیں۔

(۴۱) سید ضیاالحسن ابن سید اصغر حسین۔ زبان فارسی ہندی سے واقف اور دسے پور میواڑ میں ملازم رہے وہیں فوت ہوئے۔ آپ کا عقد راحت النساء دختر سید محمد حسین ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱۔ سید مقرب حسین ۲۔ سید مصاحب حسین تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید ابراہیم حسین ابن سید ابرار حسین ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔

(۴۲) سید مقرب حسین ابن سید ضیاالحسن۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء آپ پہلے سبزی منڈی میں پھلوں کی آڑھت کا کام کرتے تھے۔ پھر لکھنؤ آکر ناظمیہ عربک کالج میں مدرس ہو گئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد ... النساء دختر سید شبیر علی ابن سید امیر علی محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید علی حسین ابن سید فرحت علی نقوی دانشمندان سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید مشرف حسین تولد ہوئے دوسری زوجہ سے چار دختر اور چار پسر ۱۔ سید عترت حسین ۲۔ سید ... حسین ۳۔ سید مونس حسین ۴۔ سید ... حسین تولد ہوئے۔ عترت حسین اور مونس حسین اور دختر ...

کم سن فوت ہوئی۔ دوسری دختر مظاہرہ خاتون کا عقد سید اشرف علی خاں سے ہوا۔ تیسری دختر رفیق فاطمہ کا عقد سید گوہر حسین سے ہوا۔ چوتھی دختر مہ جبین فاطمہ کا عقد سید ضامن حسین سے ہوا۔ آپ نے ۲۳ شوال ۱۳۸۶ھ مطابق ۳ فروری ۱۹۶۷ء کو بمقام دہلی اپنے پسر سید مسرت حسین کے پاس وفات پائی۔ تاریخ وفات از سید مشرف حسین اثر۔

جا کے دہلی آہ سب کو چھوڑ کر — چین سے کنجِ لحد میں سو گئے
بارگاہ حضرتِ شبیر میں — اے اثر اب وہ مقرب ہو گئے

(۴۳) **سید مشرف حسین** اثر ابن مقرب حسین۔ ولادت ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کچھ عرصہ دہلی ٹرامویے کمپنی میں سپرو ائزر رہے۔ اب لکھنؤ میں ناظمیہ عربک کالج میں مدرس ہیں۔ دہلی میں قومی خدمات کے صلے میں قوم سے طلائی و نقرئی تمغے حاصل کئے۔ آپ شاعر ہیں۔ اثر تخلص ہے۔ ہر صنفِ سخن میں دستگاہ ہے۔ امروہہ میں ۱۰ رجب کی محفل میلادِ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے بانی ہیں۔ اب لکھنؤ میں بھی یہ محفل منعقد کرتے ہیں۔ لکھنؤ میں علماء، رؤسا، و شعرا اور عوام الناس میں ہردلعزیز ہیں۔ آپ کا عقد محسنہ خاتون عرف چندو بیا دختر مولانا سید خورشید حسن صاحب ابن مولوی سید بدرالحسن دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور ایک پسر سید معروف حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کنیز فاطمہ منکوحۂ سید مقصود الحسن ابن سید محمود الحسن جعفری ساکن بہرسر بعدش مانک پور۔ دوسری دختر مقدسہ خاتون منکوحۂ سید محمد حامد ابن مولانا سید محمد صادق دانشمند۔ تیسری دختر ثریا سلطانہ بی اے میں زیر تعلیم ہے۔ چوتھی دختر شہناز فاطمہ میٹرک میں زیر تعلیم ہے۔ (۴۴) **سید معروف حسین** ابن سید مشرف حسین اثر۔ ولادت ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء بی اے تک پڑھ کر اعلیٰ درجات کو ٹیوشن پڑھاتے ہیں۔ آپ کا عقد دختر سید علی مہدی ابن سید اختر حسین ساکن محلّہ لکڑہ سے ہوا۔ (۴۳) **سید مصحف حسین** ابن سید مقرب حسین ولادت ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ء میٹرک پاس ہیں۔ آپ کا عقد فردوس فاطمہ دختر ڈاکٹر سید عتیق حسن ابن سید عزیز حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ چار دختر اور ایک پسر سید محمد آصف ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں تولد ہوا۔ دختران ۱ منور سلطانہ ۲ نزہت سلطانہ ۳ فرزانہ ۴ نیر سلطانہ زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **سید مسرت حسین** ابن سید مقرب حسین۔ انگریزی تعلیم حاصل کر کے دہلی الیکٹرک کمپنی میں مکینک ہیں۔ آپ کا عقد سیدہ خاتون دختر سید مشتاق حسین ابن سید یعقوب حسن ساکن محلّہ مجاپوتہ سے ہوا۔ ایک پسر سید نصرت حسین ذالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق اپریل ۱۹۶۶ء میں تولد ہوا۔ (۴۲) **سید مصاحب حسین** ابن سید ضیاء الحسن ولادت ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء اول دہلی میں پھر کوئٹہ بلوچستان میں قبل تقسیم ملک مستقلاً قیام کر کے پھلوں کی آڑہت کا کام کرتے تھے۔ آخر میں کراچی آکر مکان بنالیا۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد راشدہ خاتون دختر سید آل علی ابن سید مہدی ساکن سرسی سے ہوا۔ کہ دو طفل شیر خوار ۱ سید نواب حسن ۲ سید مسعود حسن اور ایک دختر نایاب فاطمہ تولد ہوئی تھی سب بچپن میں فوت ہو گئے۔ دوسرا عقد غیر سادات بیوہ سعیدہ سے کیا تھا۔ اس زوجہ سے تین پسر ۱ سید مظاہر حسین ۲ سید مجاہد حسین ۳ سید انصار حسین تولد ہوئے۔ تیسرا عقد سنجیدہ خاتون دختر سید حمید نذر ابن سید محمد نذر دربار کلاں سے کیا اس زوجہ سے چار دختر اور تین پسر ۱ سید معادن حسین ۲ سید محاسن حسین ۳ سید مناظر حسین عرف پرویز اختر تولد ہوئے ایک دختر مہ جبین اختر زیر تعلیم ہے۔ دوسری دختر نگین اختر کا عقد سید ظفر عباس ابن سید غلام عباس زیدی ساکن حال نوابشاہ سے ہوا۔ تیسری دختر نسرین اختر اور چوتھی فرزانہ قمر زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے اپنے جوانمرگ فرزند کی رحلت کے چند روز بعد ۱۰ ذالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو کراچی میں وفات پائی۔ (۴۳) **سید مظاہر حسین** ابن سید مصاحب

ولادت ۲۶ر شعبان ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء ایف ایس سی تک پڑھا ہے۔ فاضل اردو آنرز کا امتحان پاس ہیں۔ ریلوے دائر ٹریننگ اسکول سے سند حاصل کرکے ریلوے میں اوورسیر ہیں ہنوز مجرد ہیں۔ (۴۳) سید مجاہد حسین ابن سید مصاحب حسین ولادت ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء پلمبر کا کام سیکھ کر ٹھیکیداری کرتے ہیں۔ آپ نے کسی غیر کفو عورت سے عقد کرلیا ہے۔ تین دختر اور تین پسر ۱۔ سید حامد حسین کمسن فوت ہوئے ۲۔ سید شاہد حسین ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں ۳۔ سید زاہد حسین ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں تولد ہوئے سب زیر تعلیم ہیں (۴۳) سید انصار حسین ابن سید مصاحب حسین ولادت ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء پلمبر کا کام سیکھ کر ٹھیکیداری کرتے ہیں (۴۳) سید معادن حسین ابن سید مصاحب حسین ولادت ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ء زیر تعلیم مقیم کراچی ہے (۴۳) سید محاسن حسین ابن سید مصاحب حسین ولادت ۱۱ر ذالحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۵ر اکتوبر ۱۹۴۸ء ایف ایس سی پاس کیا تھا کہ ۲۶ر رجب ۱۳۸۵ھ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو پدر ضعیف کو داغ مفارقت دے گئے (۴۳) سید مناظر حسن ابن سید مصاحب حسین ولادت ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء زیر تعلیم مقیم کراچی ہیں (۳) سید اعظم علی ابن سید علی بخش زبان فارسی اور فن خوشنویسی میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ انگریزی فوج میں معزز عہدے پر سرفراز رہے ایام زندگی بہ آرام گذارے۔ آپ کا عقد دختر مولوی سید روشن علی ابن سید غلام حسن ساکن محلہ مجھ ہٹہ سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر تولد ہوا تھا کہ ایک دختر اور پسر والد کے سامنے فوت ہوگئے۔ ایک دختر کا عقد سید باقر علی ابن سید ولایت علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید اکبر حسین ابن سید مبارک علی چچا کے پسر سے ہوا۔ اولاد ذکور باقی نہ رہی (۳۹) سید مبارک علی ابن سید علی بخش ولادت ۱۱۹۷ھ مطابق ۱۷۸۲ء عہدۂ تھانیداری میرٹھ پر سرفراز تھے۔ علاوہ جائیداد پدری کے اور جائیداد حاصل کی۔ آپ کا عقد مسماۃ بشیرن دختر شیخ منیر علی رئیس مقتدر بچھراؤں سے ہوا۔ ایام حیات بہ آرام و آسائش بسر کئے۔ ایک پسر دو سالہ سید اکبر حسین کو عقب چھوڑ کر چالیس سال کی عمر میں والد بزرگوار کے سامنے ۱۴ر جمادی الآخر ۱۲۳۷ھ مطابق ۸ر مارچ ۱۸۲۲ء کو رحلت کی (دادا صاحب سید علی بخش نے اپنے یتیم پوتے سید اکبر حسین کو اپنے بیٹوں کے برابر حقدار بنا کر اپنی جائیداد سب میں بحصۂ مساوی تقسیم کردی) الغرض آپ کے ایک طفل صغیر دو سالہ سید اکبر حسین باقی رہے۔ قطعہ تاریخ وفات از سید اکبر حسین عبرت۔

جاں نثار خاک پائے اہلبیت ۔ شیعۂ پاک امیر المومنین

بود اسم او مبارک یا علی ۔ چار دہ ماہ جمادالآخرین

کرد رحلت زین جہانِ بے ثبات ۔ ماندہ ثابت بر صراطِ راستین

سالِ تاریخش زعبرت شد رقم ۔ یافتہ منزل بفردوس برین ۱۲۳۷ھ

(۴۰) مولوی سید اکبر حسین عبرت ۔ ابن سید مبارک علی ولادت ۱۲۳۵ھ مطابق ۱۸۱۹ء ادیب کامل ۔ عالم و فاضل ۔ شاعر قادر الکلام ۔ مورخ آل رسول الثقلین مولوی سید اکبر حسین دو ہی سال کے تھے کہ یتیم ہوگئے۔ دادا صاحب اور چچا صاحبان کے زیر تربیت رہے جب دادا صاحب نے وفات پائی تو اپنے نانا مولوی شیخ منیر علی کے پاس بچھراؤں چلے گئے اور وہاں پڑھتے رہے اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء میں واپس امروہہ آگئے۔ دادا صاحب نے چچا صاحبان کی برابر حصہ دیا تھا۔ مگر باقی نہ رہا۔ نیز نانا صاحب نے بھی باوجود پابند شریعت ہونے کے والدہ کا حصہ نہ دیا۔ تو کچھ ایام معاشی تکلیف میں گذارے۔ بہ این ہمہ تحصیل علم میں مشغول رہے۔ کچھ عرصہ بلالحاظِ سن و سال کتب درسیہ صرف نحو مولوی سید حیدر حسین یکتا دانشمند سے پڑھتے رہے۔ پھر اردو، فارسی، عربی علوم میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ نے ابنائے سید العلماء حاجی سید محمد اشرف پر ایک احسان عظیم یہ کیا ہے کہ جب ...

علیہ الرحمہ کے حالات کی کتاب موسومہ زیدیہ کی نقل سید کریم رضا ابن سید علی رضا دانشمند بعد صعوبات سفر و خرچ کثیر بنفسِ نفیس زیدپور سے لے آئے۔ اور وہ کتاب ایک سو بارہ برس پہلے یعنی ۱۱۷۸ھ مطابق ۱۷۶۴ء تک کے حالات پر مشتمل تھی تو آپ نے افراد خاندان کی تحریک اور سید محمد محسن خاں کے اصرار پر بعد کے خاندانی حالات ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء میں لکھنے شروع کئے۔ اولا ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء تک کے حالات لکھے پھر علیحدہ کاغذ پر ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ء تک کے حالات لکھ کر یکجائی طور پر جمع کر کے کتاب مکمل کر دی۔ بعد کے حالات ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں علیحدہ بطور تتمہ لکھے اور صرف ابنائے سید تاج محمود خاں کے حالات ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں آخر کتاب میں بطور ضمیمہ شامل کئے۔ یہ کتاب نہایت فصیح و بلیغ فارسی میں مقفیٰ مسجع عبارت میں ہے۔ اور خود مولف مرحوم کے قلم کی خوشخط لکھی ہوئی۔ کتب خانہ مرتضویہ کی مہر ثبت شدہ اور عدالت انگریزی کی تصدیق شدہ اس حقیر مولف کے پاس موجود ہے۔ اس کتاب میں جا بجا قطعاتِ ولادت و وفات تحریر ہیں۔ نیز اردو فارسی میں مثنوی۔ نعت، منقبت، نظمیں، رباعیات غرض ہر صنف سخن میں کلام درج ہے۔ وفات کی دو تاریخیں جو اہمیت کی حامل ہیں درج ذیل ہیں۔

قطعہ تاریخ وفات واجد علی شاہ اودھ مرحوم

بلند اختر شہے واجد علی شاہ۔ سریر سروری جاوداں یافت

بروز سیوم ماہ محرم ۔ تنش راحت بمہد خاک داں یافت

باجر ماتم شاہ شہیداں۔ جوار خسرو کون و مکاں یافت

برید از دلبران دارفانی ۔ دلا مینا از وفا چون کم نشاں یافت

رقم شد سال تاریخش ز عبرت ۔ قصور بزم حوران جناں یافت ۔ ۱۳۰۵ھ (مطابق ۱۸۸۷ء

تاریخ وفات افقہ الناس مفتی سید محمد عباس مجتہد العصر اعلی اللہ مقامہ

سید عباس مخدوم گروہ مومنین ۔ گوہر بحر تصانیف کلام عبقری

مقتدائے اہل دیں۔ فرمانروائے اجتہاد ۔ حامئ دین مبین و ملت پیغمبری

قاطع اعناق بدعت دامغ کفر و نفاق ۔ خامہ او ہمزبان ذوالفقار حیدری

در گذشت از دار فانی یافت از فضل کریم ۔ در ریاض جنت الفردوس تاج سروری

یافت از دست نوال ساقی راح طہور ۔ ساغر گلگوں معطر از شراب کوثری

سال تاریخ وفاتش خامۂ عبرت نوشت ۔ منکسف گردید مہر علم و دین جعفری (۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۸ء)

الغرض آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد اپنے چچا سید اعظم علی کی دختر سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید گلزار علی ابن سید امداد علی ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر سید احمد حسین ابن سید عنایت محی الدین زیدی مقیم محلہ بخشی سے ہوا۔ پہلی سے کئی اولادیں ہوئیں جن میں سے صرف ایک پسر سید ابوالقاسم باقی رہے۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر تولد ہوئی تھی کہ مادر و دونوں فوت ہو گئیں۔ تیسری زوجہ سے متعدد اولادوں میں سے تین دختر اور دو پسر مولانا سید نجم الحسن اور مولوی سید بدر الحسن باقی رہے۔ بڑی دختر کا عقد سید غازی الدین حیدر ابن سید نجیب الدین صفدر ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید صولت علی ابن سید اقبال علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ کہ ایک پسر ہوا تھا جو مادر و پسر دونوں فوت ہو گئے۔ تیسری دختر کا عقد سید امیر حسن ابن سید ظہور حسن ابن سید گلزار علی ساکن محلہ چھیوڑہ مقیم محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔

تقریباً ۱۳۱۸ھ مطابق سنہ ۱۹۰۰ء میں وفات پائی (۴۱) **سید ابوالقاسم** ابن مولوی سید اکبر حسین عبرت۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء آپ فتح پور ہسوہ میں پوسٹ ماسٹر تھے۔ بریلی میں انتقال کیا۔ قبرستانِ مومنین میں دفن ہوئے۔ آپ کا عقد مسیح النساء دختر سید حیدر حسن ابن سید غلام ولی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر ۱ سید ابوالحسنین ۲ سید مطیع الحسنین ۳ مولانا سید انیس الحسنین تولد ہوئے۔ ایک دختر ہاشمہ خاتون کا عقد سید وہاج الحسن ابن سید عباس علی ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ دوسری دختر حبیبہ خاتون کا عقد سید آل احمد ابن سید انتظام علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ آپ نے تقریباً سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق سنہ ۱۹۰۲ء میں وفات پائی (۴۲) **سید ابوالحسنین** ابن سید ابوالقاسم ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء۔ زمانہ حیات پدر میں اودے پور میواڑ میں بہ عہدۂ امین ملازم رہے پھر ریاست محمود آباد میں تحصیلدار رہے۔ بچند وجوہ پھر اودے پور میواڑ میں امین ملازم ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد بوجہ ضعیفی اپنے فرزند سید محمد یوسف کو اپنی جگہ پر ملازم کراکر۔ خود اپنے سب سے چھوٹے داماد سید فدا حسین کے پاس امروہہ آنے کے قصد سے جے پور ٹھہرے اور وہیں بیمار ہوکر فوت ہوگئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے تھے۔ ایک عقد مومنہ خاتون عرف چندو دختر سید ظہور حسن ابن سید محمد علی دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ کی وفات کے بعد دوسرا عقد منصب جہاں بیگم عرف کنیز فاطمہ دختر سید ابوالحسن ساکن لکھنؤ سے کیا۔ پہلی زوجہ سے چھ دختر اور ایک پسر سید محمد یوسف تولد ہوئے۔ ایک دختر ناصرہ خاتون کا عقد سید معجز حسین ابن سید ممتاز حسین ساکن محلہ سدّو سے ہوا کہ ایک دختر ہاجرہ خاتون کو عقب چھوڑ کر جوان مرگ ہوئیں۔ دوسری دختر عابدہ خاتون کا عقد سید افسر علی ابن سید انتظار حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا کہ یہ دختر بھی ایک فرزند سید فردوس حیدر عرف دولھا کو چھوڑ کر جوان مرگ ہوئیں بعد ازاں یہ پسر بھی جوان مرگ ہوا۔ تیسری دختر زاہدہ خاتون کا عقد سید علی اکرم ابن سید علی اسلم ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ چوتھی دختر ماجدہ خاتون کا عقد اس حقیر مولف کتاب ہذا سید صغیر حسن ابن سید امیر حسن دانشمند سے ہوا۔ کہ یہ دختر بھی ایک پسر خورد سال سید علی نواز اور ایک دختر شیر خوار چھوڑ کر نوجوان فوت ہوئی۔ بعدش دختر بھی فوت ہوگئی۔ پانچویں دختر صابرہ خاتون کا عقد سید حسن عسکری ابن سید غلام مرتضیٰ محلہ گذری سے ہوا۔ کہ یہ بھی جوان مرگ ہوئی۔ چھٹی دختر سکینہ خاتون کا عقد مولوی سید پیمبر رضا عرف رضا لقمان ابن سید معجز حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید باقر رضا اور ایک دختر کنیز بتول منکوحۂ سید فدا حسین ابن سید نشاد علی ساکن جے پور، تولد ہوئی۔ آپ کی وفات ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء میں بمقام جے پور ہوئی (۴۳) **سید محمد یوسف** ابن سید ابوالحسنین۔ ولادت سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء تاریخی نام سید مظاہر علی آپ ۸ شوال سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۳۰ مئی سنہ ۱۹۵۵ء کو پاکستان آکر حیدر آباد میں مقیم ہوئے بہ عہدۂ سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات عامہ سندھ میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد آفتاب بیگم دختر سید قدیر الحسن ابن سید قمر الحسن ساکن محلہ مُوہان سے ہوا۔ چار دختر اور ایک پسر سید شان حسنین سنہ ۱۳۶۵ھ مطابق سنہ ۱۹۴۵ء میں دوسرا پسر سید آل حسنین سنہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں تولد ہوا۔ ایک دختر رقیہ خاتون کا عقد سید زاہد حسین ابن سید قائم حسین ساکن شکار پور ضلع بلند شہر سے ہوا۔ دوسری دختر زکیہ خاتون کا عقد سید محمد طالوت ابن مولوی سید پیمبر رضا عرف سید رضا لقمان دانشمند (پھوپی کے بیٹے) سے تیسری دختر النوری بیگم اور چوتھی ثریا بیگم زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **سید باقر رضا زائر** ابن سید ابوالحسنین۔ ولادت ۱۲ رجب ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۴ء آپ نے اودے پور میں میٹرک پاس کیا۔ جے پور میں انٹر کیا اور سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء پاکستان آکر محکمہ تعلیم میں ملازم ہوگئے۔ دریں اثنا سندھ یونیورسٹی سے بی اے، ایم۔ اے اردو، ایم اے فارسی بی ٹی اور ... کی ڈگریاں لیں۔ والدہ کے انتقال کے بعد افسردہ ہوکر زیارات عتبات عالیات عراق سے مشرف ہوئے۔ ڈرائنگ اور

پینٹنگ کے شوقین ہیں۔ اس وقت ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہیں۔ حیدرآباد میں مکان بنا لیا ہے۔ آپ کا عقد افضل بیگم دختر سید شمشاد علی ابن سید ممتاز علی ساکن فرخ آباد بعدش جے پور سے ہوا۔ تین فرزند ۱ سید جعفر رضا ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۲ سید کاظم رضا ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ۳ سید علی رضا ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں تولد ہوا۔ سب زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) سید مطیع الحسنین زوار ابن سید ابو القاسم ولادت تقریباً ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء دس برس کی عمر میں اپنے چچا مولوی سید بدر الحسن کے پاس اودے پور میواڑ چلے گئے۔ اور پڑھتے رہے۔ پھر وہیں محکمہ پیمائش میں امین مقرر ہو کر ترقی کرتے رہے۔ عمر کا زیادہ حصہ وہیں گزارا۔ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ آپ کا عقد عاطرہ خاتون دختر سید غلام مرتضیٰ علی ابن سید عظیم علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر ۱ سید محمد مختار ۲ سید محمد ابرار ۳ سید محمد جرار تولد ہوئے۔ ایک دختر سکینہ خاتون کا عقد مولانا سید ظفر حسن ابن مولوی سید قمر حسن ابن سید مبشر علی زیدی ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ دوسری دختر ہاجرہ خاتون کا عقد سید احمد نواز زوار ابن سید طاہر حسن زوار دانشمند سے ہوا۔ آپ زیارات مشہد مقدس و عراق سے شرف یاب تھے۔ آپ نے ۲۴ رجب ۱۳۷۵ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو رحلت کی۔

(۴۳) سید محمد مختار زوار ابن سید مطیع الحسنین زوار (یہ تاریخی نام ہے) آپ کی ولادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ میٹرک پاس تھے۔ آپ محکمہ ملٹری اکونٹ میں ملازم تھے۔ آپ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ دو دفعہ زیارات ایران و عراق سے شرفیاب ہوئے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد عمیمہ خاتون دختر مولوی سید قمر حسن ابن سید مبشر علی زیدی ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ دوسرا عقد مطیرہ خاتون دختر سید بدر الحسن ابن سید عمران علی ساکن محلہ بنگلہ سے ہوا۔ کوئی اولاد نہ ہوئی لاولد رہے۔ آپ حرکت قلب بند ہونے کے مرض میں چند لمحوں میں اچانک ۲۴ ذیقعد ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء کو فوت ہو گئے۔ (۴۳) سید محمد ابرار زوار ابن سید مطیع الحسنین زوار تاریخی نام منظور الحسن ولادت ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء بعد تقسیم ملک پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ محکمۂ تعلیم میں مدرس تھے۔ آپ کا عقد سیدہ خاتون عرف سلمٰی دختر مولوی سید مظاہر حسین فرقانی ابن سید ممتاز حسین ساکن محلہ سدو سے ہوا تھا۔ کہ عین عالم جوانی میں مرض دق میں مبتلا ہو کر بلا عقب فوت ہوئے۔ آپ زیارات مشہد و عراق سے شرفیاب تھے۔ آپ نے ۲ رمضان ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو وفات پائی۔ (۴۳) سید محمد جرار زوار ابن سید مطیع الحسنین زوار تاریخ ولادت ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ ~~۵ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۱ء~~ ستمبر ۱۹۳۱ء آپ نے شعبان ۱۳۶۷ھ مطابق جون ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مکان بنا لیا ہے۔ میٹرک پاس ہیں۔ پاکستان نیوی میں سلکشن گریڈ سٹور کیپر ہیں۔ شاعر اہلبیت ہیں۔ زیارات مشہد و عراق سے شرفیاب ہیں۔ آپ کا عقد سعیدہ بانو عرف ستارہ دختر سید ذاکر حسین عرف حسینی ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد رضا تولد ہو کر کمسن فوت ہو گیا۔ دوسرا پسر سید محسن رضا ۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۱۳ جون ۱۹۶۷ء کو اور تین دختر ۱ کنیز زہرا ۲ خطیبہ زہرا ۳ نسرین زہرا تولد ہوئیں سب زیر تعلیم ہیں۔

(۴۲) الحاج مولانا سید انیس الحسنین زوار۔ ابن سید ابو القاسم۔ ولادت ۱۵ شعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۹۶ء اسم تاریخی سید ظفر مہدی۔ ابتدائی تعلیم نور المدارس دانشمند میں حاصل کی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں برادر محترم سید مطیع الحسنین کے پاس اودے پور میواڑ چلے گئے۔ وہاں زبان ہندی میں بھی مہارت حاصل کی ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں امروہہ ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ میں داخل ہوئے ۱۳۴۱ھ ۱۹۲۲ء میں اس کالج کی اعلیٰ ترین سند ممتاز الافاضل حاصل کی۔ دریں اثنا منشی فاضل۔ ملا فاضل کے امتحانات میں شریک

ہو کر ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں اعلیٰ قابلیت سے پاس ہوئے۔ کچھ عرصہ کالون ہائی اسکول محمود آباد میں ہیڈ مولوی رہے پھر شیعہ ہائی اسکول لکھنؤ میں اردو ادب کے استاد مقرر ہوئے۔ آپ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں مدرسہ الواعظین لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ تکمیلِ درس مبلغ کے بعد ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بحیثیت واعظ تشریف لے گئے پھر ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں کراچی میں خوجہ اثنا عشری جماعت خانے میں امام جمعہ و جماعت مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں سندھ مدرسۃ الاسلام میں شیعہ مولوی کی حیثیت سے گورنمنٹ سروس شروع کی۔ شیعہ مسجد مدرسۃ الاسلام کے امام جمعہ و جماعت رہے۔ تقریباً ایک سال تک ایس ایم کالج میں لکچرار شیعہ دینیات بھی رہے اور ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں بہ عزت تمام سبکدوش ہوئے۔ کچھ عرصہ جناح کالج ناظم آباد میں شیعہ مولوی رہے۔ آخر ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں خانہ نشین ہو گئے۔ اب مکان پر ہی تبلیغ دین اور علمی مشاغل میں مشغول رہتے ہیں۔ کتاب المراجعات کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ آقائے محسن حکیم اعلی اللہ مقامہٗ کی طرف سے پاکستان میں وکیل تھے۔ آپ کچھ دن بوہرہ جماعت کے نکاح خواں بھی رہے۔ آپ کے مواعظِ حسنہ سے متاثر ہو کر سیکڑوں آغاخانی حضرات نے مذہب اثنا عشری اختیار کیا اور اسی گروہ نے آپ کی سرکردگی میں ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء میں ایک قطعہ اراضی پر ایک امام باڑہ بنام بشو کا امام باڑہ تعمیر کیا۔ دوران ملازمت کئی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آج کا حسینیہ ایرانیان پہلے گردوارہ تھا۔ آپ کی کوشش بلیغ اور جرأت و ہمت سے بحق مومنین برائے امام باڑہ واگذاشت ہوا۔ شیعہ مہاجرین کی یلغار کو دیکھ کر ایک سوسائٹی بنام رضویہ سوسائٹی قائم کی یعنی آپ رضویہ کالونی کے بانیٔ اوّل ہیں۔ آپ ہی کی کدو کاوش سے رضویہ کالونی کے لئے چھپن (۵۶) ایکڑ زمین گورنمنٹ سے الاٹ ہوئی۔ آج یہ سوسائٹی ملک کی سب سے بڑی شیعہ سوسائٹی اور شیعہ آبادی ہے آپ دس سال تک اس سوسائٹی کے صدر رہے۔ اب شاہ کربلا ٹرسٹ کے تاحیات ٹرسٹی ہیں۔ مارٹن روڈ پر مجالس کا سلسلہ آپ ہی نے شروع کیا۔ اور وہاں ایک انجمن بنائی جس کا نام سفینۃ المومنین آپ ہی نے تجویز کیا۔ جس کے نتیجے میں وہاں ایک عظیم الشان امام باڑہ موجود ہے۔ اس امام باڑے سے ۹ محرم کا خاموش جلوس آپ ہی کی ایجاد ہے۔ آپ دو دفعہ شرف حج اور کئی دفعہ شرف زیارات سے مشرف ہوئے۔ ایک ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں تنہا فریضۂ حج ادا کیا پھر ذالحجہ ۱۳۸۹ھ مطابق فروری ۱۹۷۰ء میں معہ اہلیہ فاطمیہ خاتون حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوئے۔ پہلی مرتبہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں اپنے ابن عم مولانا سید محمد کاظم صاحب خلف الرشید جناب قبلہ مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ مسلسل چھ ماہ سفر میں رہ کر زیارات مشہد مقدس کر کے [redacted] زیارات عراق سے فیضیاب ہوئے۔ براہ بصرہ واپسی ہوئی۔ بصرہ میں سید طہیر حسن ابن سید امیر حسن دانشمند نے راحت رسانی کی اور آپ لکھنؤ واپس ہوئے پھر ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں زیارت مشہد سے شرفیاب ہوئے پھر ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں زیارات سے فیض یاب۔ اس کے بعد بار سوئم ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں زیارات مشہد و عراق کر کے ۲۰ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۷۰ء مسکن کراچی کو مراجعت فرمائی۔ رضویہ سوسائٹی میں آپ کے تین عالیشان مکان ہیں۔ ماشاء اللہ بفراغت تمام زندگی گذار رہے آپ کا عقد فاطمیہ خاتون دختر سید مصطفےٰ حسن ابن مولوی سید ابرار حسین دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور تین پسر ۱۔ سید محمد علی سید محمد حسن ۳۔ سید حیدر حسن تولد ہوئے۔ دختر زینب صغریٰ کا عقد سید قمر عباس ابن عماد العلماء علامہ سید محمد رضی صاحب ابن مولانا سید محمد صاحب مجتہد آلِ نجم العلماء دانشمند سے ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناح خوجہ اثنا عشری تھے ان کو یہ شرف حاصل ہوا کے مراسم غسل و کفن و حنوط و نماز میت بہ طریق اثنا عشری آپ ہی نے ادا کئے اور بعد میں مولوی سید غلام علی احسن اکبرآبادی نے قبر پر اور سرہانے تلقین بہ طریق شیعہ اثنا عشری پڑھا [illegible]

(۴۳) سید محمد علی ابن الحاج مولانا سید انیس الحسنین ولادت ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء۔ اسم تاریخی محمد انور رضا۔ سندھ مسلم کالج سے انٹر سائنس پاس ہیں ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں زیارات مشہد و عراق سے مشرفیاب ہوئے۔ کچھ عرصہ اے جی پی آر میں ملازمت کی اب پی آئی اے میں ملازم ہیں۔ ان کا عقد نعیمہ خاتون دختر سید امتزاج الحسن ابن سید معراج الحسن خاں ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ چار دختر ۱ سعیدہ خاتون ۲ ساجدہ خاتون عرف انجم ۳ صبا خاتون ۴ نجمی تولد ہوئیں سب زیر تعلیم ہیں۔ مولوی سید محمد حسن ابن الحاج مولانا سید انیس الحسنین ولادت ۲۰ صفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۳۶ء اسم تاریخی دانش رضا۔ آپ کا میلان طبع قدرتاً طلب علم کی طرف ہے۔ حیدرآباد یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز امتیازی حیثیت پاس کیا ہے۔ تمام یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن میں آئے۔ کراچی یونیورسٹی سے معاشیات میں ایم اے کیا۔ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ میں اسکالر ہیں۔ بہترین مجالس پڑھتے ہیں۔ مجالس نہایت کامیاب ہوتی ہیں اس سن وسال میں بہترین خطیب ہیں۔ فاران کالج میں پروفیسر ہیں۔ آپ کا عقد شمیم فاطمہ دختر سید محسن حسن خاں ابن سید شان حسن خاں ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا تین دختر ہیں ۱ معین فاطمہ عرف زیبی ۲ حسن فاطمہ عرف سیمی ۳ علیم فاطمہ عرف عفت سب زیر تعلیم ہیں۔ (۴۴) سید حیدر حسن عرف حیتی ابن الحاج مولانا سید انیس الحسنین زوار ولادت ۹ شعبان ۱۳۶۰ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۱ء اسم تاریخی شاہ احمد رضا۔ آپ میں انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم ہے۔ کراچی یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا ہے جناح پولی ٹیکنیک کراچی سے الیکٹریکل ٹکنالوجی میں تین سال تعلیم حاصل کرکے اسسٹنٹ انجینئر کا ڈپلومہ حاصل کیا ہے۔ پی آئی اے میں ملازم ہیں۔ امسال ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء کے عشرہ محرم میں جبکہ آپکے والد بزرگوار دوبئی میں عشرہ مجالس پڑھنے گئے تھے آپ نے لشو کے امام باڑے میں پورے عشرہ محرم کی مجالس پوری لیاقت اور قابلیت سے پڑھیں اور خاندانی ورثۂ علم ذاکری کا اعلیٰ مظاہرہ کیا مجالس بہت کامیاب رہیں آپکا عقد رضیہ خاتون دختر مولانا سید مسرور حسن ابن سید منجو حسن دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد عابد حسین ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا۔

(۴۱) شمس العلما۔ نجم الملت۔ حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ ابن مولوی سید اکبر حسین ولادت باسعادت ۱۷ ذالحجہ ۱۲۷۹ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۸۶۳ء کو بمقام امروہہ ہوئی۔ موصوف بچپن سے تحصیل علوم عربیہ و تکمیل فنون لطیفہ و پسندیدہ کی طرف میلان طبعی رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کرکے سرکاری مدرسہ مرادآباد میں حاجی مولوی تفضل حسین صاحب سنبھلی سے تحصیل علم کرتے رہے۔ ازبس کہ حاجی صاحب موصوف ان کے شوق و استعداد و قابلیت سے نہایت متاثر تھے۔ بکمال محبت و شفقت آپ کی تعلیم پر خصوصی توجہ فرماتے رہے۔ جب حاجی صاحب موصوف کا تبادلہ مرادآباد سے کانپور ہوگیا تو ان جناب کو بھی وہیں اپنے پاس بلا لیا۔ حاجی صاحب موصوف اکثر جناب افقہ الناس مولانا و مقتدانا مفتی سید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ مفتی سلطنت اودھ کے پاس جایا کرتے تھے۔ تو آپ کو بھی اپنے ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جناب مفتی صاحب علامہ نے آپ کو اپنے درس میں شامل کرلیا۔ مزید برآں آپ جناب آقائی سید ابوالحسن صاحب طاب ثراہ اور مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مدرس کیننگ کالج لکھنؤ (متوفی ۱۹۰۵ء) سے بھی استفادہ فرماتے رہے۔ اُسی زمانے میں جناب مولانا سید اولاد حسن صاحب قبلہ (امام جمعہ و جماعت جامع مسجد امروہہ) اور جناب مولانا حاجی سید اعجاز حسن صاحب قبلہ۔ مولانا سید احمد حسین صاحب قبلہ بھی جناب مفتی صاحب طاب ثراہ کے زیر درس تھے۔ آپ انیس ۱۹ سال کی عمر میں درس معقول و منقول ادب و منطق حکمت و ریاضی و اصول و مسائل فقہ میں ماہر ہوگئے تھے۔ جناب مفتی صاحب طاب ثراہ نے آپ کے حسب نسب اور آپ کی قابلیت و لیاقت کو دیکھ کر اپنی دختر نیک اختر کا عقد ۳ شعبان ۱۲۹۵ھ مطابق ۲ اگست ۱۸۷۸ء کو بروز جمعہ آپ سے کردیا۔ آپ کی قابلیت و استعداد انشاء فارسی عربی

عراق مثل آقائے شیخ عباس آل شیخ جعفر نجفی آقائے سید اسمٰعیل صدر۔ آقائے محمد حسین مامقانی۔ آقائے مرزا حسین ابن مرزا خلیل طہرانی نجفی نے اجازۂ اجتہاد عطا فرمائے۔ بعض رسائل پر سرکار مرزا محمد حسن شیرازی اور مرزا حبیب اللہ رشتی نے لاجواب تقاریظ تحریر فرمائیں۔ صاحب تذکرۂ بے بہا نے صفحہ ۳۴۴ پر لکھا ہے آقائے سرکار سید محمد کاظم طباطبائی نے رجوع خصوصی کی اجازت بہ اہمیت تمام دی تھی۔ بہت سے علمائے عراق نے آپ سے بھی اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کئے۔ الغرض جب جناب مفتی صاحب موصوف طاب ثراہ واجد علی شاہ۔ شاہِ اودھ کے پاس مٹیا برج کلکتہ تشریف لے گئے تو آپ کو بھی وہیں بلا لیا ۔ وہیں زیادہ تر آپ کو مفتی صاحب طاب ثراہ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ یہاں تک کہ جناب موصوف الصدر تمام مسائل شرعیہ کا جواب آپ ہی سے لکھوانے لگے۔ اسی زمانے میں جنابِ مفتی صاحب طاب ثراہ نے آپ کو نجم العلماء کا خطاب دیا۔ بعد میں سرکار انگلشیہ کی طرف سے بھی آپ کو خطابِ شمس العلماء ملا۔ جو اگرچہ آپ کے مراتب کے لحاظ سے کم تھا۔ طوعاً کرہاً قبول کر لیا۔ جب ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء میں واجد علی شاہ۔ شاہِ اودھ نے رحلت کی تو آپ نے وطن مراجعت فرمائی۔ رمضان ۱۳۰۵ھ مئی ۱۸۸۸ء میں مسجد بنائے قاضی سید محمد فیاض محلہ دانشمنداں میں نماز جماعت اور وعظ کا سلسلہ قائم کیا۔ جس میں عوامی مومنین و معززین و عمائدین شہر شریک ہو کر فیضیاب ہوتے رہے۔ دریں اثنا جناب مفتی صاحب طاب ثراہ نے لکھنؤ طلب فرما لیا۔ چند مہینے ہی گزرے تھے کہ جناب مفتی صاحب طاب ثراہ نے رحلت فرمائی۔ ان جناب کی وفات کے بعد علمائے لکھنؤ آقائے سید ابوالحسن طاب ثراہ معروف ابّو صاحب اور آقائے سید ابوالحسن طاب ثراہ معروف بچھن صاحب نے آپ کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ ان حضرات کے اور تمام مومنین خاص و عام کی تجویز اور متفقہ رائے سے آپ جناب مفتی صاحب طاب ثراہ کے جانشین قرار پائے۔ اور آپ کا قیام مستقلاً لکھنؤ میں ہوگیا۔ دریں اثنا شیخ علی عباس صاحب وکیل جج لکھنؤ نے اپنی تعمیر کردہ مسجد واقع چاہ کنکر کو آلات روشنی جھاڑ فانوس و فرش و حوض سے مزین کرکے آپ سے نماز یومیہ پڑھانے کی استدعا کی اور اسی زمانے میں جناب نجم العلماء کی تحریک پر آغا محمد عباس صاحب خلف ناظم آقائے صاحب نے اپنی کوٹھی قریب چاہ کنکر میں مدرسۃ مشارع الشرائع عرف مدرسہ ناظمیہ کی ابتدا کی (جو اب ناظمیہ عربک کالج کے نام سے معروف ہے) اور ان جناب کو تعلیم و تدریس۔ تقرری و نگرانی اور نظم و نسق مدرسہ کلیتہً تفویض کر دیئے۔ یہ مدرسہ برصغیر پاک و ہند میں ایسی مشہور و معروف واحد درس گاہ ہے۔ جس کا اندرون ملک و بیرون ملک شہرہ ہے۔ اور جس میں جناب نجم العلماء کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں بے نظیر علماء و فضلاء کا ایک کثیر طبقہ وجود پذیر ہوا۔ جو برصغیر پاک و ہند دیگر ممالک میں پھیل گئے۔ اور شمع رشد و ہدایت کو روشن و منور کیا۔ مثلاً خطیب اعظم شمس العلماء جناب مولانا سید سبط حسن صاحب طاب ثراہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ جناب مولانا فرمان علی صاحب طاب ثراہ مترجم قرآن مجید و مولف متعدد کتب دینیہ جناب مولانا سید محمد ہارون صاحب طاب ثراہ زنگی پوری۔ جناب مولانا سید محمد داؤد صاحب طاب ثراہ۔ جناب حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ جناب مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ جناب ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ۔ جناب مولانا سید علی نقی صاحب صدر شعبۂ اسلامیات علی گڑھ یونیورسٹی جناب علامہ مفتی سید احمد علی صاحب مجتہد پرنسپل ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ۔ جناب علامہ مفتی محمد علی صاحب مجتہد۔ جناب مولانا منتخب الحق صاحب صدر شعبہ اسلامیات کراچی یونیورسٹی (اور بقول جناب مولانا آغا مہدی صاحب امام جمعہ و جماعت کراچی) جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی۔ مولانا عدیل اختر صاحب پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔ مولانا سید محمد صاحب مجتہد خلف اکبر مولانا سید محمد کاظم صاحب مجتہد خلفِ اصغر سرکار نجم الملت۔ مولانا سید خورشید حسن صاحب دانشمند امام جمعہ و جماعت جامع مسجد گیا۔ مولانا سید انیس الحسنین صاحب دانشمند امام جمعہ و جماعت کراچی۔ مولانا سید مسرور حسن صاحب دانشمند سکریٹری انجمن موید العلوم مدرسۃ الواعظین مبلغ و امام جمعہ و جماعت ڈاگاسکر افریقہ۔ مولانا سید ثمر حسن صاحب زیدی مجتہد موسس انجمن مشارع العلوم امام جمعہ و جماعت حیدر آباد سندھ۔ المختصر جناب نجم الملت طاب ثراہ کے شاگردوں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ شمار ممکن نہیں۔ جو نام اس حقیر مولف

جس کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے شرف تلمذ حاصل نہ رہا ہو۔ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں جناب نجم الملت طاب ثراہ کی منظوری اور آپ کے خلف اکبر مولانا سید محمد صاحب مجتہد کی کوشش اور آنریبل سر مہاراجہ محمد علی محمد خاں محمود آباد کی فیاضی و اعانت سے مدرسۃ الواعظین قائم ہوا جس کے فارغ التحصیل علماء نے کشمیر۔ لداخ۔ لنکا۔ مسقط۔ مدغاسکر۔ افریقہ۔ زنجبار۔ الغرض تمام بلاد ایشیا اور افریقہ میں غیر معمولی مذہبی اور دینی تبلیغ کرکے آپ کا اور مدرسہ کا نام روشن کیا۔ اگرچہ آپ کا قیام لکھنؤ میں تھا مگر امروہہ سے بھی برابر تعلق قائم رکھا چنانچہ آپ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کی شادیاں امروہہ ہی میں ہوئیں۔ آپ ہمیشہ اہل خاندان اور اہل امروہہ کی فلاح و بہبود میں کوشاں رہتے تھے۔ اور موقع بہ موقع امروہہ تشریف لاتے رہتے تھے۔ آپ کی آمد پہ خاص و عام مومنین کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہوجایا کرتا تھا۔ اور جم غفیر فیضیاب ہوتا تھا۔ امروہہ میں آپ ہی کی تحریک پہ محلّہ دانشمندان میں اشرف المدارس کے نام سید نور الحسن زردار ابن سید نذر علی دانشمند نے جائداد وقف کی۔ اور یہ مدرسہ نور المدارس کے نام سے معروف ہوا۔ اسی طرح محلّہ بگلہ میں بھی آپ ہی کی تحریک پر حکیم سید مصطفیٰ ... صاحب نے امام المدارس قائم کیا۔ اور حاجی مقبول احمد صاحب نے اس مدرسہ کے لئے جائداد وقف کی اور اب یہ مدرسہ انٹر کالج ہے۔ اور اس کالج سے اکثر سادات کرام بلکہ سب اہل امروہہ مستفیض ہو رہے ہیں۔ آپ ہی کی تحریک پر امروہہ میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا وہ عظیم الشان اور مشہور اجلاس جناب ناصر الملت کی صدارت میں ہوا جس کی نظیر کانفرنس کی پوری تاریخ میں نہیں جلسۂ مدرسۃ الواعظین کا ایک روحانی واقعہ مولوی سید رضا لقمان صاحب دانشمند نے لکھ کر دیا ہے جو درج ذیل ہے۔ شام کے اجلاس میں جناب سلطان الواعظین مولانا سید سبط حسن صاحب پرنسپل مدرسۃ الواعظین تقریر کر رہے تھے کہ اچانک ایک طویل القامت پٹھان دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے ساتھ جناب سید علی رضوی صاحب سکریٹری پراونشل کانفرنس پشاور تھے۔ انہوں نے اس پٹھان کو دروازے سے ہی انگلی کے اشارے سے بتایا کہ یہ ہیں وہ "نجم الحسن" اور وہ پٹھان جناب کی صورت دیکھتے ہی بے تحاشا روتا ہوا۔ اور یہی کہتے کہتا ہوا دوڑتا ہوا آیا اور جناب کے قدموں پر گر پڑا۔ مقرر اور سارا مجمع دم بخود تھا۔ کہ اتنے میں جناب نے اسے اٹھایا اور بغل گیر ہوئے۔ تب اس نے اپنا واقعہ بیان کرنے کی اجازت چاہی = اس نے بیان کیا کہ میں آزاد علاقہ کا باشندہ ہوں ۲۲ رجب کی شب میرے گھر میں نیاز کا اہتمام تھا۔ سحر کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ جس کمرے میں نیاز کا انتظام تھا وہ کمرہ بقعۂ نور بنا ہوا ہے اور ایک بزرگوار جن کے نور سے وہ کمرہ روشن ہے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ اور دو خادم دست بستہ سامنے کھڑے ہیں کہ اتنے میں ان بزرگوار نے حکم دیا کہ ہمارے فرزند نجم الحسن کو لیکر آؤ۔ وہ دونوں خادم گئے اور تھوڑی ہی دیر میں آپ کو بلا لائے۔ جیسے ہی آپ آئے وہ بزرگ بہ اشتیاق کھڑے ہوکر آپ سے بغلگیر ہوئے۔ اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ ہم تم سے بہت راضی ہیں تم نے ہماری خدمت گذاری سے شغف رکھا میں نے ان خادموں سے پوچھا کہ یہ نورانی بزرگوار کون ہیں اور یہ نجم الحسن کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور یہ لکھنؤ کے بڑے عالم سید نجم الحسن مدرسۃ الواعظین کے بانی ہیں بس اس خواب کے بعد میں معلومات کے لئے پشاور پہنچا اور جناب سید علی رضوی صاحب سے خواب کی تصدیق ہوگئی تو ان کو ساتھ لیکر میں یہاں تک پہنچا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ اپنی منزل مقصود پہ پہنچ گیا۔

۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں جب ہز ہائنس نواب حامد علی خاں والئے ریاست رامپور آپ کے فرزند اکبر مولانا سید محمد صاحب کی شادی میں امروہہ تشریف لائے تو آپ ہی کی تحریک سے سادات کے مدارس کو وظائف عطا فرمائے گئے۔ آپ کے چھوٹے فرزند مولانا سید محمد کاظم صاحب کی شادی میں بھی نواب صاحب کا امروہہ آنا اس حقیر مولف کو یاد ہے۔ الحاصل بڑے بڑے رؤسائے عظام۔ امرائے کبار تعلقدار۔ راجہ نواب آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے میر عثمان علیخاں نظام دکن، سر حامد علی خاں والئے رامپور، مہاراجہ سر محمد علی محمد خاں آف محمود آباد۔ راجہ ابو جعفر صاحب پیرپور۔ سالار جنگ، امیر سید علی، امام سید رضا علی، سر وزیر حسن، جسٹس محمد رضا، نواب سر فتح علی خاں وغیرہ سب ارادتمند اور معتقد

حاصل تھا۔ مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی۔ قائد اعظم محمد علی جناح۔ علامہ سر محمد اقبال۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ مولانا محمد علی جوہر۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی وغیرہ تمام اکابر و مشاہیر سے تعلقات تھے اور سب کے نزدیک آپ کی ذات قابلِ احترام تھی۔ اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں نظامِ حیدرآباد دکن کی تشریف آوری جب لکھنؤ میں ہوئی تو آپ سے بہت شوق عزت و تعظیم سے ملاقات کی اور حیدرآباد آنے کی دعوت دی۔ نیز بیش قرار وظیفہ مقرر فرمایا۔ جنابِ نجم الملت کو نہ صرف ملک و ملت کا اعتماد حاصل تھا بلکہ حکومت میں بھی انتہائی قدر و منزلت تھی۔ چنانچہ آپ حاضریٔ عدالت سے مستثنیٰ تھے۔ گورنمنٹ کو جب کبھی آپ کے بیان کی ضرورت ہوتی تو کمیشن آتا اور دولت کدے ہی پر بیان لیتا۔ چنانچہ مقدمہ وقف ہنگلی میں آپ کا بیان آپ کے دولت کدے ہی پر ہوا۔ نیز اعلیٰ ترین حکام سلطنت اہم امور میں آپ سے مشورہ کرتے رہتے تھے۔ یو پی کا ہر گورنر آپ سے مشورہ طلب رہا کرتا تھا۔ خصوصاً سر جیمس مسٹن تو جناب کا بے حد مداح تھا۔ انگلستان جا کر بھی جناب سے خط و کتابت رکھی۔ جناب کی حیثیت نہ صرف برصغیرِ ہند میں ارفع و اعلیٰ تھی۔ بلکہ ممالکِ غیر میں بھی آپ کا نام مشہور و معروف تھا۔ اہل عراق و ایران آپکے وقار علمی کے معترف تھے — آنجناب دو دفعہ زیاراتِ عتباتِ عالیات سے مشرف ہوئے۔ ایک دفعہ ۱۳۳۹ھ مطابق سنہ ۱۹۲۰ء میں اور دوسری دفعہ شوال ۱۳۴۸ھ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء میں زیارات کو تشریف لے گئے۔ اہالیانِ بصرہ کاظمین و سامرہ و کربلا نے بڑا شاندار استقبال کیا۔ خصوصاً نجف اشرف میں جو شیعہ علماء و فضلا و طلباء کا مرکز ہے بے مثال استقبال ہوا۔ اتفاقاً یہ حقیر صغیر مؤلف کتاب ہذا اس زمانے میں زیارات کے لئے گیا ہوا تھا۔ اور بصرہ میں اپنے برادر خورد سید طاہر حسن کے پاس مقیم تھا۔ برادرِ عزیز نے آپ کی تشریف آوری کو بہت شہرت دی تھی جس کی بنا پر اکثر علماء و رؤسا و تجارِ بصرہ نے آپ کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ آخر سید طاہر حسن کو عزتِ میزبانی سے سرفراز فرما کر آپ کربلائے معلیٰ و نجف اشرف کی زیارات کے لئے روانہ ہوئے تو وہاں علمائے کرام اور عوام الناس نے آپ کا بے نظیر استقبال کیا خصوصاً نجف اشرف میں تمام گزرگاہوں اور بازاروں کو آراستہ و پیراستہ کیا گیا جا بجا دروازے اور محرابیں بنائی گئیں۔ اور کئی ہزار طالب علم اور علمائے کرام اور عوام الناس شہر سے کئی میل باہر تک پیشوائی کے لئے آئے۔ جب شہر میں داخل ہوئے تو دو رویہ دور و نزدیک کے مشتاقِ دیدار قطار در قطار ایستادہ تھے۔ جب آنجناب علمائے اعلام کے حلقے میں ان راستوں سے گزرے تو سب عقیدت کے پھول برسا رہے تھے۔ الغرض آنجناب زیاراتِ عراق سے مشرف ہو کر ایران تشریف لے گئے۔ قم۔ طہران اور مشہدِ مقدس میں بھی شاندار استقبال ہوا۔ یہاں برادرِ محترم جناب سید سردار مہدی صاحب ابنِ جناب سید اجاد حسین صاحب رضوی زیدپوری خادمِ اعزازی حضرت امام رضا علیہ اسلام کے سفرنامے سے جو شیعہ کالج میگزین لکھنؤ میں خضرِ راہ کی سرخی سے شائع ہو چکا ہے نیز خود ان برادرِ محترم کی زبانی جو حال معلوم ہوا درج کیا جاتا ہے۔ یہ جناب سید سردار مہدی الرضوی صاحب زیارات کے از بس دلدادہ ہیں اور چھ دفعہ زیاراتِ ایران و عراق و شام سے شرفیاب ہو چکے ہیں۔ جناب نجم الملت طاب ثراہ کے وردِ مشہد کے وقت آپ اپنے والد بزرگوار اور تمام کنبے کے ساتھ دوسری دفعہ زیارات کے لئے مشہد مقدس میں مقیم تھے کہ ۱۰ ذالحجہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو جناب شریعتمدار آقائی نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ کی آمد پر جناب متنی نواب خادمِ روضۂ اقدس اور بہت سے علماء نیشاپور تک آپ کی پیشوائی کے لئے گئے۔ وارد مشہد ہونے کے بعد علمائے کرام اور عوام الناس خصوصاً اہل ہند مشتاقانِ زیارت جوق در جوق عزتِ ملاقات سے شرفیاب ہوئے۔ جن میں یہ جناب سید سردار مہدی صاحب اور ان کے والد بزرگوار سید اسجاد حسین صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ جناب نجم الملت طاب ثراہ نے حاجی شیخ مہدی مشہدی خادم آستانۂ اقدس کے یہاں قیام فرمایا اور شرفِ زیارت سے مشرف ہو کر ۱۹ ذالحجہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو مشہد مقدس سے رخصت ہوئے۔ یہ محترم برادر سید سردار مہدی صاحب جب تیسری دفعہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں مشہد مقدس کی زیارت کو گئے اور جناب حاجی شیخ مہدی صاحب کے پاس قیام کر کے رخصت ہونے لگے۔ تو جناب حاجی صاحب

سے زائرین آستانہ اقدس کی وداع مشہد کی تاریخیں نقل کرلیں۔ جس میں جناب سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب قبلہ تقوی امروہوی ڈین آف شیعہ تھیالوجی علی گڑھ یونیورسٹی کی تاریخ وداع مشہد مقدس ربیع الاول ۱۳۵۱ھ نقل کری۔ نجم العلماء کی تحریر درج ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہٗ۔ ہرگاہ اقل الانام۔ بعد از تشرف بہ مشاہد عراق علی مشرفیہا الف سلام بہ زیارت مشہد مقدس مشرف شدم و خداوند مرا باین شرف عظیم نائز گردانید۔ بر منزل جناب مستطاب آقائی حاج شیخ مہدی دام تفاخرہ، خادم آستانۂ مقدسۂ رضویہ اقامت کردم جناب ممدوح خیلے با اخلاق می باشند۔ ماشاء اللہ دارائے محاسن وصفات ومکارم خصال اند۔ ودر راحت رسانئ زائرین اہتمام تام بعمل می آرند۔ وہرچہ می توانند دریں خصوص کوتاہی نمی کنند۔ واز تہِ دل شکر گزارم کہ جناب ممدوح از ہر جہت اسباب آسائش فراہم می داشتند۔ خداوند عالم ایشان را اجر جزیل وثواب جمیل عطا فرماید۔ وبعوض مسافر نوازی مورد مراحم خاصہ داشتہ باشد۔

(دستخط) سید نجم الحسن ۱۹ ذالحجہ ۱۳۴۸ھ (۱۸ مئی ۱۹۳۰ء) آپ تین سال شیعہ کانفرنس کے صدر اور مجلس علماء لکھنؤ کے صدر نشین تھے۔

الحاصل آنجناب کی ذاتِ ستودہ صفات ایک ہر دلعزیز ہستی تھی۔ اس حقیر صغیر مولف کتاب ہذا نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جب اپنے دولت کدے سے مدرسۂ ناظمیہ کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے تو راستے میں کسی بھی قوم کا کوئی فرد ملتا تو چشم براہ ہوکر ادب و تعظیم کے ساتھ آداب و تسلیم بجا لاتا۔ اندرونِ خانہ بھی نہایت سادہ زندگی بسر فرماتے تھے۔ کھانے میں بھی کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔ کم بے نمک بخوشئ خاطر نوش فرما لیتے تھے۔ آپ کا دولت کدہ ایک وسیع قطعہ اراضی پر بہت اونچی کرسی پر واقع تھا۔ محل سرائے کے سامنے ایک وسیع و بلند چبوترہ تھا جہاں ڈیوڑھی کے برابر ایک خس پوش مقام پر ایک تخت پر نشست ہوتی تھی اور یہی وہ مقام تھا جہاں امرا و رؤسا۔ حکام اور غربا سب محمود و ایاز ایک ہی صف میں نظر آتے تھے۔ موصوف ہر حاجتمند کی حاجت براری میں کوتاہی نہ کرتے تھے۔ اس حقیر مولف کے بچپن کا زمانہ تھا۔ ایک غریب اور یتیم بچے کی طرح ناظمیہ میں پڑھتا تھا۔ جب کوئی ضرورت ہوتی۔ دبے دبے پاؤں پیچھے پیچھے ہولیتا۔ آپ آہٹ پاکر پیچھے پلٹ کر دیکھتے تو خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ دستِ شفقت سر پر پھیرتے اور جو مانگا وہ مل جاتا۔ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی۔ سنِ شعور کے بعد بھی (حالانکہ بلوچستان لکھنؤ سے ہزاروں میل دور تھا) کبھی کبھار حاضر خدمت ہوتا تو مل کر اظہار خوشنودی فرماتے دعائیں دیتے۔ اور مولانا سید محمد کاظم صاحب قبلہ کو خصوصی توجہ اور شرف و عزتِ مہمانی عطا فرمانے کی تاکید فرماتے۔ آپ کچھ عرصہ ریاست رامپور کے ناظم تعلیمات بھی رہے۔ جبکہ مستقل قیام لکھنؤ میں تھا۔ کچھ دنوں کے لئے رامپور تشریف لے جاتے تھے۔ پھر بھی آپ کے زمانے میں رامپور کے محکمہ تعلیمات کا معیار انتہائی بلند ہوگیا تھا۔ جناب نجم الملت طاب ثراہ انتہائی پر وقار اور صلح جو شخصیت کے مالک تھے۔ محاذِ حسینی لکھنؤ کا معرکہ جس تدبر اور خوش اسلوبی سے سر کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ اس وقت جبکہ انتہائی جوش و خروش میں ہزارہا مومنین جوق در جوق اطراف واکناف ملک سے آکر خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر رہے تھے۔ آپ مائل صلح ہوئے آپ نے جناب شریعتمدار ناصر الملت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ سے استصواب رائے کیا تو ان جناب نے تحریر فرمایا کہ میں آپ کو (جناب نجم الملت کو) تصفیہ کے لئے مقدم کرتا ہوں۔ پس اس سلسلے میں جناب مولانا ابوالکلام آزاد صدر آل انڈیا کانگریس خود آپ کے دولت کدے پر آئے اور معاملہ کا تصفیہ باحسنِ وجوہ آپ کے حسب منشا ہوگیا۔ الحاصل آپ کے سوانح حیات کا احاطہ بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ آپ کی ذات اہل علم وعمل میں بہت ارفع واعلیٰ ذات اقدس تھی جس نے امروہہ کا نام دنیا میں روشن کر دیا۔ آپ کا عقد محترمہ جعفری بیگم صاحبہ دختر فرید الزماں افقہ الناس مفتی سید محمد عباس صاحب شوستری الجزائری مفتی سلطنت اودھ سے بتاریخ ۳ر شعبان ۱۲۹۵ھ مطابق ۳ر اگست ۱۸۷۸ء کو ہوا۔ ان محترمہ کے بطن شریف سے پانچ دختر اور دو پسر سید محمد ۲۔ سید احمد عرف سید محمد کاظم تولد ہوئے۔ ایک دختر کمسن فوت ہوئی۔ دوسری دختر حمیدہ بیگم عرف نظیر بیگم کا عقد مولانا

سید جواد حسین صاحب ابن مولوی سید باقر حسین صاحب عابدی ساکن محلہ نخخاس سے ہوا جو کہ دو پسر سید ذاکر حسین و سید ناصر حسین اور ایک دختر لیلے خاتون کو عقب چھوڑ کر اپنے پدر بزرگوار کے روبرو بعالم جوانی فوت ہوگئیں۔ تیسری دختر طاہرہ بیگم کا عقد سید متقی حسن ابن سید مبارک حسن ساکن محلہ بگلہ سے ہوا۔ کہ یہ بھی ایک پسر سید ہادی حسن اور ایک دختر ملکہ خاتون کو عقب چھوڑ کر روبرو والد بزرگوار کے جوان مرگ ہوئیں چوتھی دختر تقیہ بیگم عرف بچھن کا عقد مولوی سید محمد احمد ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا کہ یہ بھی ایک پسر سید آفتاب احمد اور پانچ دختر ۱ مومنہ خاتون ۲ خاتون دولت ۳ فاضلہ خاتون ۴ عادلہ خاتون ۵ رضیہ خاتون کو عقب چھوڑ کر روبرو والد بزرگوار کے فوت ہوئیں۔ پانچویں دختر عالمہ بیگم کا عقد سید علی بن کاظم ابن سید محمد کاظم دانشمند سے ہوا کہ یہ بھی ایک پسر سید محمد عالم اور ایک دختر حضور بیگم کو چھوڑ کر روبرو والد بزرگوار کے فوت ہوئیں الحاصل آپ نے اپنی تمام صُلبی اولاد کا صدمۂ جدائی برداشت کر کے، ۱۶ صفر سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو لکھنؤ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ہجری تاریخ وفات "دخل الجنۃ نجم الحسن" اور "مرقدِ رضوی" ہے اور عیسوی تاریخ وفات یہ ہے "قرآن غلاف میں ہے کہ سید کفن میں ہے" لکھنؤ میں آپ کے جنازے کے ساتھ گومتی ندی سے لکھنؤ شہر کے درمیانی علاقے تک اسلامی وغیر اسلامی فرقوں کے کئی لاکھ افراد نے شرکت کی آپ اپنے قائم کئے ہوئے مدرسہ ناظمیہ میں دفن ہوئے۔ آپ کے ارتحال کی خبر برق رفتاری سے سب جگہ پھیل گئی۔ متحدہ ہندوستان کے تمام شہروں اور سارے اسلامی ممالک میں آپ کی صف ماتم بچھائی گئی۔ اکثر مقامات پر ماتمی جلوس نکلے۔ امروہہ میں بھی ایک ماتمی جلوس اہلِ شہر کی طرف سے بسر کردگی خواجہ عبد اللطیف انصاری سرد پا برہنہ محلہ گذری سے اٹھایا گیا۔ اور محلہ دانشمندان میں اختتام پذیر ہوا۔ پسماندگان کے پاس ہزاروں خطوط اور تار بطور تعزیت ملک اور بیرونِ ملک سے آئے آپ کی علمی یادگار آپ کی وہ قیمتی تصانیف ہیں جن میں سے بعض طبع ہو چکی ہیں اور بیشتر طبع نہ ہو سکیں۔ اور قلمی نسخوں کی صورت میں باقی رہ گئیں۔ آپ نے ایک نادر کتب خانہ بھی چھوڑا جس میں مختلف علوم و فنون کی ہزاروں کتابیں ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

(۴۲) **مولانا سید محمد مجتہد** ابن جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن طاب ثراہ ولادت ۲۴ ذالحجہ ۱۳۰۵ھ مطابق یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ کی اعلیٰ سند ممتاز الافاضل کے اعزاز یافتہ۔ علوم ادبیہ و دینیہ میں کامل اور مجتہد و عالم و فاضل تھے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ تاسیسِ مدرسۃ الواعظین کے اعلیٰ رکن۔ اجازۂ اجتہاد کے حامل تھے۔ آپ کے تین ازدواج تھیں۔ ایک زوجہ طاہرہ خاتون دختر سید ریاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند تھیں کہ اس زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید محمد عابد تولد ہو کر خوردسال فوت ہو گئے اور خود یہ زوجہ بھی فوت ہو گئیں۔ دوسری زوجہ نظائر النساء دختر مولانا سید احسان حسین ابن مولانا حکیم سید محمد حسین ساکن لکھنؤ تھیں۔ کہ اس زوجہ سے ایک پسر مولانا سید محمد ذکی اور ایک دختر صفیہ بیگم منکوحۂ مولانا سید محمد صادق ابن مولانا سید احمد ابن سید محمد کاظم تولد ہوئیں۔ تیسری زوجہ ملیکہ بیگم دختر مولانا سید مصطفیٰ معروف میر آغا صاحب قبلہ مجتہد ابن مولانا سید محمد ہادی صاحب قبلہ ساکن لکھنؤ تھیں کہ ان معظمہ سے دو پسر تولد ہوئے ایک کمسن فوت ہوا دوسرے مولانا سید محمد رضی بحمد اللہ موجود ہیں۔ آپ نے ۲ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ مطابق ۳ فروری سنہ ۱۹۱۹ء میں رحلت کی۔ (۴۳) **مولانا محمد ذکی مجتہد** ابن مولانا سید محمد مجتہد۔ ولادت محرم سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق جنوری سنہ ۱۹۱۱ء درسیاتِ فارسیہ و عربیہ و ادبیہ سے فارغ ہو کر عراق روانہ ہوئے۔ زیارات عراق سے شرفیاب ہوتے علمائے عراق سے اجازات حاصل کئے لکھنؤ واپس آئے تو تاج العلما کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ کچھ عرصہ ناظمیہ عربک کالج اور کچھ عرصہ مدرسۃ الواعظین کے پرنسپل رہے آقائی شریعتمدار محسن حکیم اعلی اللہ مقامہ کے وکیل تھے۔ انجیل کے سلسلہ میں ایک تحقیقی رسالہ البحث الجمیل آپ کی اعلیٰ تصنیفات کا شاہکار ہے۔ شیعہ وقف بورڈ کے بیس سال سے ممبر ہیں۔ اعلیٰ قابلیت کے مالک ہیں۔ آپ کا عقد افتخار فاطمہ دختر حاجی سید عسکری زوار تعلقدار زید پور دگوٹھیا ابن حکیم سید بندہ احمد رضوی تقوی زید پوری سے ہوا۔ تین دختر اور چار پسر ۱ سید علیم الحسن

عرف سید قائم مہدی ۲؎ مولانا سید حمید الحسن ۳؎ سید سعید الحسن ۴؎ سید سمیع الحسن تولد ہوئے۔ ایک دختر نصرت فاطمہ کا عقد سید آل مرتضیٰ ابن سید آل محمد زیدی تعلقدار اتراؤں ضلع الہ آباد سے ہوا۔ دوسری دختر صالحہ بیگم کا عقد سید امیر کاظم ابن سید اختر حسین ساکن محلہ لکڑہ امروہہ سے ہوا تیسری دختر مُصبحٰ خاتون کا عقد سید یاسر حسین ابن سید ناصر حسین عابدی ساکن محلہ نخشبی سے ہوا آپ لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ (۴۴) مولوی سید علیم الحسن عرف سید قائم مہدی ابن مولانا سید محمد ذکی مجتہد ولادت ۲۰ رمضان ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۵ء اول ناظمیہ عربک کالج میں درجۂ مولوی تک پڑھا پھر علی گڈھ یونیورسٹی سے بی۔ایس۔سی کی سند لی۔ آپ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف بیٹر دلیم میں سائنٹیفک اسسٹنٹ ہیں۔ آپ کا عقد اعتبار فاطمہ دختر سید آل محمد ابن سید وارث حسین زیدی تعلقدار اتراؤں ضلع الہ آباد سے ہوا۔ ایک دختر تولد ہو کر فوت ہوئی دو دختران موجود زیر تعلیم ہیں اور ایک پسر سید امیر الحسن ۱۰ صفر ۱۳۷۴ھ مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء تولد ہوا زیر تعلیم لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ (۴۴) مولانا سید حمید الحسن زائر مجتہد ابن مولانا سید محمد ذکی مجتہد۔ ولادت ۴ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء۔ ناظمیہ عربک کالج سے ممتاز الافاضل کی سند اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ زیارات عراق سے شرفیاب ہوئے اور مزید تعلیم دینیہ میں مشغول رہے۔ آقائی محسن حکیم طاب ثراہ کے معتمد رہے۔ اعلیٰ درجات کے اجازاتِ اجتہاد لیکر لکھنؤ واپس ہوئے۔ آپ متعدد زبانوں کے ماہر ہیں۔ ہندی، گجراتی۔ فارسی، عربی انگریزی سے واقف ہیں۔ ایسٹ افریقہ۔ برما، مشرقی پاکستان۔ عراق وایران اور ہندوستان میں تبلیغ حق میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ شعبان ۱۳۸۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۶۹ء سے ناظمیہ عربک کالج کے پرنسپل ہیں۔ آپ کا عقد اظہار فاطمہ دختر سید آل محمد ابن سید وارث حسین زیدی تعلقدار اتراؤں ضلع الہ آباد سے ہوا دو دختر قمر فاطمہ وعزت زہرا تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں اور تین پسر ۱؎ سید ظہیر الحسن ۸ ۲ رشعبان ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء کو ۲؎ سید تنویر الحسن ۷ رمضان ۱۳۸۵ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ۳؎ سید ولی الحسن ۱۱ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء تولد ہوئے سب زیر تعلیم مقیم لکھنؤ ہیں۔ (۴۴) سید سعید الحسن ابن مولانا سید محمد ذکی مجتہد۔ ولادت ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء بی۔اے تک تعلیم حاصل کی ہے سرکاری ملازم ہیں۔ آپ کا عقد طلعت آرا عرف مہ جبیں دختر سید مختار حسین ابن سید سراج حسین ساکن محلہ لکڑہ امروہہ سے ہوا۔ ایک پسر سید مسعود الحسن ۵ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۷۰ء کو تولد ہوا۔ آپ مقیم لکھنؤ ہیں (۴۴) سید سمیع الحسن ابن مولانا سید محمد ذکی مجتہد۔ ولادت ۲۰ شوال ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء ایم۔ایس۔سی فرسٹ کلاس گولڈ میڈل کے ساتھ پاس کیا۔ پی۔ایچ ڈی کا امتحان دیا ہے۔ شیعہ کالج لکھنؤ میں لکچرار ہیں ہنوز مجرد ہیں (۳۴) علامہ سید محمد [illegible] مجتہد ابن مولانا سید محمد مجتہد۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء۔ عالم و فاضل۔ جانشین شمس العلما صدر الشریعت نجم [illegible] مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ۔ ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ کی اعلیٰ سند ممتاز الافاضل حاصل کرکے عراق کی زیارات سے مشرف ہوکر عراق سے شعبہ امور مذہبی وقوانین شریعت میں مجتہد کا اجازہ حاصل کیا۔ عماد العلما کے خطاب سے سرفراز ہیں۔ آپ انگریزی میں [illegible] ایف۔ آئی لندن سے فرسٹ کلاس سند یافتہ ہیں۔ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء سے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء تک ناظمیہ عربک کالج کے وائس پرنسپل رہے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء سے ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء تک نجف اشرف میں اسلامی مذاہب پر تحقیق کرتے رہے۔ پھر لکھنؤ آکر ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء سے ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء تک ناظمیہ کے وائس پرنسپل رہے۔ آپ درس تدریسِ قدیم علم النجوم منطق وفلسفہ میں کامل ہیں۔ اردو فارسی، عربی وغیرہ کئی زبانوں کے اعلیٰ ترین مقرر [illegible] ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی سائنس میں پوری مہارت حاصل ہے پبلک جونیئر اسکول لکھنؤ کے بانی ہیں۔ مرکز اتحاد اسلام غیر منقسم [illegible]

[illegible] ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے ایک عالیشان بنگلہ بنالیا ہے لفراغت تمام زندگی [illegible]

فرما رہے ہیں۔ آل پاکستان حسینی ایجوکیشن سوسائٹی کے بانی اور تاحیات صدر ہیں۔ رابطۂ فکر اسلامی کے ممبر ہیں جس کی شاخیں پاکستان اور مشرقی افریقہ مڈاگاسکر میں بھی ہیں۔ جمعیۃ العربیۃ پاکستان کے جنرل سکریٹری رہے۔ اس جمعیت کے ممبر تمام اسلامی ممالک کے سفراء ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے مشہور و معروف اور مقبول مقرر ہیں۔ کئی سو بین الاقوامی تقاریر نشر ہو چکی ہیں جن کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ سالہا سال سے تفسیر کلام پاک اور احادیث نبوی پر پُر مغز تقاریر نشر ہوتی ہیں۔ ہند، پاکستان، عراق، ایران کے گوشے گوشے میں پہنچکر تبلیغ دین حق کرتے رہے۔ آپ ایک دفعہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں دوسری دفعہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں ایسٹ افریقہ و قریبی جزائر کے دورے پر جا چکے ہیں۔ ہمہ وقت اشاعت دین میں مشغول رہتے ہیں آپ کئی کتابوں کے مصنف اور مولف ہیں۔ کتاب حقوق نسواں اردو۔ کتاب نجم الافکار عربی اور کتاب شہادت کبریٰ در حالات حضرت امام حسین علیہ السلام پچیس ۲۵ جلدوں میں تحریر فرمائی ہے۔ کئی رسالوں کے ناشر ہیں جنہیں ازم پر عبور حاصل ہے۔ آپ ہر نہج سے ممتاز ہیں۔ آپ کا عقد سیدہ امیر بیگم دختر عمدۃ العلماء علامہ سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد امام جمعہ و جماعت مسجد آصفی لکھنؤ ابن جناب سرکار شریعتمدار مولانا سید آقا حسن صاحب طاب ثراہ ساکن لکھنؤ سے ہوا۔ آپ کے سات دختر اور پانچ پسر ۱ سید محمد ساجد کمسن فوت ۲ سید قمر الحسن کمسن فوت ۳ سید قمر عباس ۴ سید یوسف عباس ۵ سید شمیم عباس تولد ہوئے۔ ایک دختر منصورہ بیگم کا عقد سید احتشام علی ابن سید یاور علی بلگرامی زیدی سے ہوا دوسری دختر رئیس بیگم کا عقد طالب رضا ابن سید صفدر حسن رضوی ساکن الہ آباد سے ہوا۔ تیسری دختر صغیرہ بانو کا عقد سید اسلام عماد ابن سید محمد جواد رضوی لکھنوی سے ہوا۔ چوتھی دختر ذاکرہ بانو کا عقد سید علی متین ابن سید سخاوت علی زیدی جانسٹھ سے ہوا۔ پانچویں دختر زہرا بانو کا عقد سید رضی ابن مولانا سید مسرور حسن ابن سید معجز حسین دانشمند سے ہوا۔ چھٹی دختر زرینہ بانو اور ساتویں عزیزہ بانو کمسن فوت ہوئیں۔ (۴۴) سید قمر عباس ابن مولانا سید محمد رضی مجتہد۔ ولادت ۲ر جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ر جون ۱۹۳۸ء والد بزرگوار کے ساتھ پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ بی۔ کام کی سند حاصل کی ہے۔ آپ کا عقد زینب صغریٰ دختر الحاج مولانا سید انیس الحسنین ابن سید ابو القاسم دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر عارفہ خاتون اور ایک پسر سید قاسم عباس ۲۲ر ربیع الاول ۱۳۹۲ھ مطابق ۷ر مئی ۱۹۷۲ء کو تولد ہوا۔ (۴۴) سید یوسف عباس

ابن مولانا سید محمد رضی مجتہد۔ ولادت ۲۸ر ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۴۶ء۔ بی کام کے سند یافتہ ہیں والد بزرگوار کے ساتھ پاکستان آئے۔ ہنوز مجرد ہیں۔ (۴۴) سید شمیم عباس ابن مولانا سید محمد رضی مجتہد ولادت ۱۸ر ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۲ر نومبر ۱۹۶۵ء کراچی میں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) مولانا سید احمد مجتہد عرف سید محمد کاظم ابن حجۃ الاسلام جناب مولانا نجم الحسن طاب ثراہ ولادت ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء۔ ناظمیہ عربک کالج سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں مشہد مقدس اور عراق کی زیارات سے شرفیاب ہوئے اور علمائے کرام سے اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کئے۔ ناظمیہ عربک کالج کے صدر مدرس اور وائس پرنسپل رہے۔ کتاب شیعہ دفنون الاسلام کا ترجمہ کیا۔ آپ کا عقد اپنے چچا مولوی سید بدر الحسن کی دختر رشیدہ خاتون سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر ۱ سید محمد مہدی کمسن فوت ۲ سید محمد صادق ۳ سید محمد محسن تولد ہوئے۔ ایک دختر عالیہ خاتون کا عقد حکیم سید محمد نذر ابن حکیم سید حسنین تدرر دانشمند سے ہوا دوسری دختر صدیقہ بیگم کا عقد سید ابرار حسین ابن سید ابو الحسن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا کہ یہ دونوں بیوہ ہوگئیں۔ صدیقہ بیگم کی ایک دختر ہے جس کا عقد سید ناصر حسین ابن سید مشتاق حسین ساکن حیدر گنج لکھنؤ سے ہوا ہے آپ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں والد بزرگوار کے سامنے فوت ہوئے (۴۳) مولانا سید محمد صادق مجتہد ابن مولانا سید احمد مجتہد۔ ولادت ۲۸ر صفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ر جنوری

کامیاب ہوئے۔ پھر عراق جاکر زیارات سے مشرف ہوئے۔ علمائے عراق نے اجازۂ اجتہاد عطا فرمائے۔ آپ علمائے لکھنؤ کی نظر میں ایک مسلّم الثبوت ادیب ہیں۔ فقہ۔ اصول۔ ادب میں اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ آپ کے پڑھائے ہوئے کئی علما ہند و پاکستان میں موجود ہیں۔ تقریباً چالیس مذہبی رسالے تصنیف کئے اور پچیس کتب عالیہ کے مصنف ہیں ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر لکھی۔ نہج البلاغہ و صحیفۂ علویہ کا ترجمہ اردو میں کیا۔ ناظمیہ عربک کالج میں وائس پرنسپل رہے۔ جناب مفتی سید احمد علی صاحب نے بھی اجازۂ اجتہاد عطا فرمایا۔ شیعہ کالج اور ایم اسلامیہ اسکول لکھنؤ کے سرپرست ہیں۔ آپ اعلیٰ ترین ذاکرِ حسین ہیں۔ عربی کی اتنی قابلیت ہے کہ پوری مجلس عربی میں پڑھ لیتے ہیں۔ آپ شاعر ہیں۔ مجموعۂ کلام اردو موجود ہے۔ تقریباً تین ہزار اشعار عربی میں ہیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی کی طرف سے ممتحن ہیں۔ آپ کا عقد اپنے چچا کی دختر صفیہ بیگم دختر مولانا سید محمد صاحب مجتہد سے ہوا۔ آپکے دو دختر تولد ہوئیں ایک دختر رقیہ بیگم کا عقد سید جعفر رضا ابن سید زین العباد ساکن اخروٹیہ تحصیل سنبھل مراد آباد سے ہوا۔ دوسری دختر حسن بانو زیر تعلیم ہیں۔ اور تین پسر ۱۔ سید محمد حامد ۲۔ سید محمد ماجد ۳۔ سید محمد عاقل تولد ہوئے۔ آپ لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ (۴۴) **سید محمد حامد** ابن مولانا سید محمد صادق ولادت ۲ صفر ۱۳۵۳ھ مطابق ۷ ارمئی ۱۹۳۴ء۔ شیعہ کالج سے بی۔ اے کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے وظیفہ حاصل کیا۔ ایل ٹی کے ٹریننگ یافتہ ہیں۔ سائنس اور ریاضی میں مہارت تامہ ہے۔ پبلک اسکول اور اسلامیہ اسکول کے سکریٹری ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد مہ لقا بیگم دختر مولانا سید سکندر حسین ابن مولانا سید محمد حسین ساکن لکھنؤ سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر تقیہ بانو تولد ہوئی جو زیر تعلیم ہے اور دو پسر ۱۔ سید مظفر کاظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں ۲۔ سید رئیس کاظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں تولد ہوئے۔ دوسرا عقد مقدسہ بیگم دختر سید مشرف حسین اثر ابن سید مقرب حسین دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک پسر سید ضیا کاظم ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا۔ آپ لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ (۴۴) **سید محمد ماجد** ابن مولانا سید محمد صادق مجتہد ولادت ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۵ء۔ سوشیالوجی میں بی۔ اے فرسٹ ڈویژن پاس کیا ہے یونیورسٹی سے اعزازی وظیفہ حاصل کیا۔ سی ٹی کی ٹریننگ کی ہے۔ بی ایڈ میں داخلہ ہوا ہے۔ شیعہ کالج کے جونیر اسکول میں مدرس ہیں۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون اپنے چچا مولانا سید محمد محسن کی دختر سے ہونا قرار پایا ہے۔ (۴۴) **سید محمد عاقل** ابن مولانا سید محمد صادق مجتہد۔ ولادت ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **مولانا سید محمد محسن** زدارہ ابن مولانا سید احمد مجتہد۔ ولادت ۲۳ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۲۴ء۔ زائر عتباتِ عالیاتِ ایران و عراق۔ ناظمیہ عربک کالج میں ممتاز الافاضل تک پڑھا۔ لیکن کالج کے اسٹرائک کے سبب امتحان نہ دے سکے۔ الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل ادب۔ فاضل تفسیر۔ اور دبیر کامل فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ شیعہ عربک کالج لکھنؤ سے۔ عماد الکلام۔ فقیہ و ادیب کی سندیں حاصل کیں۔ اجازۂ ہیش نمازی جناب حجۃ الاسلام نجم الملت مولانا سید نجم الحسن طاب ثراہ نے عطا فرمایا۔ اجازۂ روایت مولانا مفتی سید احمد علی صاحب نے عطا فرمایا۔ ناظمیہ عربک کالج کے اعلیٰ درجہ کو سبق دیتے رہے۔ ناظمیہ کی بزم دینی اور شیعہ کالج کی بزم دینیات کے صدر ہیں اور ناظم دینیات ہیں۔ پبلک اسکول کے سرپرست اور منیجر ہیں متعدد کتب تالیف فرماکر شائع کیں۔ کتاب دینیات اردو ہندی میں ترتیب دی۔ حالات جناب مختار دلچسپ انداز میں لکھے۔ حالات حضرت علی علیہ السلام سیر حاصل طریقہ پر لکھے۔ اعلیٰ مقرر ہیں۔ ذاکرِ حسین ہیں۔ رسالہ مجاہد کے مالک و سرپرست ہیں۔ آپ کا عقد اپنی پھوپی کی دختر خاتون دولت دختر مولوی سید محمد احمد دانشمند سے ہوا۔ چھ دختر اور دو پسر ۱۔ سید شمیم حیدر ۱۸ ر شوال ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۴ راگست ۱۹۴۸ء کو ۲۔ سید صفی اختر ۴ ر صفر ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۸ ر جولائی ۱۹۶۱ء کو تولد ہوا۔ ایک دختر ناخرہ خاتون کا عقد سید محمد نصیر ابن سید باقر حسین اپنی خالہ کے فرزند سے ہوا

ـ۵ منورہ خاتون ۔۶ سکینہ خاتون ۔۷ ریحانہ خاتون ۔۸ عفت خاتون ۔۹ رفعت خاتون زیر تعلیم ہیں۔ آپ مقیم لکھنؤ ہیں۔

(۴۱) **مولوی سید بدر الحسن** ابن مولوی سید اکبر حسین عبرت ۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء اول اپنے برادر بزرگ جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ سے فارسی عربی و صرف نحو کی تعلیم حاصل کی۔ پھر زبان ہندی میں مہارت تامہ حاصل کرکے ریاست اودے پور میواڑ میں محکمہ بند و بست میں سررشتہ دار مقرر ہوئے۔ ترقی کرکے ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز رہے۔ واپسی پر ریاست محمود آباد میں تحصیلدار رہ کر بوجہ احسن پنشن یاب ہو کر خانہ نشین ہو گئے آپ کو شاعری سے بھی شغف تھا۔ اردو فارسی کے کلام میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ غیر مطبوعہ دیوان موجود ہے۔ قرآن مجید تقریباً حفظ یاد تھا۔ اکثر اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کا عقد ساجدہ خاتون دختر سید اصغر حسین ابن سید سعادت علی دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور چار فرزند ۔۱ مولانا سید خورشید حسن ۔۲ سید اخلاق حسن ۔۳ سید اشفاق حسن ۔۴ سید ہادی حسن تولد ہوئے۔ دختر رشیدہ خاتون کا عقد مولانا سید احمد عرف سید محمد کاظم چچا کے پسر سے ہوا۔ آپ ۲۸ ذالحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۲ء کو امروہہ میں فوت ہوئے۔

(۴۲) حجۃ الاسلام الحاج مولانا **سید خورشید حسن** مجتہد ابن مولوی سید بدر الحسن ولادت تقریباً ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء مدرسہ نور المدارس دانشمندان میں الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب سے صرف و نحو پڑھ کر ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ اعلیٰ درجہ کی سند ممتاز الافاضل حاصل کی۔ جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ سے اجازۂ ...یش نمازی و اجتہاد حاصل کیا۔ حج و زیارات مدینہ۔ عراق و ایران سے شرف یاب تھے۔ علمائے عراق نے بہترین اجازہ ہائے اجتہاد عطا فرمائے۔ مدرستہ الواعظین لکھنؤ کا کورس کرکے مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ کے پرنسپل رہے۔ بعد ازاں سر سید سلطان احمد صاحب کے والد بزرگوار سید خیرات احمد صاحب کی دعوت پر جامع مسجد شہر گیا میں امام جمعہ و جماعت مقرر ہوئے۔ پٹنہ و بہار کے تمام امراء۔ روسا و عوام بہت ہی عزت و تکریم کرتے تھے۔ آپ مدت العمر شیعہ جامع مسجد گیا ہی میں امام جمعہ و جماعت رہے۔ مدرستہ الواعظین لکھنؤ ...لس منتظمہ کے رکن تھے۔ آپ شکل و شمائل و عادات و خصائل میں جناب نجم الملت طاب ثراہ سے بہت مشابہ تھے آخر عمر میں وطن مالوف ...ریف لے آئے۔ کچھ دنوں نور المدارس کے منتظم و صدر رہے پھر مرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف و تالیف ...ئیں نہج البلاغہ کا اردو ترجمہ نہایت فصاحت و بلاغت سے فرمایا۔ جو طبع نہ ہو سکا۔ تنبیہ الغافلین۔ نجم الواعظ۔ نجم الزائر زیور طبع سے ...راستہ ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد ماجدہ خاتون دختر سید مصطفےٰ احسن ابن سید محمد حسین عابدی مقیم محلہ نخشبی سے ہوا۔ ...سرا عقد بعد وفات زوجۂ اول شاہدہ خاتون دختر سید زوار حسین ابن سید ابرار حسین ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ... دختر تولد ہوئیں ۔۱ محسنہ خاتون عرف چندو بیا منکوحۂ سید مشرف حسین اثر ابن سید مقرب حسین دانشمند ۔۲ ناظمہ خاتون منکوحۂ ...ال حسن ابن سید امیر حسن (چنو والے) ساکن محلہ قاضی زادہ ۔۳ صالحہ خاتون منکوحۂ سید مسرور حسن ابن سید شاکر حسین دانشمند ...زوجہ ثانیہ سے دو دختر اور ایک پسر سید محمد رشید عرف سید قیصر حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر صادقہ خاتون کا عقد سید علی مہدی ...ابن سید اختر حسین ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر قیصری خاتون کا عقد سید صفدر رضا ابن ڈاکٹر سید عتیق حسن ابن سید ...حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ آپ نے ۲ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو امروہہ میں رحلت فرمائی۔ تاریخ ...ت از سید مشرف حسین اثر یہ ہے

جو تھا ہم صورت نجم العلما۔ عالم دین۔ اب وہ ہے خلد نشین   ہو گئی تیرہ و تاریک یہ ساری دنیا۔ کیسا اندھیر ہوا

آپ کی وفات پر جناب مفتی سید احمد علی صاحب طاب ثراہ نے جو مرثیہ کہا ہے۔ وہ آپ کے صفاتِ مقدسہ کا آئینہ دار ہے۔
(۴۳) حکیم سید محمد رشید عرف سید قیصر حسن ابن حجۃ الاسلام مولانا سید خورشید حسن مجتہد۔ ولادت تقریباً ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء علم۔ فارسی۔ عربی۔ اور علم طب حاصل کر کے امروہہ میں طبابت کرتے رہے آپ کا عقد مشکورہ خاتون دختر سید معاون حسین ابن سید ضامن حسین ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ (۴۲) سید اخلاق حسین ابن مولوی سید بدر الحسن ولادت تقریباً ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۴ء فارسی عربی پڑھ رہے تھے کہ جوان مرگ ہوئے۔ آپ کا عقد معجزہ خاتون دختر سید تاج الدین حیدر ابن سید سراج الدین احمد ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں روبرو والد بزرگوار کے لاولد فوت ہوئے۔ امام باڑہ غفران مآب لکھنؤ میں دفن ہوئے (۴۲) سید اشفاق حسین ابن مولوی سید بدر الحسن ولادت ۷ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۱۰ء فارسی، عربی، انگریزی میں ذی استعداد اکونٹنٹ کا کام کرتے ہیں۔ اچھی حالت میں ہیں۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد لیلےٰ خاتون دختر سید مہدی حسن ابن سید غلام عباس زیدی مقیم چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا جس کو بہ چند وجوہ طلاق ہوئی۔ زوجہ کے اس شوہر سے کوئی اولاد نہ ہوئی ۔ دوسرا عقد معجزہ خاتون دختر سید تاج الدین حیدر بیوۂ برادر متوفی سے کیا اس زوجہ سے ایک دختر باصرہ خاتون تولد ہوئی تھی اور اس کا عقد سید سبط احمد ابن سید ابو ظفر ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا تھا کہ پہلے والدہ بعد میں دختر بھی فوت ہو گئی۔ تیسرا عقد رئیسہ خاتون دختر سید ثامن حسن ابن سید ضامن حسن عرف بدھا دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے پانچ دختر اور چار فرزند تولد ہوئے۔ ایک دختر سلطانی خاتون کمسن فوت ہوئی دوسری دختر عزادار بانو کا عقد سید شان حیدر ابن سید ذیشان حسین ساکن محلہ سدو سے ہوا تیسری دختر نرجس خاتون کمسن فوت ہوئی۔ چوتھی ناہید صغرا۔ پانچویں سہیل صغرا زیر تعلیم ہیں۔ ایک فرزند سید فضل عسکری ۲۲ محرم ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو تولد ہو کر سہ ماہ کا فوت ہو گیا۔ دوسرا فرزند سید مظفر مہدی ۱۸ ذالحجہ ۱۳۶۷ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو تولد ہو کر دس مہینہ کا فوت ہو گیا۔ تیسرا فرزند سید منظر حسن ۲ محرم ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو تولد ہو کر تین سالہ فوت ہو گیا۔ چوتھا فرزند سید قائم مہدی ۲۲ شعبان ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۵۴ء کو تولد ہو کر ۱۵ شعبان ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء کو فوت ہو گیا۔ آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۲) سید ہادی حسن ابن مولوی سید بدر الحسن ولادت تقریباً ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء۔ اردو فارسی پڑھ کر فوج میں ملازم ہو گئے قضائے الٰہی سے آسام میں بندوق کا نشانہ بنے۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون عرف چھدّو دختر ڈاکٹر سید آل احمد ابن سید ارشاد علی ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا۔ ایک دختر تولد ہو کر کمسن فوت ہوئی۔ دو پسر ۱ سید علی ہادی ۲ سید حسن ہادی عقب رہے۔ آپ جنگِ عظیم کے وقت ملک آسام میں میدان جنگ میں ۱۵ صفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۴۴ء کو بندوق کی گولی لگنے سے وہیں فوت ہوئے۔ (۴۳) سید علی ہادی ابن سید ہادی حسن ولادت ۹ رجب ۱۳۴۹ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۰ء والد بزرگوار کے فوت ہو جانے کے باوجود حصولِ تعلیم میں مصروف رہے۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی سندیں حاصل کیں۔ آپ رمضان ۱۳۶۹ھ مطابق جون ۱۹۵۰ء میں پاکستان آئے۔ اب اکالونٹ افیرس ڈویژن اسلام آباد پاکستان میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ گزیٹڈ افسر ہیں۔ آپ کا عقد کشورہ بانو دختر سید عون محمد ابن سید ابو القاسم ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا۔ تین دختر ۱ کوثر بانو ۲ تسنیم فاطمہ ۳ شائستہ بانو تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں اور ایک پسر سید حسن عباس ۲۴ رجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۵۷ء کو تولد ہوا۔ (۴۳) سید حسن ہادی ابن سید ہادی حسن ولادت ۹ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۴ جون ۱۹۴۱ء۔ بی ایس سی آنرز

کی سندیں حاصل کی ہیں۔ آپ ۹ رمضان ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۰ رجون ۱۹۵۰ء میں پاکستان آئے۔ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی فرسٹ ڈویژن پاس کیا۔ اب ڈیفنس سائنس آرگنائزیشن لیبارٹریز میں ایکسپیریمنٹل آفیسر ہیں۔ گزیٹڈ افسر ہیں۔ آپ کا عقد حبیب فاطمہ دختر سید مصطفےٰ حسن ابن سید فتح حسین زیدی مقیم چاہ یقا محلہ گذری سے ہوا۔

(۳۸) **سید مقصود علی** ابن سید غلام حسن۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید احسان علی ابن سید عبد الباقی دانشمند سے ہوا کہ ایک دختر منکوحہ سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمند تولد ہوئی دوسرا عقد دختر سید امام علی ابن سید غلام اشرف علی ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا جس سے ایک دختر شرافت النسا منکوحہ سید محمد محسن خاں ابن سید محمد حسن خاں دانشمند اور ایک پسر قربان علی تولد ہوئے (۳۹) **سید قربان علی** ابن سید مقصود علی۔ آپ کا عقد دختر سید جعفر حسین ابن سید غلام علی شاہ ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱ سید غلام مصطفےٰ ۲ سید غلام مرتضیٰ تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید اعجاز حسن ابن سید باقر حسین ابن سید جعفر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد حاجی سید غضنفر حسین ابن سید عظیم علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ تیسری دختر ملیح النسا کا عقد سید محمود حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ (۴۰) **سید غلام مصطفےٰ** ابن سید قربان علی۔ آپ کے تین عقد ہوئے یکے بعد دیگرے دو عقد دختران سید احمد حسن ابن سید محمد علی سے جو لاولد رہیں اور تیسرا عقد مجیدالنسا دختر سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر سفینہ خاتون تولد ہوئی تھی جس کا عقد سید احسان حسن خاں ابن سید ریاض حسن خاں دانشمند سے ہوا تھا۔ لاولد فوت ہوگئی۔ (۴۰) **سید غلام مرتضیٰ** ابن سید قربان علی بہترین خوشنویس تھے۔ آپ وبائے تپ ولرزہ میں ۵ محرم ۱۲۹۶ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۸۷۸ء در حیات والد بزرگوار کے جوان مرگ ہوئے تاریخ وفات جناب اکرم الناس مفتی سید محمد عباس طاب ثراہ یہ ہے "پنجم ماہ محرم رفت او سوئے جناں" ۱۲۹۶ھ

(۳۸) **سید محبوب علی** ابن سید غلام حسن۔ اولاً والئی لاہور کے ملازم رہے۔ پھر سرکار انگریزی میں تھانیدار تھے آپ نے موروثی جائیداد کے برابر جائیداد مہیا کر لی تھی۔ آپ کی دو زوجہ تھیں ایک زوجہ دختر سید مقصود علی ابن سید نذر علی ساکن محلہ جعفری (کھوکا) دوسری زوجہ ایک زن غیر کفو غیر سادات تھی کہ اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحہ سید اکرم علی ابن سید یوسف علی دانشمند اور ایک فرزند سید علی نذر تولد ہوئے۔ (۳۹) **حکیم سید علی نذر** ابن سید محبوب علی۔ طبیب کامل تھے تشخیص امراض میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ آپ حکیم ابو علی خاں وحکیم عظیم علی خاں وحکیم امجد علی خاں (مشہور خاندان حکمائے امروہہ) کے شاگرد تھے۔ آپ کو خدا نے دست شفا عطا فرمایا تھا۔ آپ مرض نزول الماء میں مبتلا ہوئے۔ ڈاکٹر سانڈرس سے آنکھ بنوا کر آتشی شیشے کی عینک سے نسخہ نویسی کیا کرتے تھے۔ علاوہ ادویہ یونانی کے ادویہ ہندی وانگریزی بھی استعمال کرتے تھے۔ امراض چشم کے خصوصی ماہر تھے۔ آپ نے ایک دواخانہ بنام بیت الشفا قائم کیا تھا۔ آپ کا دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید سعادت علی ابن سید علی بخش دانشمند سے ہوا۔ جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد دختر سید محمد حسن خاں ابن سید ولی بخش خاں دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے تین دختر اور تین پسر ۱ سید صفدر نذر ۲ سید حسنین نذر ۳ سید حیدر نذر تولد ہوئے۔ بڑی دختر طاہرہ خاتون کا عقد سید ریاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر وحی النسا کا عقد سید مجاہد حسین ابن سید نثار حسین دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر تہنیت خاتون کا عقد سید دلاور حسن خاں ابن سید نوازش حسن خاں ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ وبائے ہیضہ پھیلی تو آپ کی دختر کلاں اور زوجہ اور خود آپ نے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں رحلت کی۔ تاریخ وفات سید اکبر حسین عبرت مرحوم بعنوان "زعالم فانی سفر بہ جنت کرد" (۱۳۰۸ھ) (۴۰) **حکیم سید صفدر نذر** ابن حکیم سید علی نذر۔ ولادت تقریباً ۱۲۷۰ھ مطابق

سنہ ۱۸۵۳ء کمسنی سے ہی کتب درسیہ صرف و نحو کا مطالعہ کیا۔ علم فارسی و عربی و طب میں مہارت حاصل کی اپنے والد بزرگوار کیساتھ شریک مطب رہے۔ والد بزرگوار کے بیت الشفار کو جاری رکھا۔ حسب ضرورت صنعت دستی کو بھی کام میں لاتے تھے۔ امراض چشم و ہیچش کے معالج خصوصی تھے۔ مرثیہ سوز خوانی یہ خوش الحانی پڑھنے میں کامل تھے۔ کچھ عرصہ محکمۂ بندوبست میں ملازمت کی۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید اکرم علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ کہ یہ زوجہ لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد حلیمہ خاتون دختر سید غلام حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ کے بطن سے دو دختر اور ایک پسر سید محمد مہدی عرف سید نور رنذر تولد ہوئے۔ بعد وفات زوجہ ثانیہ آخر عمر میں ایک زن نومسلمہ جعفری بیگم سے عقد کر لیا تھا جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ایک دختر حکیمہ خاتون کا عقد سید میر محمد ابن سید ضامن حسین ساکن محلہ نوگیاں سے ہوا۔ دوسری دختر کنیز فاطمہ عرف صغرا کا عقد سید عطا حسین ابن سید آفرین علی دانشمند سے ہوا۔ آپ نے تقریباً سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق سنہ ۱۹۴۴ء میں رحلت کی

(۴۱) حکیم **سید محمد مہدی** عرف سید نور نذر ابن حکیم سید صفدر نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق سنہ ۱۹۰۱ء۔ کتب درسیہ صرف و نحو کی تکمیل مدرسہ نور المدارس میں کر کے مدرسۂ طبیہ لکھنؤ میں علم طب کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ پھر امروہہ آ کر اپنے باپ دادا کے مطب بیت الشفاء کو طب جدید کے طریقہ پر آراستہ و جاری رکھا۔ آپ کا نام طبی بورڈ کے اول درجے کے حکیموں میں درج تھا۔ اور آپ کا مطب بھی رجسٹرڈ تھا۔ طبی بورڈ سے اس مطب کو وظیفہ بھی ملتا تھا۔ آپ تقسیم ملک کے بعد ڈھاکہ چلے گئے تھے۔ وہاں خوب نام پیدا کیا تھا۔ اپنا مطب قائم کیا تھا جس کا نام اچھا دواخانہ تھا۔ آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد عارفہ خاتون دختر سید دلاور حسن خاں ابن سید نوازش حسن خاں ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ دوسرا عقد بعد وفات زوجہ اول مبارکہ خاتون دختر سید محمد عسکری ابن سید عابد حسین ساکن محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ تیسرا عقد خارجاً کیا ہے کہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں کسی سے کیا تھا جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر ۱ سید محمد ہادی ۲ سید علی ہادی تولد ہوئے۔ دختر عاشقہ خاتون کا عقد سید علی رضا ابن مولوی سید محمد رضا دانشمند سے ہوا تھا کہ شوہر بعد تقسیم ملک پاکستان میں آ کر لاہور میں عین عالم جوانی میں فوت ہو گئے۔ تب دوسرا عقد سید رضا احمد عرف منا برادر شوہر متوفی سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید حسن ہادی تولد ہوئے۔ دختر منظور زہرا کا عقد اول سید سبط ماہر ابن سید سبط اصطفے ساکن محلہ بچھوے ٹلہ قاضی زادہ سے ہوا تھا کہ شوہر فوت ہو گئے تب عقد ثانی سید آفتاب احمد مسلم ابن مولوی سید محمد احمد دانشمند سے ہوا۔ آپ نے تقریباً سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق سنہ ۱۹۵۱ء میں بمقام ڈھاکہ رحلت کی

(۴۲) **سید محمد ہادی** ابن حکیم سید محمد مہدی ولادت تقریباً سنہ ۱۳۴۹ھ مطابق سنہ ۱۹۳۰ء میٹرک تک پڑھے ہوئے ہیں۔ کاشی پور میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد دختر حکیم سید محمد نذر ابن حکیم سید حسنین نذر دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ جمال زہرا ۲ امین زہرا۔ اور ایک پسر سید ریاض ہادی تولد ہوئے زیر تعلیم ہیں

(۴۳) **سید علی ہادی** ابن حکیم سید محمد مہدی ولادت تقریباً سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق سنہ ۱۹۳۵ء والد بزرگوار کے ساتھ ڈھاکہ گئے تھے بعد ش لاپتہ ہو گئے اور کچھ حال نہ معلوم ہوا۔

(۴۲) **سید حسن ہادی** ابن حکیم سید محمد مہدی ولادت تقریباً سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۰ء والد بزرگوار کے ساتھ ڈھاکہ چلے گئے تھے ان کے فوت ہونے کے بعد کراچی آ گئے۔ کراچی میں ایک میمن لڑکی ساجدہ سے عقد کر لیا۔ دو دختر ۱ ربینہ ہادی ۲ ثمینہ ہادی تولد ہوئی

(۴۰) حکیم **سید حسنین نذر** ابن حکیم سید علی نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۲۸۲ھ مطابق سنہ ۱۸۶۵ء۔ اپنے برادر بزرگ حکیم سید صفدر نذر سے علم طب حاصل کر کے سرسی میں طبابت کرتے رہے۔ آپ کا عقد ثروت النساء دختر سید فضل حسین ابن سید احمد حسین ساکن محلہ سدہ سے ہوا ایک دختر کمسن فوت ہوئی تین پسر ۱ سید جعفر نذر ۲ سید اختر نذر ۳ سید محمد نذر عقب رہے آپ نے ۱۳ رجب سنہ ۱۳۵۹ھ

مطابق ۱۷ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو سرسی میں وفات پائی۔ (۳۷) **سید جعفر نذر** ابن حکیم سید حسنین نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۰۵ھ مطابق سنہ ۱۸۸۷ء اپنے والد بزرگوار کے فیض صحبت سے علم طب اور عملیات کی طرف راغب تھے۔ آپ کا عقد دختر واجد حسین عرف بھنکا ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ خار جاّسا ہے ایک دختر اور ایک پسر سید منظور نذر تولد ہوتے ہیں۔ آپ سرسی میں مقیم تھے۔ آخر عمر میں امروہہ میں رہکر مطب کرتے رہے۔ رمضان سنہ ۱۳۸۹ھ مطابق نومبر سنہ ۱۹۶۹ء میں فوت ہوئے۔ (۳۸) **سید اختر نذر** ابن حکیم سید حسنین نذر ولادت تقریباً سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۹۴ء۔ آپ کا عقد دختر ثانی سید واجد حسین عرف بھنکا ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا ساہے ایک دختر اور دو پسر سید سرتاج نذر عرف چھمن اور سید تاجدار تولد ہوئے۔ آپ سرسی میں مقیم ہیں (۳۹) **حکیم سید محمد نذر** عرف بچو ابن حکیم سید حسنین نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق سنہ ۱۹۰۳ء ابتدائی تعلیم نور المدارس امروہہ میں حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ میں حکیم میرن صاحب کے دواخانہ کے حکیم اعلیٰ سے طب کی سند حاصل کی۔ پھر تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے علم طب کا امتحان پاس کیا اور وہیں مطب کرنے لگے۔ حسین گنج کے سرکاری دواخانے کے انچارج تھے۔ آپ کا عقد علیہ بیگم دختر مولانا سید احمد عرف سید محمد کاظم ابن شمس العلماء جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ سے ہوا چار دختر ۱۔ منیر زہرا ۲۔ نعیم زہرا ۳۔ نسیم زہرا۔ ۴۔ وسیم زہرا اور تین پسر ۱۔ سید احمد نذر سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق سنہ ۱۹۴۴ء میں ۲۔ سید ہاشم نذر سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں ۳۔ سید عابد نذر سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق سنہ ۱۹۵۳ء میں تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ آپنے ۱۱ صفر سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء کو لکھنؤ میں وفات پائی۔ (۴۰) **سید حیدر نذر** ابن حکیم سید علی نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۲۸۴ھ مطابق سنہ ۱۸۶۷ء۔ برادر بزرگ سے درسیات صرف و نحو فارسی میں مہارت حاصل کرکے الہ آباد یونیورسٹی سے ملا کا امتحان پاس کیا نیز ان ہی برادر معظم سے کتب کثیرۂ طب کا مطالعہ کیا۔ بعد میں لکھنؤ میں حکیم سید محمد نواب صاحب خلف الرشید حکیم سید باقر حسین پاٹا نالہ لکھنؤ اور شاہی دواخانہ لکھنؤ میں حکیم سید احمد صاحب و حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب سے درس لیا۔ واپسی پر حکیم امین الدین شاہ آبادی وائس پرنسپل طبیہ کالج دہلی سے درسیات طبیہ کی تکمیل کی اور سند طبابت حاصل کی۔ آپ نے کتاب زبدیہ جد محترم مولوی سید اکبر حسین دانشمند کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کرکے سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء تک کے حالات کا نامکمل اضافہ کیا۔ آپ کا عقد ام البنین دختر سید محمد محسن خاں ابن سید محمد حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید حسین نذر عرف حسینا تولد ہوتے۔ ایک دختر عقیلہ خاتون کا عقد سید طاہر حسن ابن سید زائر حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر زینب خاتون کا عقد سید مختار حسین ابن سید انظار حسین نقوی مقیم دانشمنداں سے ہوا۔ تیسری دختر شکیلہ خاتون عرف مُردی کا عقد سید مصطفےٰ حسن ابن سید رضا حسن ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ آپ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر کراچی میں رضویہ کالونی میں مقیم ہوئے۔ آپ نے سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق سنہ ۱۹۵۳ء میں بمقام کراچی رحلت کی۔ (۴۱) **سید حسین نذر** ابن حکیم سید حیدر نذر۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق سنہ ۱۹۰۳ء امتحانات منشی و منشی عالم پاس کرکے کچھ عرصہ مدرس رہے۔ چند عرصہ فوج میں ملازمت کی۔ آپ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ آپ کے چار عقد ہوئے۔ ایک عقد طیبہ خاتون دختر سید صفدر علی ابن سید صادق علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد کاظمہ خاتون دختر سید ماجد حسین ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا جو لاولد رہی۔ تیسرا عقد معروف بخشی سے کیا۔ جو سید اخلاق حیدر ساکن محلہ سدّو کی بیوہ دختر تھی۔ مگر بوجوہ صیغۂ طلاق جاری ہوا۔ چوتھا عقد قاسمہ خاتون دختر ثانیہ سید ماجد حسین موصوف ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا کہ یہ زوجہ بھی لاولد رہی۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر کمسن فوت اور تین پسر ۱۔ سید مظہر نذر عرف سید غلام عباس ۲۔ سید عنبر نذر عرف سید ظفر عباس ۳۔ سید قیصر نذر عرف سید نذیر عباس تولد ہوئے۔ آپ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان میں آکر کراچی

میں مقیم تھے کہ ۱۴ ر جمادی الاوّل سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۲ ر فروری سنہ ۱۹۵۱ء کو رحلت کی۔ (۴۲) **سید معطر نذر** عرف سید غلام عباس
ولادت ۱۳ ر جمادی الاول سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۰ ر دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء۔ آپ انٹرتک تعلیم حاصل کر کے ڈیفنس ہیڈکوارٹر انڈیا میں ملا
ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد ذیقعد سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان تبادلہ ہوگیا اور اب پاکستان میں ڈیفنس ہیڈکوار
کراچی میں اسسٹنٹ ہیں خوش حال ہیں آپ کا عقد جعفرہ خاتون دختر سید اصطفےٰ حسن دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ بنت عباس
۲ سکینہ خاتون اور پانچ پسر تولد ہوئے ۱ سید یوسف عباس سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق سنہ ۱۹۴۸ء میں تولد ہوا کر سنہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶
میں پانی کے ٹرک کی لپیٹ میں آکر فوت ہوگیا ۲ سید غیور عباس سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۹ء میں تولد ہوکر دو ماہ فوت ہوگیا ۳
سید حید عباس ۱۶ ر صفر سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۴ ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء کو ۴ صفدر عباس ۳ ر رجب سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ ر دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء کو ۵
سید حنین عباس ۱۷ ر شوال سنہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۶ ر دسمبر سنہ ۱۹۶۹ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ **سید عنبر نذر** عرف
ظفر عباس معروف چندن ابن سید حسین نذر ولادت ۱۰ ر رمضان سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۰ ر فروری سنہ ۱۹۲۹ء آپ انٹرتک پڑھے ہو
ہیں سنہ ۱۳۶۸ھ سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان میں آکر کراچی میں مقیم ہیں ذاتی مکان ہے خوش حال ہیں۔ آپ نے لوہے کے دروازے
بنانے کی ایک فرم کھول لی ہے۔ جس کا کاروبار نہایت نفع بخش ہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد رضیہ خاتون دختر
انیس المرتضیٰ ابن سید نجم الحسن ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر کنیز عباس اور ایک پسر سید لقمان
سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں تولد ہوا جو زیر تعلیم انٹر میں ہے۔ بعد وفات زوجہ اول دوسرا عقد شاندار بانو دختر سید بر
ابن منشی سید واجد علی جعفری دہلوی مقیم محلہ چلکی سے ہوا۔ چار دختر ۱ دولت عباس ۲ عصمت عباس ۳ عظمت عباس
زینت عباس اور دو پسر ۱ سید ہمایوں ظفر سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق سنہ ۱۹۶۵ء میں ۲ دلاور عباس سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق سنہ ۱۹۶۷ء میں تولد ہو
سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) **سید قیصر نذر** عرف سید نذر عباس ابن سید حسین نذر۔ ولادت ۱۱ ر صفر سنہ ۱۳۴۹ھ
۸ ر جولائی سنہ ۱۹۳۰ء آپ ربیع الآخر سنہ ۱۳۶۹ھ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے
پولی ٹیکنک سے اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اور سنہ ۱۳۷۲ھ مطابق سنہ ۱۹۵۲ء میں پاکستان نیوی ڈاکیارڈ
ملازم ہوئے۔ اور اب الیکٹریکل اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر ہیں گزیٹیڈ افسر ہیں۔ رضویہ سوسائٹی میں مکان بنایا ہے۔ خوشحال
آپ کا عقد الورفاطمہ دختر سید محمد ہاشم ابن سید محمد کاظم دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر قیصر جبین زیر تعلیم ہے۔ دو پسر ۱
حسین ناصر ۲ ر شعبان سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۰ ر فروری سنہ ۱۹۶۰ء کو ۲ سید حسین عباس ۲۹ ر شوال سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۳ ر ما
سنہ ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ (۳۸) **سید ارشاد علی** ابن سید غلام حسن۔ انگریزی فوج میں افسر
باآرام و راحت رہے آپ کا عقد دختر سید حشمت علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ کوئی اولاد نہ ہوئی لاولد ر
(۳۶) **سید عبداللہ** عرف سید تاج محمود خاں ثانی۔ عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کی فہرست جسکی نقل حاجی مولو
سید اعجاز حسن صاحب گذری سے دستیاب ہوئی ہے اس میں درج ہے کہ آپ منصبدار تھے۔ ان کے نام کے تحت سنین
وام درج ہیں۔ آپ متعینہ چکلہ مرادآباد تھے۔ بعدہٗ منصبدار داخل چوکی ہوئے۔ آپ بڑے متقی پرہیزگار عبادت گذار
توقیر کثیر تھے۔ آپ کا عقد دختر زوجۂ اوّل قاضی سید محمد فیاض ابن میران سید رحمت اللہ دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱
سید غلام حسن عرف سعادت بخت ابن سید غلام احمد خاں دانشمند ۲ منکوحۂ سید قمرالدین عرف بساون ابن سید محمد آیات
محلہ چبوترہ اور ایک پسر سید غلام بدیع الدین عرف گمانی عقب رہے۔ (۳۷) **سید غلام بدیع الدین** عرف گمانی

دوسرا عقد دختر زوجہ اوّل سید حیات اللہ ابن سید حمد اللہ دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحہ قاضی سید گوہر علی ابن قاضی سید عنایت رسول ساکن محلّہ قاضی زادہ۔ اور دو پسر ۱ سید غلام علی ۲ سید تاج محمود ثالث تولد ہوئی۔ اور دوسری زوجہ سے ایک دختر منکوحہ سید امام بخش عرف درگاہی ابن سید سعادت اللہ عرف سید علی نواز خاں دانشمند تھیں۔

(۳۸) **سیّد غلام علی** ابن سید غلام بدیع الدین عرف گمانی۔ فن چابک سواری میں کامل تھے۔ گھوڑوں کے عیب ثواب سے خوب واقف تھے۔ اپنی سواری میں گھوڑا ضرور رکھتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید محمد رعایت ابن سید نجابت ساکن محلّہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر تولد ہوئے ۱ سید غلام نبی ۲ سید حسین علی ۳ سید حسن علی لاولد۔ ایک دختر کا عقد سید محمدی ابن سید عطا محی الدین ساکن محلّہ گذری سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید فتح علی ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ (۳۹)

سیّد غلام نبی ابن سید غلام علی آپ کا تین زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید گوہر علی ابن سید عنایت رسول ساکن محلّہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر قاضی سید سبحان بخش ابن قاضی سید اللہ بخش ساکن محلّہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر سید امداد علی ابن سید غلام اشرف عرف شاہو محلّہ چھیوڑہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ لاولد رہیں دوسری زوجہ سے ایک دختر اور تیسری زوجہ سے تین دختر اور ایک پسر سید ضامن حسن عرف بدھا تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ کی دختر کا عقد سید فرحت علی ابن سید عبدالہادی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ تیسری زوجہ کی ایک دختر کا عقد سید باقر حسین ابن سید عنایت حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد حاجی سید صادق حسین ابن سید غلام حسین دانشمند سے ہوا۔ کہ طفلِ نو مولود کے ساتھ فوت ہو گئیں۔ تیسری دختر کا عقد سید صادق علی ابن سید کاظم علی دانشمند سے ہوا۔ (۴۰) **سید ضامن حسن عرف بدھا** ابن سید غلام نبی ولادت تقریباً ۱۲۶۵ھ مطابق ۱۸۴۸ء قانونِ دیوانی پڑھ کر الہ آباد سے وکالت پاس کر کے نگینہ ضلع بجنور میں وکالت شروع کی پھر عدالت جج مراد آباد میں مقبول و معقول۔ نامی گرامی وکیل تھے۔ ہندوستان کے مشہور وکیل سر تیج بہادر سپرو آپکے شاگرد تھے وائسرائے اور گورنر کے درباری تھے امروہہ کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلے میں جب مراد آباد میں مقدمہ ہوا شہر بھر کے معزز و ممتاز افراد اس مقدمہ میں ملوث ہوئے تو اس وقت نہایت شوق اور ولولے کیساتھ سادات عظام کی درمے۔ قدمے۔ سخنے ہر طرح خدمت اور پیروی کی۔ آپنے مراد آباد میں ایک عالیشان مکان بنا لیا تھا۔ برادری میں با وقعت تھے کچھ عرصہ ۳ اور ۸ محرم کے ماتمی جلوس محلّہ کوٹ کے باشندگان سے باہمی کشیدگی کی وجہ سے محلہ کوٹ میں آنے بند ہوئے۔ اسی سلسلہ میں بلا وجہ سبب محلہ دانشمندان میں بھی نہ آئے۔ تو ان سید ضامن حسن اور سید امیر حسن ابن سید مظہر علی دانشمند کی کوشش سے پھر آنے لگے۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد سلیم النساء دختر سید عظیم علی عرف کھونچا ابن سید حسین علی دانشمند سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد ذاکرہ خاتون دختر سید مہدی علی ابن سید عظیم علی دانشمند سے ہوا۔ تیسرا عقد حسینہ خاتون دختر سید اصغر حسین ابن سید حسین بخش ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسری زوجہ ذاکرہ خاتون سے تین دختر اور دو پسر ۱ سید ثامن حسن ۲ سید ناظم حسن تولد ہوئے ایک دختر خاتون دولت کا عقد سید صفدر علی ابن سید صادق علی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر کمسن فوت ہوئیں۔ (۴۱)

سید ثامن حسن ابن سید ضامن حسن۔ ولادت ۱۸ صفر ۱۲۹۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۷۴ء۔ قانون دان۔ معاملات و مقدمات عدالت میں ماہر کامل تھے۔ عزا داریٔ شہید کربلا سے خاص شغف تھا۔ مجالس میں بے اختیار گریہ و زاری کیا کرتے تھے۔ پاؤں میں سقم تھا۔ مرفہ الحال خوشحال تھے۔ آپکے چار عقد ہوئے۔ ایک عقد زاہدہ خاتون دختر سید صادق علی ابن سید کاظم علی دانشمند سے کیا۔ دوسرا عقد راشدہ خاتون دختر قاضی سید ایزد بخش ابن قاضی سید ولایت بخش ساکن محلّہ سدو سے کیا۔ عقد زینب خاتون دختر سید حمزہ علی خاں ابن سید نذیر علی خاں ساکن محلہ دربار کلاں سے کیا۔ چوتھا عقد انیسہ خاتون دختر

سید افضل حسین زوار ابن سید مظفر حسین دانشمند سے لیا۔ پہلی زوجہ زاہدہ خاتون سے ایک پسر سید مسعود الحسن عرف جو کھا تولد ہوئے۔
دوسری زوجہ راشدہ خاتون سے ایک دختر ذیشان بانو منکوحہ سید شیر علی خاں ابن سید منہاج الحسن خاں ساکن محلہ دربار کلاں
تولد ہوئی کہ شوہر ایک دختر کو چھوڑ کر نوجوان فوت ہو گئے۔ دختر ذیشان بانو نے تمام عمر بیوگی میں بسر کی۔ تیسری زوجہ زینب خاتون سے
ایک پسر سید مطلوب الحسن تولد ہوئے۔ چوتھی زوجہ انیسہ خاتون سے تین دختر ۱ ضامنہ خاتون ۲ مونسہ خاتون ۳ رئیسہ خاتون تولد
ہوئیں۔ بڑی دختر ضامنہ خاتون کا عقد اس حقیر صغیر مولف کتاب ہذا سے ہوا تھا کہ ایک پسر سید محمد نواز تاریخی نام جون اصغر ۱۳۵۰ھ
مطابق ۱۹۳۰ء کو تولد ہو کر شیرخوار فوت ہو گیا۔ اور ایک دختر تولد ہوئی تھی کہ مادر و دختر دونوں ۲۹ ذالحجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۳ مارچ
۱۹۳۷ء کو فوت ہو گئیں۔ دوسری دختر مونسہ خاتون کم سن فوت ہوئی۔ تیسری دختر رئیسہ خاتون کا عقد سید اشفاق حسین ابن مولوی سید
بدر الحسن دانشمند سے ہوا۔ جو امروہہ میں مقیم ہے۔ آپ نے ۲۸ رمضان ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۲۰ء کو رحلت کی۔ (۴۲)
سید مسعود الحسن عرف جو کھا ابن سید ثامن حسن۔ ولادت ۱۰ رجب ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۹۴ء میٹرک تک تعلیم
حاصل کی۔ اپنی ذاتی محنت کوشش اور پیہم مطالعہ سے انگریزی میں اچھی قابلیت تھی۔ کارروائی عدالت سے خوب واقف تھے۔ اپنی اولاد کو
تعلیم دلانے کے بہت شوقین تھے۔ اپنی زندگی اور تمام وسائل اولاد کی تعلیم پر صرف کئے۔ آپ نے تنسیخ زمینداری کے خوف سے اپنی زرعی حقیت
ستائیس ہزار روپئے میں فروخت کر کے چوبیس ہزار روپئے یو پی یونین بنک میں جمع کرا دیئے تھے (اس بنک کا اجرا سید اختر حسین رضوی
ساکن اترولہ ضلع گونڈہ نے سادات کی فلاح و بہبود کے نام سے کیا تھا۔ اس لئے سادات امروہہ نے بھی خاص دلچسپی سے اس بنک میں رقم کثیر
جمع کرائی مگر بنک کو خسارہ ہو گیا اور بند ہو گیا تو امروہہ کے ہزاروں یتیموں، بیواؤں، امام باڑوں اور مسجدوں کا تقریباً تین لاکھ روپیہ بنک
لے بیٹھا) دیوالیہ ہو گیا۔ اس اثنا میں تقسیم ملک ہوئی اور آپ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ ۱۶ نومبر ۱۹۵۴ء کو پاکستان آ گئے کلیم بھی نہ کر سکے۔ لہٰ
تو یکایک خلاف امید یہ رقم جاتی رہی مستزاد یہ ہوا کہ ایک نو عمر ہونہار لڑکا سید تاج محمود امروہہ میں فوت ہو گیا۔ دوسرا
لایق و فایق تابعدار اطاعت شعار بیٹا ڈاکٹر سید منصور حسن اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے عراق میں فوت ہو گیا۔ یہ متواتر
صدمے ان کو لے بیٹھے۔ آخری زندگی بڑی مایوسی اور پژمردگی میں فرزند اکبر سید مسرور حسن کے پاس گزاری۔ آپ کا عقد طلعت النسا
دختر سید ناظم حسین چچا کی دختر سے ہوا۔ دو دختر اور چھ پسر ۱ سید مسرور حسن ۲ سید محفوظ حسن ۳ سید محبوب حسن۔ ۴
سید منصور حسن ۵ سید تاج محمود ۶ سید اصغر مسعود تولد ہوئے۔ ایک دختر فرحت النساء کا عقد سید نسیم حسن ابن
مولوی سید قمر حسن زیدی ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ دوسری دختر مسرت النساء کا عقد سید سبط پیمبر ابن سید انصار حسین
ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ آپ نے اسلام آباد میں ۱۱ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء کو رحلت فرمائی اور وہیں دفن ہوئے۔
(۴۳) **سید مسرور حسن** ابن سید مسعود الحسن جو کھا۔ ولادت ۲۵ شوال ۱۳۳۲ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۴ء امروہہ میں
میٹرک پاس کر کے کچھ عرصہ کلودنگ فیکٹری شاہجہاں پور میں ملازم رہے۔ اسی ملازمت کے دوران ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء
میں یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا کہ سید مجاہد حسن عرف مجن۔ ابن سید مشاہد حسن اور سید انتخاب حسن ابن سید ذوی الاقتدار حسین
دریائے کھنوت میں نہاتے ہوئے غرق ہو گئے۔ ان سید مسرور حسن نے ملٹری کے فوجی افسروں اور ضلع کے سول حکام کے ذریعہ
کئی روز تک لاشیں تلاش کرا کر دفن کرائیں۔ بعدش آپ آٹھ سال تک کنگ جارج میڈیکل کالج میں لائبریرین رہے۔ آپ
قبل تقسیم ہند پہلے ہی سے پاکستان میں مقیم ہیں۔ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں مرکزی وزارت صحت پاکستان کی میڈیکل
لائبریری کے لائبریرین تھے۔ بی اے پاس کر لیا ہے۔ فیلو۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ او۔ میڈیکل لائبریرین کی سند حاصل کی ہے۔ لائبریری

ایسوسی ایشن ۔ لندن امریکہ۔ ایمسٹرڈم اور پاکستان کے ممبر ہیں۔ اسی سلسلے میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے۔ بیروت، لبنان، دمشق۔ شام۔ یروشلم۔ جارڈن سے ہوتے ہوئے زیارات نجف کربلا کاظمین وسامرہ سے مشرف ہوئے۔ آپ میڈیکل لائبریری شپ کتاب کے مولف ہیں۔ کچھ عرصہ انجمن سادات امروہہ کے صدر اور شاہ ولایت ہاؤسنگ سوسائٹی کے سکریٹری رہے۔ اس وقت بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک گورنمنٹ پاکستان راولپنڈی میں رجسٹرار ہیں۔ باعزت و توقیر ہیں۔ آپ کا عقد محسنہ خاتون دختر حکیم سید نواب حسن ابن حکیم سید ارتضیٰ حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ چار دختر ع۱ طلعت مسرور ع۲ جعفرہ مسعود ع۳ نگہت مسعود ع۴ نزہت مسعود زیر تعلیم اور دو پسر ع۱ سید علی مسعود ۲۲ رمحرم ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء کو تولد ہوا۔ ع۲ سید حسن مسعود ۱۸ صفر ۱۳۷۷ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۷ء کو تولد ہوا۔ سب مقیم راولپنڈی زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید محفوظ حسن ابن سید مسعود الحسن عرف جو کھا۔ ولادت ۲۲ رمضان ۱۳۳۶ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۱۸ء امروہہ ہائی اسکول سے میٹرک پاس کرکے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں بی ایس سی پاس کرکے ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء میں بی ٹی کی سند حاصل کی۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں جناب سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب دانشمند ناظم شیعہ دینیات مسلم یونیورسٹی ہر طرح خبرگیر رہے۔ جب مولانائے موصوف نے شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق نومبر ۱۹۳۳ء میں رحلت فرمائی۔ تو مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد شیعہ ڈین اور پروفیسر اے بی حلیم وائس چانسلر اور مولانا ابوبکر شیث ناظم سنی دینیات نے اپنی توجہات خاص مبذول رکھیں۔ الغرض تعلیم سے فارغ ہوکر ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ء میں بہ عہدۂ کیپٹن نیوی میں ملازم ہوگئے اور تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان تبادلہ ہوگیا۔ درجہ بدرجہ ترقی کرکے عہدۂ لفٹینٹ کمانڈر سے پنشن یاب ہوئے۔ آپ فرسٹ کلاس گزیٹڈ افسر ہیں۔ آپ نے سادات کالونی ڈرگ روڈ اور ڈیفنس سوسائٹی میں قطعات زمین رہائشی خرید کئے اور لیاقت آباد میں بھی ایک مکان خرید لیا ہے۔ فی الحال کیڈٹ کالج پٹارو میں ملازم ہیں باعزت اور خوشحال ہیں۔ آپ کا عقد مجتہدیہ خاتون دختر سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ع۱ زاہدہ مسعود ع۲ محمودہ مسعود تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں اور تین پسر تولد ہوئے ع۱ سید حسن یوسف ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۶ء کو تولد ہوا اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے نیوی میں لفٹینٹ ہیں ع۲ سید احمد مسعود ع۳ سید محمود مسعود دونوں توام بھائی ہیں۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۵۷ء کو تولد ہوئے۔ زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) سید محبوب حسن ابن سید مسعود الحسن جو کھا۔ ولادت ۸ شعبان ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۸ء۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرکے شوال ۱۳۶۷ھ مطابق اگست ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ محکمۂ کسٹم میں اپر ڈویژن کلرک ہیں۔ آپ کا عقد مختارہ فاطمہ دختر سید محمد مختار ابن ڈاکٹر سید محمد عوض زیدی مقیم چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر بنت منصور فاطمہ اور راحت حسین فاطمہ تولد ہوئیں اور چار فرزند ع۱ سید اسد مسعود ۱۴ شوال ۱۳۷۹ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۶۰ء کو ع۲ سید عسکر مسعود ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو ع۳ سید اظہر مسعود ع۴ سید مظہر مسعود دونوں توام بھائی ہیں ۲ صفر ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۶۳ء کو تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں (۴۳) ڈاکٹر سید منصور حسن ابن سید مسعود الحسن عرف جو کھا۔ ولادت ۱۴ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء۔ انگریزی تعلیم کے بعد ڈاکٹر حیوانات کی سند حاصل کی۔ کچھ عرصہ کیٹل فارم ملیر میں ملازم رہے پھر گورنمنٹ عراق کی خواہش پر بغداد گئے وہاں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہوگئے۔ یکم جمادی الآخر ۱۳۷۷ھ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۷ء کو صحن کاظمین شریفین میں دفن ہوئے۔ آپ نے کئی ہزار روپئے اپنے برادر خورد سید اصغر مسعود کے نام ہبہ کر دیئے تھے جس کو

وصول کر کے سید اصغر مسعود نے کراچی میں مکان بنالیا ہے (۴۳) سید تاج محمود ابن سید مسعود الحسن جو کھا۔ ولادت ۱۲ر محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۵ر اپریل ۱۹۳۵ء زیر تعلیم تھے کہ ۲۵ر رمضان ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۸ر مئی ۱۹۵۴ء کو امروہہ میں ضعیف والدین کو داغ مفارقت دیا۔ (۴۳) سید اصغر مسعود ابن سید مسعود الحسن جو کھا۔ ولادت ۷ار شعبان ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ار جولائی ۱۹۴۶ء آپ ۲۰ر ربیع الاول ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۶ر نومبر ۱۹۵۴ء کو پاکستان آئے اب ملازم بھی ہیں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ بی۔ اے کر لیا ہے۔ ایم اے میں داخل ہیں۔ (۴۲) سید مطلوب الحسن ابن سید ثامن حسن۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۸ء سید حمزہ علی خاں دربار کلاں کے پسر سید زمرد حسن خاں نوجوان فوت ہو گئے تو جائیداد کی مالک مسماۃ زینب خاتون ہوئیں پس یہ مطلوب الحسن اپنی والدہ کے ہمراہ دربار کلاں میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ انگریزی تعلیم یافتہ ہیں اور ملازم ہیں۔ آپ کا عقد دختر سید سمیع الحسن خاں ابن سید سبط حسن خاں دربار کلاں سے ہوا۔ خارجاً سنا گیا ہے کہ تین پسر ۱ سید حبیب حسن ۲ سید سعید اختر ۳ سید نظیر عباس تولد ہوئے جو امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۱) سید ناظم حسن ابن سید ضامن حسن بدھا۔ آپ ضعیف العقل تھے۔ آپ کا عقد جعفرہ خاتون دختر سید مہدی علی ابن سید عظیم علی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر تولد ہوئیں ۱ طلعت النساء منکوحہ سید مسعود الحسن عرف جو کھا پسر عم خود ۲ منکوحہ سید سلطان حسن ابن سید امان حسن ساکن محلہ جھبوڑہ۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہ ہوئی (۳۹) سید حسین علی ابن سید غلام علی۔ آپ کا عقد دختر زوجۂ اول سید دوست علی ابن سید حسین رضا دانشمند سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید کاظم علی عرف بیجا ۲ سید عظیم علی عرف کھونچا عقب رہے۔ (۴۰) سید کاظم علی عرف بیجا ابن سید حسین علی۔ آپ کا عقد دختر سید امانت علی ابن سید مدد علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر منکوحہ سید غلام عباس ابن سید غلام زین العابدین ساکن محلہ جھبوڑہ اور ایک پسر سید صادق علی تولد ہوئے۔ پہلی زوجہ کی وفات کے بعد ایک زن مجہول النسب کو بھی تصرف میں لائے تھے۔ جس سے چار دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر کا عقد سید آل رسول ابن سید آل نبی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید مومن حسین ابن سید آل نبی محلہ گذری سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید ولی محمد ساکن محلہ نخشبی سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید ابوالحسن ابن سید انتظام علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ آپ دباتے ہیضہ میں فوت ہوئے (۴۱) سید صادق علی ابن سید کاظم علی۔ کچھ عرصہ محکمہ جنگی میں ملازم رہے وسعت و عزت سے زندگی بسر کی۔ آپ کا عقد دختر سید غلام نبی ابن سید غلام علی دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱ سید صفدر علی ۲ سید غلام حیدر تولد ہوئے۔ ایک دختر زاہدہ خاتون کا عقد سید ضامن حسن ابن سید ضامن حسن بدھا دانشمند سے ہوا۔ دوسری کمسن فوت ہوئی۔ تیسری دختر حامدہ خاتون کا عقد سید حسن جعفر عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ (۴۲) سید صفدر علی ابن سید صادق علی۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد علیہ خاتون دختر سید ضامن حسن عرف بدھا ابن سید غلام نبی دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر تولد ہوا تھا۔ کہ تینوں فوت ہو گئے۔ دوسرا عقد خاتون دولت دختر سید باقر حسین ابن سید ریحان علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا کہ اس زوجہ سے ایک دختر طاہرہ خاتون منکوحہ سید حسین نذر ابن حکیم سید حیدر نذر دانشمند تولد ہوئیں۔ آپ کے تصرف میں رامپور کی ایک بیگم بھی تھیں جس سے دو دختر تولد ہوئیں ایک کمسن فوت ہو گئی۔ دوسری فوتیدگی پدر بزرگوار کے بعد اپنی ماں کے ساتھ چلی گئی۔ یہ لڑکی صاحبزادی کے نام سے معروف تھی۔ (۴۲) سید غلام حیدر عرف حیدر علی ابن سید صادق علی۔ انگریزی پڑھ رہے تھے کہ چیچک کے مرض میں ایک آنکھ جاتی رہی پھر بھی پڑھتے رہے۔ آخر عالم نوجوانی میں مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر خذ ماعا … والد بزرگوار … فوت ہو گئے۔ (۴۰) سید عظیم علی عرف کھونچا ابن سید حسین علی۔ شاعر تھے۔ عدالت انگریزی

میں مختار تھے۔ پھر ریاست رام پور میں وکیل رہے۔ زرکثیر حاصل کیا لیکن سعہ ورثہ موروثی ضائع ہوگیا مگر ضلع بجنور میں مختار ہوئے تو دوگنی جائیداد فراہم کرلی۔ زمانہ قحط میں محتاج خانے کا بہترین انتظام کیا۔ تو صلہ میں گورنر کے دربار منعقدہ ۱۲ صفر ۱۲۹۶ھ ۵ فروری ۱۸۷۹ء میں حاضری کا حکم ملا۔ مگر آپ نے مجالس اربعین نہ چھوڑیں اور دربار میں نہ گئے۔ بعد میں جاتے رہے۔ آپ نے بہ وسعت تمام زندگی بسر کی۔ مجالس عزا۔ امداد حجاج وزائرین ومومنین وذاکرین میں زرکثیر خرچ کرتے رہے۔ اولاً ضلع بجنور ومرادآباد میں کارمختاری کرتے تھے۔ بعد میں رام پور میں وکیل ہوگئے۔ زمانۂ وکالت میں نواب فدا علی خاں ابن نواب کاظم علی خاں برادر نواب یوسف علی خاں والئی رامپور کے مقدمہ کی پیروی کی۔ جھوٹا مقدمہ دائر کرنے پر عدالت مرادآباد سے بہ تحریک نواب کلب علی خاں والئی رام پور دو سال قید کا حکم ہوگیا مگر درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت جج علی گڈھ میں منتقل ہوگیا اور بے گناہ ثابت ہوئے۔ مقدمے سے نجات پائی۔ آخر خانہ نشین ہوکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے۔ دو زوجہ آپ کے عقد میں آئیں۔ ایک عقد کنیز زینب دختر سید غفور علی ابن سید وزیر علی ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسرا عقد ایک بیگم پٹھانی سکنہ رام پور بیوۂ میر سلطان علی رئیس قصبہ سہس پور سے کیا تھا جو لاولد رہی۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر ۱ سید محب علی کمسن فوت ۲ سید مہدی علی تولد ہوئے۔ دختر سلیم النساء کا عقد سید ضامن حسن عرف بدھا ابن سید غلام نبی دانشمند سے ہوا۔ (۱۴) **سید مہدی علی** ابن سید عظیم علی ولادت تقریباً ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء عدالت ضلع بدایوں میں پیشکار تھے۔ کارروائی عدالت سے خوب واقف تھے۔ آپ کا عقد حسینی بانو دختر سید مہربان علی ابن سید حسین بخش دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور تین پسر ۱ سید حسن جعفر عرف پیارے جان ۲ سید عزادار حسین عرف اچھے جان ۳ سید ذوی الاقتدار حسین عرف دارا تولد ہوئے۔ ایک دختر ذاکرہ خاتون کا عقد سید ضامن حسن عرف بدھا ابن سید غلام نبی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر جعفرہ خاتون کا عقد سید ناظم حسن ابن سید ضامن حسن دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر شاکرہ خاتون کا عقد سید فرزند حسن ابن سید ناصر حسین نقوی مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ چوتھی دختر طاہرہ خاتون کا عقد حکیم سید نواب حسن ابن حکیم مولوی سید ارتضیٰ حسن ساکن محلہ گندری سے ہوا۔ آپ نے ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء کو بدایوں میں رحلت کی وہیں دفن ہوئے۔ (۲۴) **سید حسن جعفر** عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی ولادت ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۱ء بے مثل کھلاڑی تھے کرکٹ فٹ بال ٹینس غرض جملہ کھیلوں میں دونوں بھائی خصوصاً حسن جعفر اپنی نظیر نہ رکھتے تھے اور اسی بنا پر سب انسپکٹری پر تقرر ہوا۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ انگریزی میں تھانیدار رہے۔ پھر فوٹوگرافی کے کام میں مہارت حاصل کرکے اچھے مصور بن گئے۔ کچھ عرصہ ریاست رام پور میں ڈرائنگ ماسٹر رہے آخر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ڈرائنگ ماسٹر تھے تقسیم ہند کے بعد پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوگئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد حامدہ خاتون دختر سید صادق علی ابن سید کاظم علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد حسینہ خاتون دختر سید یٰسین احمد ابن سید محمد ذکی ساکن محلہ دد بارکاں سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر تولد ہوئیں ۱ محامدہ خاتون منکوحۂ سندالعلماء مولانا سید یوسف حسین ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند ۲ مشاہدہ خاتون منکوحۂ سید محمد احمد ابن سید ظل احمد عرف سیادت دانشمند۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید علی جعفر تولد ہوا تھا جو دہ سال کی عمر میں فوت ہوگیا اور تین دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر مبشرہ خاتون کا عقد پہلے سید محمد باقر ابن سید غلام صفدر محلہ بھوکا سے ہوا تھا کہ بوجوہات صیغۂ طلاق جاری ہوکر عقد ثانی عقیل احمد ابن مہ جبین محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسری دختر نرجس خاتون کا عقد سید سرفراز حسن ابن سید سرکار حسن دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر ملکہ خاتون کا عقد سید مختار احمد ابن سید ظفر احمد محلہ صابون گران سے ہوا۔ آپ نے ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء کو کراچی میں رحلت کی (۴۳) **سید عزادار حسین** عرف اچھے جان ابن سید مہدی علی۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء عہدۂ تھانیداری پر ملازم رہ کر ۱۳۵۷ھ مطابق

۱۹۳۵ء میں پنشن یاب ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد زرینہ خاتون دختر سید نثار حسین ابن سید غفور علی ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسرا عقد حاذقہ خاتون دختر مولوی سید محمد رضا ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید وفادار حسین عرف شہزادہ تولد ہوئے۔ ایک دختر ظہیرہ خاتون کا عقد سید فرزند حسن ابن سید سبط حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر ضمیرہ خاتون کا عقد میجر سید تصویر حسین ابن ڈاکٹر سید تہور حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے پانچ دختر اور چار پسر ۱ سید سید تاجدار حسین ۲ سید شاندار حسین ۳ سید علمدار حسین ۴ سید وضعدار حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر زیب النسا کا عقد سید ذوالفقار حسین چچا کے فرزند سے ہوا۔ دوسری دختر صادقہ خاتون کا عقد سید محمد یزدانی ابن سید منصور احمد ساکن محلہ بگلہ سے ہوا۔ تیسری دختر مہر النسا کا عقد سید شاندار حسن ابن سید اسرار حسن دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر قمر النسا اور پانچویں بدر النسا زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے رمضان ۱۳۸۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۶ء میں رحلت کی (۴۳) **سید وفادار حسین عرف شہزادہ** ابن سید عزادار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۵ء انگریزی تعلیم ہیں۔ ایم۔ایس۔سی۔ ایل۔ ٹی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ اسکول امروہہ میں سائنس ماسٹر تھے۔ کسی انٹر کالج کے پرنسپل رہے۔ اب معلوم نہیں۔ آپ کا عقد فاطمہ کبریٰ دختر سید سعید حسن ابن سید ذکی حسن دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱ سید عباس وفادار ۲ سید سجاد وفادار تولد ہوئے مزید کچھ نہ معلوم ہوا۔ (۴۳) **سید تاجدار حسین** ابن سید عزادار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء۔ آپ نے ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ ریلوے میں گڈس کلرک ہیں۔ آپ کا عقد ثامنہ خاتون دختر سید ذکاالحسنین ابن سید ضیاالحسنین ساکن محلہ گھیر مناف سے ہوا۔ آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) **سید شاندار حسین** ابن سید عزادار حسین۔ ولادت شوال ۱۳۵۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۷ء آپ کی تعلیم۔ بی کام۔ ایل۔ ایل۔ بی تک ہے۔ آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) **سید علمدار حسین** ابن سید عزادار حسین ولادت رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق جولائی ۱۹۴۷ء۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرکے بجلی کے کام میں آئے۔ ٹی۔آئی کا امتحان پاس کیا ہے۔ علی گڈھ میں ملازم ہیں۔ (۴۳) **سید وضعدار حسین** ابن سید عزادار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء۔ میٹرک پاس کیا ہے امروہہ میں مقیم ہیں (۴۲) **سید ذوی الاقتدار حسین** عرف دارا ابن سید مہدی علی ولادت تقریباً ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۷ء پیشہ معلمی اختیار کرکے خوشحال تھے۔ آپ کا عقد نفیسہ خاتون دختر سید ناظر حسین ابن سید باقر حسین نقوی مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید ذوالفقار حسین ۲ انتخاب حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کوثر بانو کا عقد سید محمد رضا ابن سید مرتضیٰ حسین زیدی مقیم چاہ بقا گذری سے ہوا۔ دوسری دختر امیر بانو کا عقد سید مصور حسین ابن سید مشاہد حسین دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۷ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ ۱۲ جون ۱۹۴۰ء کو وفات پائی۔ (۴۳) **سید ذوالفقار حسین** ابن سید ذوی الاقتدار حسین عرف دارا۔ ولادت ۴ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۸ء۔ بی اے تک تعلیم حاصل کرکے آرمی ایجوکیشن کور میں عہدہ صوبہ داری سے پنشن یاب ہوئے تقسیم ہند سے پہلے ہی سے پاکستان میں مقیم تھے۔ ڈرگ روڈ سادات کالونی میں مکان بنالیا ہے آپ کا عقد زیب النساء عرف بنّو بنت سید عزادار حسین عرف اچھے جان چچا کی دختر سے ہوا۔ چار دختر ۱ سکندر جبین ۲ شمع جبین ۳ معراج جبین ۴ صفیہ جبین تولد ہوئیں اور تین پسر ۱ سید وقار عظیم ۲۳ ذالحجہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۵۳ء کو ۲ سید وقار مہدی ربیع اول ۱۳۸۲ھ اگست ۱۹۶۲ء ۳ سید کرار حیدر رجب ۱۳۸۴ھ مطابق نومبر ۱۹۶۴ء تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں (۴۳) **سید انتخاب حسین** ابن سید ذوی الاقتدار حسین عرف دارا۔ ولادت تقریباً ذالحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق

اگست ۱۹۱۹ء عالم جوانی میں شاہجہاں پور کلودنگ فیکٹری میں ملازم ہوئے تھے کہ حادثہ کا شکار ہو گئے۔ آپ معہ اپنے خالہ زاد بھائی سید مجاہد حسین عرف مُجّن ابن سید مشاہد حسن دانشمند۔ اور سید مسعود الحسن ابن مولوی سید بشیر حسن شفاعت پوتہ و سید علی نواز ابن سید صغیر حسن مولف کتاب ہذا۔ دریائے کھنوت میں غسل کرنے گئے تھے۔ دریا میں نہاتے میں آپ کے پاؤں کسی (کنڈ) گڈھے میں پھنس گئے۔ سید انتخاب حسن بچانے کو دوڑے کہ یہ بھی ان کے ساتھ ہی غرق ہو گئے۔ سید مسعود حسن اور سید علی نواز کا بھی وہی حشر ہوتا۔ کہ خدا نے فضل کیا۔ اور یہ ایک دھوبی کی مدد سے بچ نکلے۔ بہت تلاش کے بعد دونوں کی نعش ملی تو دفن کیا گیا قبر پر عرس ہوتا ہے۔ کنوارے شہید کہلاتے ہیں۔ یہ سانحہ ۲۶ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوا۔ (۳۹) سید حسن علی ابن سید غلام علی۔ آپ کا عقد دختر زوجۂ ثانیہ سید احمد رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند سے ہوا مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ زن و شوہر لاعقب فوت ہوئے۔ (۳۸) سید تاج محمود (ثالث) ابن سید غلام بدیع الدین عرف گمانی۔ مرد سپاہی۔ بفراغت زندگی بسر کی۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید مقصود علی ابن سید محمد رعایت ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر بطن منکوحۂ سید غضنفر علی ابن سید ببر علی دہلوی مقیم دانشمند سے ہوا پہلی زوجہ سے ایک پسر سید غلام ولی اور دوسری زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید محمد بخش خاں ابن سید کریم بخش خاں دانشمند تولد ہوئی (۳۹) سید غلام ولی ابن سید تاج محمود ثالث، آپ دو دفعہ زیارات عراق سے شرفیاب ہوئے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید اسد علی ابن سید غضنفر علی دہلوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر ۱ سید حیدر حسن ۲ سید علی حسین ۳ سید محمد حسنین تولد ہوئے۔ ایک دختر منکوحۂ سید سجاد علی ابن سید اکبر علی ساکن دربار کلاں۔ دوسری دختر منکوحۂ سید محمد علی ابن سید محمد شبیہ ساکن دربار کلاں۔ آپ نے دوسری دفعہ زیارات کی واپسی میں اثنائے راہ میں وفات پائی۔ (۴۰) سید حیدر حسن ابن سید غلام ولی۔ بزرگ خاندان تھے۔ آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد دختر سید بہادر علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا کہ لاولد رہیں۔ دوسرا عقد دختر سید نوازش علی ابن سید منور علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ تیسرا عقد کبرا خاتون دختر سید محمد علی ابن سید احسان علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر دولت النساء منکوحۂ سید مبارک حسن ابن سید ولی حسن ساکن محلہ گذری اور ایک پسر سید قاسم حسین تولد ہوئے۔ تیسری زوجہ سے چار دختر اور ایک پسر تولد ہوئے کہ پسر و مادر دونوں فوت ہو گئے۔ تیسری زوجہ کی ایک دختر مسیح النساء منکوحۂ سید ابوالقاسم ابن مولوی سید اکبر حسین دانشمند دوسری دختر ملیح النساء منکوحۂ سید عبداللہ حسن عرف منگا ابن سید علی حسین دانشمند تیسری دختر عفو النساء منکوحۂ سید غلام مرتضیٰ علی ابن سید عظیم علی ساکن محلہ گذری۔ چوتھی دختر فراغت النساء عرف فرغتی منکوحۂ سید ابراہیم علی ابن سید محسن علی دانشمند۔ (۴۱) سید قاسم حسین ابن سید حیدر حسن علم فارسی میں مہارت رکھتے تھے۔ ایک ... میں مذاق بیہودہ سے مشتعل ہو کر سید تفضل حسین ابن سید حیدر بخش دانشمند اور سید رضا حسین ابن سید سجاد علی دانشمند کو ... کے حیات والدین میں کربلائے معلیٰ چلے گئے۔ وہیں فوت ہوئے۔ (۴۰) سید علی حسین ابن سید غلام ولی۔ مومن دیندار ... کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر بطن منکوحۂ سید امیر علی ابن سید غضنفر علی دہلوی مقیم دانشمند سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد حسین دولت دختر سید حسین بخش ابن سید محمد پناہ ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر ۱ سید عبداللہ حسن عرف منگا ۲ سید اولاد حسن عقب رہے۔ دختر ہاجرہ خاتون کا عقد سید محمد تقی ابن سید ناصر علی ساکن بچدرہ سے ہوا۔ (۴۱) سید عبداللہ حسن عرف منگا ابن سید علی حسین آپ کا عقد ملیح النساء دختر سید حیدر حسن چچا ... سے ہوا۔ ایک پسر سید ابرار حسین تولد ہو کر خورد سال فوت ہو گیا۔ ایک دختر منکوحۂ سید لقا احمد ابن سید غلام مرتضیٰ علی

ساکن محلہ گذری تولد ہوئی تھی کہ قبل رخصتی فوت ہو گئی۔ اور آپ بلا عقب رہے۔ (۴۱) سید اولاد حسن ابن سید علی حسین ولادت ۱۳ر جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۶ر نومبر ۱۸۶۳ء مومن ظریف طبع و بذلہ سنج اپنے آبائی جائیداد کی متوسط آمدنی پر قانع اور سادات امروہہ کی خود داری سے بہرہ مند تھے۔ ہنسنا، ہنسانا بلکہ ہنسنا کم اور ہنسانا زیادہ مشغلۂ زندگی تھا۔ ان کی برجستہ پھبتیاں تند و تیز مزاح۔ طبع زاد داستان گوئی، لب و لہجہ کی حیرت انگیز نقل۔ حتیٰ کہ جن زبانوں سے قطعاً نابلد تھے ان کے بولنے والوں کے انداز گفتگو اور نشست و برخواست کا مرقع پیش نظر کر دینے کے لاتعداد اور محیر العقول واقعات کے بیان کے لیے مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ لطف یہ تھا کہ جس شخص یا جماعت کو نشانۂ تمسخر بناتے جس پر پھبتی کستے وہ خود بھی بے اختیار ہنستا۔ لطف اندوز ہوتا۔ اور داد دیتا تھا۔ ان کی بے چین طبیعت ان کو کبھی نچلا نہ بیٹھنے دیتی تھی۔ ہر عمر اور ہر طبقے کے آدمی ان چچا اولادی۔ میاں اولادی، بھیا اولادی کے کمالات کے قائل تھے۔ بروقت اور انوکھی سوجھتی کہ ان کے ذہنی تصرف سے لوگ محو حیرت بھی ہوتے اور لطف اندوز بھی۔ مختصر لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ اس مذاق طبع کے لحاظ سے ان کی حیثیت ایک جی نیس کی تھی جو اکتساب سے بے نیاز حامل کمال پیدا ہوتا ہے۔ الغرض آپ کا عقد کلثوم دولت دختر سید محمد حسنین چچا کی دختر سے ہوا۔ آخری عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ ایک دختر سعیدہ خاتون اپاہج محض تولد ہو کر بارہ سالہ فوت ہو گئی۔ ایک پسر سید نبی حسین عرف کالے عقب رہے آپ نے ۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۹ر جون ۱۹۴۱ء کو وفات پائی۔ (۴۲) سید نبی حسین عرف کالے ابن اولاد حسن ولادت ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۱ء فارسی عربی خواندہ انجینئرنگ کالج گورکھپور اوورسیر کلاس پاس کر کے کچھ عرصہ پیلی بھیت میں اوورسیر رہے پھر سنگر مشین کمپنی میں ملازم ہوئے۔ کچھ عرصہ مختار کار بھی رہے۔ آپ نے حکیم مولوی ارتضیٰ حسین صاحب محلہ گذری اور سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب سے عربی اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ نور المدارس میں مدرس رہے ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں انجمن سادات امروہہ کے سکریٹری رہے۔ تقسیم ملک کے بعد معہ اہل و عیال ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں پاکستان آکر اپنے فرزند اکبر سید ولی حسین کے پاس لائلپور میں مقیم رہے۔ آخر عمر میں مرض نزول الماء میں مبتلا ہو گئے تھے۔ آپ کا عقد مطاہرہ خاتون دختر سید مصطفیٰ حسن ابن سید زوار حسین ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱۔ سید ولی حسین ۲۔ سید علی حسین عرف امیر حیدر تولد ہوئے۔ ایک دختر مطاہرہ خاتون منکوحۂ سید شبیہ الحسن ابن سید فدا علی نقوی مقیم دانشمند دوسری دختر منورہ خاتون منکوحۂ سید مشکور حسین ابن سید شاکر حسین دانشمند کی نوجوان بلا عقب فوت ہوئی۔ تیسری دختر کنیز زہرا منکوحۂ سید عمار حسین ابن حاجی سید انتظار حسین نقوی مقیم دانشمندان۔ آپ نے ۲۷ر محرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۷ر مئی ۱۹۶۷ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ لائلپور میں دفن ہوئے۔ (۴۳) سید ولی حسین ابن سید نبی حسین عرف کالے۔ ولادت یکم شوال ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ر اگست ۱۹۱۵ء۔ خوش طبع خوش اخلاق۔ امروہہ میں میٹرک پاس کیا۔ محکمۂ ٹیوب ویل میں آپریٹر رہے پھر رضا و بلند شوگر فیکٹری رام پور میں ملازم رہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد محرم ۱۳۶۷ھ نومبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر لائل پور کریسنٹ فلور مل میں اکونٹنٹ ہوئے اپنی لیاقت و محنت سے منیجر کے عہدے تک پر فائز رہے۔ لائل پور انجمن حسینیہ کے تاحیات صدر رہے۔ لائل پور میں ذاتی دو مکان بنائے تھے۔ آپ کا عقد نادرہ خاتون دختر سید ضیاء حسن ابن سید رضا حسن ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ ایک دختر فردوس فاطمہ زیر تعلیم اور تین پسر ۱۔ سید سخی حسن ۲۔ سید رضی حسن ۳۔ سید نسیم اختر تولد ہوئے۔ آپ کی وفات ایک سانحۂ اندوہناک ہے۔ کہ عارضہ سکوت قلب میں مبتلا ہو کر چند ساعت میں ضعیف والدین کو ۳۰ر ربیع الآخر ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ر ستمبر ۱۹۶۴ء کو داغ مفارقت دیکر لائل پور میں دفن ہوئے۔ (۴۴) سید سخی حسین ابن سید ولی حسین۔ ولادت ۱۳ر شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ر نومبر ۱۹۴۰ء تاریخی نام

صغیر مہدی۔ آپ نے بجلی کا کام سیکھا ہے۔ الیکٹرک سپروائزر ہیں۔ واپی۔ ایم۔ سی۔ اے کے اعزاز یافتہ ہیں۔ والدین کے ساتھ پاکستان آگرلائل پور میں مقیم ہیں۔ (۴۴) سید رضی حسین ابن سید ولی حسین تاریخی نام سید اصغر۔ ولادت رجب ۱۳۶۵ھ مطابق جون ۱۹۴۶ء۔ ایم ۔ کام تک تعلیم یافتہ۔ بنک میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد نسرین سیدہ دختر سید مظاہر حسن ابن سید ضیار حسن ساکن محلہ مجاپورہ سے ہوا۔ والدین کے ساتھ پاکستان آگر لائل پور میں مقیم ہیں۔ (۴۴) سید نسیم اختر ابن سید ولی حسین تاریخی نام عطا اصغر ولادت ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء لائل پور میں زیر تعلیم ہیں (۴۳) سید علی حسین عرف سید امیر حیدر ابن سید نبی حسین عرف کالے۔ ولادت ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء آپ ۱۰ر شعبان ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۸ر جون ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے اس وقت کراچی میں ذاتی مکانات میں مقیم ہیں۔ انجینئرنگ کالج رسول پورہ سے اورسیر کا ڈپلومہ لیا۔ محکمۂ تعمیرات عامہ میں اورسیر ہیں۔ آپ کا عقد سیدہ بانو دختر سید تطہیر حسن ابن سید تصور حسن ساکن محلہ منڈی دربار کلاں سے ہوا۔ ایک دختر انجم سیدہ تولد ہو کر زیر تعلیم ہے۔ تین پسر ۱ سید ظفر اقبال ۲۶ر شعبان ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۴ر فروری ۱۹۶۰ء کو ۲ سید قمر اقبال، ۲ر جمادی الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ۳ سید ثمر اقبال، ار صفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۸ر جون ۱۹۶۴ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۰) سید محمد حسنین ابن سید غلام ولی۔ آپ کا عقد دختر سید سعادت علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ چار دختر عقب رہیں۔ ۱ منکوحۂ سید نثار حسین ابن سید عفور علی ساکن محلہ لکڑہ ۲ منکوحۂ سید حسنین ندا ابن سید ساکن محلہ سٹی ۳ منکوحۂ سید ابن علی ابن سید محمد نقی نقوی مقیم محلہ دانشمنداں ۴ کلثوم دولت منکوحۂ سید اولاد حسن ابن سید علی حسین پسر عم خود۔ آخر ش مفقود الخبر ہو گئے۔

(۳۵) قاضی سید محمد فیاض ابن میران سید رحمت اللہ۔ ولادت تقریباً ۱۰۷۸ھ مطابق ۱۶۶۷ء (بہ عہد اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ ہند) بلند پایا ادیب۔ عالم متبحر اور اپنے عہد کے امرائے اولوالعزم اور صاحبانِ حشمت و اقبال میں شمار ہوتے تھے۔ تازندگی مدارجِ حکومت و ثروت سے سربلند رہے۔ مگر آخر ملازمت شاہی میں داخل ہوئے۔ ۳۷ جلوس اورنگ زیب عالمگیر (۱۱۰۶ھ مطابق ۱۶۹۴ء) میں پرگنہ مدنگر و رسول نگر تابع سرکار پٹن صوبہ احمد آباد (گجرات) کے قاضی مقرر ہوئے۔ پھر ۱ احد جلوس شاہ عالم بہادر شاہ (۱۱۲۰ھ مطابق ۱۷۰۸ء) میں محتسب اور داروغۂ عدالت پرگنہ مراد آباد وغیرہ ہوئے۔ بعد ۱ احد جلوس جہاندار شاہ (۱۱۲۴ء مطابق ۱۷۱۲ء) میں منصب مذکور پر فائز رہے اور ۱ جلوس محمد فرخ سیر بادشاہ ۱۱۲۵ھ مطابق ۱۷۱۳ء میں منصب قضا پرگنہ حویلی سرکار قنوج وملکوسہ ضمیمۂ احتساب پرگنہ مراد آباد وغیرہ ان کے سپرد ہوا۔ درین اثنا ان کی حسن لیاقت سے اہالیان دولت و سلطنت نے بہت سے مواضعات جاگیر معافی و زمینداری ان کو عطا کئے۔ پس آپ صاحب جاگیر کبیر و متصرفِ زرِ خطیر رہے۔ جناب موصوف کی خودداری اور ذکاوت احساس کے سلسلے میں ایک واقعہ اس خاندان میں زبان زد ہے کہ۔ یہ (سید محمد فیاض) اپنے مشاغل علمی میں مشغول رہتے تھے۔ اور مدارج دنیاوی کے حصول کی طرف میلان طبع نہ تھا ایک دن معلوم ہوا کہ بڑے بھائی سید تاج محمود خاں وطن تشریف لائے ہیں۔ یہ بلا کسی خاص تکلف و اہتمام اپنے بڑے بھائی کی ملاقات کو زیر پائیاں پہنے پہنچے۔ بڑے بھائی کے سامنے نہایت صاف سفید مکلف چاندنی کا فرش تھا۔ ان کے پیروں کی گرد سے چاندنی پر داغ سا دھبہ لگا۔ بڑے بھائی بولے کہ محمد فیاض تم نے پیر نہ جھاڑ لئے۔ یہ سنتا تھا کہ یہ واپس جانے لگے۔ وہ بولے کہاں چلے۔ کہا۔ پیر جھاڑنے جاتا ہوں۔ گھر پلٹے۔ اور گھوڑے پر سوار ہوئے۔ یہ سیدھے سنبھل اپنے ماموں کے پاس پہنچے۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ بادشاہ کی طلب پر دہلی گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دہلی کو گھوڑا ڈال دیا۔ دہلی پہنچے۔ ماموں سے ملے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ محمد فیاض!

پہلے یہ بتاؤ۔ کہ کس ارادے سے آئے ہو۔ انہوں نے ملازمت شاہی میں داخلے کے ارادے کا ذکر کیا۔ ماموں چونکہ بارہا ان سے اپنی اس خواہش کا اظہار کر چکے تھے۔ کہ اب کتب خانے کا پیچھا چھوڑو۔ دنیا کے کام بھی کرو۔ ان کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے (یہ ماموں صاحب دربار شاہی میں جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ وہ تو اُدھر سدھارے اور یہ آرام و خواب راحت میں مصروف ہوئے وہ چند ساعت کے بعد جب واپس ہوئے تو یہ نوید مسرت لائے کہ حسنِ اتفاق سے۔ مہینوں۔ برسوں۔ میں ہونے والے کام کا آج ہی موقع ہاتھ آ گیا۔ شاہنشاہ سے سید محمد فیاض کے اوصاف کا ذکر کیا تو درباری امرا میں شمول کا فرمان صادر ہو گیا۔ کل ان کی نذر ہے۔ سید محمد فیاض سوتے سے جگائے گئے اور اس فوری کامیابی کی خوش خبری سنائی گئی۔ غرض یہ عنوان تھا۔ ان کی ملازمت شاہی کا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ آپ کو بڑے بھائی تاج محمود خاں سے بڑی الفت و محبت تھی۔ سید محمد فیاض کے متفرق سے مختلف مقامات سے کثیر تحائف دہدایا بڑے بھائی کی خدمت میں بھیجے جاتے تھے مگر وہ سب از قسم فرش فروش ہوتے تھے۔ ایرانی قالین، بغدادی شطرنجیاں۔ جا جمیں۔ پرتکلف چاندنیاں ہوتی تھیں بڑے بھائی تحائف قبول کرتے مسکراتے اور کہتے کہ باوجود اس محبت کے محمد فیاض کے دل سے بات نہیں نکلی۔ الغرض قاضی سید محمد فیاض کا خاندان کثرت مال و اولاد میں اس محلے میں دوسروں سے مُمیز و ممتاز ہے کہ اس محلے میں جتنی مسجدیں اور عزاخانے اور اوقات ہیں سب اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ الحاصل آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد کسی سیدزادی اولاد شاہ شرف الدین شاہ ولایت سے ہوا تھا کہ اس زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید عبداللہ عرف تاج محمود خاں ثانی اور ایک پسر سید محمد نیاز تولد ہوئے۔ دوسرا عقد دختر نجیبۂ قوم سادات قاضی گجرات سے ہوا۔ جو دولت کثیر۔ زیوراتِ گراں مایہ۔ ظروف نقرہ یہاں تک کہ نعلین چوبی کی جگہ نعلین زرکار بھی ساتھ لائی تھیں۔ اس زوجہ سے تین دختر اور دو پسر ۱ سید احمد رضا ۲ سید روشن دل تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید محمد آیات ابن سید محمد اسحٰق ساکن محلہ چھبوڑہ سے۔ دوسری دختر کا عقد احفاد سید احمد شاہ ساکن محلہ بگلہ سے۔ اور تیسری دختر کے متعلق بزرگانِ ماسلف سے معلوم ہوا کہ محلہ کوٹ کی سادات میں کسی سیدزادے سے عقد ہوا تھا۔ کہ اب محلہ کوٹ میں ان کی نسل کا ایک فرد بھی باقی نہیں ہے۔ یہ دختر زمانۂ نو عروسی میں لاولد فوت ہو گئی۔ چونکہ قاضی صاحب نے زیورات طلا مرصع و جواہر نگار اور ظروف و سامان بے شمار جہیز میں دیا تھا (جس کی مالیت سترہ ہزار روپئے کے قریب ہوتی تھی) متوفیہ کے شوہر اور عزیزوں نے بروز سوئم وہ سب سامان جہیز قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ اور واپس لینے کی درخواست کی۔ آپ نے واپس لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ فعل شرافت سے بعید ہے۔ اور یہ سامان میری طرف سے آنے والی دلہن کا جہیز تصور کیا جائے۔ (۳۶) **سید محمد نیاز** ابن قاضی سید محمد فیاض۔ اپنے وقت میں کثیر ورثۂ موروثی کی بنا پر ممتاز اور ہر طرح مستغنی اور بے نیاز تھے۔ آپ کا عقد اولاد شاہ شرف الدینؒ شاہ ولایت میں سے کسی سیدزادی سے ہوا تھا ایک دختر اور چھ پسر ۱ سید نامدار ۲ سید کامگار لاولد ۳ سید بیر ۴ سید میر ۵ سید کریم اللہ عرف کلو ۶ سید کریم بخش تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید عظیم اللہ سادات دربار کلاں کے اجداد میں کسی سے ہوا تھا۔ (۳۷) **سید نامدار** (۳۷) **سید کامگار** (۳۷) **سید بیر** (۳۷) **سید میر** (۳۷) **سید کریم بخش** یہ پانچوں بھائی لاولد رہے (۳۷) **سید کریم اللہ** عرف کلو ابن سید محمد نیاز۔ آپ کا عقد دختر سید امان علی ابن سید شجاعت علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ آپ کے تین دختر ۱ منکوحۂ سید انور علی ابن سید احسان علی دانشمند ۲ منکوحۂ سید مقصود علی ابن سید نذر علی شاہ ساکن محلہ جعفری (بھوکا) ۳ منکوحۂ سید غلام حسن عرف سُدھو ابن سید غلام احمد خاں دانشمند اور دو پسر ۱ سید حشمت علی ۲ سید بہادر علی تولد ہوئے (۳۸) **سید حشمت علی** ابن سید کریم اللہ عرف کلو

آپ نے تقریباً سو سال کی عمر پائی اور باآرام و آسائش رہے۔ محترم خاندان۔ محتشم اعزا۔ اور محب اہلبیت علیہم السلام تھے۔ عزاداری امام حسینؑ کے شیدائی تھے آپ کا عقد دختر بطن زوجۂ اوّل سید احسان علی ابن سید عبدالباقی دانشمند سے ہوا۔ تین دختر ۱ منکوحہ سید حسین بخش ابن سید رحیم بخش دانشمند ۲ منکوحہ سید ارشاد علی ابن سید غلام حسن دانشمند ۳ منکوحہ سید رحیم بخش ابن سید محمد بخش ساکن محلہ ستدوا اور ایک پسر سید اکبر علی تولد ہوئے (۳۹) **سید اکبر علی** ابن سید حشمت علی۔ والد بزرگوار سے عزاداری امام حسین علیہ السلام ورثہ میں ملی تھی۔ بچپن سے ہی علم نکالنا۔ مرثیہ پڑھنا۔ ماتم کرنا۔ عام مشغلہ تھا۔ ہر وقت اسی میں مشغول رہتے تھے۔ سرکار انگریزی کے صدر امین کی عدالت میں وکیل تھے۔ آمدنی کثیر تھی۔ آپ کے حقیقی ماموں سید انور علی ابن سید احسان علی کے کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے اپنی تمام متروکہ جائیداد کو وقف کرکے آپ کو متولی بنا دیا تھا۔ کچھ تو اس وقف کی آمدنی اور کچھ اپنی آمدنی سے سرمایہ جمع کرکے محلہ دانشمندان میں امام باڑہ معمرہ سید انور علی کو از سر نو شاندار اور اونچی کرسی بر وسط محلہ میں تعمیر کرایا۔ جو بعد میں سید اکبر علی کا امام باڑہ مشہور ہوا۔ جس میں آج تک مجالس ہوتی ہیں۔ زمانۂ ماسبق میں اس امام باڑے میں ایام متبرکہ ولادت و شہادت آئمہ معصومین اور یوم جمعہ و عشرۂ محرم خصوصاً عشرۂ چہلم ۱۰ لغات ۱۹ سفر کو بڑی یادگار اور قابل دید مجالس ہوتی تھیں ذی کمال ذاکرین مثل سید جواد حسین شمیم۔ سید برجیس حسن برجیس دانشمند نیز حضرات لکھنؤ سے میر انس اور ان کے بیٹے پوتے زیب منبر ہوتے تھے۔ صدہا روپے اور شال دوشالے ذاکرین کی خدمت میں پیش کئے جاتے تھے اور تمام اولاد و احفاد میراں سید رحمت اللہ کہ سب کے سب شیعہ تھے اور تمام شہر کے مومنین فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر بطن زوجۂ اول سید مقصود علی ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید مراد علی ابن سید احسان علی دانشمند سے۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید اشرف علی ابن سید یوسف علی دانشمند (کہ اپنے والد کے روبرو ایک دختر کو چھوڑ کر فوت ہوگئی) اور ایک پسر سید محمد نذر تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید ابوالحسن تولد ہوئے۔ (۴۰) **سید محمد نذر** ابن سید اکبر علی آپکا عقد شبیہہ النسا، دختر سید واسع علی عرف وصی علی ابن سید نور علی ساکن محلہ بنگلہ مقیم پرانی سرائے سے ہوا۔ ایک دختر منکوحہ سید فیاض حسن ابن سید باقر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) اور ایک پسر سید ذکی حسن تولد ہوئے۔ خوبصورت خوش سیرت، مومن پاک طینت۔ انواع و اقسام کے کھانے پکوانے۔ کھانے اور کھلانے کے بڑے شوقین تھے۔ (۴۱) **سید ذکی حسن** ابن سید محمد نذر۔ علم ریاضی میں ماہر تھے۔ ریاست مولوی محمد ابراہیم علی رئیس قصبہ بچھراؤں میں مختار کار تھے۔ سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ آپ کا عقد راضیہ خاتون دختر سید نثار حسین ابن سید مہربان علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور ایک پسر سید رضی حسن عرف میاں جان تولد ہوئے۔ ایک دختر سیدہ خاتون کا عقد سید برجیس حسن برجیس ابن سید جواد حسین شمیم دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر امینہ خاتون کا عقد سید بدرالحسن عرف چھنو ابن سید ظہور حسین (چھنو والے) ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسری دختر زبینہ خاتون کا عقد سید اختر حسن ابن سید محمد جواد عرف چاندے ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ چوتھی دختر سعیدہ کا عقد سید تجمل حسین ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ کہ قبل رخصتی فوت ہوگئی (۴۲) **سید رضی حسن** عرف میاں جان ابن سید ذکی حسن ولادت تقریباً ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۴ء۔ آپ کا عقد مبینہ خاتون دختر الحاج مولوی سید حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ زمانۂ نوعروسی میں روبرو دئے والدین جوان مرگ ہوئے۔ اور کوئی اولاد نہ رہا۔ (۴۰) **سید ابوالحسن** نواسہ ابن سید اکبر علی۔ ذہن رسا اور حسن کلام کے مالک تھے۔ مرثیہ تحت اللفظ پڑھنے میں

مشتاق تھے۔ زیاراتِ عراق سے مشرف ہوئے تھے۔ ریاست بڑودہ میں حکیم محمد علی رئیس کے مصاحب رہے۔ پھر ریاست پنڈراول میں راجہ صاحب کے معتمد خاص رہے۔ کچھ عرصہ کوئٹہ بلوچستان میں سید امیر حسن ابن سید مظہر علی دانشمند کو عزت میزبانی بخشی آپ کا عقد معصومہ خاتون دختر سید محمد حسین ابن سید مراد علی دانشمند سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید نجم الحسن ۲۔ سید انجم حسن تولد ہوئے

آپ نے ۱۱ ذیقعد ۱۳۳۷ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۱۹ء کو امروہہ میں وفات پائی۔ (۴۱) سید **نجم الحسن** ابن سید ابوالحسن زوار۔ مرثیہ خوانی میں قدم بقدم والد بزرگوار کے تھے۔ عادات غیر موزوں کی وجہ سے ایک غیر سادات عورت مسماۃ الفت دختر رمضان خان ساکن لکھنؤ سے عقد کر لیا۔ مگر لاولد رہے۔ آپ نے ۲۳ رمضان ۱۳۴۷ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۲۹ء کو رحلت کی۔ (۴۱) **سید انجم حسن** ابن سید ابوالحسن زوار ولادت تقریباً ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۸ء کتب فارسی و نحو و صرف پڑھی تھیں۔ آپ کا عقد مسلمہ خاتون عرف چھدو دختر سید مرتضیٰ حسین ابن سید زین العابدین ساکن محلہ جھیوڑہ سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱۔ سید سرکار حسن ۲۔ سید قاسم حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر عالمہ خاتون کا عقد سید حکیم رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر باقرہ خاتون کا عقد سید طاہر حسن زوار ابن سید امیر حسن زوار دانشمند سے ہوا۔ موصوف ۱۰ ذیقعد ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۲۴ء کو فوت ہوئے (۴۴) حاجی **سید سرکار حسن** زوار۔ ابن سید انجم حسن۔ ولادت ۲۳ ذالحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۰۷ء۔ نورالمدارس دانشمندان اور دہلی عربک ہائی سکول میں اردو انگریزی پڑھی۔ اپنے بہنوئی سید طاہر حسن زوار ابن سید امیر حسن زوار کے پاس بصرے چلے گئے۔ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں عراق ریلوے میں ملازم ہوئے۔ پھر عراق پیٹرولیم کمپنی میں سپروائزر رہے۔ بصرے کے دوران قیام میں کئی مرتبہ زیاراتِ عتباتِ عالیاتِ عراق سے شرفیاب ہوئے۔ ملکی غیر ملکی کے سوال پر ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں وطن واپس ہوئے۔ دہرہ دون میں تمباکو کی تجارت کی بعد میں ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں دہلی چلے آئے۔ اول پریس میں منیجر رہے آخر میں ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں اپنا چھاپہ خانہ بنام دہلی اردو پریس قائم کیا اور آزاد کول کمپنی کے نام سے کوئلہ کا تھوک کاروبار بھی کیا اور باعزت و بارسوخ رہے۔

دریں اثناء ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر ہند کی تقسیم عمل میں آئی تو ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو قتل اور تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا سیکڑوں مسلمان جرمِ اسلام میں بے گناہ مارے جا رہے تھے۔ مسلمانوں کے لاتعداد مکانوں کو آگ لگائی جا رہی تھی۔ لوٹ مار میں مسلمانوں کا لاکھوں اور کروڑوں کا مال و اسباب لوٹا جا رہا تھا اور مسلمان عورتیں اغوا ہو رہی تھیں اور ظلم و تشدد عین عروج پر تھا کہ آپ کا مکان (جو جامع مسجد کے سامنے ایک محفوظ احاطے میں تھا) مسلمانوں کے لئے ایک پناہ گاہ کا کام دے رہا تھا۔ یہ حقیر صغیر مولف کتاب ہذا بھی کچھ دن ان کے مکان پر پناہ گزین رہا۔ اسی طرح زمانۂ دار و گیر میں سید صابر حسین ابن سید ضامن حسین دانشمند جو دہلی کے کسی بڑے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ جب ہسپتالوں میں مسلمان مریضوں کو بھی قتل کیا جانے لگا تو اسی حالت بیماری میں اپنی جان بچا کر اسی پناہ گاہ میں پناہ گزین ہوئے۔ اور ۲۷ ذیقعد ۱۳۶۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو انتقال کیا (سید ذاکر حسین عرف حسینی ابن سید صابر حسین مرحوم پاکستان سے امروہہ جاتے ہوئے اتفاقاً دفن سے چند لمحہ بیشتر ان کے مکان پر پہنچ گئے اور اپنے والد کے کفن دفن میں شریک ہو گئے) ان نامساعد حالات میں سید سرکار حسن کا اثر رسوخ کام آیا۔ اور بعد مشکل و تکلیف مراسم تجہیز و تکفین ادا ہوئے۔ الغرض حالات اس قدر خراب ہوئے کہ ان کا دہلی میں رہنا بھی دوبھر ہو گیا۔ آپ مسلم لیگ کے سرگرم کارکن تھے۔ انتخابات کے وقت مسلم لیگ کے لئے پوری پوری کوشش و سعی کے نتیجے میں ہندو ان کے دشمن تھے پس مسلم لیگ کا کارکن ہونے کی وجہ سے ان کا وارنٹ گرفتاری جاری ہو گیا۔ آخر مجبور ہو کر اپنا تمام اثاثہ

بھرا پُرا گھر اور چلتا ہوا پریس اور کاروبار میں پھیلا ہوا سرمایہ تمام کا تمام چھوڑ کر بصد حسرت و یاس بادلِ ناخواستہ دہلی سے وداع ہوئے۔ اور ۲۶ محرم ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور پہنچے یہاں بھی اپنا پریس قائم کیا تھا کہ بوجوہات لاہور بھی چھوڑنا پڑا ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں کراچی آگئے چونکہ آدمی محنتی۔ ایماندار اور بارسوخ تھے۔ جلد ہی پاکستان بھر میں سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ادارہ اخبار جنگ کراچی میں سرکولیشن منیجر (ناظم نشر و اشاعت) مقرر ہوگئے۔ اب ماشاء اللہ ادارے کے معتمد علیہ باعزت اور مخلص کارگزار ہیں۔ اور بڑی تنخواہ پا رہے ہیں اور خوش حال ہیں۔ آپ نے کوشش کرکے ایک سوسائٹی قائم کی اور سادات کی ایک کالونی بنام حسن کالونی آباد کی۔ وہیں تین مکان آپ نے بھی بنائے جس میں سے ایک اپنی بیٹی کے جہیز میں دیا۔ آپ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء کو کراچی سے روانہ ہوکر حج اکبر بیت اللہ الکرام۔ زیاراتِ مدینۂ طیبہ، جنت البقیع۔ کاظمین، سامرہ، نجف اشرف کربلائے معلےٰ مدائن، دمشق۔ معصومۂ قم۔ شہزادہ عبدالعظیم و مشہد مقدس سے مشرف ہوکر ۵ صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۷۱ء کو واپس کراچی پہنچے۔ آپ کا عقد ام عامرہ دختر سید ریاض حسن خاں عرف ننھے خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر شاب فاطمہ اور ایک پسر سید حضور الحسن عرف سید سرفراز حسن تولد ہوئے۔ دختر شاب فاطمہ میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ اس کا عقد اوّل سید ثنا الحسن ابن سید گل حسن خاں ماموں کے پسر سے ہوا تھا لیکن بوجوہات آقائی شیخ محمد شریعت مجتہد العصر کراچی کے ذریعہ قبل خلوت صیحہ صیغہ خلع جاری ہوا۔ پھر اس دختر کا عقد سید شبیہ الحسن عرف سید ہاشم رضا ابن سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب مجتہد العصر دانشمند سے ہوا

(۴۳) **سید حضور الحسن** عرف سید سرفراز حسن ابن سید سرکار حسن۔ ولادت ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۳۰ء جامعہ ملیہ اور عربک کالج دہلی میں انٹر تک پڑھے۔ تقسیم برصغیر کے بعد والدین کے ہمراہ پہلے لاہور پھر کراچی آئے محکمہ زراعت میں ملازم ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد نکاح ۳۰ رمضان ۱۳۶۵ھ ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء کو نور صباح خاتون دختر سید محمد عسکری ابن سید عابد حسین محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ کہ لڑکی کے والد اپنی دختر کو قبل رخصتی پاکستان بھیجنے پر راضی نہ ہوئے تو قبل رخصتی صیغۂ طلاق جاری ہوا۔ دوسرا عقد نرجس خاتون دختر زوجۂ ثانیہ سید حسن جعفر عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر ۱۔ شاداب فاطمہ ۲۔ نگین فاطمہ کمسن فوت ۳۔ حسن فاطمہ ۴۔ ... تین پسر ۱۔ سید اختر عباس عرف سید اسد عباس ۱۰ شعبان ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء کو ۲۔ سید علی عباس ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۶۰ء کو ۳۔ سید حسین عباس ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) **سید قاسم حسن** ابن سید انجم حسن۔ بعد بلوغ دہلی چلے گئے۔ طبع غیر موزوں کی وجہ سے شادی نہیں ہوئی تھی۔ بعد تقسیم برصغیر لاہور آکر ۳ ذالحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو فوت ہوگئے۔ (۳۸) **سید بہادر علی** ابن سید کریم اللہ۔ دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید مبارک علی ساکن محلہ مجھیرٹہ سے اور دوسرا دختر سید غضنفر علی ابن سید ببر علی دہلوی مقیم دانشمندان سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید محمد علی ابن سید احسان علی دانشمند ۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید حیدر حسن ابن سید غلام ولی دانشمند اور ایک پسر سید سجاد علی تولد ہوئے۔ (۴۹) سید سجاد علی ابن سید بہادر علی۔ اپنی کوشش سے تحصیل معاش کرتے تھے۔ دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید حسین بخش ابن سید رحیم بخش دانشمند سے۔ دوسرا عقد دختر سید حسین علی ساکن موضع ملک متصل پل رجھیڑہ پرگنہ امروہہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید علمدار علی ابن سید اصغر علی ساکن محلہ لکڑہ اور ایک پسر سید رضا حسین تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے تین

دختر اور دو پسر سید ولایت حسین و سید اصغر حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر منکوحۂ سید مشبّر علی ساکن محلہ چھر ہٹہ دوسری دختر منکوحۂ سید ممتاز حسین ابن سید مبارک سعید محلہ سدّد۔ تیسری دختر منکوحۂ سید ضیا الحسن ساکن محلہ چلّہ (۴۰) **سید ولایت حسین** ابن سید سجاد علی۔ آپ کا عقد دختر سید عارف علی ابن سید نجابت علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک دختر منکوحۂ سید فدا علی ابن سید محمد نقی نقوی دانشمندان اور دو پسر ۱ سید لیاقت حسین ۲ سید شوکت حسین عرف بدھا تولد ہوئے سید لیاقت حسن کمسن فوت ہوئے۔ آپنے اپنی جدّہ محترمہ فیر دزہ خاتون کی جاگیر معافی پرگنہ سکیت نواح پانی پت کو فروخت کر دیا۔ (۴۱) **سید شوکت حسین عرف بدّہا** ابن سید ولایت حسین آپکا عقد ام النبین دختر سید رونق حسین ابن سید ممتاز علی دانشمند سے ہوا۔ لا ولد فوت ہوئے۔

(۴۰) **حاجی سید اصغر حسین** ابن سید سجاد علی۔ آخر عمر میں الحاج مولوی مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند کے ہمراہ سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق سنہ ۱۸۸۶ء میں حج بیت اللہ و زیارات مدینۂ منورہ و مشاہد عراق سے شرفیاب ہوئے آپ کا عقد دختر سید مہدی علی ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ ایک دختر یاقوتی خاتون منکوحۂ سید افسر علی ابن سید انظار حسین ساکن محلہ گذری اور دو پسر ۱ سید غلام سجاد عرف جنی ۲ سید غلام اکبر عرف موتی تولد ہوئے۔ (۴۱) **سید غلام سجاد عرف جنی** ابن حاجی سید اصغر حسین۔ روبرو والد بزرگوار کے نوعمر فوت ہوئے لا ولد رہے (۴۱) **سید غلام اکبر عرف موتی** ابن حاجی سید اصغر حسین اپنی محنت سے روزی حاصل کرتے ہیں آپ کا عقد دختر سید شرافت علی ابن سید فرحت علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چار دختر اور دو پسر۔ سید شان اکبر عرف چھمن ۲ سید نشان اکبر عرف بجھن تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد قاضی سید سمیع حسن ابن قاضی سید علی حسن ساکن محلہ سدّد سے ہوا۔ مزید کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ (۴۰) **سید رضا حسین** ابن سید سجاد علی۔ والد بزرگوار کے روبرو عین عنفوان شباب میں منجملہ ان مقتولین کے تھے جو سید قاسم حسین ابن سید حیدر حسن دانشمند کے ہاتھ سے بلا کسی مخاصمت محض مذاق بیہودہ کی وجہ سے قتل ہوئے۔ بلا عقب رہے۔ (۳۶) **سید احمد رضا خاں** ابن قاضی سید محمد فیاض زوجۂ نجیبۂ قاضی گجرات کے بطن سے تولد ہوئے۔ صاحب دولت و استطاعت باحشمت و شوکت و جلالت بارگاہ سلطانی سے خطاب خانی و خلعت گرانبہا و منصب و جاگیر اور خدمت سوانح نگاری مراد آباد و بریلی باضافۂ شیر کوٹ و کرت پور بمشاہرہ چھ سو روپیہ ماہوار سوائے جاگیر کے متعین تھے۔ عہد عالمگیری میں شاہنشاہ کی فوج کے کماندار تھے۔ بعد فتح بیجا پور وہاں کے صوبہ دار رہے علاوہ ترکہ پدری اور ذاتی مناصب و عوائل کے اپنی مادر گرامی کی محبت و شفقت و عنایات و عطایا سے بھی سرفراز تھے۔ آپ کا عقد دختر سید تاج محمود خاں اپنے چچا کی دختر سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید علی رضا ۲ سید محمد رضا عرف مینگھا تولد ہوئے یہ دونوں پسر باہمدگر مثل صاحبزادگان اہل دولت و حشمت چشمک رکھتے تھے۔ (۳۷) **سید علی رضا** ابن سید احمد رضا خاں۔ صاحب دولت و ثروت۔ امیر کبیر آپ کا عقد دختر سید غلام احمد خاں ابن سید تاج محمود خاں دانشمند سے ہوا۔ دختران کا کچھ حال نہ معلوم ہو سکا۔ چار پسر ۱ سید امام رضا ۲ سید حسین رضا ۳ سید کریم رضا ۴ سید رحیم رضا تولد ہوئے (۳۸) **سید امام رضا** ابن سید علی رضا۔ عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی میں جو فہرست منصبداران تیار ہوئی تھی اور نقل مولانا الحاج سید اعجاز حسن صاحب محلہ گذری کے پاس سے دستیاب ہوئی۔ اس میں ان کے نام کے تحت منصبدار داخل جوکی لکھا ہے۔ دس ہزار دام ان کے نام کے نیچے درج ہیں۔ آپ کا عقد دختر سید نادر علی ابن سید علی اشرف دانشمند سے ہوا سید نادر علی کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ تب یہ ترکۂ پدری اپنے ساتھ لائیں۔ دو پسر سید عظیم رضا ۲ سید حکیم رضا تولد ہوئے۔ (۳۹) **سید عظیم رضا** ابن سید امام رضا آپ کا عقد دختر بطنِ زوجہ اول سید حیات اللہ ابن سید حمد اللہ دانشمند سے

ہوا۔ ایک پسر سید محمود رضا تولد ہوئے۔ (۴۰) **سید محمود رضا** ابن سید عظیم رضا۔ آپ کا عقد دختر سید احسان علی ابن
سید عبد الباقی دانشمند سے ہوا کہ ترکۂ پدری ساتھ لائیں۔ ایک دختر منکوحۂ سید تجمل حسین ابن سید محمد وجیہہ ساکن محلہ سٹھی اور
دو پسر ۱ سید یوسف علی ۲ سید کفایت علی تولد ہوئے (۴۱) **سید یوسف علی** ابن سید محمود رضا۔ صاحب توقیر و بزرگ
خاندان با وجاہت صورت و لیاقت۔ آپ کا عقد دختر سید حسن رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر منکوحۂ
سید امداد علی ابن سید کفایت علی دانشمند اور پانچ پسر ۱ سید اکرم علی عرف کلو ۲ سید محسن علی عرف ملو ۳ سید امجد علی عرف
سلھو ۴ سید اشرف علی ۵ سید اقبال علی تولد ہوئے۔ اقبال علی لاولد رہے۔ (۴۲) **سید اکرم علی عرف کلو** ابن سید یوسف علی
مومن دیندار شیعہ حیدر کرار آپ کا عقد دختر سید محبوب علی ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ چار دختر ۱ منکوحۂ سید محمد سعید الدین
ابن سید قمر الدین دانشمند ۲ منکوحۂ سید شاکر حسین ابن سید جعفر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) ۳ منکوحۂ سید مظہر حسن ابن سید
نزہت علی ساکن محلہ گذری ۴ منکوحۂ حکیم سید صفدر نذر ابن حکیم سید علی نذر دانشمند تولد ہوئی۔ ایک غیر کفو زوجہ بھی آپ کے تصرف
میں تھی۔ اس زوجہ سے دو دختر تولد ہوئیں ۱ حسرت النساء منکوحۂ سید مظہر علی ابن سید ظہور علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ ۲
لطیف النساء منکوحۂ سید ابراہیم علی ابن سید محسن علی دانشمند۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ موصوف نے دبائے تپ ولرزہ
۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں انتقال کیا۔ تاریخ وفات از سید اکبر حسین عبرت۔ زدامگاہ فنا راہی جناں گشتند۔ (۴۲)
سید محسن علی عرف ملو ابن سید یوسف علی۔ مرد آزاد و نیک نہاد ولادت ۱۱۹۹ھ مطابق ۱۷۸۴ء آپ کے دو عقد
ہوئے۔ ایک عقد بی بی میری دختر حکیم سید عنایت حسین ابن سید مولوی سید نجیب الدین دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد بشیر النساء
دختر سید منور علی عرف بنا ابن سید یاد علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر ریاست النساء منکوحۂ سید
حسن زوار ابن سید نذر علی دانشمند تولد ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے تین دختر ۱ ام البنین منکوحۂ سید ظہور حسن ابن سید محمد علی
دانشمند ۲ کنیز زہرا منکوحۂ سید عظیم علی ابن سید اصغر علی ساکن محلہ منڈی بڑا در بار ۳ آمنہ خاتون منکوحۂ حاجی سید آل محمد ابن
سید اصغر حسین ساکن محلہ گذری اور تین پسر ۱ سید احسن علی ۲ سید ابراہیم علی ۳ سید مستحسن علی تولد ہوئے۔ آپ ۱۲۸۹ھ
۱۸۷۲ء میں فوت ہوئے۔ (۴۳) **سید احسن علی** ابن سید محسن علی۔ آپ کا عقد ذکیہ خاتون دختر سید امجد علی
چچا کی دختر سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید تحسین علی ۲ سید آفرین علی تولد ہوئے عین عالم شباب میں فوت ہوئے (۴۴) **سید
تحسین علی** ابن سید احسن علی ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء آپکا عقد حمیدہ خاتون دختر حاجی سید آل محمد ابن حاجی سید اصغر حسین
محلہ گذری سے ہوا دو دختر تولد ہوئیں ۱ سکینہ خاتون منکوحۂ سید محمد یوسف ابن حاجی سید مستحسن علی دانشمند۔ ۲ مسلمہ خاتون منکوحۂ سید صفدر حسین
ابن سید اصغر حسین ساکن محلہ سٹھی کہ بوجہ صیغۂ طلاق جاری ہوا تب عقد ثانی سید عرفان حسین محلہ گذری سے ہوا اور ایک پسر سید محمود رضا تولد ہوئے۔
آپ نے تقریباً ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں رحلت کی۔ (۴۵) **سید محمود رضا** ابن سید تحسین علی ولادت تقریباً
۱۳۰۷ھ مطابق سن ۱۸۹۰ء۔ بذریعہ محرری مختاران عدالت مراد آباد روزی حاصل کرتے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے
اول ام سلمہ دختر سید فیاض حسن ابن سید باقر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ دوسرا عقد محمودہ خاتون عرف
قمر بطن زوجۂ غیر کفو سید علی مستحسن ابن سید علی بخش ساکن محلہ بنگلہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر ۱ طہیرہ خاتون
عقد اول سید سبط حیدر ابن ڈاکٹر سید شفیع الحسن ساکن محلہ چھوٹے والے قاضی زادہ سے ہوا تھا کہ بوجوہ صیغۂ
طلاق جاری ہوا۔ تب عقد ثانی سید حسین ابن سید صفی حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا ۲ ظہیرہ خاتون منکوحۂ سید انیس الحسن

ابن سید شمس الحسن ساکن محلہ جعفری (بھوکا) اور ایک پسر سید نور رضا عرف سید حسین رضا تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے چار دختر اور ایک پسر سید عابد رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر بلقیسہ خاتون عرف ثریا کا عقد مسعود حسن ابن اصغر علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ دوسری دختر پروین بانو کا عقد سید تصویر حسن ابن سید صغیر حسن ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسری دختر خورشید بانو کا عقد سید محمد عسکری ابن سید دزیر حسن ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ چوتھی دختر انجم بانو کا عقد سید محمد پرویز سادات بار ہہ سے ہوا آپ نے تقریباً ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں امروہہ میں وفات پائی (۴۶) **سید نور رضا عرف حسینا** ابن سید محمود رضا ولادت ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء۔ آپ تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان آگئے۔ آپ کا عقد ام البنین دختر سید عرفان حسن ابن سید سلطان حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ مزید کچھ نہ معلوم ہوا۔ (۴۴) **سید آفرین علی** ابن سید احسن علی۔ ولادت ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء آپ کا عقد مسیح النساء دختر حاجی سید مستحسن علی چچا کی دختر سے ہوا۔ ایک دختر ہاجرہ خاتون منکوحۂ سید تصدق حسین ابن سید تبارک حسین ساکن محلہ حقانی اور دو پسر ۱۔ سید عطا حسین ۲۔ سید رضا حسین (کمسن فوت) تولد ہوئے موصوف نے ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں وفات پائی (۴۵) **سید عطا حسین** ابن سید آفرین علی ولادت تقریباً ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء آپ کا عقد کنیز فاطمہ عرف صغرا خاتون دختر حکیم سید صفدر نذر ابن حکیم سید علی نذر دانشمند سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید سخا حسین ناقص العقل ۲۔ سید ثقہ حسین تولد ہوئے۔ موصوف نے ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ء کو وفات پائی (۴۶) **سید ثقہ حسین** ابن سید عطا حسین ولادت ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء آپ رام پور میں مدرس ہیں۔ آپ کا عقد محترمہ خاتون دختر سید شبر حسن ابن سید عظیم علی ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا۔ ایک دختر تنظیم فاطمہ زیر تعلیم اور تین پسر ۱۔ سید علی عسکری ۳ر ذیقعد ۱۳۸۱ھ مطابق ۸ر اپریل ۱۹۶۲ء کو ۲۔ سید علی مہدی ۱۱ر ربیع الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۴ر اگست ۱۹۶۳ء ۳۔ معروف چاند میاں ۱۶ر رمضان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو تولد ہوا۔ سب امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) **سید ابراہیم علی** ابن سید محسن علی۔ ولادت ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد فراغت النساء معروف فرغتی دختر سید حیدر حسن ابن سید غلام ولی دانشمند سے ہوا۔ عقد لطیف النساء دختر لطن زوجۂ ثانیہ سید اکرم علی چچا کی دختر سے ہوا۔ پہلی زوجہ کی کئی اولادوں میں سے دو دختر باقی رہیں۔ ایک دختر راشدہ خاتون کا عقد سید آل لیٰسین ابن حاجی سید آل نند ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری دختر حسینہ خاتون کا عقد سید مسیح الحسن ابن سید ابراہیم علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے دختر اور تین پسر ۱۔ سید قسیم علی عرف انا ۲۔ سید دسیم علی (کمسن فوت) ۳۔ سید مقیم علی عرف بلّو تولد ہوئے۔ دختر نسیم زہرا عرف بلّو کا عقد سید شبیر حسین ابن سید عظیم علی ساکن محلہ منڈی دربار کلاں سے ہوا۔ دوسری دختر ... خاتون عرف منگو کا عقد سید جمیل حسن ابن سید ابراہیم حسین ساکن محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ آپ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں فوت ہوئے۔ (۴۴) **سید قسیم علی عرف اِنا** ابن سید ابراہیم علی ولادت ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد صادقہ خاتون دختر سید رضی حسن ابن سید علی حیدر ساکن محلہ ... سے ہوا تھا کہ زوجہ لاولد فوت ہوگئی۔ دوسرا عقد شکیلہ خاتون دختر سید نظیر حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ ... لاولد رہیں۔ تیسرا عقد مومنہ خاتون دختر سید زوار حسین ساکن کندرکی سے ہوا اس زوجہ سے دو دختر تولد ہوئیں ... بختہ کا عقد سید علی حسین ابن سید ... دختر سید علی نقوی مقیم دانشمند سے ہوا ۲۔ مشاہدہ خاتون کا عقد ...

کی سیدزادے سے ہوا۔ آپ ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۴۳ء میں فوت ہوئے (۴۴) سید مقیم علی عرف بُٹّو ابن
سید ابراہیم علی ولادت ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کچھ عرصہ پولیس میں ملازمت کی۔ آپ کا عقد قسیمہ خاتون دختر
سید اصغر حسین عرف مولی ابن سید عابد حسین ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱۔ سید احمد ۲۔
سید حسن احمد تولد ہوئے۔ ایک دختر عابدہ خاتون کا عقد سید خورشید حیدر ابن سید محامد حسین عرف نوشہ دانشمند سے ہوا
ایک دختر خورشید بانو شیر خوار گود میں تھی کہ ایک ہی سال میں بیوہ ہوگئی۔ تب عقد ثانی سید علی تحسین ابن سید مستحسن ساکن
محلہ بگلہ سے ہوا۔ دوسری دختر صابرہ خاتون کا عقد سید نور الحسن ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ تیسری دختر طہیرہ خاتون کا عقد
سید محمد حسنین ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ آپ نے بعد میں مومنہ خاتون دختر سید زوار حسین ساکن کندرکی بھیکن پور برادر
متوفی سید قسیم علی کی بیوہ سے بھی عقد کر لیا تھا اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ آپ ضلع آرہ بھارت میں مقیم ہیں۔ (۴۳) حاجی سید
مستحسن علی ابن سید محسن علی۔ ولادت ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء آپ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں اپنے خسر سید
صادق حسین دانشمند کے ہمراہ حج بیت اللہ و زیاراتِ عالیاتِ نجف کربلا۔ کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ آپکا عقد
ملیح النساء دختر حاجی سید صادق حسین ابن سید غلام حسین دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور تین پسر ۱۔ سید محمد یونس ۲۔
سید محمد الیاس ۳۔ سید محمد یوسف تولد ہوئے ایک دختر اور ایک پسر سید محمد الیاس روبرو پدر عالی قدر کے فوت
ہوگئے۔ دوسری دختر مسیح النساء کا عقد سید آفرین علی ابن سید احسن علی دانشمند چچا کے پسر سے ہوا۔ بعد میں مسماۃ
اللہ دی غیر کفو بیوہ سید منور حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے بھی عقد کر لیا تھا جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی آپ تقریباً
۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں فوت ہوئے۔ (۴۴) سید محمد یونس ابن حاجی سید مستحسن علی ولادت تقریباً ۱۳۰۲ھ
مطابق ۱۸۸۵ء آپ کا عقد طاہرہ خاتون عرف تارا دختر سید ماجد حسین ابن سید صادق حسین ماموں کی دختر سے ہوا۔
دو دختر ۱۔ احسین فاطمہ منکوحہ سید فرخ حیدر ابن سید محمد مجتبیٰ ساکن محلہ لکڑہ ۲۔ حسن فاطمہ منکوحہ سید سبط حسنین
ابن سید اختر حسنین خاں دانشمند اور دو پسر ۱۔ سید محمد حسنین ۲۔ سید محمد سبطین تولد ہوئے آپ تقریباً ۱۳۷۱ھ مطابق
۱۹۵۱ء میں فوت ہوئے۔ (۴۵) سید محمد حسنین ابن سید محمد یونس ولادت تقریباً ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء
انگریزی پڑھکر عہدۂ تھانیداری سے پنشن یاب ہوئے۔ آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد دختر سید مسعود حسن ابن سید محمود حسن
ساکن دربارکلاں سے کیا تھا۔ کہ بچند وجوہ صیغۂ طلاق جاری ہوا۔ دوسرا عقد ... رہ خاتون دختر سید انصار حسین
ابن سید ابرار حسین نقوی مقیم دانشمندان سے ہوا تھا جس سے ایک پسر تولد ہوا تھا کہ فوت ہوگیا پھر بوجوہات صیغۂ طلاق
جاری ہوا تیسرا عقد قائمہ خاتون بیوہ دختر سید ... حسین ابن سید قاسم علی قاضی زادہ ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا چار دختر ۱۔
... فاطمہ ۲۔ سکندر نسیم ۳۔ کنیز فاطمہ ۴۔ ملیح فاطمہ اور ایک پسر سید علی حسنین تولد ہوا زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں (۴۵)
سید محمد سبطین ابن سید محمد یونس۔ ولادت تقریباً ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء آپ عہدۂ تھانیداری سے پنشن یاب
ہوئے۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون دختر سید محمد مکین ابن سید محمد حسین دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ چاند سلطانہ
۲۔ ... سلطانہ اور ایک پسر سید محمد ثقلین تقریباً ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں تولد ہوا۔ آپ امروہہ میں مقیم
ہیں۔ (۴۴) سید محمد یوسف ابن حاجی سید مستحسن علی۔ ولادت تقریباً ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۴ء آپ کا عقد
... خاتون دختر سید تحسین علی ابن سید احسن علی دانشمند سے ہوا تین دختر اور دو پسر ۱۔ سید ناصر حسین ۲۔ سید انصار حسین

تولد ہوئے۔ ایک دختر سفینہ خاتون کا عقد سید محمد حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ دوسری دختر سکینہ خاتون کا عقد سید اکبر حسین ابن سید محمد احسن ساکن محلہ سادات سے ہوا تھا کہ لاولد رہی تیسری دختر متینہ خاتون کا عقد سید رضا حسن ساکن نئی بستی محلہ مجاپورہ سے ہوا۔ آپ نے تقریباً ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء میں وفات پائی۔ چوتھی دختر شان زہرا کا عقد سید توصیف حسن ابن مولوی سید ظفر حسن ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔

(۴۵) **سید ناصر حسین** ابن سید محمد یوسف ولادت تقریباً ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء آپ کا عقد رزینہ خاتون دختر سید مبارک حسن ابن سید ممتاز علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا چار پسر ۱۔ سید شان رضا ۲۔ سید حسن رضا ۳۔ سید اقبال رضا ۴۔ سید افضال رضا تولد ہوئے سب امروہہ میں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) **سید انصار حسین** ابن سید محمد یوسف ولادت ۱۳۵۴ء مطابق ۱۹۳۵ء پاکستان لاہور میں رہے اب کراچی میں مقیم آپ کا عقد سرتاج بانو دختر سید انوار حسن ابن سید مومن حسین مقیم دانشمندان سے ہوا۔ ایک دختر لبنیٰ اور چار پسر ۱۔ جمن اختر ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ۲۔ جاوید اختر ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ء میں ۳۔ پرویز اختر ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء ۴۔ نامعلوم الاسم تولد ہوئے۔ (۴۲) **سید امجد علی** عرف ... ابن سید یوسف علی۔ نوجوانی میں مرثیہ خوانی کے شوق میں لکھنؤ جاکر مرزا سلامت علی دبیر کے شاگرد ہوئے اور اس فن میں مہارت حاصل کی۔ زیارات نجف، کربلا، کاظمین و سامرہ سے کہ اس وقت تک ریل بھی نہ چلی تھی شرفیاب ہوئے۔ جنگ آزادی بنام غدر ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں شریک ہوکر انگریزوں کے خلاف جنگ کی اور قتل ہوئے۔ آپ کا عقد دختر سید تجمل حسین ابن سید محمد وجیہہ ساکن محلہ سٹی سے ہوا۔ تین دختر ۱۔ منکوحہ سید محمد عسکری ابن سید نذر علی دانشمند ۲۔ منکوحہ سید احسن علی ابن سید محسن علی دانشمند ۳۔ منکوحہ سید خورشید حسن ابن سید اجمل حسین ساکن محلہ سٹی۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔

(۴۲) **سید اشرف علی** ابن سید یوسف علی۔ انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں شریک تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر مولوی سید احمد علی ابن سید امانت علی دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر مسماۃ جمی منکوحہ سید فدا حسین ابن سید مہربان علی دانشمند دوسری زوجہ سے ایک دختر شفیعہ خاتون منکوحہ سید مظہر حسن ابن سید نذر علی دانشمند تولد ہوئیں۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی (۴۱) **سید کفایت علی** ابن سید محمود رضا ولادت ۱۲۰۰ھ مطابق ۱۷۸۵ء آپ کا عقد دختر بطن زوجہ اول سید منظور علی ابن سید محمد رضا عرف مینگھا دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر منکوحہ سید عظیم علی ابن سید فتح علی ساکن محلہ گذری اور تین پسر ۱۔ سید امام علی ۲۔ سید ولایت علی ۳۔ سید امداد علی تولد ہوئے۔ ان بزرگ کے تینوں فرزند ان کے روبرو فوت ہوئے۔ بعمر تقریباً سو سال ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں فوت ہوئے (۴۲) **سید امام علی** ابن سید کفایت علی۔ حساب اور مساحت میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ دیہات کی تقسیم کے اکثر قضایا ان کے ہاتھوں فیصل ہوتے تھے۔ دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر حکیم سید عنایت حسین ابن مولوی سید نجیب الدین دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید علی نذر ابن سید مصاحب علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا علاوہ اس کے ایک غیر کفو عورت بھی ان کے تصرف میں تھی پہلی زوجہ سے ایک دختر منکوحہ سید غلام مرتضیٰ علی ابن سید عظیم علی ساکن محلہ گذری دوسری زوجہ سے تین دختر ۱۔ منکوحہ سید امیر حسن ابن سید علی احمد دانشمند ۲۔ منکوحہ سید ذکی حسن ابن سید فضل حسین دانشمند ۳۔ منکوحہ داروغہ سید مہدی حسن ابن مولوی سید محمد کاظم نقوی ساکن محلہ مجھرٹہ مقیم دانشمند ۔ زن غیر کفو سے ایک دختر منکوحہ سید علی حیدر ابن سید سعادت علی ساکن محلہ گذری تولد ہوئیں۔ کوئی اولاد ذکور باقی نہ رہی (۴۲) **سید امداد علی** ابن کفایت علی۔ جوان حسین بلند بالا قد، خوبصورت خوب سیرت، قوی ہیکل، عالی ہمت ہزار آدمیوں میں بھی کھڑے ہو جاتے تھے تو لوگ حیرت سے دیکھتے رہ جاتے تھے

انگریزوں کے خلاف نواب رام پور کی فوج سے لڑتے ہوئے قتل ہوئے۔ آپ کا عقد دختر سید یوسف علی ابن سید محمود رضا دانشمند چچا کی دختر سے ہوا تھا۔ سوائے افسانۂ بہادری کچھ باقی نہ رہا۔ (۴۲) **سید ولایت علی** ابن سید کفایت علی بڑے بہادر۔ دلیر۔ حسین۔ خوش رو۔ قوی الجثہ تھے آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید تجمل حسین ابن سید محمد وجیہ ساکن محلہ سٹھی سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید محمد علی ابن سید جہاں علی ساکن محلہ مچھر ہٹہ سے ہوا۔ واضح رہے کہ۔ سید امداد علی اور سید ولایت علی۔ دونوں بھائی بڑے بہادر۔ شجاع اور دلیر تھے۔ درگاہ شاہ شرف الدین شاہ ولایت میں ۱۳ رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۸۵۷ء کو جب پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی تب بھی یہ دونوں بہادر اور سید نذر علی ابن سید حسن رضا دانشمند و سید امجد علی عرف سلّو اور سید اشرف علی فرزندان سید یوسف علی شامل مشاورت تھے اور سید شبیر علی خاں و سید گلزار علی ساکنان دربار کلاں کی ہمراہی میں انگریزوں سے لڑنے میں نمایاں رہے۔ شہر امروہہ میں نواب صاحب رام پور کی فوج کی آمد کے بعد بھی یہ لوگ برابر جدوجہد آزادی کرتے رہتے۔ اور سید گلزار علی کی ہمراہی میں نواب صاحب کی فوج سے لڑتے لڑاتے بہیڑی ضلع بریلی تک پہنچے۔ مگر سید گلزار علی کا نادیدہ جنگ۔ غیر تربیت یافتہ ہزاروں آدمیوں کا مجمع۔ نواب صاحب کی تربیت یافتہ فوج کے مقابلے میں ناکامیاب ہوا۔ تب بھی یہ لوگ خوب خوب لڑے اور بہادری اور مردانگی کے جوہر دکھا کر بہت سے آدمیوں کو مار کر خود بھی قتل ہوئے اور اپنے ضعیف باپ کو داغ مفارقت دے گئے۔ الغرض سوائے افسانۂ بہادری کوئی عقب باقی نہ رہا۔ اور ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں بمقام بہیڑی لاولد قتل ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد ان کے بھائی سید امام علی بھی فوت ہو گئے۔ (۴۹) سید حکیم رضا ابن سید امام رضا۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد دختر سید عنایت رسول ابن سید عنایت محی الدین ساکن محلہ قاضی زادہ سے دوسرا عقد دختر سید قمر الدین عرف لباون ابن سید امداد آیات ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا پہلی زوجہ سے ایک پسر سید حسن رضا دوسری زوجہ سے ایک پسر احمد رضا تولد ہوئے دختران کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ خداوند کریم جزائے خیر دے اور غریق رحمت کرے ان بزرگوار کو کہ ان ہی کی تحریک۔ تحریص ترغیب اور سعی و کوشش سے ابتدائً امروہہ میں شیعہ جامع مسجد کی بنا ہوئی اور ایک مرد مخیّر حاجی اشرف علی صاحب رحمت اللہ علیہ نے امروہہ میں پہلی شیعہ جامع مسجد بنائی۔ اس حقیر مؤلف کتاب ہذا نے جناب مولانا مولوی سید محمد عبادت صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت جامع اشرف المساجد امروہہ کی خدمت میں ایک عریضہ برائے معلومات تفصیلی حالات پیش کیا تھا۔ ان جناب کے جواب کی مکمل نقل درج ذیل ہے کہ (۲۶ جمادی الآخر ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۷۱ء) محترم و مکرم بندہ تسلیم۔ پرسوں آپ کا نامہ ملا۔ اہلیہ کی مسلسل بیماری اور مختلف تکلیفات کے باعث فی الفور جواب سے قاصر رہا۔ بچند وجوہ جمعیت خاطر میسر نہیں ہے۔ ورنہ زیادہ تحقیق و وثوق سے آپ کو جواب لکھتا۔ مولوی سید محمد عبادت صاحب اعلی اللہ مقامہ کا انتقال ۱۱ شعبان ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۸۱۰ء) کو ہوا۔ اور حاجی شیخ اشرف علی صاحب مرحوم جو ایک مومن پاک نفس و پاک نژاد تھے۔ وہ ان کے انتقال کے بعد کئی مرتبہ حج و زیارات سے مشرف ہو کر بہ سلسلۂ سیاحت وارد امروہہ ہوئے۔ بڑے صاحب حیثیت بزرگ تھے۔ کافی روپیہ ان کے ساتھ رہتا تھا۔ چنانچہ میں نے بزرگان محلہ دانشمندان سے سنا ہے کہ جب وہ تشریف لائے تھے تو کئی صندوق ان کے ساتھ روپیوں کے بھرے ہوئے تھے۔ محلہ دانشمندان چونکہ کنارۂ شہر پر تھا اس لئے سادات دانشمندان سے پہلے ملاقات ہوئی اور سید حکیم رضا صاحب مرحوم (ابن سید امام رضا صاحب دانشمند) جو امروہہ کے ممتاز صاحبان دولت میں سے تھے اپنے ساتھ اپنے مکان پر لے گئے اور ان کی بہترین مہمانداری کی۔ حاجی شیخ اشرف علی صاحب مرحوم امروہہ کی آب و ہوا اور یہاں کے

معاشرے سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ہمیشہ کے لئے مستقل قیام کا ارادہ کر لیا۔ اور سید حکیم رضا صاحب مرحوم کے اہل البیت میں داخل
ہو گئے چونکہ ان کے پاس کافی روپیہ تھا اس لئے اس زمانے کی ضروریات کے حصول کے لئے دیہات میں کچھ حصص خرید لئے۔ سید
حکیم رضا صاحب مرحوم سے مولوی سید محمد سیادت صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ کے بہت قریب کے تعلقات تھے۔ اور وہ آنجناب مرحوم کے
معتمدین خصوصی میں سے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ بمصلحت تمام جائیداد صحرائی وسکنائی آنجناب مرحوم مغفور نے سید حکیم رضا صاحب مرحوم کے
نام کر دی تھی۔ جو کئی سال تک ان ہی کے نام رہی۔ ان تعلقات کے باعث حاجی صاحب مرحوم بھی آنجناب مرحوم و مغفور کی خدمت میں
حاضر ہوتے رہتے تھے۔ ایک روز ان کو خیال آیا کہ غفران پناہ مولانا سید محمد عبادت صاحب کے زمانے سے اب تک جمعہ و جماعت اور محرم
حضرت کے دیوان خانے ہی میں سب کچھ ہوتا ہے۔ عرض کی۔ کہ میری خواہش ہے کہ مومنین کے جمعہ و جماعت و عیدین کے لئے ایک
مسجد تعمیر کرا دوں۔ خلد آشیان مولانا سید محمد سیادت صاحب قبلہ نے اس بات کو پسند فرمایا۔ اور امام باڑے کے سامنے جنوبی طرف
کا ذاتی قطعہ اراضی اس کام کے لئے مخصوص کر دیا۔ چنانچہ حاجی صاحب موصوف نے بصرفِ زرِ ذاتی بغیر کسی کی شرکت کے تنہا ایک مسجد
بنوا دی۔ اس مسجد کا سنہ تعمیر حسب قطعۂ تاریخ مصنفۂ سید ارشاد علی راقم۔ (بنائے حاجی اشرف علی بطور حرم) سنہ ۱۲۴۱ھ مطابق
سنہ ۱۸۲۵ء ہے۔ سنہ ۱۲۳۳ھ والی روایت اس مادۂ تاریخ کی روشنی میں صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ کچھ عرصہ بعد حاجی صاحب موصوف کو خیال
ہوا کہ مسجد میں نے بنائی لیکن یہ کافی نہیں لہٰذا انہوں نے تعمیر نو اور وسعت کیلئے تیاری شروع کر دی اور کچھ سامان بھی کر لیا لیکن سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ
میں انکی وفات ہو گئی اور دو برس بعد یعنی سنہ ۱۲۶۵ھ مطابق سنہ ۱۸۴۸ء میں جنت مآب حضرت قبلہ مولانا سید محمد سیادت صاحب مرحوم کا بھی انتقال ہو گیا
(مطابق سنہ ۱۸۶۷ء) میں تمام مومنین امروہہ کو توفیق ہوئی اور بعہد مولانا سید محمد عسکری صاحب اعلی اللہ مقامہٗ یہ مسجد تعمیر ہوئی اور
حاجی صاحب مرحوم کے اسم گرامی پر اس کا نام اشرف المساجد رکھا گیا۔ حاجی صاحب مرحوم نے اپنی خرید کردہ جائیداد میں سے جبار پور کی
کو بذریعہ وقف نامہ مسجد کے لئے وقف کر دیا۔ باقی جائیداد۔ دھنو پورہ۔ منجھولی۔ رسول پور مزرعہ منجھولی کے متعلق انہوں نے کوئی
نہ چھوڑی۔ لیکن بعد وفات حاجی صاحب مرحوم سید حکیم رضا صاحب کے دو فرزند سید حسن رضا اور سید احمد رضا صاحبان اس پر قابض
رہے اور حاجی صاحب کا متروکہ ان دونوں بزرگوں نے بحصۂ مساوی تقسیم کر لیا اور غلطی سے سید حسن رضا صاحب کا اندراج جبار پور
پر ہو گیا جو آگے تک چلتا رہا۔ سید حسن رضا صاحب کی جائیداد سید نذر علی صاحب کو ملی اور سید احمد رضا صاحب کے پاس جو ان کی
تھی وہ دو بھائیوں میں تقسیم ہو گئی۔ نصف حصہ سید زوار حسین صاحب مرحوم اور سید ماجد حسین صاحب مرحوم کو ملا اور نصف حصہ
حاجی سید قربان حسین صاحب کو ملا۔ حاجی سید قربان حسین صاحب مرحوم نے اپنے نصف حصہ کو اپنے امام باڑے کے لئے وقف کر دیا
اور سید ماجد حسین صاحب نے اپنے نصف کو اپنے امام باڑے کے لئے وقف کر دیا۔ اب رہا وہ نصف جو سید نذر علی صاحب کو
بذریعہ سید حسن رضا صاحب مرحوم پہنچا تھا وہ بسلسلۂ تقسیم سید ولایت حسن صاحب اور سید نور الحسن صاحب کے حصہ میں
گیا تھا چنانچہ سید نور الحسن صاحب مرحوم نے تمام جائیداد کے ساتھ اس نصف کو بھی امام باڑے اور مدرسے کے نام وقف
کر دیا۔ حاجی صاحب مرحوم کی جائیداد میں سے جو ¼ حصہ سید زوار حسین صاحب مرحوم کو ملا۔ وہ تمام و کمال اس
مسجد اشرف المساجد اور لائبریری کے اخراجات میں لاتے تھے۔ ان کا یہ فرمانا تھا کہ حاجی صاحب مرحوم کی تمام جائیداد کی
ان کی مسجد ہے اور یہ تمام جو کچھ کہ انہوں نے چھوڑا۔ مسجد کے لئے ہے۔ میں اس کو وقف سمجھتا ہوں۔ چنانچہ دھنو پورہ
کی آمدنی سے وہ تمام اخراجات مثل مجالس و دعوتِ شب بیداری شبہائے قدر وغیرہ کیا کرتے تھے۔ محض دھنو پورہ کی چند بیگہ زمین
خام تھی اس میں اس قدر برکت اللہ نے دی تھی کہ انہوں نے مسجد کی عظیم تر خدمات انجام دیں ان کے بعد ان کے فرزند سید

صاحب مرحوم نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلکر سب کچھ وہی کیا جو مرحوم سید زوار حسین صاحب کیا کرتے تھے آخر کاشتکاروں نے درخواست دیکر تقسیم کرالی جس کی وجہ سے آمدنی بہت مختصر رہگئی ۔ اسلئے مہتممین میں ایک نام سید مہدی حسن ہے ۔ میری تحقیق میں یہ صاحب سید مہدی حسن عرف سید غلام مہدی ابن سید ظہور علی شرر ساکن محلہ شفاعت پوتہ ہیں ۔ فقط (دستخط مولانا) سید محمد عبادت (صاحب قبلہ) خداوند حی و قیوم عمر طویل عطا فرمائے ۔ مولانا سید محمد عبادت صاحب قبلہ کو کہ آپکی اور آپکے بزرگوں ہی کی بدولت امروہہ میں شمع ہدایت روشن ہے ۔ ان جناب نے شیعہ جامع مسجد کی صحیح تاریخ لکھ کر خادم کو ممنون فرمایا آپکے گرامی نامے کے آخری فقرات کی تشریح یہ ہے کہ جب تمام شیعیان امروہہ نے سابق مسجد کو اعلیٰ عمارات شاہی کی طرح ایک عالیشان مسجد بنانے کا ارادہ کیا ۔ تو تعمیر مسجد نو کے لئے ایک کمیٹی بنائی اور حسب ذیل حضرات ممبر منتخب ہوئے ۔ ۱ مولوی سید زاہد حسین (بگلہ) ۲ سید محمد باقر صاحب (بگلہ) ۳ حاجی سید اصغر حسین صاحب (گذری) ۴ سید فیض علی صاحب (قاضی زادہ) ۵ سید حسن مثنیٰ صاحب (دربار کلاں) ۶ سید مہدی حسن صاحب (شفاعت پوتہ) ۷ سید جعفر حسن صاحب (دانشمند) ۸ حکیم نیاز علی خانصاحب (ستو) ان سب حضرات کی کوشش اور تمام مومنین امروہہ کے دامے درمے قدمے سخنے تعاون سے ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء میں میر دلدار علی صاحب لکھنوی ماہر تعمیر کے نقشے کے مطابق امروہہ میں ایک عالیشان مسجد شاہی عمارات لکھنؤ کے ہم پلہ تیار ہوگئی اور سید سراج الدین احمد ابن سید نجیب الدین صفدر نے بڑی دلیری و بہادری سے مسجد کے بلند و بالا مینار پر چڑھ کر خلیفۂ بلافصل کی اذان کہی ۔ (۴۰) **سید حسن رضا** ابن سید حکیم رضا ۔ آپ کا عقد دختر سید کریم رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا چار دختر ۱ منکوحہ سید یوسف علی ابن سید علی ابن سید علی ۲ منکوحہ سید محمود رضا ۳ منکوحہ سید سلامت علی ابن سید جوہر علی ساکن محلہ قاضی زادہ ۴ منکوحہ سید اظہر علی ابن سید بدر الدین نقوی مقیم دانشمند ۵ منکوحہ سید خادم حسین ابن سید احمد رضا دانشمند پسر عم خود اور تین پسر ۱ سید نوروز علی ۲ سید فیروز علی ۳ سید نذر علی تولد ہوئے ۔ (۴۱) **سید نوروز علی** ابن سید حسن رضا ۔ نوجوان مجرد فوت ہوئے کوئی عقب نہ رہا ۔ (۴۲) **سید فیروز علی** ابن سید حسن رضا ۔ آپ کا عقد دختر سید منظور علی ابن سید محمد رضا دانشمند سے ہوا ۔ نوعروسی میں فوت ہوئے لاعقب رہے (۴۳) **سید نذر علی** ابن سید حسن رضا ۔ صاحب علم و حلم ۔ خلق و مروت ۔ رئیس کبیر با تدبیر آپ کثیر ورثۂ آبائی پر متصرف تھے ۔ نیز خود بھی اپنے حسنِ انتظام سے جائیداد کثیر فراہم کرکے اپنی زندگی نہایت خوشحالی و فارغ البالی سے گزاری آپ جائیداد موقوفہ مسماۃ وزیر النساء دختر سید کریم رضا ابن سید علی رضا دانشمند بیوہ سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا دانشمند کے متولی تھے ۔ آپ کے انتقال کے بعد تولیت جائیداد موقوفہ وارثان سید نذر علی کو پہنچی ۔ موصوف نے علاوہ خدمات دینی و مذہبی جنگ آزادی بنام غدر ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں بھی بڑی بہادری و دلاوری دکھائی ۔ سنا گیا ہے کہ درگاہِ شاہ شرف الدین شاہ ولایتؒ میں ۲۳ رمضان ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۸۵۷ء کو مجلس مشاورت میں آپ بھی شریک کار تھے اور دو انگریزوں کو قتل بھی کیا تھا جس کی بنا پر آپ پر مقدمہ بغاوت قائم ہوا ۔ عدالت انگریزی سے پھانسی اور مکانات منہدم کرنے اور تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم ہوا ۔ اتفاقاً موصوف نے قبل ضبطی اپنی جائیداد اپنے فرزندوں سید محمد عسکری اور سید محمد نقی کی ماں کے مہروں میں لکھ دی تھی ۔ خوش قسمتی سے ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں مراد آباد کے باغیوں کے مقدمات اور جائیداد منضبطہ کے متعلق تحقیقات کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کمیشن بیٹھا اس کمیشن میں دو انگریز ۔ ایک کمشنر روہیلکھنڈ دوسرے جج مراد آباد اور ایک ہندوستانی ممبر سر سید احمد خاں دہلوی تھے ۔ سر سید احمد نے تمام اہل اسلام کے ساتھ عموماً اور سادات امروہہ کے ساتھ خاص رعایت برتی اور کوشش بلیغ و جد و جہد کثیر کے بعد سید نذر علی اس الزام سے بری ہوگئے ۔ جائیداد ضبط ہونے سے اور مکانات منہدم ہونے سے بچ گئے ۔ اس کے بعد موصوف نے دو عقد اور بھی کئے تھے ۔ جس سے تین بیٹے اور تولد ہوئے ۔ تو ان سید نذر علی کے

اپنی تمام جائیداد حصہ شرعی کے مطابق اپنی تمام اولاد میں تقسیم کر دی۔ الغرض آپ کے تین عقد ہوئے دو عقد تو یکے بعد دیگرے دختران سید کریم الدین ابن سید غلام نادر دانشمند سے کئے۔ اور تیسرا عقد دختر سید صادق علی ابن سید انعام علی ساکن محلہ جعفری (بھوکا) سے کیا۔ پہلی زوجہ سے دو پسر ۱ سید محمد عسکری ۲ سید محمد نقی اور دوسری زوجہ سے دو پسر ۱ سید نور الحسن ۲ سید ولایت حسن اور تیسری زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید مظہر حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر باجرہ خاتون کا عقد سید آل علی ابن سید انتظام علی ساکن محلہ قاضی نا دہ سے ہوا۔ دوسری دختر کنیز سیدہ کا عقد الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند سے ہوا۔ (۴۲) **سید محمد عسکری** ابن سید نذر علی جوان صالح باعقل سلیم و طبع حلیم تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد دختر سید اظہر علی ابن سید بدر الدین عرف ٹکھو ساکن محلہ چھوٹرہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید امجد علی ابن سید یوسف علی دانشمندان سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور دوسری زوجہ سے ایک پسر سید غلام موسیٰ رضا تولد ہوئے۔ آپ عین عالم شباب میں حیات پدر عالی قدر میں فوت ہو گئے۔ اگرچہ شرعاً سید غلام موسیٰ رضا کو جائیداد نہ ملتی مگر ان کے جد عالی قدر نے اپنے یتیم پوتے کو بھی جائیداد متروکہ میں شامل کر لیا۔ پہلی زوجہ کی ایک دختر کنیز زہرا عرف بندو کا عقد مولوی سید زاہد حسین ابن سید ارشاد علی ساکن محلہ لنگہ سے ہوا۔ دوسری دختر کنیز رقیہ کا عقد سید ابن حسن ابن سید محمد نقی دانشمند چچا کے پسر سے ہوا۔ (۴۳) **سید غلام موسیٰ رضا** ابن سید محمد عسکری ولادت سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق سنہ ۱۸۶۳ء آپ کے چار عقد ہوئے ایک عقد کنیز صغرا دختر سید محمد نقی چچا کی دختر سے ہوا۔ دوسرا عقد سیدہ خاتون دختر سید علی احمد ابن سید شمس الدین دانشمند سے ہوا۔ تیسرا عقد عقیلہ خاتون دختر سید اجمل حسین ابن سید تجمل حسین ساکن محلہ سٹھی سے ہوا۔ چوتھا عقد معصومہ خاتون عرف منّو بیوہ سید آل حسن ابن سید اکبر حسین ساکن محلہ گذری دختر ثانیہ سید علی احمد ابن سید شمس الدین دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر تولد ہوئی تھی کہ دختر اور دونوں فوت ہو گئیں دوسری زوجہ سے دو دختر اور دو پسر ۱ سید ہادی رضا ۲ سید مہدی رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر اور ایک پسر سید ہادی رضا کمسن فوت ہوئے۔ دوسری دختر خدیجہ خاتون کا عقد سید سبط حسن ابن سید ابن حسن دانشمند سے ہوا۔ تیسری زوجہ عقیلہ خاتون کے کئی اولادیں ہوئیں مگر صرف ایک دختر امینہ خاتون زندہ رہی جنکا عقد سید حسن مجتبیٰ ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ چوتھی زوجہ سے دو دختر (دونوں کمسن فوت) اور دو پسر ۱ سید حکیم رضا ۲ سید امام رضا تولد ہوئے موصوف زیارات عتبات عالیات نجف کربلا کاظمین و سامرہ سے شرف یاب تھے۔ آپ کو مسجدوں سے خاص دلچسپی تھی۔ امام باڑہ فہیم النساء نعیم النساء معروف برانڈوں کے امام باڑے کے کونے کی مسجد اور ہجرے کی زمین کی اور مسجد لب سڑک جو کہ دونوں مسجدیں ابنائے قاضی سید محمد فیاض کی تعمیر کردہ تھیں ازسر نو مرمت اور استر کاری وغیرہ کرائی اور آراستہ کیا۔ کربلائے دانشمندان میں مسجد اور دادا میراں سید رحمت اللہ کی عالیشان قبر بنوائی۔ آخر ربیع الآخر سنہ ۱۳۵۸ھ مئی سنہ ۱۹۳۹ء میں فوت ہو گئے۔ (۴۴) حاجی **سید مہدی رضا** ابن سید غلام موسیٰ رضا۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۲۹۵ھ (۱۳۱۰) مطابق سنہ ۱۸۷۸ء (۱۸۹۲) جوان خوش رو بالا قد۔ ممیز و تحریر۔ سید نور حسن نزدار ابن سید نذر علی نے قریب وفات اپنی کل جائیداد وقف کر کے بالآخر موصوف کو متولی بنا دیا تھا۔ اور امام باڑہ وزیر النساء اور مدرسہ نور المدارس کے لئے جو وقف سید نور حسن اور بیوہ سید ولایت حسن نے کیا تھا اس تمام جائیداد کے بھی متولی تھے۔ آپ معہ اہلیہ سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق سنہ ۱۹۲۸ء میں زیارات مشہد نجف کربلا و کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ دوبارہ سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق سنہ ۱۹۳۵ء میں معہ زوجہ و برادر زادہ خود سید حسین رضا ابن سید امام رضا زیارات مقامات مقدسہ نجف کربلا کاظمین و سامرہ سے شرفیاب ہوئے۔ سید ضمیر حسن ابن امیر حسن دانشمند معہ اہلیہ بھی زیارات میں آپ کے ہمسفر تھے۔ جو

منہدم کر کے از سرِ نو بہ طرزِ جدید تعمیر کرایا۔ جو بعد ان کے تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ مکاناتِ مسکونہ میں بھی ردو بدل کیا۔ یہ بھی زیر تکمیل
رہے۔ آپ نے محاذ حسینی لکھنؤ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء کے سلسلے میں نہایت سرگرمی دکھائی دیگر مومنین کو بھی آمادہ کیا۔
اور خود بھی جیل گئے۔ آپ کے چار عقد ہوئے ایک عقد عابدہ خاتون دختر سید ابن حسن ابن سید محمد نقی دانشمند سے ہوا جو لاولد فوت
ہوئیں۔ دوسرا عقد کربلائی خاتون دختر سید محمد حسین ابن حکیم سید عنایت حسین دانشمند سے ہوا تھا جو قبل رخصتی فوت ہو گئی۔ تیسرا عقد
انور النسا دختر سید ابوالحسن فرقتی ابن سید نیاز علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک پسر تولد ہوا تھا
کہ پسر و مادر دونوں فوت ہو گئے۔ چوتھا عقد صابرہ خاتون دختر سید نظیر حسین ابن سید عابد حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔
یہ بھی لاولد رہیں اور امروہہ میں بقید حیات ہیں۔ الغرض بلا کسی عقب ذکور و اناث موضع حسن پور کے کاشتکاروں کے ہاتھ
سے مراد آباد میں ۱۲ر شوال ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۸ر اگست ۱۹۴۸ء کو قتل ہوئے اور نعش امروہہ آکر دفن ہوئی۔ مال منقولہ
اعزہ میں سے جس کے ہاتھ لگا وہ لے بھاگا۔ (۴۴) **سید حکیم رضا** زوار ابن سید غلام موسیٰ رضا۔ ولادت ۱۳۲۱ھ
مطابق ۱۹۰۳ء علاوہ ورثۂ پدری و مادری کے اپنی والدہ معصومہ خاتون عرف منو کے بعد وقفِ امام باڑہ فہیم النسا زوجہ
سید کرامت علی ابن سید حسین رضا اور نعیم النسا زوجہ سید قاسم علی ابن سید دوست علی دختران سید رحیم رضا ابن سید
علی رضا دانشمند (جو راتڈوں کے امام باڑے کے نام سے موسوم ہے) کے بہ شراکت سید امام رضا برادر خورد متولی ہوئے۔ کئی
دفعہ آمدورفت کے بعد ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء سے پاکستان میں آکر کراچی میں مستقلاً سکونت پذیر ہیں اور بہ فراغت تمام
زندگی گذار رہے ہیں۔ آپ معہ اہلیہ عالمہ خاتون ۲۹ر محرم ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۷ر اپریل ۱۹۶۹ء کو عازم زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ
نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ و مشہد مقدس ہو کر بعد زیارات ۲۹ر ربیع الاول ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۵ر جون ۱۹۶۹ء کو واپس
اپنے مسکن کراچی آئے۔ آپ کا عقد عالمہ خاتون دختر سید انجم حسن ابن سید ابوالحسن زوار دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور سات پسر ۱
سید علی رضا ۲ سید تقی رضا ۳ سید عابد رضا ۴ سید کاظم رضا ۵ سید صادق رضا ۶ سید باقر رضا ۷ سید حسن رضا تولد ہوئے۔
ایک دختر علینہ خاتون کا عقد سید شبیہ محمد ابن سید مسلم حسین ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا کہ ایک پسر سید تصور رضا کو چھوڑ کر جوان
مرگ ہوئی۔ دوسری دختر ثامنہ خاتون کا عقد سید ظہیر حیدر ابن سید ثامن حسن ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا تھا کہ یہ بھی لاولد جوان مرگ
ہوئی تیسری دختر تطہیر فاطمہ کا عقد سید زہیر تقین ابن سید علی اعظم ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ (۴۵) **سید علی رضا** ابن
سید حکیم رضا۔ ولادت ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء آپ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔
جناح اسپتال کراچی میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد حسین فاطمہ دختر سید افسر حسین ابن سید افضل حسین زوار دانشمند سے ہوا۔
دو دختر ۱ مبارکہ خاتون ۲ مباہلہ خاتون اور تین پسر ۱ سید عالم رضا تقریباً ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں ۲
سید سالم رضا ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ۳ سید ولی رضا ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں تولد ہوا آپ اپنے
ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ (۴۵) **سید تقی رضا** ابن سید حکیم رضا زوار۔ ولادت ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء
آپ نے ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر کراچی میں مکان بنا لیا ہے۔ محکمہ ایرفورس میں اسسٹنٹ ہیں۔ آپ
کا عقد رضیہ خاتون دختر سید علی منتجب خاں ابن سید علی اختر خاں گھڑیال والے محلہ گذری سے ہوا۔ تین دختر ۱
تصویر فاطمہ ۲ تنویر فاطمہ ۳ ثمینہ خاتون اور تین پسر ۱ سید تصویر رضا ولادت ۱۹ر رجب ۱۳۷۲ھ مطابق
۔ر اپریل ۱۹۵۳ء کو ۲ سید سبطین رضا یکم شوال ۱۳۷۹ھ مطابق ۹ر مارچ ۱۹۶۰ء کو ۳ سید حسنین رضا ۲ر ربیع الآخر
۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ر اگست ۱۹۶۴ء کو تولد ہوئے۔ (۴۵) **سید عابد رضا** ابن سید حکیم رضا زوار ولادت

قابل ہوشیار اور حصول تعلیم کے از حد شوقین ہیں۔ ایم۔کام۔اور اے۔سی۔ڈبلیو۔اے انگلینڈ کے سند یافتہ ہیں اعلیٰ قابلیت اور خلق و مروّت کے مالک ہیں۔ برادران خورد کے مربی و معاون و تعلیمی سربراہ ہیں۔ معاشرتی ترقی کے ساتھ ساتھ علمی ترقی بھی کر رہے ہیں۔ علم و عہدہ کے اعلیٰ منازل پر ہیں۔ چٹاگانگ اصفہانی کمپنی میں ہیڈ اکونٹنٹ ہیں۔ آپ کا عقد عزیزہ فاطمہ عرف منّی دختر حاجی سید یعقوب حسن ابن سید معشوق حسن ساکن محلہ کنگوئی سے ہوا۔ تین دختر ۱ شاہین بانو ۲ یاسمین بانو ۳ نازنین بانو کمسن زیر تعلیم اور دو پسر ۱ سید حامد رضا جمادی الاول ۱۳۸۰ھ مطابق اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ۲ سید راشد رضا ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء کو تولد ہوئے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں (۴۵) **سید کاظم رضا** ابن سید حکیم رضا۔ ولادت ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء۔ لائق و نیک عمل آپ نے ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں پاکستان آکر کراچی میں مکان بنالیا ہے۔ آپ نے این۔ای۔ڈی انجینیرنگ کالج کراچی سے اوریسیر کا ڈپلومہ حاصل کیا اور بعہدہ اوریسیر ملازم ہیں۔ آپ کا عقد کنیز فاطمہ دختر سید محمد مختار ابن ڈاکٹر سید محمد عوض ساکن چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ چار دختر ۱ شیریں رضا ۲ شاہانہ پروین ۳ ریحانہ پروین ۴ نسرین تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) **سید صادق رضا** ابن سید حکیم رضا زوار۔ ولادت ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء آپ تقسیم برصغیر کے بعد ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں پاکستان آئے۔ کراچی میں مکان بنالیا ہے۔ میٹرک پاس کر کے ڈرافسمین کا کام سیکھا اب محکمۂ کراچی گیس کمپنی میں ہوشیار ڈرافسمین شمار ہوتے ہیں۔ آپ کا عقد نسرین فاطمہ دختر سید عروج الحسن عرف الوکھا ابن سید فرزند حسن نقوی مقیم محلہ دانشمنداں سے ہوا۔ چار پسر ۱ ساجد رضا ۱۴ محرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۶۷ء کو ۲ سید شاہد رضا ۷ ذیعقدہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۶۹ء کو ۳ سید زاہد رضا ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء ۴ سید ظفر رضا ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ کو تولد ہوئے (۴۵) **سید باقر رضا** ابن سید حکیم رضا زوار۔ ولادت ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء آپ تقسیم ملک کے بعد شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں پاکستان آئے کراچی میں مقیم ہیں۔ میٹرک پاس کیا ہے۔ تجارت کی طرف متوجہ ہیں۔ نیو امروہہ ڈیکوریشن کے نام سے کاروبار ہے۔ آپ کا عقد اعجاز فاطمہ دختر شریف المرتضیٰ ابن سید شریعت حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ۱ فرزانہ رضا عرف فاطمہ اشرف ۲ روبانہ رضا عرف زینب فاطمہ تولد ہوئیں کم سن زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) **سید حسن رضا** ابن سید حکیم رضا زوار۔ ولادت ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء آپ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں پاکستان آئے۔ بی۔ایس۔سی پاس کیا ہے مزید تعلیم میں مشغول ہیں۔ (۴۴) **سید امام رضا** ابن سید غلام موسیٰ رضا۔ ولادت تقریباً ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء آپ کارروائی عدالت سے خوب واقف ہیں۔ فی الحال کچھ جائیداد موقوفہ سید نور حسن زوار پر متصرف ہیں آپ کا عقد نسیمہ خاتون دختر سید سبط محمد ابن سید سبط علی بھیتے والے محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تین دختر ۱ حسین فاطمہ ۲ نعیم فاطمہ ۳ حسن فاطمہ اور چار پسر ۱ سید حسین رضا ۲ سید اسد رضا ۳ سید عسکری رضا ۴ سید جعفر رضا تولد ہوئے ۱ حسین فاطمہ منکوحۂ سید محمد احمد ابن سید وصی احمد ساکن محلہ حقانی ۲ نعیم فاطمہ منکوحۂ سید محمد حنیف ساکن سرسی۔ ۳ حسن فاطمہ زیر تعلیم (۴۵) حاجی **سید حسین رضا** ابن سید امام رضا ولادت تقریباً ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء آپ کو آپ کے تایا حاجی سید مہدی رضا نے متبنّیٰ بنالیا تھا میٹرک تک تعلیم حاصل کی آپ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں اپنے تایا سید مہدی رضا کے ساتھ شرف حج سے مشرف ہوئے۔ آپ کا عقد حدیثہ خاتون دختر

سید فرزند حسن ابن سید سبط حسن دانشمند سے ہوا۔ چار دختر ۱ ذہین فاطمہ ۲ جبین فاطمہ ۳ نسرین فاطمہ ۴
نگین فاطمہ اور دو پسر سید ہادی رضا اور سید محمد رضا تولد ہوئے۔ زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ (۴۵) سید
اسد رضا عرف نیر ابن سید امام رضا۔ ولادت اندازاً ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء۔ ہوشیار، نیک کردار بی اے
تک انگریزی تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ آپ ایک
بڑی کمپنی۔ آئی۔ سی۔ آئی میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد حسنِ زہرا دختر سید انتخاب حسن ابن سید مسرت علی ساکن محلہ
حقانی سے ہوا۔ ایک دختر حنین فاطمہ اور ایک پسر سید سائر رضا ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا۔ زیر تعلیم ہیں۔
(۴۵) سید **عسکری رضا** ابن سید امام رضا۔ ولادت تقریباً ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میٹرک تک تعلیم ہے آپ
کا عقد ماہ زہرا دختر سید اسرار حسن ابن سید الواء حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید محسن رضا امروہہ میں مقیم ہے
(۴۵) سید **جعفر رضا** ابن سید امام رضا ولادت تقریباً ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء میٹرک تک تعلیم ہے ریڈیو
مکینک ہیں۔ دہلی میں ملازم ہیں۔ مستقلاً امروہہ میں مقیم ہیں (۴۴) سید **علی نقی** عرف سید محمد نقی ابن سید نذر علی۔
صاحبِ اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ۔ آپ کا عقد کرامت النساء دختر سید سلامت علی ابن سید جوہر علی ساکن محلہ
قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک دختر صغرا خاتون اور ایک پسر سید ابن حسن تولد ہوئے۔ دختر صغرا خاتون کا عقد سید غلام موسی رضا
ابن سید محمد عسکری دانشمند سے ہوا۔ (۴۳) سید **ابن حسن** ابن سید علی نقی عرف سید محمد نقی۔ ذی حوصلہ۔ امورِ
خانہ داری میں ہوشیار تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد کنیز رقیہ دختر سید محمد عسکری ابن سید نذر علی دانشمند سے ہوا
بعد وفات زوجہ اول دوسرا عقد مومنہ خاتون دختر سید کاظم حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے
دو دختر اور تین پسر ۱ سید زائر حسن ۲ سید ذاکر حسن ۳ سید ذاکر حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر اور سید ذاکر حسین
و ذاکر حسن کم سن فوت ہوئے دوسری دختر ذاکرہ خاتون کا عقد سید زائر حسین عرف بڑھا ابن سید اکبر نذر نقوی مقیم
محلہ دانشمندان سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے دو دختر اور دو پسر ۱ سید سبط حسن ۲ سید نبیر حسن تولد ہوئے ایک دختر
اور ایک پسر سید نبیر حسن کمسن فوت ہوئے دوسری دختر عابدہ خاتون کا عقد سید مہدی رضا ابن سید غلام موسی رضا دانشمند سے
ہوا۔ موصوف عین عالم شباب میں مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر روبرو پدر بزرگوار کے فوت ہو گئے۔ ایک پسر سید سبط حسن
عقب رہے (۴۴) سید **زائر حسن** ابن سید ابن حسن ولادت تقریباً ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء۔ آپ متروکہ
پدری کی وجہ سے خوشحال تھے۔ مگر ایام شباب میں کچھ ضائع ہو گیا۔ افیون کے عادی تھے۔ کچھ عرصہ چھوڑا تو بصارت میں
فرق آگیا۔ آپ کا عقد مدینہ خاتون دختر سید جواد حسین شمیم ابن سید حمید حسین یکتا دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور پسر
سید طاہر حسن تولد ہوئے دختر کمسن فوت ہو گئی۔ آپ نے شوال ۱۳۴۴ھ مطابق اپریل ۱۹۲۶ء میں رحلت کی۔ (۴۵)
سید **طاہر حسن** ابن سید زائر حسن۔ ولادت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء ذہین و طباع ہیں۔ علم فارسی اور علم نجوم و رمل
میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد عقیلہ خاتون
دختر حکیم سید حمید نذر ابن حکیم سید علی نذر دانشمند سے ہوا۔ کہ اس زوجہ سے دو دختر ایک پسر ۱ سید نذر علی عرف علن تولد ہوئے۔
ایک کمسن فوت ہوئی دوسری دختر نقویہ خاتون عرف بنت زہرا کا عقد سید النوار محمد ابن سید مبارک حسن محلہ بچدرہ سے ہوا دوسرا

عقد خدیجہ خاتون دختر سید احسن خان ابن سید مستحسن خان دانشمند سے ہوا تین دختر اور تین پسر ایک سید عبد علی کمسن فوت ۲ سید قمر علی ۳ سید اخلاق حیدر تولد ہوئے۔ ایک دختر رقیہ خاتون کا عقد سید محمد ابن سید ولی محمد ساکن محلہ مجھریٹہ سے ہوا۔ دوسری دختر شمیم زہرا کا عقد سید توصیف حسن ابن سید امتیاز حسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ تیسری دختر کمسن فوت ہوئی (۴۶) **سید نذر علی عرف علن** ابن سید طاہر حسن ولادت ۱۰ ذالحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۱۸ء ذی شعور و عقلمند۔ آپ صفر ۱۳۶۹ھ مطابق نومبر ۱۹۴۹ء میں پاکستان آئے۔ امروہہ کی جائیداد کا کلیم ملا کھا حسن کالونی کراچی میں مکان بنائے۔ محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ خوشحال ہیں۔ آپ کا عقد ام سلمہ دختر سید ذاکر حسین ابن سید زائر حسین نقوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱ سید ثمر علی ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں تولد ہوا تھا۔ ہونہار لڑکا تھا کہ ۲۵ محرم ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء کو فوت ہوگیا۔ ۲ سید شجر علی عرف محمد نقی ۸ رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا زیر تعلیم ہے۔ دختر کا عقد سید شمیم عباس ابن سید فرزند حیدر ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ (۴۴)

سید سبط حسن عرف سبطی ابن سید ابن حسن۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۴ء۔ جائیداد پدری سے خوشحال اور زبان فارسی، عربی اور علم نجوم سے واقف تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد خدیجہ خاتون دختر سید غلام موسیٰ رضا ابن سید محمد عسکری دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد سیدہ خاتون دختر سید مرتضیٰ حسن ابن سید فتح علی زیدی ساکن چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور چار پسر ۱ سید فرزند حسن ۲ سید دلبند حسن ۳ سید عطر حسن ۴ سید سمط حسن عرف تقی تولد ہوئے ایک دختر کنیز فاطمہ اور دو پسر سید دلبند حسن اور عطر حسن کمسن فوت ہوئے۔ دختر کا عقد سید شاکر حسین ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر کنیز بتول تولد ہوئی۔ اس کا عقد سید محمد ممتاز ابن ڈاکٹر سید محمد عوض ساکن محلہ چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ آپ نے ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں وفات پائی۔ (۴۵) **سید فرزند حسن** ابن سید سبط حسن۔ ولادت ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء۔ معاملات زمینداری و مقدمات عدالت میں ذہن رسا رکھتے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد اعجاز فاطمہ دختر سید صابر حسین ابن سید ضامن حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد ظہیرہ خاتون دختر سید عزادار حسین ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر ہوئی تھی کہ مادر و دختر دونوں فوت ہوگئیں۔ دوسری زوجہ سے تین دختر اور چھ پسر ۱ معطر رضا ۲ سید منور رضا ۳ سید انور رضا ۴ سید ابن حسن ۵ سید قیصر رضا ۶ سید ثمر رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر حدیثہ خاتون کا عقد سید حسین رضا ابن سید امام رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر ادریسہ خاتون کا عقد سید علی ابن سید متین حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا جو کراچی میں ہے۔ تیسری دختر صدیقہ خاتون زیر تعلیم ہے۔ موصوف نے ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء کو امروہہ میں وفات پائی۔

(۴۶) **سید معطر رضا** ابن سید فرزند حسن۔ ولادت ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ کا عقد شان فاطمہ دختر سید مصطفےٰ حسن ابن سید فتح علی زیدی ساکن چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ایک اقبال فاطمہ ۲ یاسمین فاطمہ اور تین فرزند ۱ سید سبط رضا ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں ۲ سید حیدر عباس ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں ۳ سید حسن عباس ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں تولد ہوا۔ سب زیر تعلیم امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۶) **سید منور رضا** ابن سید فرزند حسن ولادت ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء میٹرک پاس ہیں۔ آپ کا عقد معراج فاطمہ دختر سید وفا حسین ابن سید لطف حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۶) **سید انور رضا** ابن سید فرزند حسن ولادت ۱۳۵۵

مطابق ۱۹۳۶ء میٹرک پاس کیا ہے زیر تعلیم امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۶) سید ابن حسن ابن سید فرزند حسن ولادت ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء بی ایس سی تک تعلیم ہے۔ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۶) سید قیصر رضا ابن سید فرزند حسن ولادت ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی ہے۔ امروہہ میں مقیم ہیں (۴۶) سید ثمر رضا ابن سید فرزند حسن ولادت ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ء میٹرک پاس کیا ہے امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۵) سید سمط حسن عرف ننّی ابن سید سبط حسن ولادت ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۵ء۔ ذی فہم قوی الجثہ۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد عالمہ خاتون دختر سید نفیس الحسن ابن سید مظہر حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد مجاہدہ خاتون دختر سید ذکی حسن ابن سید مبارک سعید ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین دختر اور ایک پسر سید عطر حسن اور دوسری زوجہ سے ایک دختر اور چار پسر ۱ سید اختر جمال ۲ سید حیدر رضا ۳ سید گوہر رضا ۴ سید غلام پنجتن عرف اطہر جمال تولد ہوئے۔ دختر زوجہ اول کنیز زہرا کا عقد سید سخی ہادی ابن سید ظفر حسن ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر کنیز عذرا کا عقد سید محمد ریحان ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسری دختر نرجس خاتون کا عقد سید سبطین حیدر ابن سید رضا حیدر ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسری زوجہ کی دختر جوہر زہرا زیر تعلیم ہے۔ آپ نے ۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۷۱ء کو امروہہ میں وفات پائی۔ (۴۶) سید عطر حسن ابن سید سمط حسن ولادت ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء — میٹرک پاس ہیں آپ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں پاکستان آئے۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد اعجاز فاطمہ دختر سید سردار حسین ابن سید مختار حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ۱ سلطان بانو ۲ شاہانہ انجم اور ایک پسر سید سبط محمد ۸ شعبان ۱۳۸۸ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا (۴۶) سید اختر جمال ابن سید سمط حسن ولادت ربیع الاول ۱۳۶۸ھ مطابق جنوری ۱۹۴۹ء بی۔ کام تک تعلیم ہے۔ چارٹرڈ اکونٹنٹ کا کورس پاس کیا ہے۔ زیر تعلیم ہیں۔ (۴۶) سید حیدر رضا ابن سید سمط حسن ولادت صفر ۱۳۷۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۵۲ء۔ بی ایس سی تک تعلیم ہے۔ مقیم امروہہ ہیں۔ (۴۶) سید گوہر رضا ابن سید سمط حسن ولادت ربیع الآخر ۱۳۷۴ھ مطابق نومبر ۱۹۵۴ء میٹرک پاس ہیں امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۶) سید غلام پنجتن عرف سید اطہر جمال ابن سید سمط حسن ولادت محرم ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء زیر تعلیم مقیم امروہہ (۴۲) سید نور الحسن [illegible] ابن سید نذر علی۔ ولادت تقریباً ۱۲۴۹ھ مطابق ۱۸۳۳ء۔ مومن دیندار۔ شیعہ پاک اعتقاد۔ صالح نیک نہاد۔ [illegible] پدری کی جائیداد کثیر سے خوشحال مرفہ الحال تھے۔ آپ کے والد بزرگوار سید نذر علی امام باڑہ وزیر النساء دختر سید کریم رضا [illegible] سید علی رضا بیوہ سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا کے متولی تھے۔ سید نذر علی کے بعد سید علی نقی عرف سید محمد نقی متولی ہوئے [illegible] ان کا انتقال ہوگیا۔ نیز ان کے فرزند سید ابن حسن بھی عین عالم جوانی میں ان کے روبرو فوت ہو گئے۔ ان سید ابن حسن [illegible] پسر سید زائر حسن نابالغ تھے پس سید نور الحسن متولی ہوئے۔ آپ نے امام باڑے کی زیب و زینت اور رونق مجالس میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا اور ہر طرح امام باڑے کی زیبائش میں مصروف رہے۔ آپ نے امام باڑے کے وسیع دالان کے [illegible] ایک بہت بڑا جست کا سائبان لگوایا تھا۔ جس کی تاریخ از جناب مولانا مقتدانا سید ولادحسن صاحب طاب ثراہ یہ ہے [illegible] ۱۳۱۲ھ کے عدد برآمد ہوتے ہیں: فکر تھی تاریخ کی ہاتف پکارا ناگہاں۔ رونے والوں کے سروں پر نور کا ہے سائباں! [illegible] امام باڑے کے وسیع دالان میں کسی ایرانی کاریگر سے کارکاشی (شیشہ بندی) بصرف زر کثیر کرایا تھا۔ مگر وہ ایرانی کام کو چھوڑ کر چلا گیا تو سید ناصر حسین نقوی ساکن محلہ دانشمندان اور قاضی سید علی حسین ساکن محلہ سدّو نے نہایت ذوق و شوق اور

محنت و ریاضت سے اس کام کو بدرجہ احسن مکمل کیا۔ جو ایرانی کاریگر کے کام سے ہر طرح بہتر اور اعلیٰ تھا۔ صاحب موصوف نے ۱۳ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۸۸۲ء کو چھ ہزار روپے سالانہ کی آمدنی کی جائیداد امام باڑے کے لئے وقف کی جس سے اس امام باڑے کے وقف کی آمدنی ہزاروں روپے سال کی ہوگئی اور اسی تاریخ مسماۃ کنیز رقیہ دختر سید سعید الدین بیوہ سید ولایت حسن نے بھی چار ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کی جائیداد وقف کی جس کا ذکر سید ولایت کے حال میں درج ہے تو اس وقف کی آمدنی اٹھارہ ہزار روپئے سال ہوگئی۔ اس امام باڑے میں بہت مشہور اور یادگار مجالس ہوتی تھیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی ذاکرین لکھنؤ سے آکر پڑھا کرتے تھے۔ مرزا اوج۔ مرزا مغل۔ مولوی سید محمد ہارون صاحب طاب ثراہ مولانا مولوی سید محمد رضا صاحب طاب ثراہ۔ شمس العلما مولانا سید سبط حسن صاحب طاب ثراہ۔ مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی کا آنا۔ مجالس پڑھنا۔ اور مجالس کی رونق شان اس حقیر مولف کو بھی یاد ہے۔ (اس موقع پر یہ امر قابل توجہ ہے کہ اگرچہ اس محلہ والوں کے۔ یگانگت۔ محبت اور مواصلت کے رشتے تمام سادات امروہہ سے استوار تھے۔ مگر بزرگان دانشمنداں نے بہ تقاضائے خودداری وخود اعتمادی اس محلہ کی مجالس کے اوقات کچھ ایسے رکھے تھے کہ اہالیان دانشمنداں بوجہ خاص ہی شہر کی مجالس میں جا پاتے تھے) نیز موصوف الصدر نے بہ تحریک و مساعئ حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ وجناب الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب طاب ثراہ وجناب مولانا و مقتدانا سید اولاد حسن صاحب طاب ثراہ وجناب سید محمد حسین صاحب (ابن حکیم سید عنایت حسین صاحب) وجناب سید ابرار حسین صاحب نقوی مقیم دانشمنداں (وکیل) ۱۲ شوال سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء کو اپنی اور اپنی زوجہ مسماۃ ریاست النساء کی طرف سے چھ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کی جائیداد مدرسۂ اشرف المدارس کے نام وقف کی اور اس مدرسہ کا نام اشرف المدارس عرف نور المدارس قرار پایا۔ اور کوٹھی لب سڑک معمرۂ سید ولایت حسین میں منتقل ہوگیا۔ اس مدرسہ نے اطراف واکناف ملک میں بہت شہرت پائی اور بیشمار طالب علم فیضیاب ہوئے۔ اس مدرسہ میں علاوہ دینیات مذہب اثنا عشری کے سررشتہ تعلیم کی پڑھائی بھی ہوتی تھی۔ جس کے طلبا بعد تعلیم سرکاری مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے تھے۔ مگر افسوس کہ قائم مقام متولی نے ان کی فوتیدگی کے بعد اس ثواب عظیم جاریہ کی طرف سے بے توجہی کی اور مدرسے کے اخراجات سے دست کشی کر لی جو اس مدرسے کی بربادی و تباہی کا باعث ہوئی۔ اور اب یہ مدرسہ برائے نام ایک مکتب کی صورت میں موجود ہے۔ جملہ اہل محلہ و ساکنان شہر کو اس حالت سے صدمہ عظیم ہوتا ہے۔ موصوف الصدر سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء میں بہمراہی الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند حج کی نیت سے تشریف لے گئے تھے مگر اہل جہاز کی بدمعاملگی کی وجہ سے بیکل تا فلہ حج نہ کر سکا۔ فقط زیارات نجف کربلا، کاظمین و سامرہ سے شرفیاب ہو کر واپس امروہہ آگیا۔ الحاصل آپ کا عقد ریاست النساء دختر بطن زوجۂ اول سید محسن علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ آپ کے کوئی اولاد نہ ہوئی اور اعمال صالحہ کے سوا کوئی عقب باقی نہ رہا۔ آپ نے اس تمام وقف کا متولی سید مہدی رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند کو قرار دیکر جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق نومبر سنہ ۱۹۲۸ء میں وفات پائی۔ (۴۲) **سید ولایت حسن** ابن سید نذر علی ولادت تقریباً سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق سنہ ۱۸۳۸ء لیکن فہیم ذاکر امام حسین علیہ السلام۔ مرثیہ خوانی میں ماہر۔ انتظام امور معاش میں ہوشیار۔ سوائے اولاد کے مال و دولت، توقیر و عزت سب کچھ رکھتے تھے۔ زندگی بہ آرام و آسائش بسر کی۔ سفر حج کا ارادہ تھا کہ مرض مہلک میں مبتلا ہوئے اور سنہ ۱۲۹۹ھ مطابق سنہ ۱۸۸۱ء میں رحلت کی۔ آپ کا عقد کنیز رقیہ دختر سید سعید الدین ابن سید قمر الدین دانشمند سے ہوا۔ لاولد رہے۔ تاریخ وفات از سید اکبر حسین عبرت بجنت رسیدہ ولایت حسین۔ آپ امام باڑہ وزیر النساء کے صحن میں دفن ہوئے۔ بعد فوتیدگی ان کی زوجہ کنیز رقیہ نے سید نور الحسن کے ساتھ ۱۳ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء کو امام باڑہ وزیر النساء کے لئے چار ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جائیداد وقف

گردی۔ اس طرح اس وقف کی آمدنی اٹھارہ ہزار روپئے سالانہ ہوگئی۔ (۴۲) **سید مظہر حسن** ابن سید نذر علی ولادت
۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء۔ سادہ مزاج۔ پابند وضع۔ نیک خصلت۔ نیک طینت۔ کفایت شعار۔ جزرس آپ نے ترکہ پدری سے
کافی جائیداد پائی تھی اور بذریعہ خرید اس جائیداد میں اضافہ کرلیا تھا۔ خوشحال مرفہ الحال رہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک
عقد شفیعہ خاتون دختر سید اشرف علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد حسین بانو دختر سید فتح حسین ابن سید
علی حسین زیدی چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور تین پسر ۱۔ سید رئیس الحسن ۲۔ سید دبیر الحسن
۳۔ سید نفیس الحسن تولد ہوئے۔ دختر اور ایک پسر سید دبیر الحسن کم سن فوت ہوئے۔ دوسری زوجہ سے چار دختر تولد ہوئیں
۱۔ زائرہ خاتون عرف بدّھو منکوحہ مولوی سید محمد نبی ابن الحاج سید مرتضیٰ حسین دانشمند ۲۔ طاہرہ خاتون عرف تارا منکوحہ
سید ذاکر حسین عرف حسینی ابن سید صابر حسین دانشمند ۳۔ مظاہرہ خاتون منکوحہ سید نور رضا ابن سید مرتضیٰ حسن ابن
سید فتح حسین زیدی چاہ بقا محلہ گذری ۴۔ باصرہ خاتون عرف بصری منکوحہ سید محمد مختار ابن ڈاکٹر سید محمد عوض زیدی
چاہ بقا محلہ گذری۔ موصوف نے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں وفات پائی۔ (۴۳) **سید رئیس الحسن** ابن
سید مظہر حسن۔ ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء۔ خوش رو۔ خوش خط۔ ذی شعور۔ آپ کا عقد دختر حاجی سید آل علی
ابن سید انتظام علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک دختر حسینہ خاتون تولد ہوئی۔ آپ بہمراہی الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین
ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند مشہد مقدس کی زیارت کے لئے جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں براستہ کوئٹہ بلوچستان
گئے تھے کہ اسی سفر میں کہیں انتقال ہوگیا۔ دختر حسینہ خاتون کا عقد سید آل حسن ابن سید آل احمد ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا تھا کہ ان
کے بطن سے ایک دختر رئیسہ خاتون کم سن شیر خوار تھی جبکہ حسینہ خاتون نے بغیر طلاق حاصل کئے راہ فرار اختیار کی اور اپنا عقد
ایک شخص غیر کفو انصار حسین ساکن نوگانواں سادات سے کرلیا اور اسی کی زوجیت میں رہی۔ (۴۳) **سید نفیس الحسن** ابن
سید مظہر حسن۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء آپ کا عقد فاطمہ خاتون دختر سید آل احمد ابن سید آل علی ساکن محلہ
قاضی زادہ سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید ظہیر الحسن تولد ہوئے۔ ایک دختر عالمہ خاتون کا عقد سید سبط حسن عرف تنی ابن سید
سبط حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر فاضلہ خاتون کا عقد سید محمد نبی ابن سید مہاجر حسن ساکن محلہ بگلہ سے ہوا تیسری دختر
جہاں فاطمہ کا عقد سید محمد عسکری بیتین ابن سید محمد سبطین محلہ گذری سے ہوا۔ موصوف تقریباً ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۵ء میں فوت
ہوئے۔ (۴۴) **سید ظہیر الحسن** ابن سید نفیس الحسن ولادت تقریباً ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء باشعور امور خانہ داری میں
ہوشیار۔ آپ کا عقد ثامنہ خاتون دختر سید سبط رسول ابن سید سبط حسن ساکن چھوٹے والے محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ پانچ دختر
دو پسر ۱۔ سید طہیر الحسن ۲۔ سید تطہیر الحسن تولد ہوئے۔ دختر ۱۔ طہیرہ خاتون ۲۔ کمال فاطمہ ۳۔ گلزار فاطمہ ۴۔ جمال فاطمہ ۵۔
کمال فاطمہ۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ آپ دہلی میں ملازم ہیں۔ مستقل قیام امروہہ میں ہے۔ (۴۰) **سید احمد رضا** ابن سید حکیم رضا
صاحب علم و دولت و عزت۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد دختر سید غلام قادر ابن سید روشن دل دانشمند سے ہوا۔ دوسرا
عقد دختر سید منظفر علی ابن سید فخر الدین ساکن محلہ نوگیاں سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین پسر ۱۔ سید خادم حسین ۲۔ سید غلام حسین
۳۔ سید قربان حسین اور دوسری زوجہ سے ایک دختر منکوحہ سید حسن علی ابن سید غلام علی اور ایک پسر سید منور حسین تولد ہوئے۔
(۴۱) **سید خادم حسین** ابن سید احمد رضا۔ صاحب عزت و حیثیت۔ آپ کا عقد دختر سید حسن رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند
سے ہوا۔ ایک دختر مومنہ خاتون عرف بی بی منو منکوحہ سید علی احمد ابن حاجی سید شمس الدین اور ایک پسر سید حیدر حسن کو عقب چھوڑ کر

سفرِ حج و زیارات اختیار کیا۔ پھر وہیں کسی مقام پر سکونت اختیار کرلی۔ کچھ عرصہ حجاج و زائرین سے خیریت معلوم ہوتی رہی پھر کچھ خبر نہیں۔

(۴۲) مولوی **سید حیدر حسن یکتا** ابن سید خادم حسین۔ سرآمد طلبائے جیدالاستعداد۔ علم فقہ و اصول ادب و معقول و منقول کے ماہر تھے عنفوانِ شباب میں ہی علم مساحت و ہندسہ و ہیئت میں مہارت تامہ حاصل کی تھی۔ شاعر کامل و یکتا تھے۔ ان کی استعداد علم عربی میں کافی تھی۔ یہ بڑے لایق اور ذی علم تھے۔ اول یہ علاقہ بھرت پور میں ملازم رہے۔ بعدہٗ محکمہ بندوبست ضلع بجنور میں عرصہ تک منسرم رہے۔ انہوں نے عالم جوانی میں انتقال کیا۔) آپ نہایت خلیق و سخی اور متواضع تھے۔ آپ کے مہمان خانے میں ہمیشہ طالبان علم اور علمائے کرام مقیم رہتے تھے اور آپ کے علم سے فیضیاب ہوتے تھے۔ چنانچہ مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند صاحب تاریخ زیدیہ نے بھی بلا تردد دس وسال آپ سے کتب درسیہ صرف و نحو پڑھیں تھیں۔ موصوف نے اکثر ایام حیات عبادت و ریاضت میں گزارے۔ آپ کا عقد کنیز فاطمہ عرف منو دختر سید سلامت علی ابن سید جوہر علی محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک پسر سید جواد حسین تولد ہوئے۔ آپ نے مرض قرحہ مثانہ میں عالم جوانی میں رحلت کی۔

(۴۳) **سید جواد حسین شمیم** ابن مولوی سید حیدر حسین یکتا ولادت تقریباً ۱۲۵۶ھ مطابق ۱۸۴۰ء۔ والد بزرگوار سے تعلیم حاصل کی۔ علوم عربیہ۔ ادب۔ صرف و نحو۔ اور منطق و فلسفہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ عروض۔ قافیہ اور معانی و بیان میں ذہن رسا کے مالک تھے خط نستعلیق و شکستہ میں دسترس رکھتے تھے۔ طبیعت کا قدرتی رجحان شاعری کی طرف ہوا۔ تو اصناف سخن میں غزل۔ قصیدہ۔ رباعی۔ ہجو۔ ڈرامہ (سوانگیت) واسوخت مثنوی وغیرہ میں طبع آزمائی کرتے رہے۔ چند غزلوں پر سید ابوالحسن ساکت امروہوی سے اصلاح لی۔ آخر رغبت طبیعت سے سلام مراثی و نوحہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بہت کچھ لکھا۔ خوب لکھا اور برجستہ لکھا۔ بیک وقت کئی شاگردوں کو مختلف اصناف سخن میں اپنا کلام لکھانا۔ آپ کی قادر الکلامی کا بین ثبوت تھا۔ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں جب جناب اشرف الناس مفتی سید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہٗ امروہہ تشریف لائے تو آپ نے ایک مرثیہ پر ان جناب سے اصلاح لیکر شرف تلمذ حاصل کیا۔ روسائے جلیل القدر جانسٹھ و پنڈراول وغیرہم محرم و اربعین میں زر کثیر خرچ کر کے بلاتے تھے اور نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ آپ نے اپنے دیوان خانے کا عالیشان دروازہ بنایا تو یہ تاریخ کہی "شمیم حیدر یکتا کا ہے در" جس سے ۱۲۸۳ھ کے عدد نکلتے ہیں۔ ترکۂ پدری سے ہزاروں روپئے سالانہ کی جائیداد زرعی اور رقم کثیر ورثہ میں ملی تھی (بقول صاحب زیدیہ صفحہ ۱۸۹) اس زمانے کے اہل ثروت کی طرح عیش و نشاط اور نغمہ و سرود میں مبتلا تھے۔ شاعر، ادیب، اور خود غرض چاپلوس ہم نشین تھے۔ عادت سخاوت و مروت کی وجہ سے داد و دہش کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ پس تمام سرمایہ برباد ہوگیا۔ آخرش فکر معاش میں مبتلا ہوگئے۔ اتفاقاً ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں جناب ہز ہائنس نواب حامد علی خاں والئے رام پور رضا مولانا سید محمد صاحب خلف اکبر جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کی شادی میں امروہہ تشریف لائے تو آپ کو اپنے ساتھ رام پور لے گئے تب آپ درباری شاعر کی حیثیت سے تاحیات منسلک رہے۔ جناب نواب صاحب آپ کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے۔ اپنے کلام پر اصلاح لیکر استاد قرار دیا۔ نواب صاحب نے ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء فرزدق الہند کا خطاب عطا کیا تھا۔ الغرض انیس و دبیر کے بعد آپ کو نفیس و اوج کا درجہ حاصل تھا۔ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں ایک مرثیہ لکھنؤ سے ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں مرثیوں کی پہلی جلد ریاض شمیم سید المطابع امروہہ سے ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۵ء میں دوسری جلد جوہر پریس امروہہ سے۔ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں ساتویں جلد مطبع اثنا عشری دہلی سے ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء میں نوحہ جات کی دو جلدیں جوہر پریس امروہہ سے شائع ہوئیں۔ ہجویات اور واسوخت کا

ذخیرہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے۔ آپ کے مختلف اوقات میں چار عقد ہوئے۔ ایک عقد مسیح النساء دختر زوجۂ ثانیہ حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد طاہرہ خاتون دختر مولوی سید محمد کاظم ابن سید مہر علی ساکن محلہ مجھر ہٹہ سے ہوا۔ تیسرا عقد ایک زنِ غیر کفو مجہول النسب محبوب جان سے ہوا۔ چوتھا عقد صغرا خاتون دختر سید غلام عباس ابن سید غلام زین العابدین ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید معجز حسین تولد ہوئے۔ دختر مدینہ خاتون کا عقد سید زائر حسن ابن سید ابن حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر اختر بانو فاترالعقل اور ایک پسر سید برجیس حسن ایک دختر ناکتخدا تولد ہوئی۔ تیسری زوجہ محبوب جان لاولد فوت ہوئی۔ اس کے حسب وصیت اس کے زیور کی قیمت سے محلہ دانشمندان کی کربلا متصل اسٹیشن تعمیر ہوئی۔ چوتھی زوجہ سے ایک دختر صغیرہ خاتون اور دو پسر سید سکندر حسن و سید حیدر حسن (کم سن فوت) تولد ہوئے۔ دختر صغیرہ خاتون کا عقد اول سید متین ابن سید محمد حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ حالت نو عروسی میں شوہر جاں بحق ہوئے۔ تب عقد ثانی سید مہدی حسن ابن سید تفضل حسین ساکن جڑودیہ محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ بالآخر ۷ محرم ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء کو وفات پائی۔ (۴۴) **سید معجز حسین** ابن سید جواد حسین شمیم۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء۔ بامروت، صاحب ہمت۔ اردو فارسی خواندہ۔ کارروائی عدالت کے ماہر۔ آپ کا عقد طاہرہ خاتون دختر سید محمد عباس ابن سید علی احمد دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر بنت فاطمہ اور پانچ پسر ۱۔ سید منظور حسین ۲۔ سید سرور حسین ۳۔ سید معصوم حسن عرف پیمبر رضا ۴۔ سید محبوب حسین عرف نبی رضا ۵۔ سید علی حیدر تولد ہوئے۔ سید علی حیدر کم سن فوت ہوئے۔ دختر بنت فاطمہ کا عقد اول سید آل پیمبر ابن سید اکبر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا تھا کہ بوجوہات صیغۂ طلاق جاری ہوا۔ تب عقد ثانی سید ذاکر حسین ابن سید زائر حسین نقوی عرف بدہا نقوی مقیم دانشمندان سے ہوا۔ موصوف نے ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں رحلت کی۔ (۴۵) **سید منظور حسین** ابن سید معجز حسین ولادت تقریباً ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ء خوش اخلاق، مرثیہ خوان، محکمہ تعلیم میں ملازم رہے۔ مشن ہائی اسکول مرادآباد میں ہیڈ مولوی تھے ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں پاکستان آکر امروہہ واپس چلے گئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد مہر بانو دختر سید برجیس حسن چچا کی دختر سے ہوا۔ دوسرا عقد نادرہ خاتون دختر سید شاکر حسین ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید فخر شمیم تولد ہوئے۔ ایک دختر بنت خاتون کا عقد اول سید علی رضا ابن سید عسکری رضا ساکن محلہ بقر قصابان سے ہوا تھا۔ کہ بوجوہ صیغۂ طلاق جاری ہو۔ تب دوسرا عقد سید مصطفٰے احسن نقوی ساکن ضلع بجنور سے ہوا۔ دوسری دختر بنت بتول کا عقد سید احمد رضا ابن سید منشی حسن نقوی مقیم دانشمندان سے ہوا جو ایک دختر بنت عذرا کو چھوڑ کر فوت ہوگئی دوسری زوجہ سے ایک دختر بنت طاہرہ تولد ہوئی اس کا عقد سید حسین محمد ابن سید محمد حسن ساکن جڑودیہ محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ اور ایک پسر سید فخر معجز حسین تولد ہو کر کم سن فوت ہوا۔ موصوف نے ۱۸ رجب ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بمقام امروہہ وفات پائی۔ (۴۶) **سید فخر شمیم** ابن سید منظور حسین۔ ولادت ۲ رمضان ۱۳۴۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۲۶ء۔ عاقل ہوشیار، خوش اخلاق۔ ملنسار۔ خیرخواہ قوم۔ ... المدارس امروہہ میں پڑھ کر اپنے ماموں سید صائم رضا کے پاس پشاور میں ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء تک رہے۔ بجلی کا کام ... رمضان ۱۳۶۷ھ مطابق جولائی ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پشاور میں الکٹریشن انسٹرکٹر مقرر ہوئے۔ ... وائرز کا امتحان بھی پاس کیا جمادی الاول ۱۳۷۰ھ مطابق فروری ۱۹۵۱ء میں گورنمنٹ پولی ٹیکنیک اسکول کراچی میں تبادلہ ... دوران اثنا میٹرک پاس کیا۔ ذالحجہ ۱۳۷۶ھ مطابق جون ۱۹۵۷ء میں ہیڈ شاپ انسٹرکٹر مقرر ہوئے۔ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی اینڈ

لندن کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ بعدش ٹیکنیکل ٹیچرز ایجوکیشن کا ڈپلومہ لیا اور کراچی پولی ٹیکنیک سے ایسوسی ایٹ انجینئر الکٹریکل کا ڈپلومہ لیا۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق اگست سنہ ۱۹۶۶ء میں گورنمنٹ کی طرف سے امریکہ یونیورسٹی آف ہوسٹن ٹیکساس میں جاکر ڈیپارٹمنٹل کورس مکمل کیا۔ اب ایک لائق اور ہوشیار انجینئر اور سکنڈ کلاس گزیٹیڈ افسر ہیں اور باعزت و آبرو رہیں۔ آپ کا عقد ام رباب دختر سید غلام احمد ابن سید غلام قاسم ساکن محلہ مچھرہٹہ مقیم محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ پانچ دختر ۱ جمال زہرا ۲ کمال زہرا ۳ اقبال زہرا ۴ پروین زہرا ۵ نسرین زہرا اور چار پسر ۱ سید نسیم اقبال ۱۰ ذیعقد سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق یکم اگست سنہ ۱۹۵۲ء کو ۲ سید شمیم اقبال ۲۲ رجب سنہ ۱۳۷۸ھ مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۵۹ء کو ۳ سید نعیم اقبال ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۱ اگست سنہ ۱۹۶۱ء کو ۴ سید ندیم اقبال سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق سنہ ۱۹۶۸ء میں تولد ہوا۔ (۴۵) مولانا سید مسرور حسن زوار ابن سید معجز حسین۔ ولادت رجب سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء صالح، متقی پرہیزگار۔ نیک معاش، نیک کردار، عالم باعمل، صاحب علم و فضل۔ اول نور المدارس دانشمنداں میں الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب طاب ثراہ سے پڑھتے رہے پھر سند العلما مولانا سید یوسف حسین صاحب ثراہ مجتہد العصر سے منصبیہ کالج میرٹھ میں تعلیم پائی۔ بعدش مدرسہ الواعظین لکھنؤ کے اعلیٰ درجہ میں داخل ہوئے۔ جناب شمس العلما مولانا سید سبط حسن صاحب طاب ثراہ اور جناب ممتاز العلما مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ مجتہد سے استفادہ کرتے رہے۔ مولانا سید ممتاز حسن بارہوی۔ مولانا سید فضل علی۔ مولانا شیخ جواد۔ مولانا سید اظہار الحسن صاحبان ہم سبق تھے۔ آپ انجمن موید العلوم مدرسۃ الواعظین کے سکریٹری تھے۔ کتاب مختار المسائل مرتب کی۔ ینابیع المودۃ کا ترجمہ کیا۔ مدرسۃ الواعظین کے طلباء میں ممیز و ممتاز تھے۔ مدرسۃ الواعظین کی تعلیم کی تکمیل کے بعد سنہ ۱۳۵۲ھ مطابق سنہ ۱۹۳۳ء میں افریقہ کے مرکز مڈاگاسکر چلے گئے وہاں مدرسہ کی طرف سے بحیثیت مبلغ کار تبلیغ کرتے رہے اور مدرسے سے وظیفہ لیتے رہے بعدش ذاتی کد و کاوش اور محنت سے درآمد برآمد کی تجارت شروع کر دی۔ اور ایک کامیاب تاجر ثابت ہوئے۔ تب آپ نے مدرسۃ الواعظین سے وظیفہ لینا بند کر دیا۔ مگر خدمت دین بدستور بجالاتے رہے۔ آپ ہی کی تحریک و تحریص سے ایک عالیشان عمارت مرکز شیعہ تعمیر ہوئی۔ جس میں ایک بہت بڑا ٹاور (مینار) تعمیر ہوا۔ وہاں کے تمام شیعوں کی خواہش یہ تھی کہ ٹاور کا نام آپ کے نام پر رکھا جائے۔ لہٰذا آپ کی تجویز سے امام رضا علیہ السلام کے اسم گرامی کی مناسبت سے اس ٹاور کا نام رضوی ٹاور رکھا گیا کہ اس میں آپ کے نام کی بھی رعایت تھی۔ آپ مملکتِ فرانس کے گورنر جنرل کی کونسل کے بحیثیت شیعہ نمائندہ ممبر تھے۔ آپ نے فرانسیسی زبان میں ایک معرکۃ الآرا کتاب بھی لکھی تھی آخر سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہو گئے اور مکانات بنالئے۔ یہاں ایک پریس قائم کرکے اکلِ حلال حاصل کرتے رہے آپ زیارات عتبات عالیات نجف اشرف کربلا کاظمین و سامرہ سے شرفیاب تھے۔ آپ کا عقد فاطمہ خاتون دختر سید مبارک حسن عرف مولوی منگا ابن مولوی سید احمد علی دانشمند سے ہوا۔ چھ دختر اور دو پسر ۱ سید محمد ۲ سید احمد عرف سید رضی تولد ہوئے۔ ایک دختر مسرورہ خاتون کا عقد سید جعفر عباس ابن میجر ڈاکٹر سید اختر حسن ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر طاہرہ خاتون کا عقد سید ذوالفقار احمد ابن سید ظفر احمد ساکن محلہ صابون گران جعفری سے ہوا۔ تیسری دختر مرضیہ خاتون کا عقد سید حیدر حسین عرف حسینی ابن مولانا سید انیس الحسنین دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر رضیہ خاتون پانچویں ذکیہ خاتون چھٹی معصومہ خاتون زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے ۱۳ رجب سنہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۳ فروری سنہ ۱۹۵۷ء کو کراچی میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

(۴۶) سید محمد ابن مولانا سید مسرور حسن۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق سنہ ۱۹۲۸ء آپ سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق سنہ ۱۹۳۶ء میں والد کے پاس افریقہ چلے گئے۔ دو سال بعد امروہہ آکر زیر نگرانی سید محمد ہاشم دانشمند و سید محمد مہدی عرف سید نور نظر دانشمند مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں تنظیم پریس قائم کیا۔ آخر سنہ ۱۳۷۶ھ مطابق سنہ ۱۹۵۷ء میں انگلستان [illegible]

عرف سید رضی ابن مولانا سید مسرور حسن ولادت اندازاً ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء آپ افریقہ میں متولد ہوئے اور ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرکے گورنمنٹ پولی ٹیکنیک اسکول کراچی میں تین سالہ کورس پورا کرکے الیکٹریکل ٹکنالوجی کا ڈپلومہ حاصل کیا اور اب اسسٹنٹ انجینئر ہیں۔ آپ کا عقد زہرا خاتون دختر علامہ سید محمد رضی مجتہد ابن مولانا سید محمد دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد عقیل ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق مئی ۱۹۷۰ء میں تولد ہوا ہے۔ (۴۵) سید معصوم حسن عرف پیمبر رضا ملقب بہ مولوی سید رضا لقمان زوار ابن سید معجز حسین۔ ولادت ۲۳ رمضان ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء آپ نے فرمایا کہ بچپن میں خاندان میں میری ذہانت اور طباعی کے چرچے رہے ہیں۔ آمدنامہ ایسا ازبر کیا کہ ہم عمر لڑکے آپ کو آمدنامہ ہی کہنے لگے تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل فقہ کا امتحان پورے صوبے میں تنہا فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا منشی پنجاب اور مولوی الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات پاس کرنے تک نورالمدارس دانشمند میں تعلیم پائی۔ عالم الہ آباد اور فاضل کے امتحانات مدرسۂ منصبیہ میرٹھ سے پاس کئے۔ جہاں سہ ماہی ششماہی اور سالانہ امتحانات میں اپنی جماعت میں اول نمبر پاس ہونے کا انعامی وظیفہ مسلسل حاصل کرتے رہے بعد میں مدرسۂ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہوکر ممتازال فاضل کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ علم ہیئت سے خصوصی دلچسپی ہے اور نہایت محنت اور غور و فکر سے اس کا مطالعہ درسی کتب کی مدد اور ذاتی اپج سے کیا ہے جس کے نتیجے میں اچھی دستگاہ حاصل ہوگئی ہے۔ قومی نیز بین الاقوامی اداروں تک میں موصوف کے بعض نظریات کو قابل توجہ سمجھا گیا۔ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء کے موسم سرما میں بائیں پاؤں میں نارو نکلا ٹانگ پر غیر معمولی ورم آگیا۔ ڈاکٹر سید تہور حسین صاحب نقوی امروہوی نے مرادآباد میں اپنے مکان پر رکھا۔ اور آپریشن کیا تو معلوم ہوا ہڈی میں چھوٹے پیسے کی برابر سوراخ ہوگیا ہے۔ پیر ٹیڑھا ہو جانے کی وجہ سے ایڑی زمین تک نہیں پہنچتی تھی۔ چھٹے روز زخم صاف کرنے کی حالت میں تمام پٹھے گل کر گر گئے۔ تو ڈاکٹر صاحب نے زانو سے ٹانگ کاٹ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے سے آگاہ ہوکر ڈاکٹر صاحب سے بصد ہوکر ایک رات کی مہلت لی۔ موصوف کا بیان ہے کہ والد مرحوم سے امام ضامن بندھوایا۔ اور چادر اوڑھ کر مراقبہ شروع کیا۔ عالم استغراق میں سیدۂ عالم سلام اللہ علیہا کی جناب میں عرض کیا کہ یہ ایک رات کی مہلت آپ کے بھروسے پر لی ہے۔ میں آپ کے فرزند کا ذاکر ہوں۔ اگر آپ یہ پسند فرماتی ہیں کہ میں ذکر حسین علیہ السلام کرتا رہوں تو رات بھر میں میری ٹانگ درست فرما دیجئے۔ اگر میری ٹانگ درست ہوگئی تو میں خراسان کی راہ سے کربلا معلےٰ کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا۔ اس التجا کے ختم ہوتے ہی۔ مراقبہ یکلخت خواب میں تبدیل ہوگیا۔ خواب میں دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے انگشت مبارک کو خم دیکر میرے زانو کے قریب لاکر نیچے کی طرف حرکت دی۔ معاً محسوس ہوا کہ ٹانگ کے اندر اسی طرح کا خمدار آلہ حرکت کر رہا ہے۔ اس احساس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی ساری رات وہ آلہ حرکت کرتا محسوس ہوا اور ٹانگ میں میٹھا میٹھا درد ہوتا رہا۔ صبح کو ڈاکٹر صاحب نے آکر دیکھا کہ رات بھر میں سارا ورم زائل ہوچکا تھا۔ ٹانگ کے اندر سے سارا زہریلا مواد خارج ہوچکا تھا۔ ہڈی کا پیسہ بھر سوراخ غائب تھا۔ تمام پٹھے نئے موجود تھے۔ اور ایڑی بھی بلا تکان زمین پر رکھی گئی ہے۔ حضرات معصومین علیہ السلام کا یہ معجزہ اسی زمانے میں رسالۂ اصلاح کھجوہ ضلع سارن میں شائع ہوچکا ہے۔ تندرست ہونے کے بعد پہلی مرتبہ اسی سال زیارات مشہد و عراق سے شرفیاب ہوتے بعد ازاں کئی دفعہ اور آخری مرتبہ امسال صفر ۱۳۹۱ھ مطابق مارچ ۱۹۷۱ء میں براہ کابل۔ مشہد مقدس نجف اشرف اور کاظمین و سامرہ و شام کی زیارات سے شرفیاب ہوکر اسی راستے واپس اپنے مسکن کراچی پہنچے۔ کھجوہ ضلع سارن میں مجالس پڑھنے کے لئے بلائے جاتے تھے۔

مجالس نہایت شاندار ہوتی تھیں اہل علم کا مجمع ہوتا تھا۔ اور اب پاکستان میں مجالس پڑھنے کے لئے طلب کئے جاتے ہیں اور کامیاب مجالس پڑھتے ہیں۔ آپ بمبئی میں سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۵ء سے ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء تک مقیم رہکر ذکر سید الشہدا علیہ السلام اور تبلیغ دین کرتے رہے۔ جس کے بعد اپنے منفرد اور مخصوص عقائد اور دعاوی کی بنا پر نقض امن کے اندیشوں کے مدنظر حکومت بمبئی نے آپ کا داخلہ بند کر دیا تھا۔ اس حقیر صغیر مؤلف کتاب ہذا کو آپ کے کسی خصوصی روحانی منصب پر منجانب اللہ فائز ہونے کا ادنیٰ سا شبہ بھی نہیں ہے جس کی صراحت اور بحث موضوع کتاب سے خارج ہے۔ کراچی میں جوان العمر لوگوں کی خاصی جماعت آپ سے متاثر ہے آپ ایک اچھے ذاکر اور مقرر ہیں۔ نہایت سادہ مزاج اور متواضع ہیں۔ پسندیدہ اخلاق کے حامل ہیں۔ حافظ قرآن ہیں اور آیات قرآنی کے بست وکشاد پر غیر معمولی عبور رکھتے ہیں۔ آپ اکثر اہل خاندان اور دیگر مستحقین کی۔ دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے علانیہ نیز مخفی اعانت وامداد کرتے رہتے ہیں علاوہ ازیں آپ رنگا رنگ حالات کے حامل ہیں۔ آپ یکم جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲ر مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کو پاکستان آکر کراچی میں اپنے ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون دختر سید ابوالحسنین ابن سید ابوالقاسم دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد طالوت موجود ہے۔ (۴۶) **سید محمد طالوت زردار** ابن مولوی سید رضا لقمان زردار۔ شکیل ووجیہہ۔ ولادت ۲۲ر جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۰ر اگست سنہ ۱۹۳۶ء انگریزی میٹرک تک اور فارسی عربی مولوی فاضل تک حاصل کی ہے۔ ان زبانوں میں اہل زبان کے لب ولہجے میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ آپ یکم جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲ر مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کو پاکستان آئے آپ ایک دفعہ سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق سنہ ۱۹۵۳ء میں دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق سنہ ۱۹۵۴ء میں زیارات مشہد کربلا وکاظمین وسامرہ سے شرفیاب ہوئے اور پھر ایک دفعہ سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق سنہ ۱۹۶۶ء میں اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق سنہ ۱۹۶۷ء میں فقط زیارت شاہ خراسان سے مشرف ہوئے۔ نیز سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق سنہ ۱۹۶۸ء میں ملک افغانستان کی سیاحی کی۔ اب کراچی میں فارسی عربی کے مدرس ہیں۔ آپ کا عقد ذکیہ خاتون دختر سید محمد یوسف ابن سید ابوالحسنین دانشمند ماموں کی دختر سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ فاطمۃ البشریٰ ۲۔ فاطمۃ المُستبشرہ اور دو پسر ۱۔ سید نسیم عباس عرف محمد ہاروت ۳۰ر ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۲ر ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ۲۔ سید تسنیم عباس عرف محمد ماروت ۱۳ر شعبان سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء کو تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں (۴۵) **سید نبی رضا** ابن سید معجز حسین ولادت تقریباً ۱۳۳۰ھ مطابق سنہ ۱۹۱۲ء۔ نیک چلن۔ دستکار۔ فن رنگ ریزی کے ماہر۔ آپ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آئے۔ آپ کا عقد کاظمہ خاتون دختر سید شاکر حسین ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا تھا۔ لاولد رہے اور ۸ر جمادالثانی ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۲ر اگست سنہ ۱۹۷۰ء کو فوت ہوئے۔ (۴۴) **سید برجیس حسن برجیس** ابن سید جواد حسین شمیم۔ ولادت ۱۰ر محرم سنہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۲۵ر جنوری سنہ ۱۸۷۷ء۔ خوش جمال۔ خوش اخلاق۔ بہتر مرثیہ گو۔ اعلیٰ مرثیہ خوان۔ عربی ادب میں حریری وغیرہ تک پڑھا تھا۔ مرثیہ گوئی خاص شغل تھا۔ کم وبیش گیارہ طویل مرثئے تصنیف کئے۔ آپ کا عقد سیدہ خاتون دختر سید ذکی حسن ابن سید محمد ندر دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱۔ سید قائم رضا۔ ۲۔ سید صائم رضا تولد ہوئے دختر مہر بانو کا عقد سید منظور حسین ابن سید معجز حسین تایا کے پسر سے ہوا۔ آپ ۲۸ر شوال سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء کو فوت ہوئے (۴۵) مولوی **سید قائم رضا نسیم** ابن سید برجیس حسن برجیس۔ ولادت ۲۷ر رجب سنہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۰۹ء۔ آپ نے بقلم خود تحریر فرمایا ہے کہ مدرسۂ منصبیہ میرٹھ اور لکھنؤ کے مدرسہ ناظمیہ، ومدرسۃ الواعظین کی تعلیم یافتہ ہیں۔ فاضل عربی (فقہ وادب) کی سند الہ آباد یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔ آپ ایک نامور اور مشہور شاعر ہیں۔ غزل، قصیدہ

مسدس وغیرہ تمام اصناف سخن میں دستگاہ ہے۔ آپ کا مسدس برق باراں مولانا حالی پانی پتی کی بحر میں بہت مشہور اور
زبان زد عوام رہا ہے۔ مرثیہ پڑھنے میں منفرد ہیں۔ مرثیہ گوئی میں مہارت تامہ حاصل ہے۔ بہت زود گو اور قادر الکلام ہیں۔
اعلیٰ معیار کے ایک سو بتیس مرثئے تصنیف کر چکے ہیں۔ گیارہ تلامذہ ہند و پاکستان میں مستقل مرثیہ گو ہیں۔ آپ ایک بلند پایہ ادیب
ہیں۔ ہند و پاکستان میں مختلف موضوعاتِ ادبی کی اکثر کتابوں کے مصنف اور مولف ہیں۔ نسیم اللغات آپ کی مقبولِ عام تصنیف
ہے۔ علاوہ ازیں آپ بوقلمون اور گوناگوں حالات کے حامل ہیں۔ آپ سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر خیر پور میں مقیم
ہوئے۔ سہ روزہ اخبار مراد جاری کیا۔ بعدش کراچی میں ذاتی مکان بنا کر سکونت اختیار کر لی ہے۔ فی الحال سنٹرل گورنمنٹ کے
اردو بورڈ کی ڈکشنری کے مدیر ہیں یہ ڈکشنری اکسفورڈ ڈکشنری کے اصول پر گیارہ بارہ جلدوں میں تیار ہو رہی ہے۔ آپ
کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد عابدہ خاتون دختر سید ریاض الحسن ابن سید محمد کاظم نقوی مقیم محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ کہ اس زوجہ
سے ایک پسر تولد ہو کر کم سن فوت ہو گیا۔ دوسرا عقد کنیزہ خاتون دختر سید زاہد حسین ابن سید بندہ علی ساکن محلہ گذری سے
ہوا۔ کہ اس زوجہ سے دو دختر اور چار پسر ۱۔ سید شمیم حیدر ۲۔ سید نسیم حیدر ۳۔ سید قسیم حیدر ۴۔ سید وسیم حیدر تولد
ہوئے۔ ایک دختر قائمہ خاتون کا عقد سید نواب حسن ابن سید استجاب حسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ دوسری دختر شمیم بانو
کم سن فوت ہو گئی۔ (۴۶) سید شمیم حیدر ابن مولوی سید قائم رضا نسیمؔ۔ ولادت شوال سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق دسمبر
سنہ ۱۹۳۶ء۔ آپ ماموں کے ہمراہ ۹ رشعبان سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۶ رمئی سنہ ۱۹۵۱ء کو پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ میٹرک پاس
کر کے این۔ ای۔ ڈی کالج کراچی سے الکٹریشن کا کورس کیا۔ بجلی کا کام کرتے ہیں۔ آپ کا عقد سنجیدہ خاتون دختر سید ہادی حسن
ابن سید مہدی حسن محلہ حرطہ دریہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید نعیم رضا تقریباً سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق سنہ ۱۹۶۵ء کو ۲۔
سید حیدر رضا تقریباً سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق سنہ ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا دونوں زیر تعلیم ہیں (۴۶) سید نسیم حیدر ابن مولوی سید
قائم رضا نسیمؔ۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۵۶ھ مطابق سنہ ۱۹۳۸ء۔ بی۔ اے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ دماغی توازن جاتا رہا۔
سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۰ء سے دماغی اسپتال میں داخل ہیں (۴۶) سید قسیم حیدر ابن مولوی سید قائم رضا نسیمؔ۔ ولادت
تقریباً سنہ ۱۳۶۵ھ مطابق سنہ ۱۹۴۵ء والدین کے ہمراہ پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ انگریزی تعلیم کے بعد پولی ٹیکنیک اسکول
[کر]اچی سے انجنیئر کا ڈپلومہ لیا۔ آپ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن میں فورمین ہیں۔ (۴۶) سید وسیم حیدر ابن مولوی سید
قائم رضا نسیمؔ ولادت سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق سنہ ۱۹۵۱ء زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) سید صائم رضا ابن سید برجیس حسن برجیسؔ ولادت
[۱]۱ر جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۱ رمئی سنہ ۱۹۱۱ء۔ ملنسار و نیک عمل نور المدارس دانشمند میں پڑھکر منصبیہ کالج میرٹھ
[م]یں مولوی کے درجے تک پڑھتے رہے۔ سنہ ۱۳۴۸ھ مطابق سنہ ۱۹۲۹ء میں رام پور پاور ہاؤس میں بجلی کا کام سیکھا۔ سنہ ۱۳۴۹ھ
[م]طابق سنہ ۱۹۳۱ء میں پشاور ایم۔ ای۔ ایس۔ میں الکٹریشن مقرر ہوئے۔ چودہ سال صوبہ سرحد میں رہے۔ سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق۔
سنہ ۱۹۴۰ء میں پرائیویٹ میٹرک پاس کیا۔ سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق سنہ ۱۹۴۴ء میں سپرنٹنڈنٹ الکٹریکل مکینیکل ہوئے۔ اسی سال
[جنگ] عظیم میں اکسس روڈ آسام میں شامل ہوئے۔ واپسی پر دو سال شملے رہے۔ ۲۵ ر رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۲ راگست سنہ ۱۹۴۷ء
[پاکستان آ]گئے اور ۲۷ ر رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ راگست سنہ ۱۹۴۷ء سے گورنمنٹ پاکستان کے ملازم شمار ہوئے۔ محکمہ ایم۔ ای۔ ایس
[میں] سپرنٹنڈنٹ ہوئے۔ سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق سنہ ۱۹۵۴ء میں اسٹیوٹس الکٹریکل انسٹی ٹیوٹ سے ایس ڈی۔ او۔ کا امتحان پاس کیا۔
[تقر]یباً سنہ ۱۳۷۵ھ مطابق سنہ ۱۹۵۵ء میں بحیثیت ایس۔ ڈی۔ او۔ کوئٹہ، جہلم، راولپنڈی کے بعد سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق

۱۹۵۹ء سے چیف انجینئر نیوی کراچی کے دفتر میں ایس ڈی او رہے۔ آخر ۸ رجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو پنشن یاب ہوئے۔ لاہور کے دوران قیام انجمن سادات امروہہ قائم کی۔ کوئٹہ کے دوران قیام انجمن ناصر العزا کے بانیان میں سے ہیں۔ امام باڑہ ناصر العزا کی تعمیر میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ آپ کا عقد شاہدہ خاتون دختر سید اختر حسن ابن سید محمد جواد عرف چاندے ساکن محلہ بچدرہ خالہ کی دختر سے ہوا۔ دو فرزند تولد ہوکر فوت ہوگئے پانچ دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر نعیم بانو کا عقد سید آل حسن ابن سید مہدی حسن ساکن محلہ جھڈو دیہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسری دختر عظیم بانو کا عقد اول سید منیر احمد ابن مولوی سید سعید حسن محلہ حقانی سے ہوا تھا کہ شوہر نوعروسی میں جوان مرگ ہوئے تب عقد ثانی سید طاہر حسن ابن سید محمد علی جعفری ساکن سونی پت سے ہوا۔ تیسری دختر صائمہ خاتون کا عقد سید حیدر عباس ابن سید گل حسن ساکن محلہ مچھر ہٹہ سے ہوا۔ چوتھی دختر مبارکہ خاتون۔ پانچویں رضیہ خاتون زیر تعلیم ہیں۔ آپ کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ (۴۴) مولوی سید سکندر حسین فہیم ابن سید خواجہ حسین نجم ولادت تقریباً ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء ذی علم، ہوشیار تیز طبع شاعر مقام گلبرگہ حیدرآباد دکن میں مدرس ہیں۔ علم اخلاق پہ ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ آپ کا عقد رضویہ خاتون دختر سید انوار حسن خاں ابن سید مستحسن خاں دانشمند سے ہوا۔ تین پسر ۱ سید ریاض شمیم ۲ سید جواد حسن ۳ سید غلام عباس تولد ہوئے۔ مزید کچھ نہ معلوم ہوا۔ (۴۴) سید غلام حسین ابن سید احمد رضا۔ حلیم و کریم۔ بامروت و سخاوت۔ علم فقہ و اصول میں ذی استعداد۔ حجاج بیت اللہ و زائرین آئمہ عظام کے معاون متقی پرہیزگار۔ عابد شب زندہ دار۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر مولوی سید نجیب الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید محمد بخش خاں ابن سید کریم بخش خاں دانشمند سے ہوا۔ تیسرا عقد سراج النساء دختر سید مراد علی ابن سید احسان علی دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ لاولد رہیں۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید صادق حسین اور تیسری زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید زوار حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر زاہدہ خاتون کا عقد سید ضامن حسن ابن مولوی سید ابوالحسن ساکن محلہ لکڑیاں سے ہوا۔ دوسری دختر علیمہ خاتون کا عقد سید صفدر نذر ابن حکیم سید علی نذر دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء میں رحلت کی۔ تاریخ وفات۔ از سید اکبر حسین عبرت "بفردوس بریں رفت" ہے جس سے ۱۲۸۶ھ کے اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ (۴۳) حاجی سید صادق حسین ابن سید غلام حسین۔ صاحب علم و عقل، ہوشیار و فہیم، امانت دار نیک کردار اردو فارسی میں ذی استعداد۔ علم مساحت کے ماہر۔ عزائے حسین علیہ السلام کے دلدادہ۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید غلام نبی ابن سید غلام علی دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر تولد ہوا تھا کہ مادر و پسر دونوں فوت ہوگئے۔ دوسرا عقد معصوم النساء عم اخیافی (سوتیلے چچا) حاجی سید منور حسین کی دختر معصوم النساء سے ہوا۔ جبکہ سید منور حسین کی زوجہ سید امیر علی ابن سید غضنفر علی دہلوی مقیم محلہ دانشمندان کی زوجہ غیر کفو مجہول النسب کی دختر تھیں۔ اور یہ سید منور حسین ورثہ پدری سے اپنے بھائیوں (سید خادم حسین۔ سید غلام حسین اور حاجی سید قربان حسین) کی برابر کی جائیداد کے مالک تھے۔ تب معصوم النساء جو اپنے باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں تمام ورثہ پدری پر قابض ہوکر تمام جائیداد اپنے شوہر کے گھر ساتھ لائیں۔ الغرض ان معصوم النساء کے بطن سے دو دختر اور تین پسر ۱ سید ماجد حسین ۲ سید ناطق حسین ۳ مجاور حسین (کمسن فوت) تولد ہوئے۔ ایک دختر بلیغ النساء کا عقد حاجی سید مستحسن علی ابن سید محسن علی عرف ملو دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کمسن فوت ہوگئی۔ پسر اوسط سید ناطق حسین حسن و جمال میں بے مثال قمر طلعت زیبا صورت قریب بلوغ ہی عقل سلیم و طبع مستقیم رکھتے تھے۔ والد بزرگوار کو بہت محبوب تھے۔ دبائے تپ دلرزہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء میں فوت ہوگئے۔ والد بزرگوار نے مرحوم کی قبر پہ ایک امام باڑہ تعمیر کیا۔ اور ہر مہینے

ان کے مرنے کی تاریخ پر مجلس مقرر کر دی۔ آپ تین سال بعد ذالحجہ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں اپنے داماد سید مستحسن علی اور خسر سید منور حسین کے ساتھ حج کو گئے بعدِ طوافِ حرم محترم عرفات کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو مرض فواق (ہچکی) میں مبتلا ہو کر وہیں ذالحجہ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں انتقال کیا۔ تاریخ وفات از سید اکبر حسین عبرت ؎ ز حرم رفت بگلزارِ جناں۔ جس سے ۱۲۹۹ھ کے اعداد نکلتے ہیں۔ پس حاجی سید مستحسن علی اور حاجی سید منور حسین وطن واپس آئے۔ (۴۳) **سید ماجد حسین** ابن حاجی سید صادق حسین۔ عقیل وفہیم۔ ذکی وخوش جماں۔ صاحب ثروت و مال علم فارسی میں ماہر اور صرف و نحو اور کچھ انگریزی سے واقف۔ ترکہ پدری و مادری وقبضہ جائیداد خسر سے بڑے مالدار تھے۔ بہ عیش وتمول زندگی گذاری۔ میر محمد متخلص بہ سلیس لکھنوی کی شاگردی کر کے منبر پر مراثی تحت اللفظ پڑھا کرتے تھے۔ متلون مزاج تھے۔ دادا اور والد کے نیک طریقے پر عامل ہو کر ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ء میں بہ تحریک و تحریص الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین طاب ثراہ وسید زوار حسین وسید نور الحسن وسید علی نذر وجناب شمس العلما نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ وحکیم امجد علی خاں و دیگر عمایدِ شہر ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ اور مدرسۂ امامیہ نام رکھا۔ سید زوار حسین خازن مقرر ہوئے۔ طلبائے ذی استعداد اہل محلہ وشہر داخل ہو کر علم دین حاصل کرنے لگے۔ تین سال یہ مدرسہ چلتا رہا مگر بعد میں باوجودیکہ ان کے خسر سید غلام حسنین خاں کی نو سو روپے سال کی آمدنی کی جائیداد موقوفہ کی رقم بھی ملی لئے تھی اور حکیم امجد علی خاں نے بھی رقم چندہ بھیجی تھی وہ سب رقم مدرسہ کو نہ دی تب باقی زرِ چندہ مدرسہ کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہوا تو مدرسین نے چھ ماہ کا انتظار کر کے پڑھانا بند کر دیا۔ الحاصل مدرسہ بند ہو گیا۔ آپ کا عقد وحید النسا دختر زوجۂ ثانیہ سید غلام حسنین خاں ابن سید محمد بخش خاں عرف میر کلو دانشمند سے ہوا جو ورثہ پدری اپنے ساتھ لائیں۔ دو دختر اور ایک پسر سید محمد اختر حسنین تولد ہوئے۔ جو سید غلام حسنین کا نواسہ ہونے کی وجہ سے سید اختر حسنین خاں مشہور ہوئے۔ ایک دختر مطاہرہ خاتون کا عقد سید جرار حسین ابن سید زوار حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر طاہرہ خاتون عرف تارا کا عقد سید محمد یونس ابن حاجی سید محسن علی دانشمند سے ہوا۔ (۴۴) **سید اختر حسنین** ابن سید ماجد حسین ولادت ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء ذی علم وفہم، دولت مند۔ تاریخ ولادت از سید اکبر حسین عبرت ؎ گلِ بشگفتہ از شاخ ہمایوں۔ ترکہ پدری و مادری سے خوشحال اور فارغ البال تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید عابد حسین ابن سید جعفر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ کہ لاولد فوت ہو گئی۔ دوسرا عقد مخدومہ خاتون دختر حاجی سید ارتضیٰ علی ابن سید رضا علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر اور پانچ پسر ۱ سید آل حسنین ۲ سید عبد حسنین ۳ سید ابن حسنین ۴ سید سبط حسنین ۵ سید نواب حسنین تولد ہوئے۔ سید ... حسنین اور ایک دختر کم سن فوت ہوئی۔ دوسری دختر مشاہدہ خاتون کا عقد سید زہیر قین ابن حاجی سید حسن ضیا، ساکن محلہ ... بوتہ سے ہوا۔ ایک دفعہ زیارات کے قصد سے پاکستان آئے تھے واپس امروہہ جا کر ۲۴ رجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء کو فوت ہوئے۔ (۴۵) **سید آل حسنین** ابن سید اختر حسنین خاں۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء ... حلیم مطیع۔ رتبہ شناس۔ آپ کا عقد عطیہ زینب دختر سید عرفان حسن خاں ابن سید مہربان حسن خاں ساکن محلہ جھیوڑہ ... ہوا۔ دو دختر ۱ عزادارہ بانو ۲ علمدار بانو اور ایک پسر سید غلام عباس تقریباً ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں تولد ... آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۵) **سید عبد حسنین** ابن سید اختر حسنین خاں۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء انگریزی تعلیم یافتہ ہیں۔ بھارت کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد حسین فاطمہ دختر حاجی مولوی سید لقا علی ابن حاجی ... مرتضیٰ علی، ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ۱ نشاط اختر ۲ نامعلوم الاسم اور پانچ پسر تولد ہوئے ۱ سید ارشاد عباس

تقریباً ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۳ سید سجاد عباس تقریباً ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں ۳ سید قمر عباس تقریباً ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ۴ سید ثمر عباس تقریباً ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ء ۵ سید علی عرب ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۵) **سید ابن حسنین** ابن سید اختر حسنین خاں ولادت تقریباً ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء۔ آپ انگریزی تعلیم یافتہ ہیں۔ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ پاسپورٹ آفس کراچی میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد مبشرہ خاتون دختر سید جرار حسین ابن سید زوار حسین دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱ شمع فاطمہ ۲ شمع زہرا اور دو پسر ۱ سید غلام ثقلین ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ۲ سید غلام کاظمین ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں تولد ہو کر فوت ہوئے۔ (۴۵) **سید سبط حسنین** ابن سید اختر حسنین خاں۔ ولادت ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء۔ آپ کی استعداد علم انگریزی اچھی ہے۔ بی۔ اے پاس ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں آکر کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں محکمہ اکسائز اینڈ انٹیلیجنس میں ملازم ہیں۔ بفراغت و راحت ہیں۔ آپ کا عقد حسن فاطمہ دختر سید محمد یونس ابن حاجی سید محسن علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر ۱ نشاط اختر منکوحہ سید ذاکر حسین ابن سید غضنفر حسین رضوی دہلوی ۲ شہاب اختر ۳ روحی بتول ۴ راحی بتول اور چار پسر ۱ نصرت جاوید جمادی الآخر ۱۳۶۶ھ مطابق اپریل ۱۹۴۷ء کو تولد ہوا۔ پولی ٹیکنیک اسکول کراچی سے ایرکنڈیشن اینڈ ریفریجریشن کا تین سالہ کورس کر کے ڈپلومہ لیا ہے۔ کسی کمپنی میں انجینئر ہیں۔ ۲ سید اختر جاوید شعبان ۱۳۸۱ھ مطابق جنوری ۱۹۶۲ء میں ۳ سید عارف عباس محرم ۱۳۸۳ھ مطابق مئی ۱۹۶۳ء میں ۴ سید شاہد عباس جمادی الآخر ۱۳۸۷ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۷ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) **سید زوار حسین** ابن سید غلام حسین۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء۔ صالح الاعمال۔ صادق القول۔ جزرس۔ محتاط۔ امین عابد متقی پرہیزگار بامروت وسطوت۔ علم فارسی صرف و نحو معقول و منقول میں دستگاہ رکھتے تھے۔ علم ریاضی میں ماہر یکتا تھے۔ آپ جائیداد متروکۂ پدری سے خوشحال اور اپنی قابلیت انتظام کی وجہ سے مزید خرید جائیداد سے مرفہ الحال تھے۔ آپ طبعاً نہایت درجہ سنجیدہ و متین اور بدرجۂ غایت محتاط و امین واقع ہوئے تھے۔ سارے خاندان کو آپ کی امانتداری پر پورا پورا اعتماد حاصل تھا۔ یہاں تک کہ اشرف المساجد کی اراضی موقوفہ موضع مجھولی اور دھنو پورہ عرف حاجی پور کی تولیت بھی ان کے سپرد ہوئی۔ آپ نے اپنے حسن انتظام سے اس جائیداد کی آمدنی و نیز اپنی جیب سے مسجد کے برابر والا کتب خانہ تعمیر کرایا۔ نیز ۵ ذالحجہ سے ۹ محرم تک کتب خانے میں علی الصباح مجالس اور تقسیم اور رمضان کی شب کے مصارف نہایت احتیاط و اہتمام سے کرتے تھے۔ نیز آپ ہی مسجد کی سالانہ مرمت بھی اسی جائیداد کی آمدنی سے کرایا کرتے تھے۔ الغرض آپ نہایت معتبر اور متدین بزرگ تھے۔ آپ اہل خاندان اور مستحق لوگوں کی ہر طرح خفیہ اور پوشیدہ طور پر امداد کرتے رہتے تھے۔ آپ کا عقد میمونہ خاتون دختر حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا دانشمند چچا کی دختر سے ہوا۔ ایک پسر سید جرار حسین عقب رہے۔ آپ نے ۱۱ شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء کو مراد آباد کے ہسپتال میں رحلت کی اور امروہہ آکر دفن ہوئے۔ (۴۳) **سید جرار حسین** ابن سید زوار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء ذی علم، ذی مروت۔ گران گو۔ بعض حرکات و سکنات میں مثل والد بزرگوار کے تھے۔ انگریزی بھی جانتے تھے۔ علم نجوم و جفر و رمل میں مہارت رکھتے تھے بعد وفات والد بزرگوار کل جائیداد پر قابض اور جائیداد موقوفہ کے متولی ہوئے۔ پاکستان آتے وقت اس جائیداد موقوفہ کا تولیت نامہ مولانا سید محمد عبادت صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت اشرف المساجد (جامع مسجد) شفاعت پوتہ کے نام تحریر کر کے ۱۳۷۷ھ مطابق

سنہ ۱۹۵۷ء میں اپنے پسران کے پاس پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوگئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد مطاہرہ خاتون دختر سید ماجد حسین ابن حاجی سید صادق حسین دانشمند سے ہوا۔ بعد فوتیدگی زوجہ اوّل دوسرا عقد کنیزہ خاتون دختر سید مقداد حسن ابن سید ابوالحسن ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا جو لاولد رہیں۔ پہلی زوجہ سے چھ دختر اور تین پسر ۱۔ سید کرار حسین ۲۔ سید عمار حسین ۳۔ سید سراج حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر مطاہرہ خاتون کا عقد سید اشرف علی عرف ڈپٹا ابن سید سبط حسن عرف بیچا ساکن محلہ ڈگیاں سے ہوا۔ دوسری دختر منزّرہ خاتون کا عقد سید محمد مسکین ابن سید محمد حسین دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر عسکری بانو کا عقد سید محمد حسین ابن حکیم سید عنایت حسین دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر منوّرہ خاتون کا عقد سید حیدر حسن ابن سید سراج حسن ساکن محلہ لکرّہ سے ہوا۔ پانچویں دختر معطرّہ خاتون کم سن فوت ہوئی۔ چھٹی دختر مبشّرہ خاتون عرف بلیا کا عقد سید ابن حسنین ابن سید اختر حسنین خاں دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۰ اگست سنہ ۱۹۶۷ء کو کراچی میں رحلت کی۔ (۴۴)

سید کرار حسین ابن سید جرار حسین ولادت ۲ ذیقعد سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء۔ صالح و نیک چلن۔ کاروبار زمینداری میں ماہر۔ دادا صاحب کے اکثر کاروبار زمینداری آپ ہی انجام دیتے رہتے تھے آپ ذیقعد سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ مکان بنالیا۔ خانہ نشین ہیں۔ آپ کا عقد مشرّفہ خاتون دختر سید ابواحمد ابن سید ہزبر علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چھ دختر اور چار پسر ۱۔ سید صبار حیدر ۲۔ سید غفار حیدر ۳۔ سید بشار حیدر ۴۔ سید نفار حیدر تولد ہوئے۔ ایک دختر مدثرہ خاتون کا عقد سید امام رضا ابن سید صفی رضا ساکن محلہ بقر قصابان سے ہوا۔ دوسری دختر مزمّلہ خاتون کا عقد سید علی بن قاسم ابن سید کاظم حسین ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ تیسری دختر محدثہ خاتون کا عقد مولوی سید محمد شاکر ابن حاجی سید احمد ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چوتھی دختر معززہ خاتون کا عقد سید قیدار حسین ابن سید سردار حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ پانچویں دختر کونین بانو کا عقد سید حسنین نذر ابن سید حمید نذر ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا۔ چھٹی دختر کاظمین بانو کا عقد سید شان محمد ابن سید محفوظ حسین ساکن محلہ لکرّہ سے ہوا۔ آپ ۲ محرم سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۷۲ء کو فوت ہوئے۔ (۴۵)

سید صبار حیدر ابن سید کرار حسین ولادت سنہ ۱۳۴۲ھ مطابق سنہ ۱۹۲۳ء۔ نیک خصلت نیک طبیعت۔ انٹرنک تعلیم ہے۔ سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے فوڈ منسٹری میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد نہال فاطمہ دختر سید ولایت حسن ابن سید نجابت علی ساکن نگینہ ضلع بجنور سے ہوا۔ ایک دختر کنیز رضا اور تین پسر ۱۔ سید محمد عطا عباس ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء کو ۲۔ سید محمد رضا عباس ۲۹ جمادی الآخر سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۵ء کو ۳۔ سید محمد حیدر عباس صفر سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲ مئی سنہ ۱۹۶۸ء کو تولد ہوئے سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) سید غفار حیدر ابن سید کرار حسین ولادت سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق سنہ ۱۹۲۵ء نیک کردار، نیک عمل۔ ہونہار۔ میٹرک پاس۔ آپ سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے تھے۔ سکریٹریٹ میں ملازم تھے۔ آپ کا عقد حسین فاطمہ دختر سید سبط محمد ابن سید محمد باقر ساکن محلہ لکرّہ سے ہوا۔ ایک دختر تبسم زہرا زیر تعلیم ہے۔ چار پسر تولد ہوئے۔ ۱۔ سید حیدر سلطان سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق سنہ ۱۹۴۹ء میں ۲۔ سید ارشد مرتضیٰ ... ذیشان حیدر سنہ ۱۳۷۷ھ مطابق سنہ ۱۹۵۷ء میں ۳۔ سید رضا علی سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق سنہ ۱۹۵۹ء میں ۴۔ سید رضا مسعود سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق سنہ ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا۔ آپ کی ۷ شعبان سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۶۶ء کو اچانک حرکت قلب بند ... اور والد کو داغ جدائی دے گئے۔ (۴۵) سید بشار حیدر ابن سید کرار حسین۔ ولادت سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق سنہ ۱۹۲۸ء

ارمان بانو دختر سید عجائب الحسن ابن حافظ سید ارتضیٰ حسن ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ ایک دختر بادصبا زیر تعلیم اور دو پسر ۱۔ سید شاد حیدر ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں ۲۔ سید مراد حیدر ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں (۴۵) **سید لفّار حیدر** ابن سید کرار حسین۔ ولادت ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے۔ کے ڈی اے میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد معینہ خاتون دختر سید عمار حسین چچا کی دختر سے ہوا۔ ایک دختر ذکیہ زہرا اور ایک پسر سید محسن عباس ۸ر صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۵ر اپریل ۱۹۷۱ء کو تولد ہوا دختر زیر تعلیم ہے۔ (۴۴) **سید عمار حسین** ابن سید جرار حسین۔ ولادت ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء انٹر تک تعلیم یافتہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے۔ فوڈ منسٹری میں ملازم رہے آپ کا عقد ناظرہ خاتون عرف دُہنّو دختر سید سبط حسن عرف بیچا۔ ابن سید اصغر حسین ساکن محلہ لوگیاں سے ہوا۔ چار دختر اور چار پسر ۱۔ سید نظار حسین ۲۔ سید لفّار حسین ۳۔ سید ذخار حسین ۴۔ سید ابصار حسین تولد ہوئے۔ ذخار حسین نوعمر فوت ہوئے سید ابصار حسین زیر تعلیم ہے۔ ایک دختر مزینہ خاتون کا عقد سید ضیا حیدر ابن سید امیر باقر ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر مبینہ خاتون کا عقد سید مناقب حسین ابن سید عجائب حسین ساکن محلہ لوگیاں سے ہوا۔ تیسری دختر معینہ خاتون کا عقد سید لفار حیدر ابن سید کرار حسین تایا کے پسر سے ہوا۔ چوتھی دختر مبینہ خاتون زیر تعلیم ہے آپ نے ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹ر اگست ۱۹۶۷ء کو انتقال کیا۔ (۴۵) **سید نظار حسین** ابن سید عمار حسین ولادت تقریباً ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء بقدر ضرورت اردو انگریزی خواندہ ہیں ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں والدین کے ساتھ پاکستان آئے۔ آپ نقشہ نویسی کا کام کرتے ہیں آپ کا عقد سجیلہ خاتون دختر سید اعزاز علی ابن سید امتیاز علی وکیل ساکن محلہ منڈی بڑادربار سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ نصرت بانو ۲۔ عصمت بانو اور دو پسر ۱۔ سید باقر رضا ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں ۲۔ سید محمود رضا ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۵) **سید یثار حسین** ابن سید عمار حسین ولادت ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء اردو انگریزی خواندہ والدین کے ہمراہ پاکستان آئے۔ پریس میں کام کرتے ہیں۔ آپ کا عقد تسنیم زہرا دختر سید مہتاب حسن ابن سید مبارک ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ روبینہ خاتون ۲۔ مبینہ خاتون اور دو پسر ۱۔ سید طاہر رضا ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء ۲۔ سید عامر رضا ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۴) **سید سراج حسین** ابن سید جرار حسین۔ ولادت ۱۴ر ربیع الاول ۱۳۳۸ھ مطابق ۷ر نومبر ۱۹۱۹ء۔ ہوشیار۔ سمجھدار۔ نیک عادت نیک خصلت بی اے پاس ہیں۔ آپ جمادی الآخر ۱۳۶۷ھ مطابق اپریل ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ منسٹری آف انفارمیشن میں اچھے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ کا عقد اکبری خاتون دختر سید ناصر حسین ابن سید ذاکر حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ تین دختر ۱۔ اقبال فاطمہ ۲۔ تنویر فاطمہ ۳۔ سعید فاطمہ اور ایک پسر سید حسن عباس ۱۲ر جمادی الآخر ۱۳۷۴ھ مطابق ۵ر فروری ۱۹۵۵ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ دختر اقبال فاطمہ کا عقد سید جعفر عباس صفوی پسر حسن عسکری سے ہوا۔

حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا۔ ولادت ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۱۰ء۔ مومن، دیندار۔ شیعہ حیدر کرار۔ بزرگ خاندان خیر خواہ مومنان۔ زینت ظاہری سے دستبردار۔ خلوص باطن سے سرگرم عبادت غفار۔ معقول جائیداد پدری پر ذی اختیار تھے۔ آپ اپنے پسر مولوی سید مرتضیٰ حسین کے ہمراہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں حج بیت اللہ زیارات عتبات عالیات مدینہ منورہ۔ نجف اشرف کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد دختر سید کریم

ابن سید غلام قادر دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد خاتون دولت دختر زوجۂ اول سید محمد حسن خاں ابن سید ولی بخش خاں دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید کاظم حسین دوسری زوجہ سے تین دختر اور ایک پسر سید مرتضیٰ حسین تولد ہوئے۔ دونوں ازواج ان کی زندگی ہی میں فوت ہوئیں۔ ایک دختر مسیح النسا کا عقد سید جواد حسین شمیم ابن سید حیدر حسین یکتا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر فصیح النسا کا عقد سید مستحسن خاں ابن سید محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر میمونہ خاتون کا عقد سید زوار حسین ابن سید غلام حسین دانشمند سے ہوا۔ آپ نے ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء میں رحلت کی تاریخ وفات سید اکبر حسین عبرت، یافتہ وادئے سلام حاج بیت کبریا، جس سے ۱۳۰۵ھ کے عدد برآمد ہوتے ہیں۔ (۴۲) **سید کاظم حسین** ابن حاجی سید قربان حسین۔ مدبر و فہیم۔ آپ کا عقد دختر حاجی سید شمس الدین ابن سید کریم الدین دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر سید ضامن حسین کو چھوڑ کر اپنے والد بزرگوار کو داغ جدائی دیا۔ دختر مومنہ خاتون کا عقد سید ابن حسن ابن سید محمد تقی دانشمند سے ہوا۔ (۴۳) **سید ضامن حسین** ابن سید کاظم حسین۔ نیک عمل، سادہ مزاج حیادار علم کے طلب گار۔ آپ کا عقد دختر سید کرامت اللہ مفقود الخبر ابن سید سعادت اللہ ساکن محلہ بنگلہ مقیم سرائے کہنہ سے ہوا ــــ ایک دختر اور دو پسر سید صابر حسین و سید شاکر حسین عرف ایوب حسین تولد ہوئے۔ ایوب حسین کم سن فوت ہوئے۔ آپ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء میں عالم جوانی میں حیات پدر میں فوت ہوئے۔ دختر نقیہ خاتون کا عقد سند العلما مولانا سید یوسف حسین ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین سے ہوا۔ (۴۴) **سید صابر حسین** ابن سید ضامن حسین۔ ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء۔ نیک دل۔ نیک خصلت حلیم و بامروت ہر دلعزیز، سنجیدہ و متین۔ ذاکر آئمہ معصومین۔ آپ فارسی عربی سے واقف تھے کافیہ تک پڑھا تھا۔ بعزت تمام زندگی بسر کی۔ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین کے ہمراہ زیارات نجف و کربلا و کاظمین سامرہ سے شرفیاب ہوئے۔ تقسیم ملک کے وقت ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں کسی مرض کے علاج کے لئے دہلی کے کسی بڑے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ جب ہندو اور سکھ مسلمانوں کو تباہ و برباد کر رہے تھے مسلمانوں کے کروڑوں روپیوں کا مال و اسباب لوٹ رہے تھے سینکڑوں عورتیں اغوا ہو رہی تھیں اور ہسپتالوں میں بھی بیمار مسلمانوں کو قتل کر رہے تھے تو یہ اسی حالت بیماری میں اپنی جان بچا کر چھپتے چھپاتے کسی نہ کسی طرح سید سرکار حسن کے مکان پر پہنچ گئے تھے۔ اور وہیں ۲۷ ذیقعد ۱۳۶۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو انتقال کیا۔ سید ذاکر حسین عرف حسینی ان کے فرزند اپنے والد کو لینے کے لئے پاکستان سے انڈیا گئے تھے اور دہلی میں ہوائی جہاز سے اتر کر اتفاقاً سید سرکار حسن کے مکان پر اپنے والد کے دفن سے چند لمحہ بیشتر پہنچ گئے تو ان کے دفن میں شریک ہوئے۔ ان نامساعد حالات میں سید سرکار حسن نے بصد مشکل و تکلیف تجہیز و تکفین کی۔ آپ کا عقد زمانۂ نابالغی میں دختر سید امیر حسن ابن سید علی احمد دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل رخصتی فوت ہوگئی۔ آپ کے والد بزرگوار عین عالم جوانی میں آپ کو دو برس کے سن میں چھوڑ کر اپنے والد بزرگوار کے روبرو فوت ہوگئے تھے۔ آپ کی پرورش و تعلیم و تربیت الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین نے کی اور از راہ شفقت اپنی دختر حسنیہ خاتون کا عقد آپ سے کر دیا۔ آپ کے چار دختر اور پانچ پسر ۱۔ سید شاکر حسین ۲۔ سید ذاکر حسین عرف حسینی ۳۔ سید باقر حسین ۴۔ سید ناصر حسین ۵۔ سید باصر حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر اعجاز فاطمہ کا عقد سید فرزند حسن ابن سید سبط حسن دانشمند سے ہوا جو لاولد رہی دوسری دختر بنت فاطمہ کا عقد سید بہیر رضا عرف رضا القمان ابن سید معجز حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل رخصتی فوت ہوگئی۔ تیسری دختر ضامنہ خاتون کا عقد سید نہال محمد ابن سید بدر الحسن ساکن محلہ بنگلہ سے ہوا۔ چوتھی دختر کم سن فوت ہوئی (۴۵) **سید شاکر حسین** ابن سید صابر حسین۔ ولادت ۲۸ ماہ رمضان ۱۳۱۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۸۹۹ء۔ ذی علم۔ بذلہ سنج۔ با اخلاق۔ باتمیز۔ آپ

میٹرک۔ منشی اور مولوی کا امتحان پاس کر کے غازی آباد کے شمبھو دیال کالج میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے۔(۲۳) تیئس برس
ملازمت کر کے معرکہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں کے قتل و خون سے بچکر ملازمت چھوڑ کر خانہ نشین ہو گئے۔ والد بزرگوار
فوت ہو گئے تھے سب بھائی پاکستان چلے گئے تھے۔ ہندو جذبۂ انتقام میں مبتلا تھے پس تمام جائیداد کسٹوڈین کے قبضے میں چلی گئی اور
یہ بالکل بے دست و پارہ گئے آخر امروہہ محلہ کالی پگڑی کے ایک لائق ہندو وکیل راجندر سرن عرف للّو بابو نے از راہِ انسانی ہمدردی
دامے۔ درمے۔ قدمے ان کی مدد کی اور کسٹوڈین سے مقدمہ لڑ کر آپ کی حق رسی کرائی تب یہ ورثہ آبائی پر متصرف ہوے۔ آپ کا عقد
کنیز فاطمہ دختر سید سبط حسن ابن سید ابن حسن دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور پانچ پسر تولد ہوئے ۱۔ قرۃ العین عرف غریب حسین
۲۔ سید ضیا العین (کمسن فوت) ۳۔ سید نادر حسین (کمسن فوت) ۴۔ سید نقی رضا (کمسن فوت) ۵۔ سید شان رضا تولد ہوئے۔
ایک دختر کاظمہ خاتون کا عقد سید نبی رضا ابن سید معجز حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر ناظمہ خاتون کا عقد سید محمد حسن ابن
سید مہدی حسن ساکن محلہ جرطو دیہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ تیسری دختر نادرہ خاتون کا عقد سید منظور حسین ابن سید معجز حسین دانشمند
سے ہوا۔ چوتھی دختر شان فاطمہ کا عقد سید عطا حسین ابن سید مبارک حسین ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا آپ امروہہ میں
مقیم ہیں۔ (۴۶) **سید قرۃ العین** عرف سید غریب حسین ابن سید شاکر حسین۔ ولادت ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء آپ
مڈل پاس ہیں۔ اول فوج میں ملازمت کی تھی جو چھوڑ دی۔ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ مطابق جنوری ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے۔
پولیس میں ملازم ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد شاد بانو دختر سید حشمت علی ابن سید محب علی ساکن محلہ کالی پگڑی سے ہوا۔
دوسرا عقد کنیز فاطمہ بیوہ دختر ہاشم حسین ساکن باندہ سے کیا جس سے کوئی اولاد نہیں۔ پہلی زوجہ سے چار دختر اور تین پسر ۱۔
سید قمر عباس ۸ر جمادی الاول ۱۳۷۴ھ مطابق ۳ر جنوری ۱۹۵۵ء کو ۲۔ سید جوہر عباس تولد ہو کر کمسن فوت ہوا ۳۔ سید گوہر عباس
۴ر رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق ۸ر جنوری ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا۔ دختران شمیم اختر ۲۔ نعیم اختر ۳۔ نسیم اختر ۴۔ ثریا جاوید تولد ہوئی۔
شمیم اختر کا عقد سید حسن عباس ابن سید معصوم احمد ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۶) **سید شان رضا** ابن
سید شاکر حسین۔ ولادت ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء۔ ادیب۔ منشی او سانٹر انگریزی پاس ہیں۔ فائر بریگیڈ کی تربیت حاصل
کر کے محکمۂ فائر بریگیڈ میں ملازم ہیں امروہہ میں مقیم ہیں آپ کا عقد نسیم زہرا دختر مولوی سید ابو طالب ابن مولوی سید نسیم حسن
ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ (۴۵) **سید ذاکر حسین** عرف حسینی ابن سید صابر حسین۔ ولادت ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء
حلیم الطبع، نیک طبیعت، نیک خصلت، نیک عادت۔ آپ نے بی کام۔ ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ وزارت زراعت میں ملازم
تھے۔ ۷ر رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان تبادلہ ہوا۔ یہاں بھی اسی محکمہ میں معزز عہدے پر متعین رہے
۱۴ر شوال ۱۳۷۹ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۶۰ء کو پنشن یاب ہوئے۔ رضویہ سوسائٹی کراچی میں عالیشان مکان بنایا ہے چھ سال
اس سوسائٹی کے سکریٹری رہے۔ مشہور و معروف امام باڑہ ان ہی کی سکریٹریٹ کے زمانے میں تعمیر ہوا۔ آپ تاحیات شاہ کربلا ٹرسٹ
کے ٹرسٹی تھے۔ آپ کا عقد طاہرہ خاتون عرف تارا دختر سید مظہر حسن ابن سید نذر علی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور پانچ پسر ۱۔
سید حیدر رضا عرف مہ لقا ۲۔ سید صفدر رضا عرف غلام رضا ۳۔ سید تقی رضا عرف تقن ۴۔ سید جعفر رضا عرف جعفن اور
۵۔ سید عابد رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر باقرہ خاتون کا عقد سید کاظمین محمد ابن سید حسین محمد ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا
دوسری دختر سعیدہ بانو عرف ستارا کا عقد سید محمد جرار ابن سید مطیع الحسنین دانشمند سے ہوا۔ آپ ۷ر ذیقعد ۱۳۸۸ھ مطابق
۲۶ر جنوری ۱۹۶۹ء کو فوت ہو گئے۔ (۴۶) **سید حیدر رضا** عرف مہ لقا ابن سید ذاکر حسین۔ ولادت ۶ر محرم ۱۳۵۱ھ

مطابق ۱۲رمئی ۱۹۳۲ء ۔ لائق ہوشیار ۔ خلیق و متین و سنجیدہ سادہ مزاج ۔ امروہہ میں میٹرک پاس کیا ۔ ۱۳۶۷ھ مطابق
۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے ۔ کراچی میں ایم ۔ اے اکنامکس کی ڈگری لی ۔ وزارت زراعت میں ریسرچ افسر ہیں ۔ آپ کا عقد مبارکہ خاتون
دختر مولوی سید محمد نبی ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا ۔ دو دختر تولد ہو کر کم سن فوت ہوئیں ۔ چار پسر تولد ہوئے
۱۔ سید اختر رضا ۱۰رصفر ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۷راگست ۱۹۵۸ء کو ۲۔ سید سعید اختر ۲رجمادی الآخرہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۱رنومبر
۱۹۶۱ء کو تولد ہو کر فوت ہو گیا ۳۔ سید مظہر رضا ۱۰رجمادی الآخر ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۷راکتوبر ۱۹۶۴ء کو ۴۔ سید صابر رضا
۲۵ررمضان ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۶ردسمبر ۱۹۶۸ء کو تولد ہو کر ۲۱رذلقعد ۱۳۸۸ھ مطابق ۹رفروری ۱۹۶۹ء کو فوت ہوا
سب بچے زیر تعلیم ہیں ۔ (۴۶) **سید صفدر رضا** عرف سید غلام رضا ابن سید ذاکر حسین ۔ ولادت ۱۷ررجب ۱۳۵۶ھ
مطابق ۲۳رستمبر ۱۹۳۷ء ۔ لائق ہوشیار ۔ ملنسار عقلمند ۔ ۱۰رصفر ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۴ردسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے ۔
میٹرک پاس کر کے این ۔ ای ۔ ڈی کالج کراچی سے ربیع الاول ۱۳۷۶ھ مطابق اکتوبر ۱۹۵۶ء میں سول انجینئر کا ڈپلومہ
لیا ۔ محکمۂ تعمیرات عامہ پاکستان میں اورسیر ملازم ہوئے ۔ بہترین کارکردگی پر انعام حاصل کیا اب پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز میں تعینات ہیں
۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں زیارات عراق و ایران سے مشرف ہوئے ـــ آپ کا عقد نسیم زہرا دختر مولوی سید امتیاز علی ابن سید
ممتاز علی ساکن نور پور پرگنہ امروہہ سے ہوا ۔ دو پسر ۱۔ سید محمد مجتبیٰ ۱۲رشوال ۱۳۸۶ھ مطابق یکم فروری ۱۹۶۷ء
کو ۲۔ سید محمد مرتضیٰ ۳رشعبان ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۶راکتوبر ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا ۔ (۴۶) **سید تقی رضا** عرف تقن ابن
سید ذاکر حسین عرف حسینی ۔ ولادت ۹رربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۶رمارچ ۱۹۴۳ء ۔ ہوشیار ۔ ذی علم ۔ آپ ۱۰رصفر ۱۳۶۷ھ
مطابق ۲۴ردسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آئے ۔ کراچی میں میٹرک اور بی ایس سی پاس کیا ہے ۔ آپ حبیب شوگر ملز نواب شاہ میں
بعہدۂ کیمسٹ ملازم ہیں آپ کا عقد حدیث فاطمہ دختر سید محمد مختار ابن ڈاکٹر سید محمد عیوض زیدی ساکن محلہ چاہ بقا گذری سے ہوا ۔
(۴۶) **سید جعفر رضا** عرف جعفن ابن سید ذاکر حسین عرف حسینی ولادت تقریباً ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۴ء آپ ۱۳۶۷ھ
مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے زیر تعلیم ہیں آپ کا عقد نکہت جبین دختر سید ناصر حسین ابن سید صابر حسین چچا کی دختر سے ہوا ۔
(۴۶) **سید عابد رضا** ابن سید ذاکر حسین عرف حسینی ۔ ولادت رمضان ۱۳۶۵ھ مطابق اگست ۱۹۴۶ء آپ ۱۳۶۷ھ
مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے ۔ کراچی میں تعلیم پائی ۔ بی کام میں پڑھ رہے ہیں ۔ (۴۵) **سید باقر حسین** ابن سید صابر حسین
ولادت تقریباً ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء ۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا ۔ صفر ۱۳۶۷ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان
آئے ۔ ویسٹ پاکستان ریلوے میں ہیڈ اکونٹنٹ ہیں ۔ آپ کا عقد مومنہ خاتون دختر مولوی سید محمد احمد ابن حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین
دانشمند سے ہوا ۔ تین دختر اور چار پسر ۱۔ سید محمد نصیر ۲۔ سید محمد نصیر ۳۔ سید محمد امیر ۴۔ سید محمد صغیر تولد ہوئے ۔ ایک دختر
ناصرہ خاتون کا عقد سید ذوالفقار حیدر ابن سید تصور حسین محلہ قاضی زادہ سے ہوا ۔ دوسری دختر جعفرہ بانو عرف قیصر بانو کا
عقد سید سبط حسنین ابن سید سبط نجف ساکن محلہ گذری سے ہوا تھا ۔ کہ بوجوہات صیغۂ طلاق جاری ہوا ۔ تیسری دختر حسن بانو
عرف پروین زیر تعلیم ہے ۔ (۴۶) **سید محمد نصیر** ابن سید باقر حسین ولادت ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء ۔ ہوشیار
نیک کردار نیک اطوار ۔ آپ صفر ۱۳۶۷ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے ۔ کراچی پولی ٹیکنیک اسکول سے الیکٹرک
انجینئرنگ کا ڈپلومہ لیا ۔ کچھ عرصہ کے آر ٹی سی میں سپروائزر رہے ۔ اب ٹیلی فون انڈسٹری میں اسسٹنٹ الیکٹریکل انجینئر ہیں
آپ کا عقد فاخرہ خاتون دختر مولانا سید محمد محسن ابن مولانا سید محمد کاظم دانشمند سے ہوا ۔ ایک دختر ثروت بانو اور ایک پسر

سید شاہد رضا ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۶۷ء کو تولد ہوا۔ (۴۶) **سید محمد بصیر** ابن سید باقر حسین ولادت ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء آپ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے۔ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں میٹرک پاس کیا پھر لاہور میں بی۔ ایس۔ سی کیا۔ برٹش آف پاکستان میں ٹیکنیکل اسسٹنٹ ہیں۔ آپ کا عقد سرتاج سیدہ دختر سید آفتاب احمد مسلم ابن مولوی سید محمد احمد دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید ساجد رضا ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء کو تولد ہوا۔ (۴۶) **سید محمد امیر** ابن سید باقر حسین ولادت ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹۴۵ء آپ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے۔ زیر تعلیم ہیں۔ (۴۶) **سید محمد صغیر** ابن سید باقر حسین ولادت ذالحجہ ۱۳۶۶ھ مطابق اکتوبر ۱۹۴۷ء پاکستان ہی میں تولد ہوئے۔ بی۔ ایس۔ سی تک تعلیم ہے۔ مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ (۴۵) **سید ناصر حسین** ابن سید صابر حسین ولادت ذلقعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق اکتوبر ۱۹۱۵ء۔ ہوشیار، نیک عمل۔ بی اے۔ سی۔ ٹی تک تعلیم ہے۔ محکمۂ ڈاک میں ملازم ہیں آپ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ پوسٹ آفس کے صیغۂ ڈائرکٹریٹ میں اسسٹنٹ انچارج ہیں۔ آپ کا عقد طیبہ خاتون عرف مہ جبین فاطمہ دختر مولوی سید محمد نبی ابن حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور چار پسر ہے ۱ سید محمد اشرف ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۵۳ء کو ہے ۲ سید محمد ارشد ۹ صفر ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء کو ہے ۳ سید محمد کوثر ۲ جمادی الآخر (اول) ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء کو ہے ۴ سید محمد قیصر ۷ رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا۔ ایک دختر زہرا جبین کا عقد سید غلام الثقلین ابن سید علی عرف ابن محمد ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسری دختر قادرہ خاتون کا عقد سید نور عین ابن سید علی عرف ابن محمد ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ تیسری دختر نکہت جبین کا عقد سید جعفر رضا عرف جفن ابن سید ذاکر حسین عرف حسینی سے ہوا۔ (۴۵) **سید باصر حسین** ابن سید صابر حسین ولادت تقریباً ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء۔ ہوشیار ملنسار میٹرک تک تعلیم ہے۔ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ کراچی کارپوریشن میں ملازم رہے۔ پھر ادارۂ ترقیات کراچی میں بلڈنگ انسپکٹر رہے۔ اب تجارت کرتے ہیں۔ آپ کا عقد شان زہرا دختر مولوی سید محمد ابن سید آل مرتضیٰ ساکن محلہ بچھرہ سے ہوا۔ ایک دختر تسلیم زہرا اور پانچ پسر ہے ۱ سید ندر عباس تقریباً ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں ہے ۲ سید باقر عباس تقریباً ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں ہے ۳ سید اطہر عباس تقریباً ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں ہے ۴ سید ظفر عباس تقریباً ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) الحاج مولوی **سید مرتضیٰ حسین** ابن حاجی سید قربان حسین ولادت تقریباً ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء عالم علم دین استاد الافاضل گراں گوش۔ محرور المزاج۔ ابتدائے عمر سے ہی طبیعت اعمال صالحہ کی طرف مائل تھی۔ سن شعور کو پہنچ کر تحصیل علم کی طرف راغب ہوئے۔ انگریزی مڈل پاس کیا۔ علم دین کی طرف متوجہ ہوئی تو فارسی عربی پڑھنے لگے۔ کچھ عرصہ مولوی محمد امین صاحب سے پڑھا پھر از خود کتب علمیہ کا مطالعہ کرتے رہے۔ اسی زمانے میں اہل خاندان نے بمعیتِ حاجی سید اشرف علی عظیم آبادی محلہ دانشمندان میں ایک مدرسہ بنام اشرف المدارس قائم کیا۔ اول مولانا سید فرمان علی صاحب طاب ثراہ پھر مولانا سید محمد ہارون صاحب طاب ثراہ اس کے صدر مدرس رہے۔ آپنے ان دونوں صاحبان سے صرف نحو۔ اصول و فقہ و معانی و کلام و ادب میں استفادہ کیا۔ نیز اپنی ذاتی محنت اور پیہم مطالعہ سے ان علوم میں مہارت حاصل کی۔ یہاں تک کہ درس دینا شروع کر دیا۔ اور خود کو تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ عالم جوانی میں ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ والد بزرگوار کو بیٹے سے انتہائی محبت تھی۔ لائق بیٹے کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ مانع ہوئے۔ یہ محرور المزاج تھے۔ علماء مجتہدین سے اس صورت حال کے بارے میں فتوے حاصل کئے بالآخر صلاح کار یہ ٹھہری

والد بزرگوار کو بھی ہمراہ لے جائیں۔ الغرض والد بھی ہمراہ ہوئے۔ سید اصغر حسین ابن سید سجاد علی دانشمند اور سید نذیر علی ابن سید دزیر علی کو اپنے ہمراہ لیا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ اور زیارات مدینۂ منورہ نجف اشرف کربلا کاظمین وسامرہ سے شرفیاب ہوکر وطن واپس ہوئے۔ پھر دوبارہ سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء میں اپنے قبیلے کو ہمراہ لیکر حج کا قصد کیا۔ سید نورالحسن ابن سید نذر علی دانشمند و سید امتیاز حسن ابن سید رحمت علی دانشمند و سید افضل حسین ابن سید مظفر حسین دانشمند و سید محمد تحسین ابن حکیم سید عنایت حسین دانشمند و سید قربان علی ابن سید امان علی دانشمند اور ان کے نو داما د سید صابر حسین ابن سید ضامن حسین دانشمندان کے ہمراہ تھے۔ مگر بوجہ بدمعاملگی اہل جہاز طوافِ حرم محترم و زیارات مدینۂ منورہ سے محروم رہے۔ محض زیارات نجف اشرف کربلا کاظمین وسامرہ سے شرفیاب ہوکر وطن واپس ہوئے۔ پھر تیسری مرتبہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء میں سید امیر حسن ابن سید مظہر علی دانشمند گورنمنٹ کے مقرر کردہ منتظم زواران مشہد مقدس مقیم کوئٹہ کی تحریک تحریص پر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام و زیارات عراق کا ارادہ کیا۔ سید فیاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند معہ ان کی اہلیہ سیدہ خاتون۔ سید الوارحسن خاں ابن سید مستحسن خاں معہ ان کی والدہ فصیح النسا دانشمند و سید رئیس الحسن ابن سید مظہر حسن دانشمند و مدینہ خاتون دختر سید جواد حسین شمیم دانشمند زوجۂ سید زائر حسن مقیم دانشمند (جو اس قافلہ میں تنہا فارسی دان تھیں) و سید اکبر نذر ابن سید اظہر علی نقوی مقیم دانشمندان و معصوم النسا دختر سید سلامت علی ابن سید جوہر علی زوجہ سید ابوالحسن ابن قاضی سید غفور بخش مقیم دانشمندان ہمراہ ہوئے۔ کوئٹہ بلوچستان پہنچے۔ راقم الحروف کی عمر آٹھ برس کی تھی مگر آپ کی کوئٹہ تشریف آوری اب تک قدرے قلیل یاد ہے۔

اس لئے کہ حاجی صاحب مرحوم گاہے گاہے اس حقیر کو دیکھ کر اس سفر کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ الغرض کچھ دن کوئٹہ میں قیام فرمایا۔ اس حقیر مولف کے والد بزرگوار کو عزت میزبانی سے سرفراز فرمایا۔ حاجی سید ظل حسین جو پہلے سے کوئٹہ میں موجود تھے یہاں اس قافلہ میں شریک ہوئے لیکن حاجی سید ظل حسین کے والد بزرگوار سید نثار حسین دانشمند بھی کوئٹہ آکر قافلہ میں شریک ہوگئے۔ الحاصل جب سید امیر حسن دانشمند نے عماریاں کجاوے۔ اونٹ اور سانڈنیوں کا انتظام خاطر خواہ کردیا اور دیگر مشتاقان زیارت بھی جمع ہوگئے تو اس بڑے قافلے کا کوئٹہ سے ایران کی طرف سفر شروع ہوا۔ ان دنوں کوئٹہ سے ایران کا سفر کرنے کی دشواریاں آج فہم و قیاس میں بھی نہیں آسکتیں۔ جنگل بیابان طویل میدان۔ سربفلک پہاڑ۔ راتوں کا سفر۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا خوف۔ کئی کئی منزل تک پانی نایاب تھا۔ پکھالوں میں اونٹوں پر پانی ہمراہ رکھنا پڑتا تھا۔ پگڈنڈی کے طریقے پر کچا راستہ تھا۔ عجیب جان جوکھوں کا سفر تھا۔ جناب حاجی صاحب نے ایک واقعہ بلکہ ایک معجزے کا ذکر بھی بیان فرمایا جو یہ تھا کہ اثنائے سفر میں ایک سنسان جگہ پر اچانک بندوقوں کی فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں۔ اگرچہ قافلہ بڑا تھا اور زوار کثیر تعداد میں ہم سفر تھے پھر بھی یہ لوگ گھبرا گئے۔ یکایک دو سوار نقاب پوش عربی لباس میں نمودار ہوئے۔ اوران سواروں نے اردو زبان میں حاجی صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ مرتضیٰ حسین تم لوگ یہیں ٹھہر جاؤ اور کسی طرف مت جاؤ۔ جب قافلہ میں باہمدگر سرگوشی ہونے لگی تو ان سواروں نے تحکم آمیز لہجے میں یہیں ٹھیر جانے کی تاکید کی اور اچانک نظروں سے غائب ہوگئے۔ تب یہ لوگ بہت روئے پیٹے پچتائے اور افسوس کیا کہ یہ تو معجزے سے کوئی بزرگ آئے تھے۔ ہائے ہم نہ پہچانے اور ہم نے مدد کیوں نہ مانگا۔ اس پہاڑ سے اترنے کے بعد مدینہ خاتون کے ایک لڑکی علویہ خاتون تولد ہوکر فوت ہوئی تو اثنائے راہ میں باغ فردوس حضرت امام رضا علیہ السلام میں اس کو دفن کرکے اپنا سفر جاری رکھا۔ الغرض بڑی بڑی تکالیف اور زحمت اٹھاکر مشہد مقدس پہنچ کر شرف زیارت حاصل کیا۔ خدا غریق رحمت کرے۔ اور زائرین میں شمار فرمائے۔ سید نثار حسین و سید اکبر نذر و سید رئیس الحسن اس سفر میں سفر آخرت اختیار کیا۔ بعد ازاں قم۔ عبدالعظیم وغیرہ مقامات متبرکہ کی زیارات کرتے ہوئے۔ زیارات نجف اشرف

کربلا کاظمین سامرہ سے مشرف ہوکر ۱۲ر صفر ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ر مئی ۱۹۰۲ء کو وطن مالوف واپس پہنچے۔ جب سید نورالحسن زوار ابن سید نذر علی دانشمند نے چھ ہزار روپئے سال کی آمدنی کی جائیداد ان کی اور جناب مستطاب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن اعلی اللہ مقامہ اور سید محمد حسین صاحب دانشمند وغیرہ کی تحریک سے ۲۰ر شوال ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۸ر دسمبر ۱۹۰۴ء کو مدرسہ اشرف المدارس کے نام وقف کی اور مدرسہ کا نام نورالمدارس ہوگیا۔ اور کوٹھی لب سڑک معمرہ سید ولایت حسن ابن سید نذر علی میں قائم ہوگیا تو حاجی صاحب اس مدرسے کے صدر مدرس اور منتظم مقرر ہوئے۔ آپ نے اس مدرسہ کو بام ترقی پر پہنچا دیا۔ نہ صرف امروہہ بلکہ بیرونجات میں بھی اس مدرسے کی بڑی شہرت ہوئی اور طلبار کی کثیر تعداد نے اس مدرسے میں تعلیم حاصل کرکے اعلیٰ قابلیت واستعداد حاصل کی اور فیضیاب ہوئے۔ مگر جب نورالحسن صاحب کا انتقال ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء میں ہوگیا۔ تو ان کے ورثا نے مدرسے کے انتظام میں خلل اندازی کی۔ تب حاجی صاحب نے مدرسے سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور اپنے مکان پر ہی طلبار کو درس دینا شروع کردیا۔ آپ مطالعہ وتدریس کے بڑے شوقین تھے۔ آپ کو منطق فلسفہ اور عربی ادب میں خاص ذوق حاصل تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے طلبا کو تو پڑھاتے ہی تھے لیکن ابتدائی تعلیم والے بچوں کے پڑھانے میں بھی عار نہ سمجھتے تھے۔ اس حقیر صغیر مولف کتاب ہذا کو بھی نہایت شفقت سے زیر نگاہ رکھتے تھے اور خوب خوب زجر وتوبیخ کیا کرتے تھے۔ اور ہر طرح کی امداد دیکر پڑھانے کے کوشاں تھے۔ آپ نماز شب میں بھی طلبار کی کامیابی کے لئے رو رو کر بلند آواز سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ خود تو آہستہ بولتے تھے۔ مگر گرانی گوش کی وجہ سے طلبار کی اچھی خاصی ورزش ہوجاتی تھی۔ آپ بڑی بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ باوجود مربیانہ شفقت ومحبت کے طلبار پر ان کی ہیبت اور رعب طاری رہتا تھا۔ اپنے اور غیر سب ہی ان کے علم وفیض کے معترف تھے۔ چنانچہ محمود احمد عباسی مولف کتاب معاویہ ویزید جیسے متعصب شخص نے اپنی تصنیف تذکرۃ الکرام میں حاجی صاحب کا ذکر بدیں الفاظ کیا ہے (حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی اور قوی بھی ضعیف ہوگئے تھے مگر اپنے مکان پر اب تک درس دیتے رہے۔ موزوں طبع بھی تھے۔ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ جو زیادہ تر مناجات۔ حمد ونعت ومنقبت میں ہیں۔ تذکرۃ الکرام کی دوران کتابت ۲۴ر جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ مطابق ۶ر نومبر ۱۹۳۱ء کو انتقال فرمایا۔ اوائل عمر میں نہایت خوش الحانی سے مواعظ حسنہ ومجالس عزا پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی سب سے پہلی تصنیف عقائد مرتضوی فقہ واصول خصوصاً شرح باب حادی عشر مصنفہ ملا ابوالفتح حسینی علیہ الرحمہ وشرح باب مذکور مصنفہ فاضل مقداد علیہ الرحمہ پر مبنی تھی۔ پھر ایک رسالہ مصطلحات منطق وفلسفہ کی وضاحت میں حسب فرمائش الحاج مولانا سید اعجاز حسن صاحب طاب ثراہ ساکن محلہ گذری تحریر فرمایا۔ آخر عمر میں چہل حدیث اور چہل سورہ ہائے توریت کا ترجمہ کرکے شائع اور تقسیم کیا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حاجی صاحب امروہہ میں ایک بلند منارۂ علم تھے۔ جس کی روشنی سے نہ صرف سادات امروہہ بلکہ دور دور کے تشنگان علم فیضیاب ہوئے۔ آپ کے طلبار کی فہرست بہت طویل ہے جو اس حقیر مولف کے شمار میں ہی نہیں آسکتی۔ الغرض آپ کا دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد سیدہ خاتون دختر سید نذر علی ابن سید حسن زوار دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد حسینہ خاتون دختر سید محمد محسن خاں ابن سید محمد حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین دختر اور چار پسر ۱۔ سید یوسف حسین ۲۔ سید محمد احمد ۳۔ سید حسن مجتبیٰ ۴۔ سید محمد نبی تولد ہوئے۔ دختر کلاں … خاتون کا عقد سید صابر حسین ابن سید ضامن حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر نجفیہ خاتون کا عقد سید غلام اکبر … اکبر حسین ساکن محلہ صابون گران (کھوکا) سے ہوا۔ تیسری دختر سکینہ خاتون کا عقد ڈاکٹر سید محمد عیوض ابن سید فتح …

[illegible]

۱؎ سید محمد رضا ۲؎ سید تجمل حسین ۳؎ سید نور عین تولد ہوئے۔ ایک دختر زائرہ خاتون کا عقد سید ذکی حسن ابن سید مبارک سعید ساکن محلہ سدّہ سے ہوا۔ دوسری دختر مبینہ خاتون کا عقد سید رضی حسن عرف میاں جان ابن سید ذکی حسن دانشمند سے ہوا تھا کہ شوہر کا انتقال زمانۂ نوعروسی میں ہو گیا۔ تب عقد ثانی مولوی سید علی حسن عرف دہنا ابن سید ذکی حسن مذکور سے ہوا۔ آپ نے ۲۴ رجمادی الثانی ۱۳۵۰ھ مطابق ۶ رنومبر ۱۹۳۱ء کو رحلت فرمائی۔ (۳۴) سند العلما مولانا سید یوسف حسین نجفی طاب ثراہ ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء۔ عالم باعمل۔ مجتہد العصر۔ خوش اخلاق۔ منکسر المزاج درسیات صرف و نحو۔ منطق و فلسفہ فقہ و اصول فقہ اپنے پدر عالی قدر سے پڑھ کر بہمراہی اپنے ہم سبق مولانا سید سبط نبی صاحب نوگانوی بغرض تکمیل علوم دینیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں سفر عراق اختیار کیا۔ تقریباً نو سال عراق میں مقیم رہے۔ علمائے جیّد سے استفادہ کیا۔ بعد تکمیل درس کتب متداولہ دو تین سال درس خارج حجۃ الاسلام سید محمد کاظم طباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ و آقا سید ابو الحسن صاحب اصفہانی اعلی اللہ مقامہ میں شریک رہ کر اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کئے اور تقریباً ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں وطن مالوف امروہہ تشریف لائے۔ آپ نہایت خلیق و ملنسار تھے۔ عراق میں بھی اہل وطن سے مل کر بہت خوش ہوتے تھے اور حتی الامکان محبت و یگانگت میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ چنانچہ اس حقیر صغیر مولف کتاب ہذا کو خوب یاد ہے کہ جب شوال ۱۳۲۳ھ مطابق دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنے والد محترم سید امیر حسن اور والدۂ معظمہ لطافت النسا مرحومہ اور ہمشیرہ عزیزہ حمیدہ خاتون کے ہمراہ زیارات مشہد مقدس کے بعد ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں نجف اشرف پہنچے تھے تو یہ دونوں صاحبان وہاں موجود تھے اور نہایت شوق و محبت کے ساتھ ملنے آئے تھے اور پھر قیام کربلا تک برابر آمد و رفت جاری رہی۔ صاحب شجرات سادات امروہہ نے اپنی کتاب میں اور کسی تاریخ داں نے رسالہ مجلہ کراچی میں ان جناب کا عراق جانا ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں لکھا ہے اور واپسی ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں لکھی ہے۔ حالانکہ یہ حقیر صغیر چشم دید گواہ ہے کہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں وہ دونوں صاحبان عراق میں موجود تھے۔ چنانچہ جب یہ حضرات عراق سے تشریف لائے تو ایک بزرگ سید محمد علی زائر رضوی تقوی زید پوری جن سے عراق میں تعلقات تھے مبارکباد کے لئے امروہہ تشریف لائے اور کامل دو مہینے مولانا کے دولت کدے پر قیام کر کے کتاب زیدیہ مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند کی نقل اور حالات ساکنان محلہ دانشمندان کا مزید اضافہ کر کے ۲۸ رشعبان ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۲ رجولائی ۱۹۱۴ء کو واپس زید پور گئے۔ کتاب کی نقل سید ظہور الحسین فروغ سیتاپوری کو دی۔ جس کو جناب فروغ نے مولوی سید بدر الحسن دانشمند رضوی تقوی امروہوی تحصیلدار بھنڈیہ ریاست محمود آباد سے مزید تصحیح کرا کر اپنی کتاب شجرات طیبات میں ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء میں شامل کر کے طبع کرایا۔ کتاب موجود ہے۔ الغرض امروہہ آ کر جناب سند العلما نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور جناب الحاج مولانا سید محمد عبادت صاحب امام جمعہ و جماعت جامع اشرف المساجد کی نابالغی کے زمانے میں نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ آپ کچھ عرصہ مدرسۂ نور المدارس کے پرنسپل رہے۔ جب مدرسہ خاندانی نزاعات کا آماجگاہ بن گیا تو آپ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں سید محمد حسین صاحب شوق ڈپٹی کلکٹر سکریٹری وقف مدرسۂ منصبیہ میرٹھ کے اصرار پر میرٹھ جا کر اس مدرسے کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ مولانا کا قیام اس مدرسے میں صرف چند سال رہا۔ مگر اس مدت میں مدرسے کے نظم و نسق میں بہت بہتری ہوئی۔ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں جناب مولانا سید عباس حسین صاحب طاب ثراہ شیعہ ڈین مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے انتقال کے بعد ان جناب کا تقرر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں بحیثیت شیعہ ڈین ہوا۔ اور آپ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء زمانۂ فوتیدگی تک اسی خدمت پر فائز رہے۔ مولانائے موصوف

یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے ممبر تھے۔ آپ کو صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔ نواب سر مزمل اللہ خاں سر شاہ محمد سلیمان اور سر راس مسعود کا یکساں اعتماد حاصل تھا۔ مولانا اپنی خوش اخلاقی کی بنا پر یونیورسٹی میں بہت ہردلعزیز تھے۔ چنانچہ آپ سنی دینیات کمیٹی کے بھی ممبر تھے۔ (حسب تحریر سفرنامۂ خضر راہ مرتبہ جناب سید سردار مہدی الرضوی زید پوری ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء، مطبوعہ شیعہ کالج میگزین لکھنؤ۔ آپ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں زیارات عتبات عالیات عراق سے فارغ ہوکر زیارات مشہد مقدس سے شرفیاب ہوئے اور ۴ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۲ء کو مشہد سے روانہ ہوکر اپنے مسکن پر واپس آئے۔ مگر واپسی پر مولانا کی طبیعت اور صحت خراب ہوگئی اور تپ دق میں مبتلا ہوگئے۔ پس امروہہ آگئے۔ آخر ۲۸ شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۳ء کو یہ آفتاب علم غروب ہوگیا اور امام باڑۂ وزیر النسا محلہ دانشمندان کی شہ نشین میں دفن ہوئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد تقیہ خاتون دختر سید ضامن حسین ابن سید کاظم حسین دانشمند سے ہوا۔ کہ لاولد رہیں۔ دوسرا عقد مجاہدہ خاتون دختر سید حسن جعفر عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے تین دختر اور دو پسر ۱ سید شبیہ الحسن عرف سید ہاشم رضا ۲ سید قاسم رضا تولد ہوئے۔ بڑی دختر مجتہدیہ خاتون کا عقد سید محفوظ حسن ابن سید مسعود الحسن عرف جوکھا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کمسن فوت ہوئی تیسری دختر مصطفائی خاتون کا عقد سید سمیع حسن ابن قاضی سید علی حسن ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ (۴۴) سید شبیہ الحسن عرف سید ہاشم رضا ابن مولانا سید یوسف حسین مجتہد۔ ولادت ربیع الاول ۱۳۴۷ھ مطابق اگست ۱۹۲۸ء۔ لایق و فایق۔ ہوشیار تا بعدہ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے نیشنل بنک آف پاکستان میں ملازم ہیں۔ آپ کا عقد شباب فاطمہ دختر سرکار حسن ابن سید انجم حسن دانشمند سے ہوا۔ جو علاوہ اور دیگر سامان جہیز کے ایک مکان بھی جہیز میں لائی۔ ایک دختر فاطمہ یوسف اور دو پسر ۱ سید رضا یوسف ۱۸ رجب ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء کو۔ دوسرا جبین یوسف، رجادی الاول ۱۳۹۱ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۷۱ء کو تولد ہوا۔ (۴۴) سید قاسم رضا ابن مولانا سید یوسف حسین مجتہد۔ ولادت ۵ ذالحجہ ۱۳۵۱ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۳ء۔ لایق ہوشیار۔ انگریزی مڈل تک پڑھ کر ادیب اور ادیب ماہر کے امتحانات پاس کئے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی میں ملازم ہیں۔ مستقل سکونت امروہہ میں ہے۔ آپ کا عقد تصویر فاطمہ دختر سید وحید الدین ابن سید ظہیر الدین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر یوسفیہ خاتون اور مرتضویہ خاتون تولد ہوئیں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) مولوی سید محمد رضا ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ولادت ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۹ء۔ قطعہ تاریخ ولادت از مولوی سید اکبر حسین عبرت ؎ از شاخ نومیوۂ دل برآمد؛ جس سے ۱۳۰۷ھ کے عدد برآمد ہوتے ہیں۔ لایق ہوشیار آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے ملا کا امتحان پاس کیا۔ محکمہ تعلیم میں ملازم رہے۔ آپ کا عقد ذہینہ خاتون دختر زوجہ اول سید ذکی حسن ابن سید مبارک سعید ساکن محلہ سدّو سے ہوا۔ تین دختر اور تین پسر ۱ سید احمد رضا ۲ سید رضا احمد عرف منّا ۳ سید علی رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر حافظہ خاتون کا عقد سید عزادار حسین عرف اچھے جان ابن سید مہدی علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر ناطقہ خاتون کا عقد سید علی احمد ابن سید نبی حسین گولی والے ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسری دختر بارقہ خاتون کا عقد سید حسن احمد ابن سید نبی حسین گولی والے ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ آپ نے ۲۹ شعبان ۱۳۴۲ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۲۴ء کو رحلت کی (۴۴) سید احمد رضا ابن مولوی سید محمد رضا ولادت تقریباً ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۶ء۔ ذی علم جفاکش آپ کا عقد سکینہ خاتون دختر سید نبی حسین ابن سید امداد علی گولی والے ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک دختر شاہ نواز بانو اور تین پسر ۱ سید کاظم رضا تقریباً ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۲ سید ناظم رضا تقریباً ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں

۳۔ سید عالم رضا تقریباً ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۱) سید رضا احمد عرف مُنّا ابن مولوی سید محمد رضا۔ ولادت تقریباً ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء۔ محنتی، جفاکش، نیک چلن۔ آپ کا عقد عاشقہ خاتون دختر بطن زوجہ اول حکیم سید محمد مہدی عرف نور نظر ابن سید صفدر نذر دانشمند بیوۂ برادر متوفی سید علی رضا سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید رضا علی ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ۲۔ سید رضا حسن ۲ رمضان ۱۳۸۱ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۶۲ء کو تولد ہوا۔ آپ اور بچے امروہہ میں مقیم ہیں بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) سید علی رضا ابن مولوی سید محمد رضا۔ ولادت تقریباً ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء۔ لایق و ہونہار۔ میٹرک پاس کرکے اس حقیر صغیر مولف کتاب ہذا کے پاس دہلی چلے گئے۔ کچھ دنوں میں ان کو محکمہ مرکزی تعمیرات عامہ میں ملازم کرادیا۔ جب ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی تو آپ کا تبادلہ پاکستان مقام لاہور ہوگیا۔ مگر بیمار ہوگئے اور تپ دق میں مبتلا ہوگئے۔ آپ کا عقد عاشقہ خاتون عرف نور زہرا دختر بطن زوجہ اول سید محمد مہدی عرف نور نظر ابن حکیم سید صفدر نذر دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر سکندر شمیم عرف روح زہرا تولد ہوئی جس کا عقد سید محمد ابوطالب ابن سید معروف حسن خاں ساکن محلہ جھیوڑہ سے ہوا۔ آپ نے لاہور میں ۲۸ محرم ۱۳۶۸ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء کو رحلت کی۔ نوجوان بیوہ اور شیر خوار دختر روح زہرا باقی رہی۔ (۴۳) مولوی سید محمد احمد ابن الحاج سید مرتضیٰ حسین۔ ولادت ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء نیک خصلت نیک افعال، صالح الاعمال، ذی علم، سادہ مزاج نور المدارس دانشمندان میں والد بزرگوار سے تعلیم حاصل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل ادب کا امتحان پاس کیا محکمۂ تعلیم میں اردو فارسی کے مدرس مقرر ہوئے۔ آخر حسین آباد ہائی اسکول لکھنؤ سے ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں پنشن یاب ہوئے۔ لکھنؤ میں مقیم رہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد تقیہ خاتون دختر جناب نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب طاب ثراہ دانشمند سے ہوا۔ بعد فوتیدگی زوجۂ اول دوسرا عقد مہ جبین دختر سید محمد ذہین ابن محمد حسین دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے پانچ دختر اور ایک پسر سید آفتاب احمد مسلم تولد ہوئے ایک دختر مومنہ خاتون کا عقد سید باقر حسین ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر خاتون دولت کا عقد مولانا سید محمد محسن ابن مولانا محمد کاظم دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر فاضلہ خاتون کا عقد سید مسعود الحسن ابن مولوی سید بشیر حسن ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ چوتھی دختر عادلہ خاتون کا عقد اول سید آل مرتضیٰ ابن سید ذاکر حسین ابن مولوی سید جواد حسین زیدی ساکن محلہ نوگیاں مقیم محلہ بخشی سے ہوا تھا کہ دو سال بعد ہی شوہر کا انتقال ہوگیا تب عقد ثانی سید علی کاظم ابن سید محمد کاظم دانشمند سے ہوا۔ پانچویں دختر رضیہ خاتون کا عقد سید محمد عالم ابن سید علی کاظم دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے دو دختر قیصر بیگم اور گوہر بیگم جو زیر تعلیم ہیں اور پانچ پسر ۱۔ سید سلطان احمد ۲۔ سید شہنشاہ احمد ۳۔ سید خورشید احمد ۴۔ سید ذہین احمد ۵۔ سید شہزاد احمد تولد ہوئے۔ آپ نے ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں بمقام لکھنؤ رحلت کی (۴۴) سید آفتاب احمد مسلم ابن مولوی سید محمد احمد۔ ولادت ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء۔ باتمیز۔ بامروت۔ ذی عزت۔ سیاست داں۔ قومی لیڈر۔ آپ نے نور المدارس دانشمند اور لکھیم پور کھیری میں تعلیم پاکر لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے تک تعلیم پائی۔ محکمۂ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف میں ملازم ہوئے۔ ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کو تبادلہ ہوکر لاہور میں تعینات ہوئے۔ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں انجینئرنگ سپرو ائزر ٹیلیگراف مقرر ہوئے۔ اب محکمہ ٹیلیفون کراچی میں اگزیکیوٹیو انجینئر ہیں فرسٹ کلاس گزیٹیڈ افسر ہیں۔ آپ اسکول۔ کالج اور یونیورسٹی کی زندگی میں ہمیشہ ممتاز اسپورٹسمین کی حیثیت سے رہے۔ لکھیم پور کھیری میں جہاں اسکول کی زندگی گذاری وہاں کرکٹ کے کیپٹن رہے۔ شیعہ کالج میں ہاکی ٹیم کے کپتان رہے۔ یونیورسٹی میں نٹ بال اور ہاکی ٹیم کے ممتاز رکن رہے۔ لکھنؤ ڈسٹرکٹ ٹیم کے ممبر رہے۔ مسلم لیگ میں لکھنؤ کی ہاکی ٹیم کے [illegible]

فٹ بال۔ ہاکی۔ اور کرکٹ کے معروف کھیلوں میں ممتاز درنمایاں حیثیت کے مالک رہے ہیں۔ اسپورٹس کے علاوہ برادری کی شیرازہ بندی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہے۔ لاہور کے دوران قیام مہاجرین کی حیثیت سے آنے والے برادری کے افراد کو یکجا اور منسلک کیا انجمن سادات امروہہ۔ لاہور کی بناڈالی اور سکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ کراچی منتقل ہوئے تو یہاں کی مرکزی انجمن " انجمن سادات امروہہ " کے سکریٹری کی حیثیت سے بڑے ولولے اور جوش سے کام کیا۔ پہلی مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ ممبران کے اصرار پر سکریٹری کی حیثیت سے برقرار رہے۔ اسی دوران برادری کی یکجا آبادی کی اسکیم مرتب کی۔ اور شاہ ولایت کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ موصوف اس سوسائٹی کے جب سے اب تک سکریٹری ہیں۔ بلاک نمبر۲۰ فیڈرل بی ایریا کراچی میں برادری کی آبادی آپ کی کارگذاری کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اسی طرح جب بہ سلسلہ ملازمت مشرقی پاکستان پہنچے تو وہاں بھی انجمن شیعیان مشرقی پاکستان کے روح رواں اور سکریٹری رہے۔ محلہ دانشمندان کے افراد کو بھی یکجا اور ایک دوسرے سے وابستہ رکھنے میں متواتر کوشش کرتے رہے۔ جو آج شیر و شکر ہیں۔ موصوف عنایات و ہمدردی میں حتی المقدور سعی کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات وہ کچھ کر گذرتے ہیں جو دوسرا نہیں کرسکتا۔ الغرض آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد کنیز سیدہ دختر مولوی سید حسن مجتبےٰ چچا کی دختر سے ہوا بعد فوتیدگی زوجہ اول دوسرا عقد منظور زہرا دختر حکیم سید محمد مہدی عرف نور نظر دانشمند (بیوہ سید سبط ماہر چھوٹے والے) سے کیا۔ پہلی زوجہ سے تین دختر اور چار پسر ۱۔ سید حسین احمد ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں ۲۔ سید شکیل احمد ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۳۔ سید عقیل احمد ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ۴۔ سید محمود احمد ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں تولد ہوئے۔ ایک دختر سرتاج بیگم کا عقد سید محمد بصیر ابن سید باقر حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر یاسمین فاطمہ تیسری دختر نزہت فاطمہ زیر تعلیم ہیں۔ دوسری زوجہ سے دو پسر ۱۔ سید ندیم احمد ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ۲۔ سید عظیم احمد ہر جمادی الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۳۰ جون ۱۹۷۱ء کو تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۴) **سید سلطان احمد** ابن مولوی سید محمد احمد۔ ولادت تقریباً ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرکے لکھنؤ میں برسرکار ہیں۔ خوشحال ہیں۔ (۴۴) **سید شہنشاہ احمد** ابن مولوی سید محمد احمد ولادت تقریباً ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۴ء۔ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی سے ڈرانسٹمین کا کورس کیا ہے لکھنؤ محکمۂ زراعت میں ملازم ہیں۔ خوشحال ہیں۔ (۴۴) **سید خورشید احمد** ابن مولوی سید محمد احمد۔ ولادت تقریباً ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء۔ لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں (۴۴) **سید ذہین احمد** ابن مولوی سید محمد احمد۔ ولادت تقریباً ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔ (۴۴) **سید شہزاد احمد** ابن مولوی سید محمد احمد۔ ولادت تقریباً ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں (۴۳) **مولوی سید حسن مجتبےٰ** ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین۔ ولادت تقریباً ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء لائق ہوشیار۔ فاضل ادب تک تعلیم حاصل کی تھی۔ آپ کا عقد امینہ خاتون دختر بطن زوجۂ ثالثہ سید غلام موسیٰ رضا ابن سید محمد عسکری دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر کنیز سیدہ تولد ہوئی۔ اس کا عقد سید آفتاب احمد مسلم ابن مولوی سید محمد احمد دانشمند سے ہوا۔ نیز ایک پسر تولد ہو کر شیر خوار فوت ہوا۔ موصوف الصدر نے ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں پدر بزرگوار کو داغ مفارقت دیا۔ (۴۳) **مولوی سید محمد نبی** ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ولادت ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸۹۹ء نیک عمل نیک کردار۔ کارروائی عدالت سے واقف ہیں۔ موقوفہ وزیر النساء و سید لائق اور ولایت حسن کے سلسلہ میں دامے درمے قدمے کوشش کرکے وقف بحال کرایا۔ اب وقف بورڈ کی طرف سے اس وقف کے سکریٹری اور متولی ہیں۔ آپ کا عقد زائرہ خاتون عرف بدھو دختر سید مظہر حسن ابن سید نذر علی دانشمند سے ہوا۔ اولاد

کم سن فوت ہوئی۔ پانچ دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر طیبہ خاتون عرف مہ جبین کا عقد سید ناصر حسین ابن سید صابر حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر مطیبہ خاتون عرف نازنین کا عقد سید عزادار حسین ابن سید میر محمد ساکن محلہ لوگیاں سے ہوا۔ کہ یہ ایک پسر سید حسن محمد کو چھوڑ کر جواں مرگ ہوئی تیسری دختر بنت سیدہ کا عقد سید لطف حسن خاں ابن سید خلیق حسن خاں ساکن محلہ جھبوڑہ سے ہوا۔ چوتھی دختر حسن سیدہ کا عقد سید نذر حسنین ابن سید ظل سبطین ساکن محلہ بقر قصابان سے ہوا۔ پانچویں دختر نذر سیدہ کا عقد سید حیدر رضا عرف مہ لقا ابن سید ذاکر حسین عرف حسینی دانشمند سے ہوا۔ موصوف امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) **سید تجمل حسین** ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین۔ آپ کا عقد زمانہ نابالغی میں سعیدہ خاتون دختر سید ذکی حسن ابن سید محمد نذر دانشمند سے ہوا تھا۔ کہ چودہ سال کی عمر میں یہ اور ان کی منکوحہ دونوں قبل رخصتی فوت ہوگئے۔ (۴۴) **سید نور عین** ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ولادت تقریباً ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء قریب شباب علم فارسی حاصل کیا۔ دبیر کامل کا امتحان پاس کرکے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد فاطمہ خاتون دختر سید فیاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد سکینہ خاتون دختر مولوی سید مصطفیٰ حسن ابن سید رمضان علی ساکن محلہ قاضی گلی سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین دختر اور ایک پسر تولد ہوا تھا کہ دو دختر اور پسر کم سنی میں فوت ہوگئے۔ ایک دختر جان بانو کا عقد سید ہمیر رضا ابن سید عابد نذر محلہ سٹی سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر فہمیدہ خاتون زیر تعلیم ہے اور ایک پسر سید غلام السیدین تولد ہوئے کہ ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں۔ موصوف الصدر نے تقریباً ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں امروہہ میں وفات پائی۔ (۴۱) **سید منور حسین** ابن سید احمد رضا۔ متروکہ پدری پر (بقدر اپنے بھائیوں ۱۔ سید خادم حسین ۲۔ سید غلام حسین ۳۔ حاجی سید قربان حسین) کے قابض و متصرف تھے۔ خاندانی مشاغل علم و تعلم سے عاری تھے۔ اور ارباب رند مشرب کی صحبت پسند خاطر تھی۔ عنفوان شباب سے ہی فنون لطیفہ طاؤس و رباب کی طرف والہانہ میلان طبع رکھتے تھے۔ اور ان ہی فنون میں دستگاہ پیدا کی تھی۔ پہلا عقد خاندانی روایات کے مطابق دختر سید تہور علی ابن سید مہر علی شاہ ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا۔ کہ لاولد رہی۔ دوسری زوجہ معصوم النسا دختر لبطن زوجۂ غیر کفو سید امیر علی ابن سید غضنفر علی دہلوی مقیم دانشمندان کے حسن صورت اور کمالات فن موسیقی پر فریفتہ ہوکر اپنے تصرف میں لائے۔ اس زوجہ کے بطن سے ایک دختر صبیح النسا تولد ہوئی۔ اس دختر کا عقد حاجی سید صادق حسین ابن سید غلام حسین دانشمند سے ہوا۔ مزید براں ان سید امیر علی کی زوجہ غیر کفو کی دو مملوکہ بھی اپنے تصرف میں لائے جو لاولد رہیں۔ ان کی محبوبہ والیان ریاست رامپور میں رسوخ رکھتی تھی۔ تب اس کے توسط سے بعہدۂ رسالداری ملازم ہوئے اور عیش و عشرت میں مبتلا رہے مگر جائیداد متروکہ کو محفوظ رکھا اس زوجہ کے فوت ہونے پر امروہہ آگئے عالم ضعیفی میں اپنے داماد سید صادق حسین کے ہمراہ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں حج بیت اللہ و زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہوتے۔ آخر ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں رحلت کی۔ متروکہ پدری پر صبیح النسا قابض ہوئیں اور شوہر کے گھر لے گئیں۔ (۳۸) **سید حسین رضا** ابن سید علی رضا متروکہ پدری سے خوشحال مرفہ الحال تھے۔ یادداشت عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی ۱۱۳۲ھ مطابق ۱۷۱۹ء میں ان کے نام کے نیچے دس ہزار دام لکھے ہیں۔ آپ منصبدار داخل چوکی تھے۔ آپ کا عقد دختر سید غلام مرتضیٰ ابن سید غلام احمد خاں دانشمند سے ہوا۔ تین پسر ۱۔ سید دوست علی ۲۔ سید امانت علی ۳۔ سید کرامت علی تولد ہوئے۔ (۳۹) **سید دوست علی** ابن سید حسین رضا۔ اپنے خاندان میں عزت دار باوقار تھے۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید علی بخش ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد سید کریم رضا چچا کی دختر سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر لبطن غیر کفو سید نجابت اللہ عرف ہینگا ابن

۱۱۸

۲۰۹ – ۲۱۱

دانشمند ۲ منکوحہ سید حسین علی ابن سید غلام علی دانشمند ۳ منکوحہ مولوی سید احمد علی ابن سید امانت علی دانشمند تولد ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید کریم الدین ابن سید غلام قادر دانشمند اور ایک پسر سید قاسم علی تولد ہوئے۔ تیسری زوجہ سے ایک دختر منکوحۂ سید قوام علی خاں ابن سید فرزند علی خاں ساکن محلہ شفاعت پورتہ تولد ہوئیں۔ (۴۰) **سید قاسم علی** زردار ابن سید دوست علی۔ آپ زیارات نجف کربلا کاظمین دسامرہ سے شرف یاب تھے۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد نعیم النسا دختر سید رحیم رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد سفر زیارات میں ایک زن غیر کفو مجہول النسب سے کیا۔ جو حجن کے نام سے مشہور تھیں۔ تیسرا عقد دختر سید امیر علی ابن سید عنایت محی الدین محلہ متولیان چاہ شور بچدرہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے بوجہ اختلاف طبع کوئی اولاد نہیں ہوئی دوسری زوجہ حجن سے دو دختر ۱ منکوحۂ سید ذالفقار علی ساکن محلہ جعفری (بھوکا) ۲ منکوحۂ سید رحیم علی ابن سید حسین علی ساکن محلہ شفاعت پورتہ۔ تیسری زوجہ کی دختر بتول دولت عرف جیونی منکوحہ حاجی سید مظہر احمد ابن حاجی سید شمس الدین دانشمند تولد ہوئیں۔ آپ کے اولاد نرینہ نہیں ہوئی (۳۹) **سید امانت علی** ابن سید حسین رضا۔ مومن خوش عقیدہ، نیک طبیعت نیک طینت تھے تقریباً اسی (۸۰) سال زندہ رہے۔ تمام عمر تلاوت کلام پاک میں گذاری۔ دو دن میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ اور بہت سے اطفال خوردسال کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید رحیم بخش ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر سید احمد علی تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید محمود علی ابن سید امیر علی ساکن محلہ گنذری سے ہوا۔ (۴۰) مولوی **سید احمد علی** ابن سید امانت علی۔ مومن بے ریا۔ محب آل عبا۔ نیک عمل نیک معاش۔ علم فارسی میں بے مثل وبہمہ لائق فائق۔ فن عروض کے ماہر۔ شاعرذی استعداد۔ مالک فکر رسا۔ لغات۔ انشا۔ قواعد عروض وغیرہم کی بہت سی کتابیں ان کے ہاں موجود تھیں شہر میں مشہور ومعروف تھے۔ اکثر نوجوان سبق واصلاح لینے آیا کرتے تھے اور نکات دقیقہ معلوم کر جاتے تھے۔ جائیداد متروکہ بقدر ضرورت رہ گئی تھی۔ پس نواح دہلی میں مواضعات کا ٹھیکہ لینے لگے مگر اس میں بھی نقصان ہوا۔ اپنی بقیہ جائیداد بھی جاتی رہی۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید دوست علی چچا کی دختر سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد دختر سید منور علی ابن سید غلام محی الدین ساکن محلہ کوٹ سے ہوا۔ اس زوجہ سے چار دختر اور ایک پسر سید مبارک حسن عرف منگا تولد ہوئے۔ ایک دختر وحید النسا کا عقد سید ظہور حسن ابن سید اعظم علی ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر زہرا خاتون کا عقد سید نثار حسین ابن سید مہربان علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید اشرف علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر کبری خاتون کا عقد سید محمد عباس ابن سید علی احمد دانشمند سے ہوا۔ (۴۱) **سید مبارک حسن** عرف مولوی منگا۔ ابن مولوی سید احمد علی۔ بقدر ضرورت تعلیم پائی۔ کچھ عرصہ ریلوے پولیس میں ملازم رہ کر خانہ نشین ہوگئے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دلہن النسا دختر سید محمد نذر ابن سید منور علی ماموں کی دختر ساکن محلہ کوٹ سے ہوا۔ دو پسر تولد ہوکر مادر و پسر تینوں فوت ہوگئے دوسرا عقد رزینہ خاتون دختر سید احسن علی ابن سید علمدار علی دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ کم سن فوت ۲ سید اشفاق حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر فاطمہ خاتون کا عقد مولانا سید مسرور حسن ابن سید معجز حسین دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر امامیہ خاتون کا عقد منور علی ابن سید انظار حسین ساکن محلہ گنذری سے ہوا تھا کہ شوہر جوان مرگ ہوئے اور یہ بحالت بیوگی مع اپنی لڑکیوں کے دانشمندان میں مقیم رہیں۔ اب پاکستان کراچی میں اپنی لڑکیوں کے پاس مقیم ہیں۔ موصوف الصدر نے ۱۸ محرم ۱۳۳۹ھ مطابق ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء کو رحلت کی۔ (۴۲) **سید اشفاق حسین** بیگس ابن سید مبارک حسن عرف مولوی منگا۔ ولادت [illegible]

یں چھوڑ کر فوت ہوگئے تو آپ لکھنؤ چلے گئے۔ وہاں پڑھتے بھی رہے۔ اور فن نجاری حاصل کیا۔ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ مطابق
جون ۱۹۳۶ء میں اپنی ہمشیرہ کو معہ بچوں کے پہنچانے مولانا سید مسرور حسن کے طلبیدہ۔ مڈاگاسکر افریقہ چلے گئے وہاں ذاتی مطالعہ میں
مشغول رہے۔ کافی عرصہ افریقہ میں رہے۔ آخر افریقہ سے واپس آکر سی۔ او۔ ڈی دہلی میں ملازم ہوئے اور ڈپلومہ لیا۔ دوران ملازمت جب
مزدوروں کی یونین بن گئی تو آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔ یونین نے اپنے مطالبات کے سلسلے میں آل انڈیا ہڑتال کی تو یہ بھی جیل چلے گئے
جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق اپریل ۱۹۴۶ء میں جیل سے رہا ہوکر ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی پیر الٰہی بخش
کالونی میں قیام کرکے دودھ کا کاروبار کرنے لگے۔ بحیثیت سوشل ورکر بہت مقبول رہے۔ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء کے انتخابات میں
اس حلقے سے بیسک ڈیماکریسی کے ممبر منتخب ہوئے۔ آپ کا تخلص بیکس ہے۔ کلام سننے اور دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ آپ سید آفتاب احمد
مسلم دانشمند کے رسالۂ مجلّے کے ایڈیٹر پرنٹر پبلشر رہے۔ سرفراز۔ رضاکار۔ نظارہ لکھنؤ میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ کا عقد
مہتاب بانو دختر ماسٹر سید سراج الحسن ابن سید ریاض الحسن مقیم محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تین دختر ۱۔ حسین فاطمہ منکوحہ سید تقی حیدر
ابن سید علی حیدر نقوی مقیم دانشمندان ۲۔ مہ جبین فاطمہ منکوحہ سید شبیہ الحسن ابن ماسٹر سید معراج الحسن جنّو والے ساکن محلہ قاضی زادہ
۳۔ شہناز فاطمہ زیر تعلیم اور چار پسر۔ ۱۔ سید حبیب السیدین عرف ارمانی ۲۔ سید آفاق حسین عرف فرمانی ۳۔ سید وقار حیدر
۴۔ سید نسیم حیدر تولد ہوئے۔ آپ نے نیڈر بی ایریا امروہہ کالونی میں ایک مکان (۱/۲) بنالیا ہے۔ اسی مکان کی دکان میں (دانشمند
ہارڈویر) کے نام سے کاروبار کر رہے ہیں (۴۳) **سید حبیب السیدین عرف ارمانی** ابن سید اشفاق حسین بیکس۔ ولادت
۱۰ محرم ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء آپ والدین کے ہمراہ پاکستان آئے۔ انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ کراچی پولی ٹیکنیک سے اوورسیر
کا ڈپلومہ لیکر کراچی میونسپل کارپوریشن میں اوورسیر ہیں۔ آپ کا عقد پروین اختر دختر سید رضی حسن ابن سید ریاض الحسن ساکن
محلہ قاضی زادہ سے ہوا کہ دو پسر سید مبارک سیدین عرف شہزاد ۱۱ شوال ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء کو تولد ہوا۔
اور دوسرا پسر سید اشفاق سیدین ۱۳ رجب ۱۳۹۲ھ مطابق ۴ اگست ۱۹۷۲ء کو تولد ہوا۔

(۴۳) **سید آفاق حسین عرف فرمانی** ابن سید اشفاق حسین بیکس۔ ولادت ۲۸ رجب ۱۳۶۷ھ مطابق ۶ جون ۱۹۴۸ء
بی اے میں زیر تعلیم ہیں کارپوریشن میں ملازم بھی ہیں۔ آپ کا عقد [redacted] یاسمین فاطمہ دختر سید آفتاب احمد مسلم ابن مولوی سید
محمد احمد دانشمند سے ہوا۔ (۴۳) **سید وقار حیدر** ابن سید اشفاق حسین بیکس ولادت ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میٹرک
میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ (۴۳) **سید نسیم حیدر** ابن سید اشفاق حسین بیکس ولادت ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء
زیر تعلیم ہیں۔ (۳۹) **سید کرامت علی** ابن سید حسین رضا۔ آپ کا عقد آپ کے چچا سید رحیم رضا کی دختر فہیم النساء سے ہوا۔
آپ کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ان کی زوجہ بحالتِ بیوگی اپنے باپ کے گھر قیام پذیر ہوگئی۔ (۳۸) **سید کریم رضا** ابن سید
علی رضا خاں۔ عالم دیندار باوقار تھے۔ آپ کا عقد دختر سید روشن دل ابن قاضی سید محمد فیاض سے ہوا۔ تین دختر تولد ہوئیں
ایک دختر کا عقد سید حسن رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند سے ہوا دوسری دختر کا عقد سید دوست علی ابن سید حسین رضا دانشمند سے
ہوا۔ تیسری دختر زہرہ النساء کا عقد سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا عرف مینگھا دانشمند سے ہوا۔ کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ آپ نے
سب سے بڑا کارنامہ یہ انجام دیا۔ بعد صعوباتِ سفر و اخراجاتِ کثیر بذاتِ خود زید پور تشریف لے گئے اور وہاں سے اصل کتاب زیدیہ
مورث کی نقل کرلائے۔ بنابرآں مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند نے سادات نقوی دانشمندان کے حالات کا اضافہ کرکے
کتاب زیدیہ ترتیب دی۔ جو ایک معتبر اور مستند کتاب ہے اور جو آنے والی نسلوں کے لئے باعث آگاہی خاندانی حسب نسب حالات
[illegible]

مرفہ الحال تھے۔ آپ کا عقد دختر سید اکرم علی ابن سید مجتبےٰ علی عرف چاند ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ تین دختر عقب رہیں ۱ فہیم النسا کا عقد سید کرامت علی ابن سید حسین رضا دانشمند سے ہوا۔ ۲ نعیم النسا کا عقد سید قاسم علی ابن سید دوست علی دانشمند سے ہوا کہ بوجہ اختلافِ طبع شوہر اولاد نہ ہوئی اور یہ دونوں بہنیں لاولد رہیں۔ تیسری دختر خیرالنسا عرف خیرن کا عقد سید نظام الدین عرف غلامی ابن سید مصطفےٰ علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ جن سے ایک دختر مسماۃ زینب زوجۂ سید افضل علی ابن سید فضل علی عرف تھمو ساکن محلہ گذری تھیں۔ جنہوں نے ایک مسجد و چاہ محلہ گذری میں تعمیر کی اور مسماۃ خیرن اپنی دختر مسماۃ زینب ہی کے پاس رہتی تھیں۔ ان مسماۃ خیرن نے ہی امام باڑہ موسومۂ امام باڑہ خیرن محلہ گذری میں اپنے ترکۂ پدری سے تعمیر کرایا اور اس کا متولی سید خادم حسین ابن سید ذاکر علی ساکن محلہ گذری کو مقرر کیا۔ مسماۃ فہیم النسا بیوہ ہو کر اپنے والد کے مکان مسکونہ میں سکونت پذیر ہوئیں اور اپنی بہن نعیم النسا زوجہ سید قاسم علی ابن سید دوست علی کو (جو اگرچہ بیوہ نہ تھیں مگر بوجہ مفارقت شوہر بیوہ مشہور و موسوم ہو گئی تھیں) اپنے پاس ہی بلا لیا۔ چونکہ ان دونوں بہنوں کے قبضے میں دو ثلث جائیداد ترکہ پدری تھی اور یہ دونوں بہنیں مکان متروکۂ پدری میں رہتی تھیں۔ تب ان دونوں نے اپنی تمام جائیداد تعزیتِ شہدائے کربلا علیہم السلام کے واسطے وقف کر کے حاجی سید شمس الدین ابن سید کریم الدین کو متولی قرار دیا اور اپنے مکانِ مسکونۂ موروثی کو امام باڑے کے نام سے موسوم کیا۔ متولی مذکور نے اس مکان مسکونہ کو منہدم کر کے از سر نو عمارت بہ طریق امام باڑہ تعمیر کی اور یہ رانڈوں کا امام باڑہ مشہور ہوا۔ اور اخراجاتِ امام باڑے کے واسطے جائیداد زرعی وقف کی۔ اسی آمدنی سے اخراجات مجلس و امام باڑہ ہوتے تھے۔ فی الحال یہ امام باڑہ ورثائے سید حکیم رضا و سید امام رضا پسران سید غلام موسیٰ رضا (جو سید علی احمد ابن سید شمس الدین کے نواسے ہیں) زیر تولیت و انتظام ہے۔ مگر فی الوقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی وقف ہے ہی نہیں۔

(۳۷) سید محمد رضا عرف مینگھا ابن سید احمد رضا خاں۔ حسب فہرست منصبداران (جو مولانا حاجی سید اعجاز حسن صاحب طاب ثراہ کے پاس سے برآمد ہوئی اور جس کی نقل کتاب واسطیہ کے صفحہ ۵۶۲ پر درج ہے) آپ منصبداخل چوکی تھے۔ ان کے نام کے نیچے بیس ہزار دام لکھے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے بڑے بھائی سید علی رضا کی برابر صاحب حشمت و دولت تھے اور حسب تحریر زبدیہ صفحہ ۱۷ ان دونوں بھائیوں نے مثل صاحبزادگان دولت و حشمت بہت ناز و نعم سے پرورش پائی تھی۔ مگر آپس میں چشمک رکھتے تھے۔ اور حسب تحریر زبدیہ صفحہ ۱۶ سید محمد رضا غیر اعتدالی دماغ رکھتے تھے آپ کا عقد زوجۂ اول سید حیات اللہ ابن سید حمد اللہ دانشمند سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید کبیر رضا ۲ سید منظور علی تولد ہوئے۔ دختر الک کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ (۳۸) سید کبیر رضا ابن سید محمد رضا عرف مینگھا۔ شیعہ پاک حیدر کرار اور اعلان و مشتہر کرنے والے مذہب آئمہ اطہار کے تھے۔ آپ کا عقد وزیر النسا دختر سید کریم رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا ایک دختر تولد ہوئی تھیں جن کا عقد سید ولی بخش خاں عرف مینا ابن سید کریم بخش خاں سے ہوا۔ کہ ان کے شوہر سید ولی بخش خاں کا انتقال دوران سفر زیارات ہو گیا اور یہ لاولد رہیں۔ یہ مسماۃ وزیر النسا ثلث ترکہ پدری پر اور ورثہ شوہری پر قابض تھیں پس انہوں نے ایک امام باڑہ اور اس کے صحن میں مسجد و چاہ پختہ اپنے مال سے تعمیر کرائی اور تا زیست اپنی جائیداد متروکہ مخصوص آمدنی مجالس تعزیہ داری نذر۔ نیاز۔ مہمانداری و تواضع ذاکرین و مومنین و زائرین پر صرف کرتی رہیں اور وقف [illegible] امام باڑے کے لئے وقف کر کے اس کی تولیت اپنے ہمشیرزادے سید نند علی ابن حسن رضا [illegible]

کے نام پر کر دی اور یہ امام باڑہ ان وزیر النسا کے نام سے منسوب ہے۔ متولی مذکور اپنے اہتمام سے اس عزا خانے کی آمدنی موقوفہ مصارفِ مجالس وغیرہ میں بہ امانت و دیانت کرتے رہے بلکہ بوقت ضرورت علاوہ آمدنی موقوفہ کے اپنے پاس سے بھی بہ طریق جمع کر کے خرچ کرتے رہے۔ نیز اولاد سید روشن دل دانشمند بھی اس تفریق میں شریک ہو کر مجالس عزا کی رونق افزائی کرتی تھی۔ ان کے بعد ان کے پسر سید محمد نقی متولی ہوئے مگر سید محمد نقی کے پسر سید ابن حسن جوان فوت ہو چکے تھے اور پوتے سید زائر حسن نو آموز اور ناتجربہ کار تھے تب کار تولیت سید نور الحسن ابن سید نذر علی کے سپرد ہوا اور یہ متولی قرار پائے۔ انہوں نے بھی کار تولیت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ امام باڑے کی عمارت میں کچھ اضافہ کر کے پہلے سے شاندار بنایا۔ ان کے بعد سید مہدی رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند متولی ہوئے۔ انہوں نے سید نور الحسن کی تعمیر کردہ عمارت کو منہدم کرا کے پہلے سے زیادہ وسیع اور عالیشان بطرز جدید تعمیر کرایا جو اب تک تشنۂ تکمیل ہے اور جو سید مہدی رضا کے قتل کے بعد نامکمل اور ادھورا پڑا رہ گیا۔ یہ سید مہدی رضا بھی کار تولیت سرگرمی اور فراغ دلی سے کرتے رہے۔ مگر ان کے قتل کے بعد تمام خاندان سید نذر علی سے متعلق ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں متولی ہو جاؤں۔ چونکہ اس وقف کی آمدنی کی تعداد ہزار ہا روپیہ ہے لہٰذا اس خاندان سے متعلق ہر فرد دعویدار تولیت ہے مگر وقف بورڈ کے دعوے اور فیصلے کے مطابق فی الوقت یہ امام باڑہ وقف بورڈ کے زیر اہتمام ہے۔ اور مولوی سید محمد نبی ابن الحاج سید مرتضیٰ حسین دانشمند اس کے سکریٹری ہیں۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ لامتناہی جاری ہے۔ الغرض یہ امام باڑہ ایک عالیشان امام باڑہ ہے اور اس میں قابل یاد مجالس ہوتی تھیں۔ خداوند کریم بحق سید الشہداء علیہ السلام واقفۂ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ (۳۸) **سید منظور علی** ابن سید محمد رضا عرف مینگھا۔ آپ نے دو زوجہ سے عقد کیا۔ ایک عقد دختر سید روشن علی ابن سید غلام حسن ساکن محلہ مہرہٹہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید فراست علی ابن سید محمد جعفر ساکن محلہ بنگلہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے تین دختر اور دوسری زوجہ سے چار دختر اور ایک پسر سید فضل حسین عقب ہے۔ پہلی زوجہ کی ایک دختر کا عقد سید کفایت علی ابن سید محمود رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید سعادت علی ابن سید مدد علی ساکن محلہ گندری سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد حاجی سید شمس الدین ابن سید کرم الدین دانشمند سے ہوا۔ دوسری زوجہ کی ایک دختر کا عقد سید فیروز علی ابن سید حسن رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید فتح علی عرف سید زین الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید ظہور علی ابن سید اکبر علی ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا۔ چوتھی دختر ہاجرہ خاتون کا عقد مولانا سید محمد عسکری طاب ثراہ ابن مولانا سید محمد سعادت طاب ثراہ ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ (۳۹) **سید فضل حسین** ابن سید منظور علی۔ عمدہ روزگار۔ پابند اوامر خالق دادار اور وجہ معیشت میں صاحب اعتبار و اقتدار۔ آپ نے دو زوجہ سے عقد کیا۔ ایک عقد دختر مولوی سید نجیب الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد بشیر النساء دختر سید غفور علی ابن سید وزیر احمد ساکن محلہ لکرہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید ہادی حسین اور دوسری زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر سید عابد حسین و سید ذکی حسین تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید ابن الحسن ابن مولوی سید حسین ابن مولانا سید محمد عسکری ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ (۴۰) **سید ہادی حسن** ابن سید فضل حسین ازلیں لیئق و صاحب علم و ادب و فہم فراست امور معاشرت اور معاملات معیشت میں صالح الاعمال دو زوجہ ان کے عقد میں آئیں۔ ایک عقد دختر سید حسین علی ابن سید عطا حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا کہ ایک پسر تولد ہو کر مادر و پسر دونوں فوت ہو گئے بعد فوتیدگی زوجہ اول دوسرا عقد دختر سید محفوظ علی ابن سید غلام علی ساکن محلہ نیار یان سے کیا کہ یہ بھی لاولد رہیں۔ الغرض آپ نے روبرو والد بزرگوار کے بلا عقب رحلت کی۔ (۴۰) **سید عابد حسین** ابن سید فضل حسین اور ان کے کھائی اسد ذکی

کے متعلق مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند مولف کتاب زیدیہ نے صفحہ ۲۲۰ پر تحریر فرمایا ہے کہ (آن بزرگوار (سید فضل حسین) درقید حیات خود اگرچہ دقیقہ از دقایق اغراس نہال تربیت تعلیم و تدریس درزمین بواطن ابنین معقبین مذکورین بہ آبیاری حراست و زجر د توبیخ وصرف علی قدر حیثیت نامرعی فرو نگذاشت۔ چونکہ مادۂ طینت آنہا قوت قابلیت نداشت نہال مراد بپائے استقامت اصلاً سرنمو از زمان برنا فراخت و فی الواقع برائے قبول تخم حسن تربیت در مزرعہ طینت انسان مادۂ قابلیت درکار است شعر سعدی

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست　　در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

الغرض اخوین مذکورین بالخصوص اکبر اخوین از دولت علم بہرہ گونہ کہ جوہر شرافت و لیاقت است و خلعت نجابت و غازۂ جمال شاہد علو مرتبت خود را محروم داشتند و قدر نجابت و شرافت نشناختند بعد وفات پدر از بدمستی رحیق ذی اختیاری مدہوش در جام شہوات نفسانی بادۂ جوانی و اغوائے شیطانی بپنبہ درگوش گشتند و بارتکاب افعال دنائت　اکثر تعشق امارد و ہم فواحشہ کم قدر بازاری و مجانست و مصاحبت مردمان اراذل را دانی بعدم حصول لطف تعیش زندگانی ہمدوش۔ الحاصل در چند عرصہ تمام متروکۂ پدری از مداخل و اماکن با دتلف برباد دادند۔ و باب ملامت خلایق و ناخوشنودی خالق یزدی حاصل خود باکشادند)

الغرض والد بزرگوار کی زندگی میں ان کا عقد دختر سید باقر علی ابن سید ولایت علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر اور ایک پسر شاہد حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید ضیا علی ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید مرتضیٰ علی ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ (۴۱) **سید شاہد حسین** ابن سید عابد حسین۔ بھائی کے لطف و کرم سے نیم دیوانہ۔ مجرد و لاولد فوت ہوئے۔ (۴۰) **سید ذکی حسین** ابن سید فضل حسین۔ آپ کا عقد دختر سید امام علی ابن سید کفایت علی دانشمند سے ہوا۔ کتاب زیدیہ کے صفحہ ۱۲۱ پر یہ تحریر ہے (کہ اگرچہ حرف شناس است مگر در اعمال قبیحہ و افعال نامرضیہ بقدر تفاوت سن پس قدم برادر بزرگ رہ گزار۔ ذکر نکاحش با دختر سید امام علی ابن سید کفایت علی در صدر بضبط قلم درآمد۔ زوجہ اش از ترکہ آبائی انچہ کہ بادر سیدہ اعلیٰ قدر قدرت قسمت خود کفایت و اعانت لباس و طعام و دیگر رفع حوائج ضروری شوہر مینماید چہ مداخل و اکثر بساتین ذاتی متروکۂ پدری او بتمامہ در مصارف قبیحہ و افعال مستہجنہ غیر مستحسنہ با دتلف برباد رفتہ۔ و چیزے ازاں باقی نماندہ الغرض بیک پسر سید سعید حسن معقب است) الغرض ایک پسر سید سعید حسن عقب رہے۔ (۴۱) **سید سعید حسن** ابن سید ذکی حسن۔ ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء۔ بقدر ضرورت خواندہ۔ فہیم و ذکی۔ معاملات و مقدمات میں دست وسیع رکھتے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید محمد باقر ابن سید ناصر علی ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ دوسرا عقد مومنہ خاتون دختر سید ریاض حسن خاں ابن سید محمد محسن خاں دانشمند سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید محمد جعفر تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید منصف حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر فاطمہ کبریٰ کا عقد سید وفادار حسین عرف شہزادہ ابن سید عزادار حسین عرف اچھے جان دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر فاطمہ صغرا کا عقد سید سلطان حسن ابن سید احسان حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ آپ نے تقریباً ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں وفات پائی۔ (۴۲) **سید محمد جعفر** ابن سید سعید حسن تاریخی نام منظور احسان۔ ولادت ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ مطابق مارچ ۱۸۹۸ء۔ ذکی۔ ہوشیار۔ صاحب تدبیر۔ نور المدارس دانشمند اور سادر نٹل کالج رام پور میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ منشی۔ منشی عالم کے امتحانات پاس کئے۔ ہائی سکول ٹرینڈ ہیڈ مڈل انسٹی ٹیوٹ الہ آباد کے سند یافتہ ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات، شیعہ کانفرنس نور المدارس اور آل احمد گرلز سکول کی منیجنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ فارسی جدید کی ڈکشنری تیار کی ہے۔ فارسی جدید کے ماہر ہیں۔ اردو کا ایک ایسا قاعدہ ایجاد کیا ہے کہ ایک ماہ میں اردو لکھنی پڑھنی آجاتی ہے۔ اردو ورڈ بلڈنگ

ایسا بنا
اور اس
کرتے ہیں
کے حامل
محلہ سید
ساکن مو
آپ امرو
علم۔ ذا
پاس کیا
مطابق ۹
۱۹۶۷ء
برطانیہ۔
۵ جولائی
مطابق ۱۰
سید نا
۱۳۷۴ھ
۱۹۵۵ء
سید کما
زیر تعلیم
ولادت ج
ریڈیو مکینک
محمد طاہر
میں ۲۲
بسیدا
ایم اے آ
عقد صاب
سیدہ
۱۳۷۷ھ
دختر سید

ایسا بنایا ہے کہ جس سے ہر لفظ اردو نستعلیق میں بن جاتا ہے۔ ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں محکمۂ تعلیم میں مدرس مقرر ہوئے۔ اور اسسٹنٹ ماسٹر رہے۔ اور ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ء میں پنشن یاب ہوئے۔ اب قیمتی پتھر۔ ہاتھی دانت۔ چوب عمارتی کی تجارت کرتے ہیں۔ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء سے کرومیتھی علاج شمسی کے معالج ہیں اور ادویہ مفت تقسیم کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بوقلموں حالات کے حامل ہیں۔ آپ کا عقد اقبال دولت دختر سید احمد مدد ابن سید محمد مدد ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تین دختر اور تین پسر ۱۔ سید فرزند رضا ۲۔ سید ہمایوں رضا ۳۔ سید انور رضا تولد ہوئے۔ ایک دختر تسنیم بانو کا عقد سید اکبر مدد ابن سید یاور مدد ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری دختر نیلوفر بی اے میں ہے۔ اور تیسری دختر نکہت بانو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں زیر تعلیم ہے آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) حاجی سید فرزند رضا ابن سید محمد جعفر۔ ولادت ذالحجہ ۱۳۴۴ھ مطابق جون ۱۹۲۶ء صاحب علم۔ ذی وجاہت۔ ذی عزت۔ ذی استعداد۔ ذی تمکنت۔ عاقل و فرزانہ۔ مبلغ دین اثنا عشری۔ امام المدارس امروہہ سے میٹرک پاس کیا۔ بعد میں بی۔ ایس۔ سی آنرز کی ڈگری لی۔ پاکستان آ کر محکمۂ ہوائی جہاز میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ ۱۸ر شوال ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۱۹۶۷ء کو زیارات عتبات عالیات نجف، کربلا۔ کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ ذالحجہ ۱۳۸۶ھ مارچ ۱۹۶۷ء میں حج بیت اللہ و زیارات مدینۂ منورہ سے شرفیاب ہوئے۔ اسی سفر میں جرمنی۔ برلن۔ ہمبرگ۔ سٹاک ہوم۔ کل جزائر برطانیہ۔ اور استنبول کی سیاحت کر کے واپسی میں دوبارہ زیارات عراق سے مشرف ہوئے۔ واپسی میں ۲۷ر ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۵ر جولائی ۱۹۶۷ء کو زیارت امام ضامن حضرت امام رضا علیہ السلام سے مشہد مقدس میں شرفیاب ہوئے۔ ۳ر ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء کو جائے قیام پر مراجعت کی۔ آپ تقریباً چالیس کتابوں کے مولف ہیں۔ آپ کا عقد ناطقہ خاتون دختر سید ناظم حسین ابن سید ریاض الحسن عرف کالے ماموں مقیم محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ سات پسر تولد ہوئے ۱۔ سید ناصر رضا ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۲۔ سید عارف رضا ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں ۳۔ سید عابد رضا ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں ۴۔ سید علی دانش ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں ۵۔ سید جمال رضا ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں ۶۔ سید کمال رضا ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں ۷۔ سید شرف الدین رضا ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ کوشش بلیغ کے بعد یہ حالات معلوم ہوئے۔ اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ (۴۳) سید ہمایوں رضا ابن سید محمد جعفر۔ ولادت جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۳۰ء۔ ایم اے ایل ایل بی ایڈ کی ڈگری لیکر انٹر کالج مراد آباد میں لکچرر ہیں ریڈیو مکینک کی تعلیم امریکہ سے بذریعہ ڈاک کی ہے۔ طریقۂ تعلیم کی ریسرچ میں مشغول ہیں۔ آپ کا عقد فاطمہ زہرا دختر سید محمد طاہر رضوی ہیڈ آف جیوگرافی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ہوا۔ دو پسر ۱۔ سید محمد اشرف رجب ۱۳۸۲ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۲ء میں ۲۔ سید سہیل رضا رمضان ۱۳۸۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا دونوں زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ (۴۳) سید انور رضا ابن سید محمد جعفر۔ لائق۔ ہوشیار۔ ذی علم۔ ولادت ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء۔ بی۔ اے ٹیکیشن۔ ایم اے اکنامکس۔ اورل انسٹی ٹیوٹ جامعہ نگر دہلی میں لکچرر ہیں۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری اکنامکس کے لئے امریکہ گئے تھے۔ آپ کا عقد صابرہ عباس دختر خان بہادر سید کلب عباس ساکن رائے بریلی سے ہوا ہے آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۲) سید منصف حسین ابن سید سعید حسن۔ ولادت تقریباً ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء۔ اردو انگریزی خواندہ تقریباً ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے۔ محکمہ ریلوے میں انسپکٹر ہیں۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد مظاہرہ خاتون دختر سید ذکی حسن ابن سید مبارک سعید ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱۔ سید معطر رضا ۲۔ سید آصف رضا

تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید رضی حسن عرف اچھن ابن سید ریاض الحسن ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا تھا کہ بلا عقب جوان مرگ ہوئی۔ دوسری دختر ناکتخدا اجل کر فوت ہوگئی۔ تیسری دختر امروہہ میں مقیم ہے۔ مزید کچھ نہ معلوم ہوا۔ دوسرا عقد فہیدہ خاتون دختر سید حمید نذر ابن سید محمد نذر ساکن محلہ منڈی بڑا دربار سے ہوا۔ ایک دختر آٹھ سالہ تھی کہ جل کر فوت ہوگئی۔ تیسرا عقد محب زہرا دختر سید وصی حیدر ابن سید رضی حسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ ایک پسر سید سردار رضا ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ء میں تولد ہوا اور ایک دختر موجود ہے۔ آپ کے ساتھ کوئٹہ بلوچستان میں شعبان ۱۳۷۰ھ مطابق مئی ۱۹۵۱ء میں ایک ناگوار حادثہ پیش آیا۔ کہ ان کی دوسری زوجہ فہیدہ خاتون اور ایک دختر زوجہ اول اور ایک دختر زوجہ ثانیہ آتشبازی بناتے ہوئے بارود میں اچانک آگ لگنے سے جل کر خاک سیاہ ہوگئیں۔ بمشکل دفن ہو پائیں۔

(۳۶) **سید روشن دل** ابن قاضی سید محمد فیاض۔ عاقل و فرزانہ ممتاز اہل زمانہ۔ نیکوکار۔ ذی علم والا تبار۔ ترکہ پدری سے مرفہ الحال ذی وقار تھے۔ آپ کا عقد دختر سید ابوالحسن عرف چندا ساکن محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱۔ سید غلام قادر ۲۔ سید غوث علی تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید کریم رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید ابوالحسن مذکور کے خاندان میں کسی سید سے ہوا تھا کہ نام نہ معلوم ہو سکا۔ (۳۷) **سید غلام قادر** ابن سید روشن دل۔ ذی علم ذی وقار و اعتبار۔ بہ دولت دین و دنیا سے مالدار تھے۔ آپ کا عقد دختر سید محمد آیات ابن سید محمد اسحاق ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ تین دختر اور دو پسر ۱۔ سید وجیہہ الدین ۲۔ سید کریم الدین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید احمد رضا ابن سید حکیم رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد مولوی سید نجیب الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید امان علی ابن سید غلام اشرف ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ (۳۸) **سید وجیہہ الدین** ابن سید غلام قادر محتشم خاندان۔ مصلح معاملات اخوان تھے۔ آپ کا عقد دختر سید غلام علی ابن سید محمد آیات ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر سید قمر الدین تولد ہوئے۔ دختر کا عقد حکیم سید عنایت حسین ابن مولوی سید نجیب الدین دانشمند سے ہوا۔

(۳۹) **سید قمر الدین** ابن سید وجیہہ الدین۔ جوان قوی۔ با حسن و وجاہت و شان و شوکت و زور و قوت مرثیہ خوانی پڑھنے میں شہر میں مشہور تھے۔ متروکہ پدری سے با وسعت زندگی بسر کی۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید امان علی ابن سید غلام اشرف ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر مولوی سید نجیب الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا جو لاولد۔ فوت ہوئی۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور دو پسر ۱۔ سید علی الدین ۲۔ سید سعید الدین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید حسنین علی خاں ابن سید مہربان علی پہلوان ساکن محلہ چھیوڑہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید غفور [illegible] ابن سید ہدایت بخش ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ (۴۰) **سید علی الدین** ابن سید قمر الدین۔ جوان بلند بالا کوہ پیکر۔ قوی ہیکل زیبا شمائل۔ نیک خصائل۔ قوت و توانائی میں بے مثال تھے۔ مراد آباد میں تین من وزنی کلا پہلوان مگدر کے ہاتھ نکال کر ناظرین کو محو حیرت کر دیا اور کلا پہلوان کو تا دم شرمندہ کیا۔ اسی طرح قلعۂ آگرہ کی سیر کرتے میں سرخ کی بنی ہوئی پانچ من کی توپ کو اٹھا لیا۔ الغرض بہت تنومند اور قوت ور تھے۔ علم فارسی کے ماہر تھے۔ خوشنویسی میں بے مثال۔ مرثیہ پڑھنے میں لاثانی تھے۔ حیف صد حیف کہ عین شباب و جوانی اور عروج قوت جسمانی میں امراض مختلفہ میں مبتلا ہو کر رحلت فرمائی۔ بحالت تندرستی آپ کا عقد مسماۃ ننھو دختر سید ارشاد علی ابن سید غلام اشرف ساکن محلہ چھیوڑہ

ایک دختر کنیز فضہ تولد ہوئی جس کا عقد سید علی حسن خاں ابن سید محمد حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ اور تمام متروکہ پدری پر متصرف ہوئی۔ الغرض آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہ ہوئی۔ (۴۰) **سید سعید الدین** ۔ ابن سید قمر الدین۔ جوان۔ خوشکیل۔ حلیم۔ شمیم۔ والد بزرگوار کے ساتھ مرثیہ پڑھا کرتے تھے۔ سخن فہم و سخن شناس تھے۔ آپ کا عقد دختر سید اکرم علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور دو پسر ۱۔ سید ابراہیم علی الدین ۲۔ سید ابو الحسنین عرف سید ابو الحسن تولد ہوئے ایک دختر کنیز رقیہ کا عقد سید ولایت حسن ابن سید نذر علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید ابو الحسن عرف حسنا ابن سید غفور بخش ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید مجتبٰی حسن خاں ابن سید مرتضٰی حسن خاں ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید عاطر حسین ابن سید سجاد حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ ان کے فرزند سید ابراہیم علی الدین نے عین جوانی میں پدر بزرگوار کو داغ مفارقت دیا تو آپ نے اسی صدمے میں انتقال کیا۔ قطعہ تاریخ از مولوی اکبر حسین عبرت۔

سعید شیعۂ دیندار زیب بزم عزا	فدائے نام علی و حسین از جاں بود
بماتم پسر نو جوان زجان بگذشت	بباغ خلد ز نور بصر وصال نمود
نوشت خامۂ عبرت سنش بفرق الم	زجستجوئے پسر گلشن جناں پیمود

الغرض آپ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں فوت ہوئے۔ (۴۱) **سید ابراہیم علی الدین** ابن سید سعید الدین عین عنفوان شباب میں ذوق عبادت میں سرشار۔ فریب زمانۂ غدار سے برکنار۔ پابند جمعہ و جماعت پرہیزگار تھے آپ کا عقد دختر قاضی سید غفور بخش ابن سید ہدایت بخش ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ ایک دختر تولد ہوکر جوان مرگ ہوئی اور کوئی نسب نہ رہا۔ قطعہ تاریخ وفات از مولوی سید اکبر حسین عبرت۔

فرزند سعید عابد آن ابراہیم	زین عالم بے ثبات رحلت فرمود
بردار دل از جان پئے سالش عبرت	در عہد شباب راہ جنت پیمود

آپ نے اپنے پدر بزرگوار کو ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں داغ جدائی دیا۔ (۴۱) **سید ابو الحسنین** عرف سید ابو الحسن ابن سید سعید الدین۔ کچھ عرصہ محکمۂ پولیس انگریزی میں ملازم رہے۔ تا اینکہ نواب حامد علی خاں والئے رامپور کو نوادرات جمع کرنے کا شوق ہوا۔ ان کے والد کا جمع کردہ کثیر ذخیرہ تھا۔ نواب صاحب کی خواہش پر انہوں نے نواب صاحب کو دے ڈالا۔ نواب صاحب نے معاوضہ دینا چاہا۔ یہ بڑے زرنگ اور نطاق شخص تھے۔ معاوضہ لینے سے انکار کرتے ہوئے یہ کہا سرکار حسن سلوک کا ارادہ رکھتے ہیں تو مستقل سلسلہ قائم فرمائیں۔ رامپور کا تھانیدار کردیں۔ نواب صاحب نے بخوشی منظور کرلیا۔ نواب صاحب ان کے لباس کے اہتمام اور زینت پر طنز کرتے ہوئے مزاحاً ان کو بہ بچھم کہتے تھے۔ جو بعد میں اکثر زبان پر چڑھ گیا تھا۔ بعد انتقال نواب حامد علی خاں والئے رامپور وہاں سے علیحدہ ہوکر امروہہ میں مقیم ہوگئے۔ تلاوت مجید اور تفسیر میں ہر وقت مصروف رہنے لگے۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید زاہد حسین ابن سید ارشاد ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر مرزا آغا حسن لکھنوی سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر سید محمد حسن عرف میر سرہانا ابن سید اشرف علی ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ پہلی زوجہ لاولد رہیں۔ دوسری زوجہ سے دو پسر ۱۔ سید وجیہہ الدین ثانی ۲۔ سید قمر الدین تولد ہوئے۔ زوجہ ثالثہ لاولد رہیں۔ (۴۲) **سید وجیہہ الدین** ابن سید ابو الحسن۔ امور خانہ داری میں

ہیں والد بزرگوار سے بہتر۔ آپ کا عقد دختر نادر مرزا لکھنوی سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید محمد ہادی ۲ سید محمد تقی تولد ہوئے اور کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ (۳۷) **سید قمر الدین** ابن سید ابوالحسن۔ مرض ضیق النفس میں مبتلا رہتے تھے کچھ عرصہ دکان کے ذریعے اکل حلال حاصل کرتے رہے۔ آپ کے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید عاطر حسین ابن سید سجاد حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید ابوالقاسم ابن سید ارشاد علی ساکن چاہ غوری سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر سید احمد الدین محلہ شفاعت پورہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید محمد عباس تولد ہوئے۔ یہ سید محمد عباس رامپور میں ملازم ہیں اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید حیدر عباس تولد ہوا۔ اس کا بھی کچھ حال معلوم نہیں۔ تیسری زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر تولد ہوا۔ اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ (۳۸) **سید کریم الدین** ابن سید غلام قادر۔ مومن خالص الاعتقاد۔ شیعہ پاک نہاد حقوق خلایق و برادران میں امین۔ آپ کا عقد دختر سید دوست علی ابن سید حسن رضا دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید شمس الدین تولد ہوئے۔ دو دختر کا عقد یکے بعد دیگرے سید نذر علی ابن سید حسن رضا دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد حاجی سید قربان حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ (۳۹) **حاجی سید شمس الدین** ابن سید کریم الدین۔ حاجی حرمین زائر و محب آل رسولؐ صادق الاقرار۔ سیر چشم۔ صاحب مروت۔ آپ کا عقد دختر سید منظور علی ابن سید محمد رضا دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱ سید علی احمد ۲ سید منظر احمد تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید کاظم حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل رخصتی فوت ہوگئی۔ آپ ترکہ موروثی سے خوشحال تھے۔ اور علاوہ جائیداد موروثی کے جائیداد موقوفہ فہیم النسا زوجہ سید کرامت علی ابن سید حسین رضا دانشمند اور مسماۃ نعیم النسا زوجہ سید قاسم علی ابن سید دوست علی دانشمند دختران سید رحیم رضا دانشمند کے متولی بھی تھے۔ مکان مسکونہ سید رحیم رضا کو منہدم کرا کر بصورت امام باڑہ تعمیر کرایا۔ اور فرش فروش و آلات شیشہ جھاڑ فانوس سے مزین کیا۔ یہ امام باڑہ رانڈوں کا امام باڑہ مشہور ہوا اور اس میں موقوفہ کی جائیداد زرعی کی آمدنی سے مجالس ماہ محرم و دیگر مجالس ہوتی تھیں بعد ان کے فرزند سید علی احمد متولی ہوئے اور چونکہ سید علی احمد کے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بعدش ان کے نواسے سید حکیم رضا اور سید امام رضا متولی ہوئے۔ (۴۰) **سید علی احمد** ابن حاجی سید شمس الدین۔ ولادت تقریباً ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۸ء علم معقول و منقول میں ذی استعداد۔ علم مناظرہ میں دستگاہ رکھتے تھے۔ علم موسیقی سے واقف تھے مرثیہ سوزخوانی کے شوقین تھے۔ جائیداد متروکہ پدری اور موقوفہ پر قابض رہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید خادم حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید سعادت علی ابن سید مدد علی ساکن محلہ گذری سے ہوا پہلی زوجہ سے ایک پسر سید محمد عباس اور دوسری زوجہ سے چار دختر اور ایک پسر سید امیر حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید معشوق حسین ابن سید محمد تقی ساکن محلہ ککرولی سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید غلام موسیٰ رضا ابن سید محمد عسکری دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر معصومہ خاتون عرف منو کا عقد اول سید آل حسن ابن سید اکبر حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا تھا۔ کہ بحالت نوعروسی شوہر فوت ہوگئے۔ تب دوسرا عقد سید غلام موسیٰ رضا ابن سید محمد عسکری دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید علی نقی خاں ابن سید علی منتظم خاں گھڑیال والے محلہ گذری سے (حنفی العقیدہ) ہوا۔ الغرض آپ نے ~~۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء~~ میں رحلت کی۔ (۴۱) سید محمد عباس ابن سید علی احمد۔ آپ کا عقد جوانی میں کبریٰ خاتون دختر مولوی سید احمد علی ابن سید امانت علی

دانشمند سے ہوا۔ دو دختر تولد ہوئی تھیں۔ کہ موصوف مرض جنون میں مبتلا ہو کر حواس خمسہ کھو بیٹھے۔ ایک دختر ساجدہ خاتون کا عقد نکاح سید الطاف حسین ابن مولوی سید ابرار حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل رخصتی اول شوہر بعدش یہ فوت ہو گئیں۔ انکی تاریخ وفات از مولوی سید اکبر حسین عبرت ؎ بر سر یر جنازہ از عبرت ؎ کرد مشاطۂ اجل پر ہفت ؎ دوسری دختر طاہرہ خاتون عرف تارا کا عقد سید معز حسین ابن سید جواد حسین شمیم دانشمند سے ہوا۔ (۴۱) **سید امیر حسن** ابن سید علی احمد طبع سلیم فہم مستقیم رکھتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید امام علی ابن سید کفایت علی دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر تولد ہو کر فوت ہو گیا۔ تین دختر تولد ہوئیں ایک دختر کا عقد قبل بلوغ سید صابر حسین ابن سید ضامن حسین دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل خلوت صحیحہ فوت ہو گئی دوسری دختر کا عقد سید مومن حسن خاں ابن سید محمد حسین خاں ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ کہ چند روز بعد وہ بھی فوت ہو گئی۔ تیسری دختر ناکتخدا فوت ہوئی۔ الغرض آپ نے عالم جوانی میں روبرو والدین وفات پائی۔ بلا عقب رہے۔ (۴۰) حاجی **سید مظہر احمد** ابن سید شمس الدین۔ شیعۂ پاک باز۔ مرثیہ خوانی میں شریک برادر بزرگ۔ آپ کا عقد بتول دولت عرف جیونی دختر سید قاسم علی ابن سید دوست علی دانشمند سے ہوا۔ آپ شرف حج و زیارات سے شرفیاب تھے کوئی اولاد نہ ہوئی ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں لاولد فوت ہوئے۔ قطعہ تاریخ از مولوی سید اکبر حسین عبرت ؎ حاجئے حرم قیام در جنت کرد ؎ ۱۳۰۲ھ وفات ہے۔ آپ کی زوجہ بتول دولت عرف جیونی نے اپنے مکان مسکونہ کو جو ان کے ترکۂ پدری سے ملا تھا وقف کر کے امام باڑہ موسوم کیا۔ اس امام باڑے میں اب بھی مجالس ہوتی ہیں۔ (۳۷) **سید غوث علی** ابن سید روشن دل۔ ذی علم۔ ذی مقدرت۔ صاحب جاگیر و حیثیت و عزت محترم خاندان۔ محتشم اعزا۔ آپ کے خاندان میں تقریباً دو سو برس تک علم دین و علمائے دین کا سلسلہ جاری رہا۔ اس لئے ان کا خاندان مولویوں کا خاندان مشہور و معروف ہے۔ آپ کا عقد دختر سید غلام مرتضیٰ ابن سید غلام احمد خاں دانشمند سے ہوا۔ تین پسر ۱۔ سید نجیب الدین ۲۔ سید امین الدین ۳۔ سید زین الدین عرف سید فتح علی تولد ہوئے۔ (۳۸) مولوی **سید نجیب الدین** ابن سید غوث علی۔ عالم دیندار۔ مومن پرہیزگار۔ شیعۂ آئمۂ اطہار۔ صاحب حشمت و اقتدار۔ آپ کا عقد دختر سید غلام قادر ابن سید روشن دل چچا کی دختر سے ہوا۔ چار دختر اور دو پسر ۱۔ سید عنایت حسین ۲۔ سید تجمل حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید غلام حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید فضل حسین ابن سید منظور علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید قوت علی ابن سید نصرت علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ چوتھی دختر کمسن فوت ہوئی۔ (۳۹) **سید عنایت حسین** ابن مولوی سید نجیب الدین۔ ولادت تقریباً ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۱ء۔ عالم دین۔ طبیب۔ مومن خالص۔ ذاکر آئمۂ معصومین۔ علم مناظرہ میں ماہر۔ علم طب میں کامل۔ امیر و غریب کے یکساں معالج و ہمدرد۔ دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید وجیہ الدین ابن سید غلام قادر دانشمند سے ہوا۔ کہ اس زوجہ کے بطن سے ایک پسر سید باقر حسین اور چار دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر سلیم النسا کا عقد سید اکبر حسین ابن سید قوت علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید امام علی ابن سید کفایت علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید محسن علی ابن سید [illegible] علی دانشمند سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید اصغر حسین ابن سید سعادت علی دانشمند سے ہوا۔ سید باقر حسین کے [illegible] میں فوت ہونے کے بعد اولاد نرینہ نہ رہی تو ستر سال کی عمر میں دوسرا عقد دختر کبیر علی ابن سید وزیر علی ساکن محلہ [illegible] سے کیا۔ اس زوجہ کے بطن سے ایک دختر اور ایک پسر سید محمد حسین تولد ہوئے۔ دختر راضیہ خانم کا عقد سید [illegible] خاں ابن سید محمد تقی خاں ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ آپ نے اپنے فرزند سید محمد حسین کو دو سال کی عمر کا چھوڑ کر

۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء میں رحلت کی۔ (۴۰) **سید باقر حسین** ابن حکیم سید عنایت حسین۔ ذی علم۔ باادب، بالیاقت، آپ کا عقد دختر سید غلام نبی ابن سید غلام علی دانشمند سے ہوا عین عالم شباب میں پدر نامدار کو داغ جدائی دیا۔ بیوہ نے تمام عمر بیوگی میں گذاری اور یہ لاولد رہے۔ (۴۰) **سید محمد حسین** زوار ابن حکیم سید عنایت حسین۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۷ء دو سال کی عمر میں یتیم ہوگئے اور نیک عمل رہے۔ علم فارسی صرف و نحو میں ذی استعداد۔ لئیق و خلیق — منکسر المزاج۔ صالح الاعمال۔ ترکہ پدری سے مرفہ الحال۔ خوش اقبال رہے۔ آپ نے الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین طاب ثراہ دانشمند کے ہمراہ بارادہ حج بیت اللہ سفر اختیار کیا۔ مگر بوجہ بد معانگی اہل جہاز شرف حج سے محروم رہے فقط زیارات نجف اشرف کربلا۔ کاظمین و سامرہ سے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں شرفیاب ہو کر امروہہ میں بڑی عزت و آبرو کے ساتھ رہے۔ حکام حکومت بھی عزت کرتے تھے۔ امروہہ میونسپلٹی کے کئی سال میونسپل کمشنر رہے۔ تقریباً بیس سال آنریری مجسٹریٹ رہے۔ یہ حقیر صغیر مولف کتاب ہذا اور ان کے پسر سید محمد ذہین ہم سبق رہے۔ اس لئے دونوں کی طرف یکساں اور غیر معمولی توجہ رکھتے تھے علاوہ مدرسے کے ہمہ وقت ان کے روبرو رہنا پڑتا تھا۔ پڑھنا لکھنا سب کچھ ان کے سامنے ہی ہوتا تھا۔ مغرب کی نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لے جاتے تھے بعد نماز مغرب گھر جانے کی اجازت ملتی تھی۔ کبھی کبھی بطور تعلیمی انعام مالی کفالت بھی کرتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ بفضل ایزدی اس حقیر کی زندگی کو حقیر کی مادر گرامی کی پرورش کے علاوہ ان کی تربیت نے سنوار دیا۔ اور یتیم بچہ غلط روی سے بچا رہا۔ خدا مغفرت کرے بڑی محبت شفقت و عنایت رکھتے تھے۔ یہ حقیر ہوش سنبھلنے پر بھی ان سے مرعوب رہتا اور لحاظ و ادب ملحوظ رکھتا تھا۔ آپ ننگے سر دیکھ کر بہت منغض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ننگے سر بڑوں کے سامنے آنا بدبختی اور بدتمیزی اور سر ڈھک کر آنا نیک بختی اور سعادت مندی کی نشانی ہے۔ العرض آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد زاہدہ خاتون دختر سید آل محمد ابن سید علی محمد ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسرا عقد عسکری بالو عرف حسن بالو دختر سید جرار حسین ابن سید زوار حسین دانشمند سے ہوا۔ تیسرا عقد حسن فاطمہ دختر سید مقبول احمد عرف جلا ابن سید آل محمد ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور تین پسر ۱۔ سید محمد متین ۲۔ سید محمد ذہین ۳۔ سید محمد مکین تولد ہوئے۔ ایک دختر کربلائی خاتون کا عقد سید مہدی رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند سے ہوا تھا کہ قبل رخصتی فوت ہوئی۔ دوسری دختر ذہینہ خاتون کا عقد سید احمد حسنین ابن حاجی مولوی سید اعجاز حسن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید محمد تصویر تولد ہوئے۔ تیسری زوجہ سے ایک دختر اور تین پسر ۱۔ سید محمد تحسین ۲۔ سید محمد تزئین ۳۔ سید محمد آفرین تولد ہوئے۔ دختر معراج فاطمہ کا عقد سید نثار آقا ابن سید منظور مہدی نقوی ساکن عبداللہ پور سے ہوا۔ آپ نے ۲۴ر شعبان ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۱ر جون ۱۹۴۹ء کو رحلت کی۔

(۴۱) **سید محمد متین** ابن سید محمد حسین ولادت تقریباً ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۸ء باتمیز و باعقل۔ غیرت دار و غیور۔ آپ کا عقد صغیرہ خاتون دختر سید جواد حسین شمیم ابن مولوی سید حیدر حسین یکتا دانشمند سے ہوا۔ کہ کسی معاملۂ حرمت ناموس خلاف طبع پر اچانک چند ساعت میں سانحہ موت واقع ہو گیا اور والدین کو غمدیدہ کر کے بلا عقب فوت ہوئی (۴۱) **سید محمد ذہین** ابن سید محمد حسین ولادت تقریباً ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ھ باتمیز و عقل۔ رئیس منش۔ خوش لباس خوش وضع ملنسار۔ آپ کا عقد کنیز فضہ دختر سید ابواحمد ابن سید ہزبر علی ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱۔ سید علی بن ذہین عرف بابو ۲۔ سید حسن بن ذہین عرف کلّی تولد ہوئے۔ دختر مہ جبین کا عقد مولوی سید محمد احمد ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ تقریباً ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے۔ (۴۲) **سید علی بن ذہین** عرف بابو ولادت تقریباً ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ء خوش

خوب سیرت، خوش مزاج، مہذب نہایت دلچسپ مزاج کے عادی۔ علم انگریزی میں ذی استعداد۔ سکریٹریٹ لکھنؤ میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کہ یہ سانحۂ روح فرسا پیش آیا کہ دفتر سے سکوٹر پر سوار ہو کر مکان کے دروازے پر اتر رہے تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہو گئی اور وہیں ڈھیر ہو گئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد شاکرہ خاتون دختر سید وصی حیدر ابن سید علی حیدر وکیل ساکن محلہ گھیر کرم علیخاں۔ سے ہوا جس سے ایک دختر قمر فاطمہ منکوحہ تولد ہوئی۔ دوسرا عقد معروف شدن دختر سید سلطان حسین ابن سید خورشید حسن (بیوہ سید محمد جعفر حیات) ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ اس زوجہ سے تین پسر ۱ سید محمد عظیم ۲ سید محمد جاوید ۳ سید محمد پرویز تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ آپ نے سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق سنہ ۱۹۶۲ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ (۴۲) **سید حسن بن ذہین** عرف کلی ابن سید محمد ذہین۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۳۵ھ مطابق سنہ ۱۹۱۶ء بہت با تدبیر اور فرلیس ہیں۔ آپ کے عقد وغیرہ کا کچھ حال معلوم نہ ہوا۔ مگر خارجاً سننے میں آیا ہے کہ فی الحال رو با صلاح ہیں۔ اور اعمال نیک کی طرف متوجہ ہیں۔ بھائی کی بیوہ اور بچوں کے سرپرست ہیں۔ چنانچہ اپنی بھتیجی قمر فاطمہ کی شادی امروہہ میں بڑی شان سے کی۔ آپ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۱) **سید محمد مکین** ابن سید محمد حسین۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق سنہ ۱۹۰۲ء۔ خوش رو۔ خوش جمال، عقلمند ہوشیار۔ ہومیوپیتھک کے ڈاکٹر۔ آپ کا عقد مرزرہ خاتون دختر سید جرار حسین ابن سید زوار حسین دانشمند سے ہوا۔ چار دختر اور تین پسر ۱ سید محمد تسکین ۲ سید محمد تمکین ۳ سید محمد شمیم تولد ہوئے۔ ایک دختر سکینہ خاتون کا عقد سید محمد سبطین ابن سید محمد یونس دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر مکینہ خاتون کا عقد سید اطیب حسن ابن سید عاقل حسین ساکن محلہ منڈی دربار کلاں سے ہوا۔ تیسری دختر در نجف کا عقد سید احمد رضا ابن سید منشی حسن نقوی مقیم دانشمندان سے ہوا۔ چوتھی دختر ثمینہ خاتون کا عقد سید سبط مزمل ابن سبط مصطفیٰ ساکن محلہ بھوتے والے قاضی زادہ سے ہوا۔ موصوف نے جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق مئی سنہ ۱۹۴۵ء میں وفات پائی۔ (۴۲) **سید محمد تسکین** ابن سید محمد مکین۔ ولادت ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء آپ میٹرک پاس ہیں۔ نہایت خلیق اور ملنسار ذہین ذاتی تجربہ ہے کہ برادری اور کنبے کے افراد کے کاموں میں معین و مددگار رہتے ہیں۔ والد کی فوتیدگی کے بعد اپنی والدہ اور بھائیوں کے سرپرست ہیں۔ بھائیوں کی پڑھائی لکھائی اور تعلیم و تربیت بدرجۂ احسن کی۔ سلسلہ ملازمت میں بھی بارسوخ و باعزت ہیں۔ سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ محکمہ ترقیات کراچی (K.D.A) کے۔ ڈی۔ اے۔ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ آپ کا عقد حسن زہرا دختر سید فرخ حیدر ابن سید محمد مجتبےٰ ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ چار دختر ۱ بلال فاطمہ ۲ ہلال فاطمہ ۳ جمال ۴ کمال فاطمہ اور دو پسر ۱ سید ماہ کامل جمادی الآخر سنہ ۱۳۷۵ھ مطابق جنوری سنہ ۱۹۵۶ء میں ۲ حسن کامل رجب سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق سنہ ۱۹۷۰ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) **سید محمد تمکین** ابن سید محمد مکین۔ ولادت ۹ رمضان سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء۔ ہوشیار، عقلمند، نیک عمل، نیک کردار۔ جمادی الآخر (اول) سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ محکمۂ پاکستان تعمیرات عامہ میں خزانچی ہیں۔ آپ کا عقد معصوم فاطمہ عرف مشہدی دختر سید سبط عباس ابن سید سبط حسین ساکن محلہ قاضی زادہ (بھوتے والے) سے ہوا ایک دختر پردین فاطمہ اور چار پسر ۱ سید محمد ندیم ۲ رجب سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کو۔ ۲ سید محمد فہیم ۱۱ شوال سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۷ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء ۳ سید محمد عظیم ۲۷ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۱۹۶۵ء کو ۴ سید محمد نعیم ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۷ جون سنہ ۱۹۶۹ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں (۴۲) **سید محمد شمیم** ابن سید محمد مکین۔ ولادت سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۰ء آپ سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ میٹرک پاس کیا ہے۔ جرمن ہسپتال کراچی میں ملازم ہیں ہنوز مجرد ہیں۔ (۴۱) **سید محمد تصویر** ابن سید محمد حسین ولادت

۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ لائق۔ ہوشیار۔ نیک عمل۔ نیک چلن۔ ملنسار۔ ہمدرد خاندان۔ امروہہ میں سکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۵ء میں اسٹیٹ آفس انڈیا میں ملازم ہوئے۔ ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان تبادلہ ہوا۔ سٹیٹ آفس کراچی میں تعینات ہوئے اور اب ترقی کرکے اسسٹنٹ سٹیٹ افسر ہیں۔ گزیٹڈ افسر ہیں۔ آپ کا عقد ماہ بانو دختر سید حیدر حسن ابن سید سراج حسن ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ تین دختر شاہ بانو۔ بہار بانو۔ نگار بانو تولد ہوکر زیر تعلیم ہیں اور دو پسر ۱۔ سید حسین عباس ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں ۲۔ سید معین عباس ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۱) **سید محمد تحسین** ابن سید محمد حسین ولادت ۱۵ رجمادی الآخر ۱۳۵۲ھ مطابق ۵ راکتوبر ۱۹۳۳ء۔ صاحبِ عقلِ سلیم۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہوئے۔ اس وقت وزارتِ امور داخلہ میں اکونٹنٹ ہیں۔ باعزت ہیں۔ آپ کا عقد اول طاہرہ خاتون دختر سید علی اختر ابن سید مختار احمد ساکن محلہ بنگلہ سے ہوا تھا کہ بوجوہات صیغۂ طلاق جاری ہوا تب عقد ثانی تصویر فاطمہ دختر سید ناطق حسین ابن سید عاشق حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ ایک دختر الماس بانو اور تین پسر ۱۔ سید تنویر عالم ۲۰ رجمادی الاول ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء ۲۔ سید منیر عالم ۲۶ رمحرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۹ رجون ۱۹۶۲ء کو ۳۔ سید امیر عالم ۸ رجمادی الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۳ رجولائی ۱۹۷۰ء کو تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۱) **سید محمد تزئین** ابن سید محمد حسین۔ ولادت ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء آپ میٹرک پاس ہیں۔ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں پاکستان آئے۔ محکمۂ مردم شماری میں سینیر ڈرافٹمین ہیں۔ آپ کا عقد توقیر بانو دختر سید انیس حسن ابن سید نفیس حسن ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ روبی ۲۔ فرحت زیر تعلیم ہیں (۴۲) **سید محمد آفرین** ابن سید محمد حسین۔ ولادت ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء آپ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں پاکستان آئے۔ حیدرآباد میں ذاتی مکان میں سکونت پذیر ہیں۔ ٹاؤن پلاننگ خیرپور میں سینیر ڈرافٹمین ہیں۔ ابھی مجرد ہیں۔ (۳۹) مولوی **سید تحمل حسین** ابن مولوی سید نجیب الدین۔ مومن بے ریا۔ عالم باعمل۔ تعلیم صرف ونحو میں مدرس اکمل۔ طلبار کو تعلیم دینے میں بے مثال۔ آپ نے اپنی تمام زندگی زہد وعبادت وطاعت رب العزت میں گذاری۔ ہر وقت اتنی کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ کمزور ہوگئے تھے۔ آپ کا دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید امین الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید ریاست علی ابن سید حشمت علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر نصیرہ خاتون تولد ہوئی جس کا عقد سید جعفر حسین ابن سید فتح علی دانشمند سے ہوا۔ اور یہ اپنی ماں کے حصّے کی جائیداد جو ان کو وراثتاً اپنے باپ سید امین الدین سے ملا تھا اپنے شوہر کے گھر لے گئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید ابرار حسین تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید علی حیدر ابن سید بنیاد علی ساکن گھیر کرم علی خاں سے ہوا۔ (۴۰) مولوی **سید ابرار حسین** ابن مولوی سید تحمل حسین آپ علمائے جیدالاستعداد میں سے تھے۔ عالم دین۔ متقی پرہیزگار۔ عبادت گذار۔ خدا سے بہت ڈرنے والے۔ علم عروض سے واقف قواعد قوافی ورد یف کے ماہر تھے۔ کتاب حملۂ حیدری مصنفۂ شیخ باذل زبان فارسی کا اردو نظم میں ترجمہ کیا۔ اچھے شاعر تھے۔ آپ کی طبیعت رشک وغیبت اور حسد وتہمت سے پاک تھی۔ آپ معرفت پروردگار کے شیدائی اور شیدائے حیدرؑ کرار وآل اطہار تھے۔ آپ کا عقد حسین دولت دختر سید مظہر علی ابن سید جوہر علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ چار پسر ۱۔ سید الطاف حسین ۲۔ سید کاظم حسین عرف سید محمد کاظم ۳۔ سید ارتضیٰ حسین ۴۔ سید اصطفےٰ حسن تولد ہوئے۔ جائیداد پدری پر یکلخت تباہی آنے پر بہ تلاش روزگار بشہر ریاست حیدرآباد اختیار کیا

سید کاظم حسین عرف سید محمد کاظم ان کے پسر اوسط ان کے ساتھ ہوئے۔ اثنائے راہ میں ریاست جے پور میں قیام کیا۔ وہیں کسی مرضِ مہلک میں مبتلا ہو کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ تاریخ وفات از مولوی سید اکبر حسین عبرت۔

دیندار ذی شعور بعلمِ اصول دین | رہ رو براہِ ختمِ رسل شاہ مشرقین
در حُبِ اہلبیت ز دارِ فنا گذشت | در گلشنِ جناں قدمے زد بزیب وزین
سالِ وفاتِ قلمِ عبرتِ حزیں | بر لوحِ روزگار نوشت از سرِ یقین
فرقِ امید چوں زحیاتِ جہاں برید | جامِ طہور یافتہ ابرار از حسین

آپ نے سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق سنہ ۱۸۸۲ء کو جے پور میں وفات پائی۔ سید کاظم حسین نے حضرات شیعیان امروہہ کی مدد سے وہیں دفن کیا اور امروہے آگئے۔ (۴۱) **سید الطاف حسین** ابن مولوی سید ابرار حسین۔ جواں سلیم باعلم و ادب زمانۂ نابالغی میں ساجدہ خاتون دختر سید محمد عباس ابن سید علی احمد سے منعقد ہوئے تھے کہ ایک ہی سال میں اول شوہر بعد میں منکوحہ قبل عروسی جواں مرگ ہوئے۔ تاریخ وفات از مولوی سید اکبر حسین عبرت

ثمرات طیبات ۱۰۵

جوان الطاف حسین ابن ابرار | برفتہ زیں جہاں بیت القدم یافت
بسال رحلتش از کلکِ عبرت۔ | عجب مضمونِ غم سمت رقم یافت
زجاں شد بادلِ داغ عروسی | وصالِ نوعروسانِ ارم یافت

آپ سنہ ۱۳۰۲ھ مطابق سنہ ۱۸۸۴ء میں فوت ہوئے (۴۱) مولوی **سید کاظم حسین** عرف سید محمد کاظم۔ ابن مولوی سید ابرار حسین۔ ولادت سنہ ۱۲۸۷ھ مطابق سنہ ۱۸۷۰ء۔ ذی علم۔ ذی فہم۔ نیک عمل نیک نیت۔ ذہین و متین۔ اردو، فارسی عربی کے ماہر۔ ذاتی جد و جہد اور عزم بالجزم سے حلال روزی کے حصول میں کوشاں رہے۔ کچھ عرصہ یونانی ادویات کی دکان کی۔ پھر مرادآباد میں وکلا و مختاروں کی محرری کر کے بہ عزت و آبرو و فراغت زندگی بسر کی۔ معاملات و مقدمات کے کاموں میں مصروفیت کے باوجود مثالی دیانت و راستبازی کا نمونہ بنے رہے۔ آپ کا عقد کنیز زینب دختر سید اکبر حسین ابن سید صادق علی ساکن محلہ جعفری (بھوکا) سے ہوا۔ چار پسر ۱۔ سید محمد ہاشم ۲۔ سید علی کاظم عرف سید علی بن کاظم ۳۔ سید حسن کاظم عرف چھٹی ۴۔ سید حسین کاظم عرف بنی تولد ہوئے۔ آپ ۱۸ ذالحجہ سنہ ۱۳۳۶ھ مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء کو فوت ہوئے۔ (۴۲) **سید محمد ہاشم** ابن سید محمد کاظم۔ ولادت ۳ صفر سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق یکم جون سنہ ۱۹۰۰ء۔ صالح الاعمال۔ باہمہ۔ بے ہمہ۔ ماہر تعلیم۔ خوش اخلاق۔ ذکی الطبع۔ امروہہ میں میٹرک پاس کر کے صیغۂ تعلیم میں مدرس مقرر ہوئے مگر تمام عمر خود کو طالب علم ہی سمجھتے رہے۔ ملازمت بھی کرتے رہے۔ مطالعہ بھی جاری رکھا۔ پرائیویٹ امتحانات دیتے رہے۔ ایم اے۔ سی ٹی۔ تک کے امتحانات میں نمایاں طور پر کامیاب ہوتے رہے آخر میں اسسٹنٹ ماسٹر اسلامیہ انٹر کالج بریلی سے ایل ٹی گریڈ میں پنشن یاب ہوئے۔ کچھ عرصہ انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے سکریٹری رہے آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد ہاجرہ خاتون دختر سید انصار حسین ابن سید ابرار حسین نقوی مقیم دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد بنت فاطمہ دختر مولوی سید بشیر حسن ابن سید امیر حسن ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر ۱۔ سید علی۔ ۲۔ سید حسن تولد ہوئے۔ دختر سیدہ خاتون کا عقد سید نبی ہادی ابن سید ہادی حسن ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری زوجہ سے چھ دختر اور چار پسر ۱۔ سید محمد عابد ۲۔ سید محمد تقی ۳۔ سید محمد باقر ۴۔ سید محمد جعفر تولد ہوئے۔ ایک دختر النور فاطمہ کا عقد سید قیصر نذیر عرف منا ابن سید حسین نذیر دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر قمر فاطمہ کا عقد سید سفیر رضا (۲) ابن سید نور رضا زیدی محلہ

چاہ لقا گذری سے ہوا۔ تیسری دختر تنویر فاطمہ کا عقد سید محمد تقی عرف سید آفتاب حسین ابن سید مشتاق حسن ساکن بریلی سے ہوا۔ چوتھی دختر پروین فاطمہ پانچویں ناہید فاطمہ چھٹی نرجس فاطمہ زیر تعلیم ہیں۔ آپ پاکستان آتے تو رہتے ہیں مگر مکان امروہہ میں ہے (۴۲) **سید علی** ابن سید محمد ہاشم۔ ولادت ۱۴ر محرم سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۶ء لائق و فائق ہوشیار نیک کردار۔ انٹر تک تعلیم یافتہ ہیں۔ ۱۵ر ذلیعقد سنہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹ر ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء کو پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ دفتر ناظم تعلیمات مغربی پاکستان میں ہیڈ کلرک ہیں۔ آپ کا عقد شافعہ خاتون دختر مولوی سید نسیم حسن ابن حاجی مولوی سید اعجاز حسن طاب ثراہ ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ چھ دختر ۱؎ رافعہ خاتون ۲؎ طاہرہ خاتون ۳؎ شاہدہ خاتون ۴؎ صفیہ خاتون ۵؎ تقیہ خاتون ۶؎ نقیہ خاتون تولد ہوئیں۔ سب زیر تعلیم ہیں۔ اور چار پسر ۱؎ سید شاہ زیب اقبال ۷ر رجب سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۲ر اپریل سنہ ۱۹۵۲ء کو ۲؎ سید عارف اقبال ۱۲ر ذلیعقد سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۸ر مئی سنہ ۱۹۶۰ء کو ۳؎ سید عسکری اقبال ۱۰ر رمضان سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۶۶ء کو ۴؎ سید محمد اقبال ۲۹ر جمادی الاول سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۳ر اگست سنہ ۱۹۷۰ء کو تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **سید حسن** ابن سید محمد ہاشم ولادت ۱۲ر شوال سنہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۳۰ء۔ لائق ہوشیار۔ ملنسار۔ خوش سلیقہ۔ خوش اخلاق۔ آپ ۷ر رجب سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق یکم اپریل سنہ ۱۹۵۲ء کو پاکستان آکر کراچی میں ذاتی مکان میں مقیم ہیں۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ کوئنس کیمسٹ کراچی میں منیجر ہیں۔ آپ کا عقد ام لیلےٰ دختر مولوی سید نسیم حسن ابن حاجی مولوی سید اعجاز حسن طاب ثراہ ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو دختر ۱؎ ساجرہ خاتون ۲؎ ساجرہ جبیں اور دو پسر ۱؎ سید طاہر عباس ۱۲ر ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰ر اگست سنہ ۱۹۶۵ء ۲؎ سید علی عباس ۱۴ر جمادی الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ر جولائی سنہ ۱۹۷۱ء کو تولد ہوئے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **سید محمد عابد** ابن سید محمد ہاشم۔ ولادت ۱۶ر شعبان سنہ ۱۳۶۲ھ مطابق ۸ر اگست سنہ ۱۹۴۳ء۔ نیک عمل۔ نیک کردار۔ ذی شعور۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک اسکول بریلی سے انجینئرنگ کا ڈپلومہ لیا ہے۔ محکمۂ نہر میں سپروائزر ہیں۔ آپ کا عقد انعامیہ خاتون دختر سید تنویر حسن ابن سید تصویر حسن ساکن محلہ منڈی دربار کلاں سے ہوا۔ ایک پسر سید محمد حسنین ۲۷ر جمادی الآخر سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۰ر اگست سنہ ۱۹۷۰ء کو تولد ہوا ہے۔ امروہہ میں مقیم ہیں۔ (۴۳) **سید محمد تقی** ابن سید محمد ہاشم۔ ولادت ۵ر رجب سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۶ر جون سنہ ۱۹۴۵ء۔ ہوشیار۔ باشعور۔ انٹر کامرس سائنس میں پاس کیا۔ زیر تعلیم مقیم امروہہ ہیں۔ (۴۳) **سید محمد باقر** ابن سید محمد ہاشم ولادت ۱۴ر شوال سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۰ر ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء عقلمند ہوشیار۔ اسلامیہ کالج بریلی سے انٹر اور بریلی کالج سے بی کام پاس کیا۔ بحیثیت سٹینوگرافر محکمہ نہر میں ملازم ہیں (۴۳) **سید محمد جعفر** ابن سید محمد ہاشم۔ ولادت ۹ر رمضان سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۵۵ء زیر تعلیم ہیں۔ (۴۲) **مولوی سید علی کاظم** عرف علی ابن کاظم ابن مولوی سید محمد کاظم۔ ولادت ۱۳ر صفر سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۳۰ر اپریل سنہ ۱۹۰۴ء۔ جدید الذہن، سلیم العقل، بلند حوصلہ، عالی ہمت، خوددار و خود اعتماد۔ اقران و امثال میں ممیز و ممتاز۔ سخن سنج و سخن فہم۔ علم تاریخ سے آگاہ، خاندانی ورثہ علم سے بہرہ مند۔ آپ ان ادبی اور مذہبی بزرگوں کی اس نسل سے ہیں جو اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ شرافت نفس سے بھی مالا مال تھی۔ آپ کو دین و مذہب سے لگاؤ اور حصول علم کی طرف رجحان و لگن اور شرافت نفس ورثہ میں ملی ہے آپ تحقیقی معلومات کے ساتھ اعلیٰ تنقیدی زاویہ نگاہ رکھتے ہیں اور اردو، فارسی، عربی، انگریزی کے نہ صرف ماہر ہیں بلکہ اہل زبان کے لب و لہجے میں گفتگو پر بھی قادر ہیں۔ ہمہ وقت مشہور و معروف علماء و فضلا کبار کی ہم نشینی و صحبت اور تعلیم و تربیت سے فیضیاب رہے ابتدائی تعلیم کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ، شیعہ کالج لکھنؤ میں پڑھ کر لکھنؤ یونیورسٹی سے بی۔ اے اور ایل ایل بی [illegible]

پوزیشن میں دیکھ بلدۂ حیدرآباد میں وکالت شروع کردی۔ دریں اثنا ANSON کی قانون معاہدہ اور KENNY کی اصول قانونِ فوجداری کی مشہور زمانہ انگریزی قانونی کتابوں کا (جس میں سے ہر کتاب آٹھ نو سو صفحات پر مشتمل ہے اور جامعۂ عثمانیہ کے ایل ایل بی کے نصاب میں شامل ہے۔) جامعۂ عثمانیہ کے اغراض و ضرورت کی بناء پر ترجمہ کیا۔ یہ تراجم بہ نظرِ استحسان دیکھے گئے اور جامعہ نے تراجم کا معاوضہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں مختلف محکمہ جات کی فرمائش پر انگریزی مسودات کا اردو میں ترجمہ کیا۔ محکمہ وضع قوانین سرکارِ عالی میں مترجم کی جگہ کے لئے مقابلہ کا امتحان ہوا۔ (جس میں تقریباً پچاس ایل ایل بی حضرات شریک تھے) تو آپ سب سے اول آئے۔ اس محکمہ میں اسی عہدے پر تقرر کی پیشکش کی گئی۔ لیکن اس تقرر کے لئے حیدرآباد کے ملکی ہونے کا سارٹیفکیٹ ضروری تھا۔ جو اس زمانے میں ایک رسمی سی چیز ہو کر رہ گیا تھا اور بسہولت حاصل ہوجاتا تھا اور محض خانہ پری کے لئے داخل ہوتا تھا مگر عدالت کے سامنے کچھ ایسے امور حلفیہ بیان کرنے ہوتے تھے جو ہر شخص کے معاملے میں حقیقت پر مبنی نہ ہوتے تھے۔ یہی صورت ان کے معاملے میں بھی تھی۔ لہٰذا آپ نے جھوٹا حلف نہ اٹھایا اور جھوٹا سارٹیفکیٹ لینے سے انکار کر دیا۔ محکمۂ وضع قوانین نے صدرِ اعظم کو استثنیٰ کی سفارش لکھی تو وہ منظور نہ ہوئی پس سلسلۂ وکالت جاری رہا۔ کچھ عرصہ بعد علاقۂ پائگاہ کی منصفی پر تقرر ہوا اور یہ سلسلہ قیام حیدرآباد تک قائم رہا۔ ترک ملازمت کے بعد لاتور دکن میں جننگ فیکٹری قائم کی جو بہ لحاظ کارکردگی نمایاں اور بے مثال تھی۔ اس فیکٹری میں آئل مل قائم کرنے کے لئے قیمتی مشنری خریدی تھی۔ ہندوؤں کو یہ ترقی ناگوار گذری۔ اور از راہ روز افزوں تعصب رخنہ اندازی کرنے لگے۔ یہی نہیں بلکہ درپئے آزار ہوگئے تو آپ وہ تمام اثاثہ چھوڑ کر حیدرآباد سے رخصت ہوتے (وداعِ حیدرآباد کی تفصیل و اسباب درج ذیل ہیں) آپ ۱۳۷۲ھ مطابق آخر ۱۹۵۳ء میں پاکستان آگئے۔ چونکہ تاریخ مقررہ یعنی ۳۰ جون ۱۹۵۳ء سے چند ماہ بعد واردِ پاکستان ہوئے تھے۔ لہٰذا کوئی کلیم حکومت پاکستان سے اپنے نقصانات اور متروکہ جائیداد کا محض ملک کے قانون کے احترام میں ۳۰ جون ۱۹۵۳ء سے پہلے وارد پاکستان ہونے کے بحلف بیان دینے سے گریز کی بناء پر نہ کیا۔ اور جھوٹا حلف نہ اٹھانے کی وجہ سے کثیر نقصان برداشت کیا۔ مگر بناء بر تجربہ گورنمنٹ پاکستان نے فیروزہ (پنجاب) کی جننگ فیکٹری میں بارہ ہزار روپئے سالانہ نقد آمدنی کا حصہ دیا۔ پھر رحیم یار خاں میں ایک جننگ فیکٹری بلا شرکت غیرے تین سال کے لئے تفویض ہوئی۔ جب میعاد ختم ہوگئی تو لاہور میں وکالت شروع کردی جس کا سلسلہ ہنوز باقی ہے۔ آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد عالمہ بیگم دخترِ خورد حجۃ الاسلام نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہ ابن مولوی سید اکبر حسین عبرت دانشمند سے شعبان ۱۳۴۰ھ مطابق جون ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ اس زوجہ کے بطن سے ایک دختر حضور بیگم زوجۂ سید محسن حسن ابن سید شان حسن خاں ساکن محلہ چھیوڑہ اور ایک فرزند سید محمد عالم تولد ہوئے کہ یہ زوجہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں روبرو والدین کے عین عالم شباب میں فوت ہوگئیں تب دوسرا عقد معصومہ خاتون دختر سید شاکر علی متوطن تھانہ بھون ضلع سہارنپور مقیم حیدرآباد دکن سے ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں کیا کہ تین سال بعد بوجہ اختلاف طبع صیغۂ طلاق جاری ہوا۔ کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تیسرا عقد عادلہ خاتون بیوہ دختر مولوی سید محمد احمد ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین دانشمند سے ہوا۔ دو دختر ۱۔ کنیز زہرا ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ء میں ۲۔ کنیز بتول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں اور ایک فرزند سید مرتضیٰ عرف سید مہدی ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں تولد ہوا سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہ حقیر صغیر مؤلف کتاب ہذا آپ کی ٹھوس علمی لیاقت و برتری کا دل و جان سے معترف ہے اور شکر گذار ہے کہ آپ نے اس کتاب کے اکثر حصوں پر نظر ثانی فرماکر۔ ترمیم۔ تنسیخ اور اصلاح فرماکر ممنون فرمایا۔ اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ کہ آپ بڑی بے سروسامانی اور پریشان حالی میں حیدرآباد سے وداع ہوئے۔ تفصیلی اسباب وعلل کے بیان سے پہلے حیدرآباد کی قدیم سلطنت کے عروج و زوال کا پس منظر اور مختصر خاکہ جو

کہ مملکتِ حیدرآباد چھ سو سال سے۔ قطب شاہی۔ برید شاہی۔ مسلمان سلاطین کے اور گذشتہ دو سو سال سے آصف جاہی خاندان کے سلاطین کے زیر اقتدار رہی تھی۔ آصف جاہی خاندان کے توسط سے دہلی کی شاہنشاہی شان کا پرتو بھی ملا۔ اور قدیم دکنی آن بان بھی رہی۔ نتیجتاً یہ سرزمین بڑے دل آویز انداز زندگی تہذیب و معاشرت کی خوش آئند روش کا نمونہ بنی رہی عہد آصف جاہی میں عرصہ دراز سے ایسا پرامن و سکون ماحول رہا کہ ۱۲۷۳ء سنہ ۱۸۵۷ء کی آزادی ہند کی خوں ریز جنگ اور اقتدار کی عظیم کایا پلٹ میں بھی اس سلطنت میں کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹی۔ وہی دولت و ثروت کی فراوانی قدیم جاگیروں اور مناصب کی برقراری۔ حتیٰ کہ حیدرآباد کے باثروت خاندانوں کو نہ بدلنے والے قوانین قدرت کی طرح اپنا تمول اور خوشحالی نہ بدلنے والی حقیقت معلوم ہونے لگی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو مسلمان جاگیردار اور منصب دار دنیا و مافیہا سے بے خبر عیش و آرام کے عادی ہو گئے۔ تن آسانی اور خواب غفلت کی بنا پر ان کو کشمکش حیات اور زندگی کی ٹھوس حقیقتوں کے نشیب فراز سے اجنبیت سی ہو گئی۔ خصوصاً مسلمانوں کی اکثریت اور شرفا کا بیشتر طبقہ بے خبری اور نادانی میں علم کی طرف سے بھی بے پروا ہو گیا۔ اور اپنے ملک کے بادشاہ۔ امرا۔ وزرا۔ کی شان و شوکت کے قصوں میں مست رہ کر دنیا کے حالات سے بھی بے خبر ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ برطانوی ہند کے باشندوں کی جدوجہد آزادی سے بھی بے تعلق رہے۔ فقط چند مسلمان اور ہندو خاندانوں کے کچھ افراد برائے نام تعلیم پاکر اپنے قدیمی وسائل و مدارج کی بنا پر معزز عہدوں پر فائز رہے۔ دریں اثنا شمالی ہند اور ایران وغیرہ سے جو لوگ طلب معاش میں یہاں آنکلتے تو ان کے چست و چالاک اور عقیل و فہیم ہونے کی وجہ سے یہ لوگ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر ان آنے والوں کا راستہ روکنے کی فکر کرنے لگے اور ان کی ساری سیاست اسی امر پر مرکوز ہو کر رہ گئی کہ بیرونی عنصر ملک میں خصوصاً ملازمتوں میں داخل نہ ہونے پائے دریں اثنا حضور نظام نے واپسی برار کی تمنا میں مشہور و معروف مدبر اور عظیم المرتبہ بیرسٹر سر سید علی امام کو سلطنت کی مدار المہامی (وزارت عظمیٰ) کی دعوت دیدی جو انہوں نے قبول کرلی۔ یہ زمانہ سر سید علی امام کی شہرت و ناموری کے شباب کا زمانہ تھا۔ ایسے میں ایک دیسی ریاست کی مدار المہامی قبول کرنے پر برطانوی ہند میں عام طور پر اظہار تعجب کیا گیا۔ لیکن باخبر حلقوں کے ذکر اذکار سے معلوم ہوا کہ سر سید علی امام نے مسلمانوں اور ایک مسلم ریاست کے جذبۂ خیرسگالی میں یہ عہدہ قبول کیا تھا۔ سر سید علی امام کی سیاسی بصیرت ان حالات کو عیاں طور پر دیکھ تھی۔ کہ اس مملکت میں مسلمان خطرناک اقلیت میں ہیں۔ اور ان کی تعداد کو بڑھا کر کم از کم قابل لحاظ اور موثر اقلیت میں تبدیل کرنا ضروری ہے ان کے نزدیک یہ مسئلہ برار کی واپسی سے بھی زیادہ اہم تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تدبیر پر عمل پیرا ہونے کے لئے گرانبہا اور دور رس منصوبے تیار کئے۔ وہ ان منصوبوں کو روبعمل لانا چاہتے تھے کہ دکن کے مسلمانوں کی حماقت آمیز خود پسندیوں کی بنیاد پر ایک خود غرض لیکن باثر منظم خلل انداز ہونے لگا اور ملکی غیر ملکی کے سوال پر کمینہ سازشوں اور جعل سازیوں کا ایک جال بچھا دیا۔ سر سید علی امام جیسی بلند پایہ اور مدبر شخصیت نے نچلی سطح پر اتر کر کمینہ سازشوں اور احمقانہ تخیلات کے تدارک کے لئے حضور نظام سے اس بدسرشت منظم گروہ کو سے ہٹا دینے کی خواہش کی مگر نظام دکن نے لیت و لعل سے کام لیا۔ تب سر سید علی امام مستعفی ہو گئے اور اس سرزمین کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا وہ ہو کر رہا۔ جب ۱۳۶۶ھ مطابق سنہ ۱۹۴۷ء میں انگریز ہندوستان سے رخصت ہوا تو حکومت ہند نے جذبۂ خیرسگالی۔ دوستی۔ و باہمی اعتماد کے تحت سکندرآباد سے وہ فوجیں ہٹالیں جو انگریزوں کے طویل عہد میں ہیڈکوارٹر بنا کر رہتی رہی تھیں۔ حکومت ہند کی طرف سے حیدرآباد میں مسٹر منشی اور دہلی میں نظام دکن کی طرف سے سید زین الدین زین یار جنگ ہائی کمشنر معین ہوئے یہ زین یار جنگ حکومت نظام کے خیرخواہ اور ذہین و باتدبیر سفیر تھے انہوں نے نہایت جفاکشی اور اپنے حسن تدبیر سے حیدرآباد کے مسئلہ پر مسٹر راج گوپال اچاریہ گورنر جنرل حکومت ہند کی مدد سے ایک نہایت معقول اور باعزت فارمولا تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی اور وہ فارمولا لیکر حیدرآباد پہنچے۔ یہاں حیدرآباد میں اتحاد المسلمین کی رضاکار حکومت برسراقتدار تھی (جس کا سربراہ بطور حادثہ ایک معمولی

شخص ہوگیا تھا۔ جو احمد رضا خاں بریلوی کے لفظ رضا کی مناسبت اور مرید ہونے کی وجہ سے خود کو رضوی لکھنے لگا تھا اور لوگوں نے صرف رضوی دیکھ کر اس کو سید تصور کر لیا اور سید لکھنے لگے اور اس نے قبول فرمالیا۔ اور وہ عویدار سیادت ہوگیا) اس رضا کار حکومت نے اس قارمولے کو نہایت تمکنت و خشونت و حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اور کسی طرح کوئی معقول تجویز ماننے پر اس لئے تیار نہ ہوئی کہ ذاتی بچہ سقہ اقتدار خطرے میں پڑجاتا۔ یہ ہی نہیں بلکہ اپنے نشۂ اقتدار میں اس حکومت نے ایسے اقدامات کئے کہ ملک میں افراتفری۔ ابتری اور بدامنی کا بازار گرم ہوگیا اور شرفا کو اپنی عزت سنبھالنی مشکل پڑگئی۔ یہاں تک کہ نظام دکن کی عزت کے لالے پڑگئے۔ جرأت یہاں تک بڑھی کہ خود نظام دکن کو قید یا قتل کرنے کا منصوبہ و داعیہ ہونے لگا۔ جب حالات یہاں تک پہنچ گئے اور فضا انتہائی خراب ہوگئی تو مسلمانوں کے قدیم دشمن ہندو کو بہانہ مل گیا۔ حکومت ہند نے حضور نظام سے مطالبہ کر دیا کہ ہماری فوجوں کو اپنے قدیم مستقر سکندرآباد واپس آنے کی اجازت دی جائے ایسے میں نظام دکن کے لئے سوائے اس کے چارۂ کار نہ رہا کہ چاروناچار بادل ناخواستہ ہندی افواج کو سکندرآباد میں کم از کم جانی و مالی نقصان کے ساتھ واپس آنے کی اجازت دیدیں۔ یہ اجازت کیا ملی کہ ہندو کی ازلی دشمنی بروئے کار آئی حکومت ہند نے پولیس ایکشن کے نام سے پورے ملک پہ پھر دھاوا بول دیا۔ اور اس آگ نے پورے ملک کو آناً فاناً پھونک کر رکھ دیا اور اس صدیق دکن۔ مجاہد اعظم۔ مصنوعی سید کی غوغائی اور احمقانہ قیادت نے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجوادی۔ لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کروادیا۔ لاکھوں عصمتیں لوٹ لیگیں ہزاروں باعصمت شریف زادیوں نے کنوؤں میں گر کر اپنی عصمتیں بچائیں۔ اور لقمۂ اجل ہوئیں۔ ہزاروں گھرانے بے چراغ ہوگئے۔ ہزاروں نہتے کڑیل جوان موت کے گھاٹ اتر گئے۔ اور جو اس قتل و غارت سے کسی طرح بچ نکلے وہ خوفزدہ اور بے سہارا ہو کر رہ گئے۔ اس ہندو حکومت نے۔ کوئی ظلم۔ کوئی تشدد۔ کوئی تعدی ایسی نہ تھی جو مسلمانوں پر روا نہ رکھی ہو۔ مسلمانوں کو صرف سیاسی غلامی کا شکار بنایا۔ بلکہ ان کی اقتصادی علمی۔ جماعتی۔ ثقافتی اور ذہنی آزادی کو بھی فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ سب سے زیادہ وہ مسلمان طبقہ جو صدیوں کی آسودہ خواب راحت و غفلت تھا۔ سراسیمہ اور بے آبرو ہو کر رہ گیا۔ جب تمام ریاستہائے ہند اور تمام مسلمانان ہند کا سرخیل نظام بالکل بے اثر اور بے دست و پا ہوگیا۔ تو اس کا اثر تمام ریاستوں کے سربراہوں خصوصاً ہندوستان کے تمام مسلمانوں پہ پڑا۔ اور مسلمان ہر جگہ پست و بے آبرو ہو کر رہ گیا۔ اندریں حالات مولوی سید علی کاظم جیسے حساس خوددار۔ اور غیرت مند شخص حیدرآباد میں کیسے رہ سکتے تھے اور کیوں رہتے۔ بالآخر مجبوراً حیدرآباد کی سرزمین اور در و دیوار پہ حسرت کی نظر کرتے۔ سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق اواخر سنہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان آگئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار حیدرآباد کے اس المیہ سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ نادانیوں اور غفلتوں کے نتیجے میں کبھی کبھی کم حیثیت۔ کم ظرف اور چھوٹا آدمی بڑے دور رس اور عظیم نقصان کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

(۴۳) سید محمد عالم ابن مولوی سید علی کاظم۔ ولادت تقریباً صفر سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق اگست سنہ ۱۹۲۵ء لائق و فائق۔ عاقل و فرزانہ سنجیدہ و متین۔ با اخلاق و باتمیز والد کی طرح خوددار و معاملہ فہم، طلب علم کا شوق ورثہ میں ملا ہے آپ نے اسلامیہ انٹر کالج بریلی سے سنہ ۱۳۶۳ھ سنہ ۱۹۴۴ء میں میٹرک پاس کیا۔ اسی سال مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ لیا۔ اور سنہ ۱۳۶۹ھ سنہ ۱۹۴۹ء میں بی۔ ایس۔ سی کیا۔ اس دوران میں ادیب ماہر کا امتحان بھی دیکر کامیاب ہوئے۔ تکمیل تعلیم کے بعد اپنے والد کے پاس لاتور ضلع عثمان آباد (دکن) پہنچے اور والد کی جننگ فیکٹری میں جس میں چالیس جننگ مشینیں تھیں منیجر کی حیثیت سے نہایت عمدگی سے فرائض انجام دیئے۔ جننگ مشین پر ایک ایسی اسکرین ایجاد کرکے لگوائی جس سے بنولہ اڑ کر روئی میں نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس کی ایسی شہرت ہوئی کہ لاتور کے تمام کارخانوں میں ان اسکرینوں کا اضافہ ہوا۔ سنہ ۱۳۶۹ھ سنہ ۱۹۴۹ء سے سنہ ۱۳۷۳ھ سنہ ۱۹۵۳ء تک لاتور میں قیام رہا۔ مگر ہندوؤں کی مستقل ایذارسانیوں اور کاروباری بائیکاٹ کے کئے جانے کی بنا پر لاتور چھوڑنا پڑا اور ربیع الاول سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق سنہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان آکر کراچی میں قیام کیا اور کسی جننگ فیکٹری کے الاٹمنٹ ملنے تک کے لئے عارضی طور پہ ۲۸ شوال سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۳۰ جون سنہ ۱۹۵۴ء کو محکمہ تعلیم میں بحیثیت

سائنس ٹیچر مقرر ہوئے۔ ایک سال بعد محکمہ کی طرف سے بی۔ ٹی کی ٹریننگ میں بھیج دیئے گئے۔ اور سنہ ۱۳۷۶ھ سنہ ۱۹۵۶ء میں ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد واپس محکمہ تعلیم میں بھیجے گئے۔ سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق سنہ ۱۹۶۱ء میں ایک حلقہ کی مردم شماری کے لئے مقرر کئے گئے۔ جہاں ایسا کام کیا۔ کہ حکومت کی جانب سے گولڈ میڈل ملا۔ ملازمت کے پہلے سال ہی سے اپنے مضمون حیاتیات کے میٹرک کے ممتحن مقرر کئے جانے لگے اور پھر بورڈ کی سائنس کی سبجکٹ کمیٹیز کے متواتر ممبر مقرر کئے جاتے رہے۔ دو برس فزیالوجی ہائی جین کے ڈپٹی ہیڈ اگزامنر اور پھر اپنے مضمون کے ڈپٹی اور ہیڈ اگزامنر رہے اور با اصول اور با دیانت ممتحن سمجھے جاتے رہے۔ گویا محکمے اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور سکنڈری ایجوکیشن میں باوقار اور باعزت سمجھے جاتے ہیں۔ برادری میں بھی باعزت و وقعت ہیں۔ انجمن سادات دانشمندان جس کی بنا سید آفتاب احمد مسلم نے سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق سنہ ۱۹۵۵ء میں ڈالی تھی اور افتتاح کے دن اور بعد میں تمام سادات دانشمندان کا چند بار کھانا کیا گیا اس انجمن کا مقصد اصلاحی کام کرنا تھا۔ اس انجمن کے ایک جلسہ میں سید محمد عالم نے سنہ ۱۳۷۶ھ مطابق سنہ ۱۹۵۶ء میں جشنِ ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہر سال ۱۰ رجب کو امروہہ کے بعد کراچی میں منعقد کرنے کی تحریک و ابتدائی اور شاندار طریقہ پر اس کا آغاز کیا اور بحمد اللہ پندرہ سال سے یہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوتا ہے۔ امروہہ کے واحد ترجمان رسالہ "مجلہ" کے ابتدائی پرچوں کے اجرا میں ان کی کوششوں کو بڑا دخل رہا خود بھی لکھتے رہے اور اوروں سے بھی لکھواتے رہے اور پرچہ کی تدوین و ترتیب میں منہمک رہے۔ شجرہ نسب سادات تقوی دانشمندان کی ترتیب اور تالیف تاریخ میں حقیر صغیر مولف کے دست راست اور قوت بازو ہیں۔ آپ اہل محلہ کے اتحاد و اتفاق کے خواہشمند اور اس سلسلے میں معین رہتے ہیں۔ اور جہاں تک جس حد تک جس طرح کی مدد ممکن ہوتی ہے کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق سنہ ۱۹۶۰ء کو ہومیو پیتھ ڈاکٹر کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہوتے اور جب سے اب تک باقاعدہ مطب کر رہے ہیں اور اپنے اس کام کو دلچسپی اور دیانت کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے فیڈرل بی ایریا بلاک نمبر ۲ میں مکان بنا لیا ہے اور مکان پر ہی مطب کرتے ہیں۔ اس آبادی میں پہنچنے کے بعد فلاحی اور مذہبی انجمن انجمن مرتضوی کو چند دوسرے حضرات کے اشتراک سے ایک ایکڑ زمین تعمیر مسجد کے لئے الاٹ ہو چکی ہے۔ آپ اس انجمن کے نائب صدر رہیں۔ ایک پرائمری اسکول بنام نیو پرائمری اسکول کے جمانے اور چلانے میں تین برس سے مسلسل جدوجہد کی۔ اب یہ اسکول بوتراب اسکول کے نام سے ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ الغرض آپ کا عقد رضیہ خاتون دختر مولوی سید محمد احمد ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حبیق دانشمند سے ہوا۔ ہنوز پانچ دختر اور ایک پسر سید محمد عباس۔ ۲؍ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ مطابق ۲؍ ستمبر ۱۹۶۲ء کو تولد ہوا۔ دختران ۱۔ رباب بانو ۲۔ عذرا نسرین ۳۔ رعنا پروین ۴۔ عطیہ زینب ۵۔ ہدی صبیح سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۳۴۲) سید حسن کاظم عرف سید حسن بن کاظم ابن مولوی سید محمد کاظم ولادت سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق سنہ ۱۹۰۸ء نیک عمل نیک خصلت۔ نور المدارس امروہہ اور مدرسۂ منصبیہ میرٹھ میں تعلیم پائی اور درجہ کامل کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا۔ اردو اور فارسی ادب میں دستگاہ تھی۔ عربی سے بھی حسب ضرورت مناسبت تھی۔ اردو میں شعر بہت اچھا کہتے تھے۔ فلک تخلص تھا کلام کی سلاست و برجستگی پختگی و لطافت ان کو اپنے ہم صحبتوں میں ممتاز بنائی ہوئی تھی۔ بھرتی کے اشعار اور قافیہ پیمائیوں سے ان کا کلام پاک تھا۔ کم کہتے تھے مگر جس قدر تھا۔ وہ اثر پذیری اور اثر آفرینی کا نمونہ تھا چونکہ فطرت اور خمیر میں شاعری تھی۔ لطافت احساس تھی۔ با اصول ماحول میں آنکھ کھولی تھی لہذا ذریعۂ معاش کے حصول کی دوڑ میں کچھ آگے نہ جا سکے۔ زمانہ بھی ناموافق تھا۔ نتیجے میں قبل تقسیم ملک کراچی آکر محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔ مدرس تھے اور مدرس ہی رہے سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق سنہ ۱۹۴۹ء میں مرض سل میں مبتلا ہوئے چند سال علاج معالجے کے نتیجے میں کبھی تندرست نظر آتے کبھی نڈھال۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد ناظمیہ خاتون دختر سید اصطفےٰ احسن چچا کی دختر سے ہوا جس کے بطن سے ایک دختر صدیقہ خاتون منکوحہ سید سرور حسن ابن

سید تصویر حسن چنو والے ساکن محلہ قاضی زادہ تولد ہوئی کہ یہ زوجہ نوجوان فوت ہوگئی۔ تب دوسرا عقد حسین فاطمہ دختر سید حسن رضا
ابن سید فیاض حسن خاں دانشمند سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک فرزند سید کاظم رضا تولد ہوا جو زیر تعلیم ہے۔ آپ نے رجب ۱۳۸۲ھ
مطابق نومبر ۱۹۶۲ء میں وفات پائی۔ (۴۲) **سید حسین کاظم** عرف سید حسین بن کاظم ابن مولوی سید محمد کاظم۔ ولادت ۱۳۳۱ھ
مطابق ۱۹۱۲ء نیک صالح خلیق ولئیق ہر دلعزیز، خندہ پیشانی، گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے میٹرک میں کامیاب ہوئے کچھ عرصہ
بعد حیدرآباد دکن میں امتحان وکالت میں کامیابی حاصل کی اور وکالت کرنے لگے۔ طبیعت میں لطافت وخوش طبعی سنجیدگی اور مروت
کا بڑا جوہر ہے وکالت میں بھی تیزی سے ترقی کرتے جاتے تھے لیکن وطن سے دوری کا دل پر اثر تھا ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء کی جنگ کا
آغاز ہوچکا تھا۔ ملٹری انجینئرنگ سروس کے لئے امیدوار مطلوب تھے۔ آپ وطن آئے ہوئے تھے۔ کوشش کی اور سپر وائزر ہوگئے ۱۳۶۶ھ
مطابق ۱۹۴۷ء میں پاکستان تبادلہ ہوا۔ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں ایس ڈی او ہوتے اور ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں اسسٹنٹ
انجینئر (فرنیچر) پر ترقی پائی۔ آپ کا عقد معظمہ خاتون اپنے ماموں سید آل محمد ابن سید اکبر حسین کی دختر سے ہوا۔ ایک دختر پروین فاطمہ عرف
آدینہ اور ایک فرزند سید مہدی عرف پاشا تولد ہوئے۔ زیر تعلیم ہیں۔ (۴۱) **مولوی سید ارتضیٰ حسن** زوار ابن مولوی سید
ابرار حسین ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء ابتدا میں امروہہ میں فاضل اساتذہ سے تحصیل علم کرتے رہے جن میں جناب
مولوی سید اولاد حسن صاحب قبلہ طاب ثراہ محلہ شفاعت پوتہ کے علم اور دیگر محامد اوصاف سے بہت متاثر تھے فن خطاطی،
نیرینری میں بھی مولانائے موصوف کے پرکار قلم کا عکس جھلکتا تھا۔ پھر لکھنؤ مدرسہ ناظمیہ میں سرکار نجم العلما طاب ثراہ سے استفادہ
کیا۔ طبیعت کا میلان حقائق ومعارف کی طرف زیادہ تھا۔ سطحی فنون اور رسمی علوم سے رفتہ رفتہ طبیعت کو فرار ہوگیا تھا مشاہیر
اہلِ علم کی شہرت اور نامور علما کی ناموری سے قطعاً متاثر نہ ہوتے بلکہ ان کو صرف خوفِ خدا اور آثار تقریب کے پیمانوں میں ناپتے
تھے اور اسی مقیاس کی رو سے صرف سرکار نجم العلما کے معترف تھے۔ خود اپنی شہرت کی خواہش تو کجا گوشۂ خمول کے
متلاشی رہتے تھے اور اپنے اوقات بلا کسی مزاحمت اور خلل کے ذکر الٰہی میں بسر کرنے کے متمنی رہتے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے
پہلا عقد آمنہ خاتون دختر سید امتیاز حسن زوار ابن سید رحمت علی دانشمند سے ہوا۔ جن کے بطن سے متعدد اولادیں ہوئیں
لیکن کوئی زندہ نہ رہی۔ کچھ عرصہ بعد زوجہ بھی فوت ہوگئیں۔ بعدہٗ موصوف نے سفرِ عراق اختیار کیا اور نجف اشرف اور
کربلائے معلی میں مقیم رہے لیکن کسی مخصوص عالم کے درس فقہ واصول فقہ کے مباحث وتکرار میں حصہ نہ لیا۔ نہ مجتہد بنے۔
اور نہ فقیہوں کی حجت طرازیوں اور یاوہ گوئیوں کو خاطر میں لاتے۔ مشاہد مقدسہ کی غرض اقامت صرف جوارِ معصومین علیہ السلام
کا حصول اور چند بابصیرت اور صاحبان عرفان علما سے تبادلۂ خیال اور حقائق ومعارف تک رسائی کی جدوجہد تک محدود تھی۔
موصوف مذہب اہلبیت کو فقہ اور مناظرے میں محدود نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ سر الٰہ فی العالمین حضرت امیر المومنینؑ کے جذبۂ ولایت کے شیدائی
اور بقیۃ اللہ سرکار حجت علیہ السلام کی دل وجان سے غلامی میں سرشار تھے۔ محمدؐ وآل محمدؐ کے روحانی وباطنی فیوض سے استفادے کی
جدوجہد کو روح مذہب سمجھتے تھے۔ مولوی سید ارتضیٰ حسن طاب ثراہ کے راسخ عقیدوں اور ان کی زندگی میں ادنیٰ سا بھی تضاد نہ
تھا۔ پانچ سال جوارِ معصومین میں گذارنے کے بعد عالم خواب میں سید الشہدا علیہ السلام کی طرف سے ہدایت ہوئی کہ ارتضیٰ حسن تمہاری والدہ
تمہارے لئے بہت بے چین ہیں۔ تم ان کی خدمت میں پہنچو۔ بلا تاخیر تعمیل کی امروہہ آئے اور ان کی والدہ نے دوسری مرتبہ شادی کا
اہتمام کیا۔ ڈپٹی سید اولاد حسن ابن سید قدرت علی ساکن محلہ دربار کلاں کی دختر جلیلہ خاتون سے شادی ہوئی۔ اولاد ہوئی مگر
زندہ نہ رہی۔ چند سال کے اندر دوسری زوجہ بھی فوت ہوگئیں۔ کچھ مدت رامپور۔ موہنہ۔ اور پھر علی گڈھ کالج میں مولانا

سید عباس حسین طاب ثراہ پروفیسر شعبۂ دینیات کے (جو اس وقت بہت ضعیف اور معذور ہو چکے تھے معین و مددگار کی حیثیت سے شعبۂ دینیات کی مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم دیتے رہے اور کالج سے مشاہرہ پاتے رہے۔ آخر الامر ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں کالج کی سہ ماہ تعطیلات گرما کے آغاز سے دو دن قبل مستعفی ہو گئے۔ مولانا سید عباس حسین طاب ثراہ نے روکنے کی بہت کوشش کی اور بالآخر یہ بھی کہا کہ اگر استعفیٰ دینا ہی ہے تو دو دن بعد طولانی سہ ماہی تعطیلات شروع ہو جائیں گی۔ تعطیلات گذرنے کے بعد استعفیٰ دیدیں تاکہ حسب قاعدہ ایام تعطیل کا مشاہرہ تو مل سکے۔ مگر آپ نے منظور نہ کیا۔ موصوف کے برادرزادگان سید محمد ہاشم و سید علی کاظم نے جو موصوف سے ملنے گئے ہوئے تھے۔ مولانا سید عباس حسین طاب ثراہ کے ایما پر یہ ہی باتیں عرض کیں اور تعطیلات کے مشاہرے کا امر بھی ذکر میں لائے تو موصوف کی ناراضی برہمی تک پہنچ گئی۔ اور فرمایا۔ کہ افسوس۔ اب ہمارے بچے بھی اس طرح سوچنے لگے۔ کس قدر المناک بات ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اس کالج میں مسلمانوں کا پیسہ ہے۔ جب میں دست کش ہو جانے کا طے کر چکا تو ایام تعطیل کا مشاہرہ پانے کا شرعاً مستحق کب ہوں۔ افسوس افسوس۔ عرض کیا گیا کہ پھر دست کش ہی کیوں ہوتے ہیں جواباً فرمایا۔ کہ اگر میں اس کے لئے مامور ہوں تو!؟ یہ حکم محکم موصوف کے نزدیک حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا تھا جس کی تعمیل میں ادنیٰ سی تاخیر گوارہ نہ تھی۔ یہ تھا۔ انداز مولوی سید ارتضیٰ حسن کی زندگی کا۔ دنیا ایسے شخص کو نہیں سمجھتی اور ایسے فرزانوں کو دیوانہ۔ سنکی اور کھویا ہوا سمجھتی ہے۔ مولوی سید ارتضیٰ حسن کو بھی کھویا ہوا ہی سمجھا گیا۔ دنیا کیا کہتی اور کیا سمجھتی ہے۔ وہ اس سے قطعیؔ بے پرواہ اور بے نیاز تھے جس امر کا موصوف اپنے کو مامور سمجھتے تھے اس کی تعمیل و انصرام میں باقی ایام حیات بمبئی میں گزار دیئے۔ مولوی سید ارتضیٰ حسن مرحوم کبھی بہت اہل قرابت اور اہل وطن کے نزدیک ناقابل فہم معمہ اور کھوئے ہوئے شخص تھے۔ لیکن چند بالبصیرت وعرفان علماء کے نزدیک وہ بے مثل عاقل اور عارف مقام امامت و ولایت تھے۔ آپ نے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں بمبئی میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ بمبئی ہی کی خاک کا پیوند ہوئے (۴۱) سید اصطفےٰ حسن ابن مولوی سید ابرار حسین۔ ولادت تقریباً ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۰ء۔ ہوشیار، نیک کردار، بقدر ضرورت اردو، فارسی، انگریزی میں استعداد رکھتے تھے۔ قبل تشکیل پاکستان کراچی آکر کچھ عرصہ ملازمت کی پھر خانہ نشین ہو گئے۔ آپ کا عقد عاطرہ خاتون دختر سید عاطر حسین ابن سید سجاد حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ تین دختر تولد ہوئیں اور ایک پسر سید اجتبےٰ حسن تولد ہو کر کمسن فوت ہو گیا۔ ایک دختر فاطمیہ خاتون کا عقد مولانا سید انیس الحسنین ابن سید ابوالقاسم دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر ناظمہ خاتون کا عقد سید حسن بن کاظم عرف جھنّی ابن سید محمد کاظم چچا کے پسر سے ہوا تھا کہ ایک دختر صدیقہ خاتون تولد ہوئی کہ موصوفہ انتقال کر گئیں۔ تیسری دختر جعفرہ خاتون کا عقد سید غلام عباس ابن سید حسین نذر دانشمند سے ہوا۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہ رہی۔ آپ یکم رجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۶۸ء کو کراچی میں فوت ہوئے۔ (۳۸) سید امین الدین ابن سید غوث علی۔ صاحب علم و اقتدار اور خاندان میں ذی وقار تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر مولانا سید محمد عبادت ابن سید محمد شفاعت ساکن محلہ شفاعت پورہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید منیر علی ابن سید نجابت اللہ عرف منگا دانشمند سے ہوا۔ کہ لاولد رہیں۔ پہلی زوجہ سے ایک دختر تولد ہوئی اس کا عقد مولوی سید تجمل حسین ابن مولوی سید نجیب الدین سے ہوا۔ چونکہ آپ کے اولاد نرینہ نہ تھی لہذا یہ دختر وارث جائیداد ہوئی اور جائیداد پدر اپنے شوہر کے گھر لے گئی۔

(۲۸) سید زین الدین عرف سید فتح علی زردار ابن سید غوث علی۔ نیک عمل۔ نیک کردار رئیس

آپ سید غلام ولی ابن تلمیذ تاج محمود ثالث دانشمند کے ہمراہ زیارات نجف، کربلا، کاظمین وسامرہ سے شرفیاب تھے۔ ر
پر آپ نے امروہہ میں انتقال کیا۔ آپ نے طبع اولاد میں متفرق اوقات میں چھ زوجہ سے عقد کیا۔ ایک عقد دختر
دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید رحیم بخش ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند سے کیا۔ تیسرا عقد دختر سید غلام علی ابن
غلام بدیع الدین عرف گمانی دانشمند سے کیا۔ چوتھا عقد دختر سید دوست علی ابن سید حسین رضا دانشمند سے کیا پا
دختر سید نثار علی ابن سید قمر الدین عرف بادن ساکن محلہ جھبوڑہ سے کیا۔ چھٹا عقد ایک زنِ بیوۂ غیر سادات
سے کیا مگر صرف زوجہ اوّل سے ایک پسر سید جعفر حسن عقب رہے۔ (۳۹) سید جعفر حسن ابن سید زین ا
سید فتح علی صاحب دولت وثروت۔ جاہ وحشم۔ حلم ومروّت۔ سیر چشم۔ مشہور دیار باوقار تھے۔ آپ کے فیض
ہر شخص کے لئے کھلا ہوا تھا اور آپ کے جود وسخا کا ہاتھ ہر فقیر ومسکین حاجت مند کا معاون ومددگار تھا۔ غیر ور
اور بھائیوں اور ہر شخص سے یکساں شفقت ومحبت سے پیش آتے تھے اور کسی سے تکبّر۔ بالا دستی بالا نشینی اور خود ر
تھے۔ ہر شخص کے مربّی ومعاون تھے۔ اہل شہر۔ اہل محلہ اور اہل خاندان کے تنازعات کا بہ احسن وجوہ تصفیہ کرانے میں
حاصل تھا۔ تصفیہ کرانے میں اگر کوئی فریق خسارہ کی وجہ سے تامل کرتا تو آپ بلا تامل وہ خسارہ اپنی جیب خاص
کرکے فریقین کو راضی کرا دیتے تھے۔ آپ بدرجۂ اتم سخی وجواد تھے۔ معاملات شہر میں بھی ممتاز ومیّز تھے۔ چنانچہ جب
میں شیعہ جامع مسجد بنانے کا مرحلہ آیا تو آپ تعمیر مسجد کے سلسلے میں پیش پیش رہے یہاں تک کہ آپ اہالیان محلہ د
کی طرف سے تعمیر جامع مسجد بنام اشرف المساجد کی کمیٹی کے سرگرم ممبر رہے اور شیعہ جامع مسجد کی تعمیر میں دامے د
ہر طرح معاونت وامداد کی۔ آپ کا عقد مولوی سید تجمل حسین ابن مولوی سید نجیب الدین دانشمند کی پہلی زوجہ ک
نصیرہ خاتون سے ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر اور ایک پسر تولد ہو کر کم سن فوت ہوئے۔ ان کی زوجہ اپنی ماں کے ور
(جائیداد سید امین الدین) اپنے ہمراہ لائیں تو گویا موصوف الصدر سید غوث علی کی دو ثلث جائیداد پر متصرف ر
ایک حصّۂ پدری اور دوسرا حصّہ جائیداد سید امین الدین ان کے تحت تصرف رہا۔ اسی لئے خاندان میں ممتاز ذ
چونکہ زوجہ اپنی جائیداد کی مالک تھیں پس ان کی مرضی کو اپنی منشا پر مقدم رکھتے تھے اور زوجہ کی مرضی کے خلاف کچھ
ان کی زوجہ نے اپنے مکان کو منحوس خیال کرکے منہدم کرا دیا اور پھر عمارت جدید تعمیر کرائی۔ اور زر کثیر خرچ کیا۔ ن
میں تعویز گنڈوں پر بہت خرچ کیا جس کی وجہ سے قرض جائیداد سے زیادہ ہو گیا۔ غرض موصوف نے جاڑے بخار کی و
مطابق سنہ ۱۸۷۸ء میں انتقال کیا اور کچھ دن بعد زوجہ بھی وفات پا گئیں۔ تمام جائیداد معہ جائیداد مولوی
ابرار حسین جو ان کے قرضے میں مکفول تھی قرض خواہوں نے سستے داموں خرید لی۔ الغرض آپ بلا عقب ر

(۳۵) سید علی اشرف ابن میران سید رحمت اللہ ولادت تقریباً ۱۰۸۱ھ مطابق سنہ ۱۶۷۰ء - عالم و ادیب، شجاع و دلیر۔ بڑے منصبداروں میں سے ایک منصبدار اور صاحب حشمت و اقتدار تھے۔ نولاکھ دام جاگیر اورنگ زیب شاہنشاہ دہلی سے حاصل کر کے بہ حصول راحت زندگی بسر کی۔ بہ معیت اپنے فرزند سید محمد علی۔ اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہ دکن کی مہم میں شریک ہوئے۔ پھر بمعیت اپنے فرزند سید سعادت اللہ ملقب سید علی نواز خاں معروف سید بیچا اس وقت کے رئیس قطب شاہ کے ہمراہ جنگ بلوچان میں شریک ہوئے۔ خارجاً سنا جاتا ہے کہ آپ کا مزار سید ابوالفضل ابن سید محمد میر عدل دربار کلاں کے ہم پہلو سیبی بلوچستان میں مرجع خلائق ہے واللہ اعلم بالصواب۔ آپ کی زوجہ و دختر کا تو کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ البتہ آٹھ پسر ۱ سید محمد بخش عرف سید محمد علی ۲ سید نادر علی ۳ سید شاہ علی ۴ سید سعادت اللہ ملقب سید علی نواز خاں معروف بیچا ۵ سید محمد منعم عرف کھونچا ۶ سید عبدالباقی عرف سونچا ۷ سید رعایت اللہ ۸ سید مصطفےٰ اعلیٰ تولد ہوئے۔ (۳۶) سید محمد بخش عرف سید محمد علی ابن سید علی اشرف۔ عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی میں جو یادداشت مرتب ہوئی۔ اور جس کی نقل حاجی مولوی اعجاز حسن صاحب طاب ثراہ محلہ گذری کے پاس سے دستیاب ہوئی۔ اس سے ثابت ہے کہ سید علی اشرف کے کل بیٹے منصبدار جلو قدیم تھے اور ورثۂ جدی وحصہ نولاکھ دام جاگیر متروکہ پدری سے سید علی اشرف کا ہر بیٹا۔ معزز، موقر اور مرفہ الحال و خوشحال تھا۔ سید محمد علی اپنے والد کے ہمراہ شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے لشکر میں شامل ہو کر دکن کی مہم میں شریک ہوئے تو پے درپے سفر کی وجہ سے راستہ میں بیمار ہو گئے۔ ان کو اسی حالت میں اثنائے سفر میں چھوڑ کر لشکر کوچ کر گیا۔ پھر ان کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ ترکہ بھائیوں میں تقسیم ہوا۔ (۳۶) سید نادر علی ابن سید علی اشرف۔ صاحب علم و ادب۔ عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی میں جو یادداشت مرتب ہوئی تھی اس میں یہ عبارت تحریر ہے کہ سید نادر علی وغیرہ پسران سید علی اشرف در جلو قدیم سادات امروہہ تینتیس ہزار دام۔ بہرحال آپ مرفہ الحال خوشحال تھے۔ زوجہ کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ مگر کوئی اولاد پسری نہیں ہوئی۔ تین دختر تولد ہوئیں۔ ایک دختر کا عقد سید امام رضا ابن سید علی رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید احسان علی ابن سید عبدالباقی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید عنایت رسول ابن قاضی سید عنایت محی الدین ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ یہ سب دختران ورثۂ پدری ساتھ لے گئیں۔ (۳۶) سید شاہ علی ابن سید علی اشرف۔ یہ بھی حسب یادداشت عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی منصبدار جلو قدیم تھے۔ اور ترکۂ جدی و پدری سے خوشحال تھے۔ ان کی زندگی کا عجب سانحۂ دردرساعبرتناک واقع ہوا۔ معتبر اور مشہور روایات سے معلوم ہوا کہ ان کی نسبت محلہ گذری میں کسی سید کی دختر سے ہوئی تھی۔ شادی کے دن دولھا لباس عروسی سے مزین ہو کر مع عزیز و اقارب سسرال کو روانہ ہوا۔ جب بارات سسرال میں پہنچی تو آتشبازی چھوڑی گئی۔ اتفاق سے ایک ہوائی دولھا کے جسم پر آگی جس کے صدمے سے دولھا فوراً ہلاک ہو گیا اور خوشی غم سے بدل گئی۔ اسی حالت میں دلہن کا ڈولا آگے آگے اور دولھا کا جنازہ پیچھے پیچھے واپس ہوا۔ بیچاری دلہن نے اپنی ساری عمر اسی غم و یاس میں گزار دی۔ الغرض آپ بلا عقب رہے۔ (۳۶) سید سعادت اللہ ملقب سید علی نواز خاں معروف بیچا ابن سید علی اشرف۔ ذی علم۔ ذی مقدرت۔ آپ حسب یادداشت عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی منصبدار جلو قدیم تھے اور پندرہ ہزار دوسو اکتیس دام کے جاگیر دار تھے۔ اور ترکۂ جدی و پدری سے خوشحال مرفہ الحال تھے۔ شاہان وقت کی طرف سے آپ کو سید علی نواز خاں کا لقب ملا تھا۔ صاحب دولت و ثروت تھے اور صفت شجاعت و دلیری سے متصف تھے۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اس وقت کے ایک امیر قطب شاہ کے ہمراہ جنگ بلوچان میں شجاعت و جوانمردی کے جوہر دکھا کر قتل ہوئے۔ خارجاً سنا گیا ہے کہ بلوچستان کے ضلع سیبی میں سید ابوالفضل ابن سید محمد میر عدل ساکن محلہ دربار کلاں اور اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔ مزار مرجع خلائق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ آپ کا مقام عقد اور دختران کا ذکر

حال نہ معلوم ہوا۔ مگر دو پسر ۱ سید نجابت اللہ عرف ہینگا ۲ سید امام بخش عرف درگاہی عقب رہے۔ (۳۷) سید نجابت اللہ عرف ہینگا ابن سید سعادت اللہ ملقب بہ سید علی نواز خاں عرف بیچا۔ اصل کتاب زیدیہ مولوی سید اکبر حسین عبرت مرحوم کے صفحہ ۲۴۹ و ۲۵۰ پر اور اس کتاب کی نقل مقبوضۂ مولانا سید انیس الحسنین صاحب قبلہ نبیرۂ مولوی سید اکبر حسین صاحب عبرت مصدقۂ جناب سرکار نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ میں تحریر ہے کہ (سید نجابت اللہ عرف ہینگا ابن سید علی نواز خاں با دختر منکوحۂ سید محمد منعم عم خود متاہل گشتہ۔ و بر یکے از مملوکہ تصرف نمودہ۔ از بطن منکوحہ یک پسر سید منیر علی و یک دختر۔ و از بطن متصرفہ سہ دختر بعقب گذاشت۔ حال مزاوجت دختر بطن منکوحہ با سید رحیم بخش عرف لبنا (ابن سید غلام مرتضیٰ) درصدر بقید قلم درآمدہ۔ و از دختران بطن متصرفہ یکے در مناکحت سید دوست علی ابن سید حسین رضا درآمدہ و از بطنش ہیچ موجودے بوجود نیامدہ و باقی نماندہ۔ (دوم) در حبالۂ نکاح سید کرم اللہ ابن سید حیات اللہ ابن سید حمد اللہ انعقاد گرفتہ۔ (سیوم) با سید نور علی خاں ابن سید فرزند علی خاں ساکن محلہ شفاعت پوتہ منعقد گردیدہ (کہ سید رسول بخش پائے لنگ فرزند بطنش بودہ) تشریح اس تحریر کی یہ ہے کہ سید نجابت اللہ کا عقد دختر بطن منکوحۂ سید محمد منعم چچا کی دختر سے ہوا جس سے ایک پسر سید منیر علی و ایک دختر منکوحہ سید رحیم بخش عرف لبنا ابن سید غلام مرتضیٰ دانشمند تولد ہوئی۔ علاوہ بریں ان کے تصرف میں ایک غیر کفو زن مملوکہ بھی تھی جس کے بطن سے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ تین دختران تولد ہوئیں ایک دختر بطن متصرفہ سید دوست علی ابن سید حسین رضا دانشمند کی تیسری زوجہ تھیں جن کے بطن سے ایک دختر تولد ہوئی جس کا عقد سید قوام علی خاں ابن سید فرزند علی خاں ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ زن متصرفہ کی دوسری دختر کا عقد سید کرم اللہ ابن سید حیات اللہ دانشمند سے ہوا۔ اور زن متصرفہ کی تیسری دختر کا عقد سید نور علی خاں ابن سید فرزند علی خاں ابن سید علی قوام خاں ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا کہ جس کے بطن سے سید رسول بخش لنگ تولد ہوئے۔ چونکہ سید محمد منعم کے اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے موصوف کی زوجۂ بطن منکوحۂ سید محمد منعم نصف ترکہ پدری ساتھ لائیں اور نصف ترکہ پدری ان کی سوتیلی بہن فتح دولت دختر بطن غیر کفو سید محمد منعم زوجۂ سید عنایت بخش عرف براتی ابن سید رمضان علی ساکن محلہ صابون گران (کھوکا) اپنے ساتھ لے گئیں۔ کتاب شجرات طیبات میں ان کا ذکر کچھ مبہم الفاظ میں کیا گیا ہے۔ (۳۸) سید منیر علی ابن سید نجابت اللہ عرف ہینگا۔ ذی علم و عزت۔ آپ کا عقد صاحب دولت دختر بطن فتح دولت زوجہ سید عنایت بخش عرف براتی ابن سید رمضان علی (جدِ سید رحیم بخش مولف کتاب واسطیہ ساکن محلہ صابون گران (یعنی ان کے دادا سید محمد منعم کی نواسی) سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید امیر علی ۲ سید وزیر علی تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید امین الدین ابن سید غوث علی دانشمند سے ہوا جو لاولد رہیں۔ دوسری دختر کا عقد سید حسین علی ابن سید امجد علی ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ (۳۹) سید امیر علی ابن سید منیر علی آپ کا عقد کبیر النسا دختر سید امام بخش ابن سید عنایت بخش عرف براتی ساکن محلہ صابون گران (کھوکا) سے ہوا۔ کوئی اولاد نہ ہوئی بلا عقب رہے۔ (۳۹) سید وزیر علی ابن سید منیر علی اپنی کوشش و دست و بازو سے روزی حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد دختر سید غضنفر علی ابن سید احمدی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید مظہر علی ۲ سید مہدی علی عقب رہے۔ (۴۰) سید مظہر علی ابن سید وزیر علی تاریخی نام مظہر علی ولادت ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۳۹ء آپ بہ توسط سید جعفر حسن ابن سید زین الدین عرف سید فتح علی عہدۂ پٹواری پر ملازم تھے اور بہ عزت تمام گذر اوقات کرتے رہے۔ بعد چندے مدت ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ تو اپنے فرزند اکبر سید امیر حسن کو اپنی جگہ پٹواری کی اسامی پر قائم مقام کرکے خود خانہ نشین ہوگئے اور حفظ و تلاوت کلام پاک میں مشغول رہ کر یاد الٰہی میں مصروف رہے۔ آپ کا عقد کنیز بانو عرف ٹکو دختر سید مہربان علی ابن سید امانت علی ساکن محلہ چاہ غوری سے ہوا۔ ایک دختر کنیز فضہ عرف منڈھیہ اور تین پسر

۱۔ سید امیر حسن ۲۔ سید مرتضیٰ حسن ۳۔ سید شبیہ حسن تولد ہوئے۔ دختر کنیز نفضہ عرف مینڈھو کا عقد سید افضل حسین زوار ابن سید مظفر حسین وکیل دانشمند سے ہوا۔ بعد وفاتِ زوجۂ منکوحہ ایک عورت غیر سادات غیر کفو سے عقد کر لیا تھا۔ جس نے مرتے دم تک ان کی خدمت کی اور لاولد فوت ہوئی۔ سید شبیہ حسن خورد سالگی میں فوت ہو گئے۔ آپ نے تقریباً سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق سنہ ۱۹۰۰ء میں وفات پائی۔ (۴) سید امیر حسن زوار ابن سید مظہر علی تاریخی نام نیر درضا۔ ولادت سنہ ۱۲۶۷ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ء فہیم و عقیل حسین و جمیل۔ خوش قطع خوش وضع۔ جامہ زیب۔ نفاست پسند۔ نازک مزاج۔ معاشرتِ احباب میں منفرد اور موردِ تحسین رہے زیب و زینت کی طرف زیادہ متوجہ رہتے تھے۔ اُردو فارسی میں دستگاہِ کامل حاصل تھی۔ کچھ عربی انگریزی سے بھی واقف تھے۔ والد بزرگوار کے نابینا ہونے کے بعد کچھ عرصہ عہدہ پٹواری پہ تعینات رہے مگر تنخواہ کی آمدنی ناکافی ہوئی تو کوئٹہ بلوچستان چلے گئے اور دفتر پولیٹکل ایجنٹ میں نقل نویس مقرر ہوئے اور حکام وقت میں معزز و معتمد رہے۔ سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق سنہ ۱۸۹۲ء میں پسر اکبر سید ضمیر الحسن و زوجہ کو بھی وہیں بلا لیا۔ حکام سرکار کی طرف سے اکثر مقدمات ثالثی آپ کے سپرد ہوتے تھے جن کا باحسنِ وجوہ ایسا فیصلہ کیا کرتے تھے کہ جس سے فریقین مطمئن ہو جاتے تھے۔ آپ کوئٹہ میں ہندوستانی طرز کی مجالس کے بانی تھے۔ ان کے مکان کی مجالس بڑی شاندار اور مشہور تھیں۔ مجمع کثیر۔ اہل ہند۔ پنجابی قندھاری اور قوم ہزارہ کا ہوتا تھا۔ بعد مغرب مجالس ہوتی تھیں پنجابی اور فارسی زبان کے بڑے بڑے ذاکرین پڑھتے تھے۔ مجلس کے آخر میں ان کے فرزند سید ضمیر حسن جناب فرزدق ہند سید جواد حسین شمیم کے مراثی تحت اللفظ پڑھا کرتے تھے۔ بعد مجلس زنجیروں اور ہاتھوں سے اس زور کا ماتم ہوتا تھا کہ در و دیوار بھی ہل جاتے تھے۔ کوئٹہ کے حسب رواج چار یا پانچ گھنٹے کی طویل مجلس کے درمیان وقفے وقفے سے اور ختم مجلس پر چائے سے مومنین کی تواضع کی جاتی تھی۔ شب عاشور امروہہ کے طریقہ پر علم و ذوالجناح کا جلوس برآمد ہو کر تمام شہر کے عظیم راستوں پر گشت کر کے قریب صبح واپس ہوتا تھا۔ جناب السکومب صاحب سٹی مجسٹریٹ اور ڈی۔ ڈی صاحب پولیس کے افسر اعلیٰ معہ عمال و پولیس افسران جلوس کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ اس زمانے میں کوئٹہ میں مجالس کرنا اور جلوس نکالنا بڑا جان جوکھوں کا کام تھا۔ جو یہ نہایت عقیدت سے کرتے تھے۔ علاوہ کار مفوضہ نقل نویسی آپ سرکار انگلشیہ کی طرف سے اعزازی منتظم زوارانِ مشہدِ مقدس بھی تھے۔ کوئٹہ کے راستے ایران کو جانے والے تمام زائرین پنجابی ہندوستانی روسائے عظام و اودھ کے تعلقداران کرام ان کے مہمان رہ کر عزت افزائی کرتے رہتے تھے۔ اونٹوں پر سفر ہوا کرتا تھا۔ پٹنہ کے کسی رئیس کی آمد پہ سانڈنیوں کے انتخاب کے سلسلے میں سانڈنی پر سے گر کر پاؤں میں کچھ سقم آ گیا تھا۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کی تحریک و تحریص پر زیارت مشہد مقدس کے لئے آمادہ ہو کر جناب الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین طاب ثراہ معہ اہلیہ و سید فیاض حسن خاں مع اپنی اہلیہ سیدہ خاتون و سید انوار حسن خاں معہ اپنی والدہ فصیح النسا و سید رئیس الحسن ابن سید مظہر حسن و مدینہ خاتون دختر سید جواد حسین شمیم و حاجی سید ظل حسین عرف سید، سید نثار حسین دانشمند و سید اکبر نذر ابن سید اطہر علی نقوی مقیم دانشمند و مسماۃ معصوم النسا دختر سید سلامت علی ساکن محلہ قاضی زادہ نے کوئٹہ میں شرف و عزتِ میزبانی سے سرفراز فرمایا۔ تو خدمت گذاری و راحت رسانی میں کسر نہ کی۔ جب موصوف نے عماری۔ کجاوہ اور اونٹوں سانڈنیوں کا انتظام خاطر خواہ کر دیا۔ اور دیگر مشتاقانِ زیارت بھی جمع ہو گئے تو یہ بہت بڑا قافلہ کوئٹہ سے مشہد مقدس کے لئے عازم سفر ہوا اور زیارات طوس و عراق سے مشرف ہو کر ۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو واپس امروہہ پہنچا۔ موصوف وضع کے بہت پابند تھے۔ سفید پگڑی۔ سیاہ ترکش کوٹ بند گلے کا۔ آڑا پاجامہ۔ دلی کی کامدار جوتیاں۔ کوئٹے جیسی برفانی جگہ پر آخر دم تک پہلے

رہے۔ افسران اعلیٰ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ تمام انگریز و مقامی حکام آپ کی عزت کرتے تھے۔ وائسرائے اور ایجنٹ گورنر جنرل کے درباری تھے۔ خلعت و انعام سے بھی سرفراز ہوئے تھے۔ کوئٹہ کا محلہ اسلام آباد آپ ہی نے بسایا تھا۔ آپ نے اس محلے میں تین عالیشان مکان وسیع و عریض تعمیر کرائے تھے۔ چونکہ خوش عقیدہ۔ مومن دیندار اور محب اہلبیت تھے۔ ہمیشہ بڑے خشوع و خضوع سے زیارات کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اللہ نے سن لی۔ اور مشرف زیارت کی ایک سبیل پیدا ہوگئی۔ اس زمانے میں ایران کا یہ راستہ بہت دشوار گذار ناہموار۔ جنگل بیابان۔ وسیع و عریض بے آب و گیاہ میدان، سر بفلک پہاڑ قزاقوں اور چوروں کا ڈر۔ رہزنوں کا خوف۔ ہوائی جہاز تو آج کی بات ہے اب تو اس زمانے کے سفر کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ فقط نوشکی تک ریل تھی آگے کو پگڈنڈی پر اونٹوں پر سفر ہوتا تھا۔ اندریں حالات سرکار انگریزی کو سیستان کے سفارت خانے میں کچھ سامان ضروری شیشہ آلات، ورمشزی کا بھیجنا تھا۔ موصوف سے یہ سامان پہنچانے کی پیشکش ہوئی تو آپ نے شوق زیارت میں فوراً قبول کرلی۔ کچھ پسماندہ سرمایہ۔ کچھ مکانات پر قرض لیکر اور کچھ سرکار سے پیشگی رقم لیکر ان آلات کو ایران پہنچانے کا انتظام اس طرح کیا کہ ہندوستان کے طریقے کی بیضوی ڈولیاں بنوا کر سامان ان ڈولیوں میں رکھوایا اور پچاس آدمی قوم ہزارہ مشتاقِ زیارت۔ ہتھیار بند۔ بندوق بردار ملازم رکھ کر بطور کہاروں کے ڈولیوں کو کندھوں پر رکھوا کر ۷ر شوال ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یہ قافلہ ایران کی طرف روانہ ہوا۔ اعزازی منتظم اپنے فرزند کلاں سید ضمیر الحسن کو مقرر کرایا اور پسر خورد سید طہیر حسن کو ان کے پاس چھوڑا اور اس حقیر صغیر کو گھوڑے پر بٹھایا خود ایک اونٹ پر کجاوے میں ایک طرف اور دوسری طرف والدہ محترمہ لطافت النسا اور ہمشیرۂ عزیزہ حمیدہ خاتون سوار ہوئیں۔ کچھ اونٹوں پر سامان اور کچھ اونٹوں پر پانی کی پکھالیں۔ الغرض خطرات و صعوبات سفر برداشت کرتے بخیریت تمام سیستان پہنچکر کارسرکار سے فرصت پائی۔ سفارت خانے میں قیام کیا۔ کوئٹہ سے سیستان کا سفر جو آجکل تین گھنٹے کا ہوگا تین مہینے میں طے کیا۔ شہر سیستان کے قریب سادات نقوی کا ایک گاؤں دزدی نام کا ہے وہاں محرم کیا اور بعدشش محرم دل پر سوار ہوکر مشہد مقدس پہنچے۔ سفارت خانے میں ٹھہرے زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام سے مشرف ہوئے۔ کئی ماہ مشہد مقدس میں قیام کرکے طہران پہنچکر معصومۂ قم خواہر حضرت امام رضا علیہ السلام۔ اور شہزادہ عبدالعظیم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ روم میل کے فاصلے پر جناب موسیٰ مبرقعؑ اور جناب احمد نقیبُ القمؒ کی زیارات کی عزت پائی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اجداد کرام کے مزارات پر فاتحہ پڑھی۔ اور اپنے ہم نسبوں سے ملے۔ الغرض بندر عباس سے کشتیوں میں بیٹھ کر بصرے ہوتے ہوئے بغداد پہنچے۔ سفارت خانۂ بغداد سے بقایا زرِ خدمت لیکر زیارات کاظمین و سامرہ کربلا و نجف و دیگر زیارات سے شرفیاب ہوئے۔ کربلا میں کئی ماہ قیام کیا۔ مولانا سید یوسف حسین صاحب قبلہ ابن الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین طاب ثراہ اور مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ نوگانوی سے ملے اور آمد و رفت رہی۔ رمضان کی مخصوص نجف اشرف میں کی آخر بعد زیارات جہاز کے ذریعہ کراچی ہوکر ۱۵ر ذیقعد ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو کوئٹہ پہنچے۔ یہی مرض الموت میں مبتلا ہوگئے۔ بائیس دن بیمار رہ کر ۶ر ذالحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ر جنوری ۱۹۰۷ء کو فوت ہوگئے۔ حکام وقت کے وعدے وعید یہ تھے کہ واپسی پر خلعت و خطاب سے سرفراز کئے جاؤگے۔ مگر فرشتۂ موت نے کچھ بھی نہ کرنے دیا۔ بعدے چندے مکانات قرض میں ضائع و برباد ہوگئے۔ فرزند اکبر سید ضمیر الحسن تو بسلسلۂ ملازمت کوئٹہ ہی رہ گئے اور والدہ محترمہ لطافت النسا اس حقیر صغیر۔ برادر عزیز سید طہیر حسن۔ اور ہمشیرہ عزیزہ حمیدہ خاتون کو لیکر امروہہ آگئیں۔ ہم پر مصیبت۔ تکالیف فقر و فاقہ۔ غریبی و ناداری۔ عسرت و نکال کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اور قوت لایموت کے بھی محتاج ہوگئے۔ دریں اثنا کچھ امداد برادر بزرگ کرکے اشک شوئی کردیا کرتے تھے۔ الغرض موصوف الصدر سید امیر حسن کا عقد لطافت النساء دختر سید زوار حسین ابن سید صاحب علی ساکن محلہ قاضی زادہ

سے ہوا۔ دو دختر اور چار پسر ۱۔ سید ضمیر الحسن ۲۔ سید صغیر حسن ۳۔ سید طہیر حسن ۴۔ سید سفیر حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر مہدیہ خاتون۔ سید سرور حسین ابن سید افضل حسین زوار دانشمند پھوپی کے پسر سے منسوب تھی کہ قبل شادی فوت ہوگئی۔ دوسری دختر حمیدہ خاتون کا عقد سید افسر حسین ابن سید افضل حسین زوار پھوپی کے پسر سے ہوا تھا کہ ایک خوبصورت شیر خوار پسر چھوڑ کر جوان مرگ ہوئی۔ بعد میں یہ بچہ بھی فوت ہوگیا۔ سید سفیر حسن بھی کمسن فوت ہوئے۔ خدا جنت نصیب کرے۔ ہماری مادر گرامی لطافت النسا کو کہ انہوں نے بڑی مصیبتوں سے ہمیں پالا۔ پرورش کیا۔ پروان چڑھایا اور امروہہ میں صرف وہ ہی ہماری نگران تھیں۔ ان محترمہ نے ۴ر شوال ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۶ء کو امروہہ میں اور والد گرامی نے ۸ر ذالحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱ر جنوری ۱۹۰۷ء کو کوئٹہ میں ہمیں یتیم کیا۔ (۴۲) سید ضمیر الحسن زوار ابن سید امیر حسن زوار۔ تاریخی نام صابر رضا ولادت ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء صاحب عزت و توقیر با علم و ادب دیانت۔ اردو فارسی انگریزی کے ماہر۔ بلوچستان کی تمام زبانوں سے واقف گویا ہفت زبان۔ ترقی علم میں کوشاں۔ پیہم کتب بینی میں مشغول۔ انگریزی ڈکشنری تقریباً ازبر۔ قانونی کتب کے حافظ تقریباً ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں سرکار انگریزی کے مستقل ملازم ہوئے۔ محکمہ خزانہ میں اکونٹنٹ ہوکر زینہ بہ زینہ ترقی کرتے رہے۔ سالہا سال سر شام قانونی کتابیں اور کاغذات مقدمات عدالت لیکر بیٹھتے تو صبح ہوجاتی۔ انگریز افسر تک ان کی انگریزی دانی۔ قانونی واقفیت۔ لگاتار محنت۔ بہتر کارکردگی اور نسبی قابلیت کے معترف تھے۔ اور بہت عزت و تکریم کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کرمان شاہ (ایران) کے سفارت خانے میں کسی بڑے عہدے پر تعینات رہے۔ آخر میں پولیٹیکل ایجنٹ لورالائی بلوچستان کے دفتر کے انچارج اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے پنشن یاب ہوئے۔ آپ گزیٹڈ افسر تھے۔ وائسرائے اور ایجنٹ گورنر جنرل کے درباری تھے۔ نہ صرف سرکار دربار میں بلکہ شیعہ برادری میں بھی معزز و ممتاز تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے بعد آپ اعزازی منتظم زواران مشہد مقدس رہے۔ الغرض آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد مصطفائی خاتون دختر سید افضل حسین ابن سید مظفر حسین وکیل دانشمند سے ہوا (جوان کی پھوپی کی بیٹی تھیں) ایک پسر سید نفیس الحسن تولد ہوکر کمسن فوت ہوا۔ پھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس زوجہ مصطفائی خاتون کے ساتھ اندازاً ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء میں زیارات نجف و کربلا کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ اس زوجہ کے رہنے کو مکان۔ زر و زیور۔ بکثرت ظروف مسی۔ ہمہ قسم اعلیٰ سامان خانہ داری مہیا کر دیا۔ اور ہر طرح آرام و آسائش سے رکھا اور پچاس روپیہ مہینہ دینے کا اقرار نامہ بھی لکھ دیا اور دیتے رہے۔ مگر جب اس زوجہ سے امید اولاد منقطع ہوگئی تو عقد ثانی کا ارادہ کیا۔ یہ بات زوجہ اور ان کے خیر خواہوں کو بار خاطر ہوئی تو ہر طرح درپئے آزار ہوگئے۔ حتیٰ کہ مکان تک سے بے دخل کر دیا اور ان کو بے عزت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ یہاں تک کہ عدالت میں مقدمہ دائر کرکے حوالات میں بند کرا دیا۔ اگرچہ تعطیل کی وجہ سے ایک رات مسہری پر سونا پڑا۔ مگر دوسرے روز ذی عزت سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے بری الذمہ ہوگئے۔ زوجہ بیچاری نے ناحق بلا اپنے سر لی۔ الغرض تمام سرمایہ و مکان سب کچھ اس زوجہ کے قبضے میں رہا۔ خارجاً سننے میں آیا ہے کہ وہ مکان دس ہزار روپئے میں فروخت ہوا واللہ اعلم بالصواب آخر عمر میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم تھیں کہ مرض الموت میں مبتلا ہوئیں اور یکم رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۳ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو بڑی تہی دستی کے عالم میں انتقال کیا۔ خداوند کریم مغفرت کرے۔ اس ضد بحث میں دوسرا عقد عمر ڈھلنے پر مبارکہ خاتون عرف چھنی دختر سید انصار حسین ابن سید نثار حسین ساکن محلہ لکڑہ سے کیا۔ اس زوجہ کو لیکر دوبارہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں زیارات نجف و کربلا کاظمین اور سامرہ سے مشرف ہوئے۔ اس قافلہ میں سید مہدی رضا ابن سید غلام موسیٰ رضا دانشمند بھی ہم سفر تھے۔ ایک مکان اس زوجہ کو بھی بنا کر دیا۔ اور زر و زیور و سامان خانہ داری قسم قسم پہلے سے زیادہ مہیا کیا۔ مگر اس زوجہ سے بھی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ مکان اور جملہ سامان کثیر۔ تنخواہوں کی بقایا رقم کثیر۔ پراوڈنٹ فنڈ۔ زر بیمہ۔ بنک بیلنس سب کچھ اس زوجہ کے قبضہ و تصرف میں رہا۔ یہاں تک کہ موصوف کی

والدہ کو بھی ایک حبہ حق شرعی و قانونی نہ ملا۔ یہ محترمہ اب امروہہ میں ہیں۔ درآں حالیکہ خود ان کے اور ان کے شوہر کے سب بہن بھائی پاکستان میں مقیم ہیں۔ الغرض موصوف نے پنشن کی رقم ایک دفعہ بھی اپنے ہاتھ میں نہ لی تھی۔ کہ ۲۱ رمحرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۳ رمارچ ۱۹۳۹ء کو امروہہ میں فوت ہو گئے۔ (۴۲) **سید صغیر حسن زودار** ابن سید امیر حسن زودار۔ تاریخی نام حبیب اصغر۔ ولادت ۹ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ مطابق ۳۰ راگست ۱۸۹۵ء کوئٹہ بلوچستان میں تولد ہوا اور وہیں ابتدائی تعلیم سنڈیمن ہائی اسکول کوئٹہ میں حاصل کر کے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں والدین کے ہمراہ مشہد، قم، کاظمین، سامرہ، کربلا۔ نجف کی زیارات سے شرفیاب ہو کر ۱۵ ذیقعد ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء کو کوئٹہ واپس پہنچا۔ ۸ ذالحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو والد بزرگوار کا انتقال ہوا۔ تو والدہ صاحبہ نے امروہہ آکر نور المدارس دانشمندان میں داخل کرا دیا۔ مولوی سید باقر حسین صاحب قبلہ مرحوم اردو فارسی گلستان بوستان وغیرہ۔ ماسٹر سید نجم حسن صاحب مرحوم انگریزی منشی مسلم حسین صاحب مرحوم حساب اور حافظ امجد علی صاحب مرحوم قرآن شریف اور دینیات پڑھایا کرتے تھے۔ خدا غریق رحمت کرے یہ سب صاحبان شفیق و ہمدرد باپ کی طرح حقیقی ہمدردی اور دماغ سوزی سے تعلیم دیتے تھے۔ آج کل کے بعض استادوں کی طرح تعلیم کے تاجر نہ تھے۔ اور نہ ہم شاگرد استادوں کو اپنا اجیر سمجھتے تھے۔ سید محمد ذہین۔ سید اخلاق حسین۔ سید مصاحب حسین۔ سید علی صبی وغیرہ ہم سبق تھے۔ جناب الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب طاب ثراہ میرے حالات اور ناز و نعم کو کوئٹہ میں بچشم خود دیکھ آئے تھے۔ پس خصوصی طور پہ زیر نگاہ رکھتے تھے۔ اکثر اوقات خوب خوب تنبیہ اور زجر و توبیخ کیا کرتے تھے۔ میرا گوشت پوست اور ہڈیاں اب تک شاہد صادق ہیں۔ آخر جناب حاجی صاحب مرحوم نے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ بھیج دیا۔ کچھ عرصہ وہاں پڑھنے کے بعد ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں کوئٹہ بلوچستان میں والد بزرگوار کے نام کی رعایت کی وجہ سے گورنمنٹ کے وظیفے پہ محکمہ بندوبست میں پیمائش کا کام سیکھنے لگا۔ خوش قسمتی سے سید مہر علی شاہ صاحب مرحوم شیعہ سید بخاری ساکن ضلع ڈیرہ غازی خاں قانونگو استاد مقرر ہوئے ان جناب نے پیمائش کا کام بھی سکھایا اور دینی و دنیاوی تعلیم بھی دی انکے کتب خانے میں بہت سی دینی اور دنیاوی کتب کا بڑا ذخیرہ تھا سید امیر علی محمد احسان اللہ عباسی گورکھپوری اور بہت سے اعلیٰ مصنفین کی تالیفات و تصنیفات سے استفادہ کیا۔ اس دم سے تا ایں دم پیہم مطالعہ کی جو عادت پڑی تو مرتے دم ہی چھوٹے گی۔ بس یہیں سے طبیعت تاریخ کی طرف راغب ہوئی تاریخی کتب کے پیہم مطالعہ کی عادت نے اس قابل کر دیا کہ آج باوجود کم علمی کے یہ کتاب لکھنے کا داعیہ کر رہا ہوں۔ الغرض پیمائش کا کام سیکھ کر کئی جگہ پٹواری اور قانون گو رہا۔ خانگی حالات کی وجہ سے سرکاری نوکری چھوڑی۔ کوئٹہ چھوڑا۔ ریاست گوالیار کے محکمۂ تعمیرات عامہ میں جناب حشمت اللہ خاں صاحب چیف انجینئر کی ماتحتی میں سروے افسر رہا۔ پھر وہیں محکمۂ بندوبست میں سرویر رہا۔ کچھ عرصہ بعد ریاست ریوان میں محکمہ بندوبست میں ایچ کمفورڈ آئی سی ایس سٹیلمنٹ کمشنر کی ماتحتی میں منصرم چکتراش ہو گیا۔ وہاں سے واپسی پر ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں والدہ معظمہ اور پسر اکبر سید علی نواز کو لیکر دوبارہ زیارات کے لئے بصرہ پہنچا۔ وہیں سرکار نجم الملت اعلی اللہ مقامہٗ کی قدم بوسی کی عزت حاصل کی۔ آخر زیارات نجف اشرف۔ کربلا۔ کاظمین سامرہ و شام سے شرف یاب ہوا۔ اخراجات سفر برادر عزیز سید طاہر حسن نے کئے اور میرے حصہ کا آبائی مکان معاوضہ میں لے لیا واپسی میں ریاست جے پور میں سرویر رہا۔ آخر نوکری چھوڑ کر دہلی میں ڈبیوں کا کارخانہ کیا۔ اس کارخانے کے سلسلے میں علی گڈھ اور ہاتھرس وغیرہ تک سفر کیا مگر کارخانہ فیل ہوا اور میں ناکامیاب رہا۔ تو اپنے پسر سید علی نواز کے ہمراہ شاہجہاں پور کلودنگ فیکٹری میں کام کر کے گذر اوقات کرتا رہا۔ دراثنا علی نواز فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور میں دہلی پہنچکر محکمۂ مرکزی تعمیرات عامہ میں ۴ جمادی الآخر ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹ رجون ۱۹۴۲ء کو سینیئر سرویر ملازم ہو گیا۔ دہلی۔ گوڑگاؤں۔ بہادر گڈھ۔ بنارس۔ ضلع گیا وغیرہ کئی ہوائی اڈوں (ایروڈرمس) کی پیمائش کی۔ تمام محکمہ میں نیک نام اور نامور سرویر مشہور ہوا۔ گیا کے ہوائی اڈے کی پیمائش کر رہا تھا۔ کہ تقسیم ملک ہونے لگی۔ پاکستان آنے والوں

کی فہرست تیار ہوئی۔ اگزیکیوٹیو انجینئر الہ آباد نے عہدے پر ترقی کی پیش کش کی مگر نامنظور کر کے پاکستان آنا قبول کیا اور ۲۰ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے پاکستان کا ملازم شمار ہوا۔ گیا سے امروہہ آیا۔ عید امروہہ میں کی۔ امروہہ سے آخری سفر کیا۔ وائے حسرت کیا معلوم تھا کہ امروہہ کی یہ عید میرے لئے امروہہ کی آخری عید ہے۔ پھر عمر بھر امروہہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ دہلی آیا وہاں بھی عید موجود۔ اسپیشل ٹرین سے سامان بک کیا۔ اسی ٹرین میں ہزاروں پاکستانی سرکاری ملازمین کا کروڑوں روپے کا سامان اور گورنمنٹ کا بہت سا ریکارڈ اور میرے بھی تمام کاغذات۔ نایاب قلمی کتابیں۔ تاریخی مواد۔ اجداد کے شاہی فرمان والد بزرگوار کی اسناد اور سامان خانہ داری تھا۔ اس گاڑی کو ہندوؤں اور سکھوں نے ۱۳ شوال ۱۳۶۶ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء کو بہادر گڈھ کے اسٹیشن پر لوٹا اور آگ لگادی۔ اسی زمانے میں دہلی میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا۔ میں اول سید سرکار حسن کے مکان پر پھر مشہور مسلم لیگی لیڈر ڈاکٹر قریشی کی کوٹھی قرولباغ میں پناہ گزین ہوا۔ میرے علاوہ اور بھی بہت سے مسلمان پناہ گزین کوٹھی میں جمع ہو رہے تھے۔ سید محفوظ حسن ابن سید مومن حسین ساکن محلہ لکڑہ اور سید علی اعظم محلہ بچدرہ بھی وہیں آگئے تھے اور سب کا سامان بھی وہیں تھا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے ہجوم پر ہجوم آنے لگے۔ چاروں طرف لوٹ مار۔ مار دھاڑ کا بازار گرم ہوگیا اور ہم سب کو جان کا خطرہ محسوس ہونے لگا تو سب نے سب مال و اسباب وہیں چھوڑا دیگر امروہہ والے تو اسٹیشن کی طرف اور میں معہ اہلیہ اور پسر خورد بصد پریشانی و مصیبت پہاڑ گنج کے تھانے تک پہنچ گئے۔ وہاں کے مسلمان تھانیدار نے بڑی بہادری و شجاعت سے مسلمان سپاہیوں کے ذریعہ سڑکوں پر جو ٹرک موٹر وغیرہ دیکھا زبردستی پکڑ وا منگایا اور ہم بہت سے پناہ لینے والوں کو پہاڑ گنج کے پل پر سے مسلمانوں کی لاتعداد لاشوں اور جلتے ہوئے گھروں کے آگ کے شعلوں اور دھوئیں میں سنگینوں کے سائے میں پرانا قلعہ پہنچا دیا۔ ہم اور دیگر بہت سے سرکاری ملازمین ۲۸ شوال ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو اسپیشل ٹرین سے مسلمان فوجیوں کی نگرانی میں کراچی کو روانہ ہوئے۔ راستے میں امرتسر کے قریب سکھوں کے ایک بڑے غول نے گاڑی رکوا کر دھاوا بولا تو عیسائی فوجی افسر کی مستعدی سے مسلمان قتل و غارت سے بچے شکر خدا کیا۔ گاڑی اور ہم بخیریت تمام لاہور پہنچے۔ پاکستان کی سرحد پار کرتے ہی جابجا سینکڑوں مہاجر اور خانہ برباد اور زخم خوردہ مسلمان ڈبوں کے اندر اور اوپر چھتوں پر بیٹھ گئے۔ ہیضہ پھوٹ پڑا اور بہت سے مرتے گئے اور گرتے گئے۔ آخر بصد مصیبت و مشکل ۱۱ ذلعقد ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۴۷ء کو تن کے کپڑے اور اہلیہ کے آدھے برقعہ کے ساتھ خالی ہاتھ کراچی پہنچ گئے اور ملازمت پر تعینات ہوگئے۔ بعد چندے ناظم آباد اسکیم سامنے آئی۔ جناب عزت مآب خواجہ ناظم الدین صاحب اور انگریز چیف انجینئر کے خصوصی حکم سے سردینہ انچارج رہ کر ناظم آباد کی پیمائش وغیرہ شروع کی۔ جہانگیر روڈ پر ڈویژن آفس تھا۔ یہاں سے جاتے وقت ہندو اہلکار تمام نقشے اور کاغذات تلف کر گئے تھے اور ہمارے پاس نہ قلم تھا نہ دوات میز تھی نہ کرسی۔ آلات پیمائش بھی سندھ تعمیرات عامہ کے مانگے کے تھے زمین کے فرش پر بیٹھ کر نقشے بنائے لے آؤٹ پلان بنایا جسکے مطابق موجودہ ناظم آباد موجود ہے، رضویہ سوسائٹی، عثمانیہ سوسائٹی، فردوس سوسائٹی کو اراضی الاٹ ہوئی تو قبضہ دیا۔ حدود متعین کیئے۔ نقشے بنائے۔ لیاقت آباد (لالوکھیت) کی پیمائش کر کے نقشے بنا کر افسران محکمہ آبادکاری کے ساتھ مہاجرین کو پلاٹوں کا قبضہ دیتا رہا حقیقت یہ ہے کہ اسوقت مہاجرین کی حالت بہت قابل رحم تھی اور جو کچھ ہمدردی اعانت اور کوشش انکے بسانے میں کر سکا اسمیں کمی نہ کی۔ خصوصاً عمومی شیعہ اور ہر جگہ کے سادات بالخصوص سادات امروہہ کے بسانے میں جو کد و کاوش کی اسکے لئے عنداللہ ماجور رہوں۔ بہرحال کراچی کی تمام ملحقہ بستیاں ڈرگ روڈ، ملیر۔ لانڈھی کورنگی کی پیمائش کرتا رہا نقشے بناتا رہا مکان بنوانے اور مہاجرین کو بسانے میں جو خدمت خلق و قوم ہوسکتی تھی اسمیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان تمام بستیوں کے نقشوں میں شیعہ مسجدوں اور امام باڑوں کی زمینوں کا خاص طور پر خیال رکھا اور سا اکثر مسجدیں اور امام باڑے میری ہی مجوزہ زمینوں پر تعمیر ہوئیں۔ لانڈھی کالونی کی انجمن حسینیہ اور مسجد و امام باڑے کے اولین بانیان میں ہوں۔ مہارت فن پیمائش کے سلسلے میں علاوہ مرکزی تعمیرات عامہ کے چیف انجینئروں جناب محمد سلیمان خان صاحب، جناب سید علی امیر صاحب، جناب لے کے خٹک صاحب و دیگر اعلیٰ افسران کے خوشنودی ناموں کے خاندان میں بھی ماہر مساحت داں سید نواحسن صاحب مرحوم کو حقیقت کے مقدمے میں جو ایک ہندو حکام اور حکیم دیبی پرشاد سے تھا محکمہ مال کے اعلیٰ افسران کے سامنے مہارت فن

کا مظاہرہ کیا اور مقدمہ بحق سید زوار حسین صاحب فیصل کرا کر داد تحسین حاصل کی۔ بالآخر اس محکمہ سے ۱۹ رجمادی الآخر ۱۳۷۸ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بعزت و آبرو پنشن یاب ہوا۔ ۳ رشوال ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۵۹ء کو محکمہ ترقیات کراچی (کے ڈی اے) میں لینڈ انسپکٹر مقرر ہوا۔ ۵ رشوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۷ اپریل کو اس محکمہ سے علیحدہ ہو کر اپنی ایک کمپنی بنام تقوی کو بنائی ہے اور پیمائش کے بڑے بڑے کام کرتا رہا۔ اب کام تو بڑے فرزند سید علی نواز کرتے ہیں میں گھر میں بیٹھا یادِ الٰہی یادِ وطن اور ترتیب شجرہ نسب اور تالیف تاریخ ابنائے جد محترم حاجی سید محمد اشرف دانشمندؒ میں مصروف ہوں اور ۱۳۹۱ء مطابق ۱۹۷۱ء میں بحساب ہجری ۸۰ سال اور بحساب انگریزی ۷۶ سال کی عمر میں ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ میں کم علم آدمی ہوں۔ خدا کرے میری زندگی میں یہ کتاب شائع ہو جائے تو آخری خواہش پوری ہو۔ میرے تین عقد ہوئے ایک عقد ماجدہ خاتون دختر سید ابوالحسنین ابن سید ابوالقاسم دانشمند سے ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں ہوا۔ اس زوجہ سے ایک دختر تولد ہو کر شیر خوار فوت ہو گئی۔ ایک پسر سید علی نواز تاریخی نام بزم اصغر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں تولد ہوا۔ اس زوجہ نے بمقام ستاریات ریوان (نواح الہ آباد) میں یکم ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو رحلت کی۔ قبر وہیں رہی۔ دوسرا عقد ضامنہ خاتون دختر سید ضامن حسن ابن سید ضامن حسن دانشمند سے رمضان ۱۳۴۶ھ مطابق فروری ۱۹۲۸ء میں ہوا۔ اس زوجہ سے ایک پسر سید محمد نواز تاریخی نام جون اصغر ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں تولد ہو کر دو سالہ فوت ہو گیا۔ بعدش ایک دختر تولد ہوئی تھی کہ دختر و مادر نے ۲۹ ذالحجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو بلا عقب رحلت کی۔ تیسرا عقد عاشقہ خاتون دختر مطلقہ سید محمد نقی ابن سید محمد جواد ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۴ء میں ہوا۔ اس زوجہ سے ایک پسر سید حسن نواز تاریخی نام سید اصغر ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ء مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تولد ہوا۔ اس زوجہ نے ۷ ذالحجہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۶۱ء کو کراچی میں رحلت کی (۳۴۳) **سید علی نواز زوار ابن سید صغیر حسن زوار۔** ولادت ۱۵ رمضان ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۲۲ء (تاریخ ولادتِ حضرت امام حسن علیہ السلام) تاریخی نام بزم اصغر۔ صاحب علم و عقل و فہم۔ صالح الاعمال۔ سرپرست خاندان۔ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں والد کے ساتھ بصرے گئے۔ کئی برس اپنے چچا سید ظہیر حسن کے پاس مقیم رہے۔ درایں اثنا کئی دفعہ زیارات نجف، کربلا، کاظمین و سامرہ سے شرف یاب ہوئے۔ واپسی پر امروہہ ہائی اسکول میں پڑھتے رہے۔ پھر والد کے ساتھ سلسلۂ تجارت دہلی چلے گئے۔ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں شاہجہاں پور کلودنگ فیکٹری میں کام کرتے رہے۔ ۲۶ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو اپنے ہم جلیس ساتھیوں سید مجاہد حسن عرف مجن ابن سید مشاہد حسن دانشمند اور سید انتخاب حسن ابن سید ذوی الاقتدار حسین دانشمند اور سید مسعود حسن ابن مولوی سید بشیر حسن صاحب شفاعت پوتہ کے ہمراہ غسل کرنے گئے تو سید مجاہد حسن اور انتخاب حسن کنڈ میں پھنس کر غرق دریا ہو گئے۔ سید مسعود حسن اور سید علی نواز سلامت بچ نکلے۔ ان اموات سے رنجیدہ اور بد دل ہو کر فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ مطابق مارچ ۱۹۴۵ء میں

مطابق ۳ر فروری ۱۹۵۱ء کو تولد ہوکر انٹر میں زیرتعلیم ہے۔ ۲ سید حسین اشرف ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء کو تولد ہوکر شیرخوارہ فوت ہوا۔

(۴۳) **سید حسن نواز** ابن سید صغیر حسن زدارہ تاریخی نام سید اصغر ولادت ۲۷ر رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء ایام رضاعت میں والدین کے ہمراہ کراچی آکر گورنمنٹ ہائی اسکول مارٹن روڈ کراچی میں آٹھویں جماعت تک پڑھ کر لہو ولعب میں مشغول ہوگئے پھر اپنے والد سے پیمائش کا کام سیکھ کر کچھ دن محکمۂ نہر میں اور کچھ دن محکمۂ پاکستان تعمیرات عامہ میں ملازم رہے۔ کراچی پولی ٹیکنیک اسکول سے سروے کا کورس کرکے ۷ر ربیع الاول ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ر جولائی ۱۹۶۶ء کو سند حاصل کی۔ والد نے کپڑے کا کاروبار کرایا فیل ہوگئے۔ سرمایہ ضائع گیا۔ ہزاروں روپئے کی ٹیکسی خرید دی اس میں بھی خسارہ ہوا۔ البتہ ٹیکسی کے سلسلے میں ڈرائیور کا کام سیکھ کر لائسنس لے لیا۔ اب برادر بزرگ سید علی نواز کی سرپرستی میں سیمنٹ کا کاروبار کر رہے ہیں۔ آپ کا عقد نعیم فاطمہ دختر سید توفیق حسن ابن سید عزیز حسن عرف جنا ساکن محلہ گذری سے ۱۲ر رمضان ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۱ر مارچ ۱۹۵۹ء بروز عید نوروز ہوا۔ ایک دختر کنیز فاطمہ ۷ر ذالحجہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۲ر مئی ۱۹۶۲ء کو تولد ہوئی زیرتعلیم ہے چار پسر ۱ سید محمد عرف سید محمد اشرف تاریخی نام نجم اصغر ۳ر ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ر اگست ۱۹۶۴ء کو ۲ سید جعفر عرف سید جعفر اشرف تاریخی نام سید طیب اصغر ۲۲ر رجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۵ر نومبر ۱۹۶۶ء کو ۳ سید کاظم عرف سید کاظم اشرف تاریخی نام سید طیب اصغر ۱۸ر جمادی الآخر ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۸ء کو ۴ سید تقی عرف سید تقی اشرف تاریخی نام شمیم رضا ۲۲ر شعبان ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۱ء شب جمعہ کو تولد ہوئے۔ سب بچے زیرتعلیم ہیں۔

(۴۲) **سید طہیر حسن** زدارا ابن سید امیر حسن زدارہ۔ ولادت بمقام کوئٹہ بلوچستان ربیع الاول ۱۳۱۵ھ مطابق جولائی ۱۸۹۷ء ہوئی۔ تاریخی نام شہید ارضا۔ صالح الاعمال، مہمان نوازانہ۔ سنڈیمن ہائی اسکول کوئٹہ میں تعلیم حاصل کی۔ والد مرحوم زیارات کو گئے تو برادر معظم سید ضمیر الحسن کے پاس کوئٹہ میں مقیم رہے بعد فوتیدگی والد بزرگوار امروہہ آکر نورالمدارس دانشمند میں پڑھتے رہے۔ اپنے برادر اوسط سید صغیر حسن کے بلانے پر کوئٹہ پہنچ کر سائیکل کا کام سیکھنے لگے۔ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ء جنگ عظیم کے وقت ریلوے میں ملازم ہوکر بغداد تعینات ہوئے۔ دریں اثنا بصرہ پورٹ ٹرسٹ میں بڑی تنخواہ پر سپروائزر مقرر ہوئے۔ کئی برس وہیں رہے وہاں کے دوران قیام والدۂ محترمہ اور برادرزادہ سید علی نواز اور برادر نسبتی سید سرکار حسن کو بھی وہیں بلالیا۔ برادر اوسط سید صغیر حسن نے بھی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ تمام زائرین ہند کی ہر طرح سہولت و آرام کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ خصوصاً اہل امروہہ سے جو صاحبان مثل خان بہادر سید نبی ہادی صاحب۔ سید آل احمد صاحب وکیل، حکیم نواب علی خاں صاحب غرض جو بھی زیارت کو جاتا۔ دامے۔ درمے۔ قدمے ہر طرح ان کی مہمانداری اور خاطرداری اور راحت رسانی میں کوتاہی نہ کرتے ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں سرکار نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب اعلی اللہ مقامہٗ اور محترمہ بیگم صاحبہ معہ قافلہ جب زیارات کے لئے بصرہ تشریف فرما ہوئے تو سید طہیر حسن کے ایما۔ منشا اور کوشش سے بصرے کے بڑے بڑے رئیس تاجر اور علمائے کرام پیشوائی کے لئے موجود تھے۔ آنجناب نے بصد کرم و عنایت موصوف کو شرف میزبانی سے سرفراز فرمایا۔ الغرض ملکی غیرملکی کے سوال پر ملازمت عراق سے علیحدہ ہوئے۔ امروہہ کی محبت میں عراقی قومیت قبول نہ کی ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں امروہہ واپس آگئے۔ آبائی مکان کو منہدم کرکے ازسرنو تعمیر کرایا۔ بعدش بدایوں میں اوورسیر رہے۔ پھر کلوونگ فیکٹری شاہجہاں پور میں ہیڈ گارڈ متعین رہے۔ بعد ازاں برادر اوسط سید صغیر حسن سے پیمائش کا کام سیکھ کر محکمۂ مرکزی تعمیرات عامہ میں سروییر مقرر ہوئے۔ جب ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک ہوئی تو کراچی آکر محکمۂ ملٹری انجینئرنگ میں سپروائزر ملازم ہوئے۔ آخر مرض الموت میں مبتلا ہوگئے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد باقرہ خاتون

دختر سید انجم حسن ابن سید ابوالحسن کربلائی دانشمند سے ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۱۹۲۱ء کو ہوا۔ اس زوجہ سے پانچ دختر اور دو پسر ۱۔ سید احمد نواز ۲۔ سید نقی نواز تولد ہوئے۔ ایک دختر فاطمہ نواز کا عقد سید علی نواز زوار ابن سید صغیر حسن زوار چچا کے پسر سے ہوا جو کراچی میں موجود ہے۔ دوسری دختر زہرا نواز کا عقد سید علی حیدر ابن سید ظفر احمد دانشمند سے ہوا (جو امروہہ میں ہے) تیسری دختر طاہرہ خاتون کمسن فوت ہوئی۔ چوتھی دختر بانو نواز کا عقد سید ہادی حسن ابن سید ظفر حسن ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا تھا کہ ایک دختر تولد ہوکر دختر اور مادر دونوں کراچی میں فوت ہو گئیں۔ پانچویں دختر سکینہ نواز کا عقد سید ابن محمد ابن سید شبیر حسین ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ جو کراچی میں موجود ہے۔ موصوف کا دوسرا عقد کنیز زہرا بیوہ دختر سید محمد نبی ابن سید ابن علی ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا کہ اس زوجہ سے ایک دختر کنیز صغرا تولد ہوئی جو زیر تعلیم ہے اور دو پسر ۱۔ سید محمود حسن ۲۔ سید منظور حسن تولد ہوئے۔ سید محمود حسن کمسن فوت ہوا۔ سید منظور حسن زیر تعلیم ہے۔ موصوف کو سید صغیر حسن نے لیاقت آباد میں ایک پلاٹ الاٹ کرا دیا تھا۔ جس پر سید طہیر حسن نے مکان بنا لیا تھا۔ یہ زوجہ اسی مکان میں رہتی ہے سب بچے بھی اسی مکان میں ماں کے پاس رہتے ہیں۔ ترکۂ پدری پر کلیتاً سید منظور حسن اور کنیز صغرا قابض و متصرف ہیں۔ جبکہ پہلی زوجہ کی اولاد کو ایک حبہ بھی نہ ملا۔ اس عورت نے ایک مرد غیر کفو اجنبی سے تعلقات عشق ہموار کر کے نکاح کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ بچے بھی ترکہ پدری سے محروم نہ رہیں۔ آپ ۱۹ر ربیع الاول ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو کراچی میں فوت ہوئے۔

(۴۳) **سید احمد نواز** زوار ابن سید طہیر حسن زوار تاریخی نام سید مجیب اصغر ولادت بمقام بصرہ عراق ۷ار ربیع الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۴ر ستمبر ۱۹۲۷ء۔ نیک عمل۔ نیک کردار۔ جز رس۔ نماز گذار۔ والدین کے ہمراہ زیارات نجف و کربلا کاظمین و سامرہ سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں والدین کے ہمراہ امروہہ آئے۔ اردو انگریزی بقدر ضرورت پڑھ کر دہلی میں ملازم ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے تایا زاد بھائی سید علی نواز کے ہمراہ شوال ۱۳۶۶ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر ڈیرہ اسماعیل خاں میں کچھ دن رہ کر جمادی الآخر ۱۳۶۷ھ مطابق اپریل ۱۹۴۸ء میں کراچی آکر مقیم ہوئے۔ اپنے تایا سید صغیر حسن سے پیمائش کا کام سیکھ کر کئی جگہ ملازم رہے ۱۳ر ذالحجہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۳ر اگست ۱۹۵۴ء کو محکمہ پاکستان تعمیرات عامہ میں مستقل سرویر مقرر ہوئے۔ وہاں سے ملازمت چھوڑ کر ذالحجہ ۱۳۸۳ھ مطابق اپریل ۱۹۶۴ء میں محکمہ اٹیمک انرجی میں بڑی تنخواہ پر ملازم ہوئے۔ آپ فن تعمیرات کے ماہر ہیں۔ کراچی پولی ٹیکنیک اسکول سے سکنڈ ڈویژن میں سرویر کا کورس کر کے ۴ر ربیع الآخر ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ر جولائی ۱۹۶۶ء کو سند حاصل کی ہے۔ آپ کا عقد ہاجرہ خاتون دختر سید مطیع الحسنین ابن سید ابوالقاسم دانشمند سے ہوا۔ ایک دختر اقبال فاطمہ تولد ہو کر کمسن فوت ہوئی۔ دوسری دختر رباب فاطمہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں تولد ہوئی زیر تعلیم ہے۔ اولاد نرینہ نہیں ہے۔ (۴۳) **سید نقی نواز** ابن سید طہیر حسن زوار۔ تاریخی نام بلال اصغر ولادت ۱۰ر ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ر جولائی ۱۹۳۵ء۔ نیک عمل نیک کردار۔ صالح۔ نماز گذار۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے تایا زاد بھائی سید علی نواز کے ہمراہ پاکستان آکر کچھ دن ڈیرہ اسماعیل خاں میں رہے پھر کراچی آکر اپنے تایا سید صغیر حسن کے پاس رہ کر گورنمنٹ ہائی اسکول مارٹن روڈ میں پڑھتے رہے پھر اپنے تایا سید صغیر حسن سے پیمائش کا کام سیکھ کر اول محکمہ پاکستان تعمیرات عامہ میں ملازم رہے پھر ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء سے سات سال تک محکمہ پورٹ ٹرسٹ میں سرویر رہے۔ اب محکمہ پاکستان اٹیمک انرجی میں سرویر ہیں۔ آپ کا عقد سلطان بانو دختر سید مبارک حسن ابن سید معشوق حسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ ایک دختر حسنین فاطمہ زیر تعلیم ہے۔ چھ پسر ۱۔ سید زید اشرف۔ تاریخی نام عبید اصغر ۳ر شعبان ۱۳۷۷ھ مطابق

۲۳ر فروری ۱۹۵۸ء کو ۲ سید حسنین اشرف تاریخی نام فائز اصغر ۲ر صفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۷ر جولائی ۱۹۶۰ء کو ۳
سید رضا اشرف تاریخی نام شجیع رضا۔ ۵ر ربیع الثانی ۱۳۸۴ء مطابق ۱۴ر اگست ۱۹۶۴ء کو ۴ سید عباس اشرف تاریخی
نام شیعہ رضا۔ ۷ر صفر ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۸ر مئی ۱۹۶۶ء کو ۵ سید جاوید اشرف تاریخی نام فدائے اصغر ۱۵ر جمادی الآخر ۱۳۸۸ھ
مطابق ۹ر ستمبر ۱۹۶۸ء کو ۶ سید مظہر اشرف تاریخی نام فدیہ اصغر ۱۰ر ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۶ر مئی ۱۹۷۰ء کو تولد ہوا۔
سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ (۴۳) **سید محمود حسن** ابن سید طہیر حسن زوار ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں تولد ہو کر ۱۳۷۷ھ
مطابق ۱۹۵۷ء میں فوت ہو گیا۔ (۴۳) **سید منظور حسن** ابن سید طہیر حسن زیدار۔ ولادت ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۷۴ھ مطابق
۱۲ر جنوری ۱۹۵۴ء زیر تعلیم۔ یہ اپنے مکان میں رہ کر زیر تعلیم ہے۔ (۴۱) **سید مرتضیٰ حسن** ابن سید منظہر علی۔ ولادت تقریباً
۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۷ء۔ سادہ لوح۔ سادہ مزاج۔ نیک منش نیک خصلت۔ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں اپنے بڑے
بھائی سید امیر حسن کے پاس کوئٹہ بلوچستان چلے گئے۔ دفتر پولیٹیکل ایجنٹ میں عرائض نویس تھے۔ بفراغت رہے۔ آپ کا عقد
طاہرہ خاتون دختر سید لیٰسین علی مقیم محلہ دانشمنداں سے ہوا۔ ایک دختر حامدہ خاتون تولد ہو کر تین سالہ فوت ہو گئی۔ موصوف تقریباً
۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں لاولد فوت ہوئے وفات شوہر کے بعد جائیداد پر کُلیتاً یہ طاہرہ خاتون قابض و متصرف ہوئیں۔ انہوں نے
وبائے طاعون میں پردیس میں رحلت کی۔ ان کے والدین اور کنبہ امروہہ آیا اور مرض طاعون ساتھ لایا۔ بہ کثرت اموات ہوئیں۔
دو تین دن کے اندر سارا کنبہ ختم ہو گیا صرف سید لیٰسین علی کا پوتہ محمد اور سید شفیق الحسن باقی بچے۔ آخر مکان ورثا نے سید طہیر حسن
کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ (۴۱) **سید شبیہہ حسن** ابن سید منظہر علی۔ قبل بلوغ والدین کے روبرو فوت ہو گئے (۴۰) **سید مہدی علی**
ابن سید وزیر علی۔ آپ کا عقد دختر سید امید علی ابن سید غضنفر علی ابن سید احمدی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ آپ نے بہ تلاش روزگار
امروہہ سے سفر کیا۔ کسی مقام پر لاولد فوت ہو گئے۔ ان کی بیوہ نے تمام عمر بیوگی میں گزار دی۔ اپنے باپ کے گھر مقیم رہ کر تمام عمر آمدنی
جاری رکھی۔ (۳۷) **سید امام بخش عرف درگاہی**۔ ابن سید سعادت اللہ ملقب بہ سید علی نواز خاں معروف بچا۔
آپ کا عقد دختر سید غلام بدیع الدین عرف گمانی ابن سید عبد اللہ عرف سید تاج محمود خاں ثانی دانشمند سے ہوا۔
اس زوجہ سے دو دختر اور دو پسر ۱ سید سخاوت علی ۲ سید منور علی تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید اکبر علی
ابن سید قریب علی ساکن محلہ منڈی دربار کلاں سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید صفدر نذر ابن سید علی نذر ساکن محلہ
سٹھی سے ہوا۔ علاوہ ازیں ایک زن غیر کفو بھی آپ کے تصرف میں تھی۔ اس متصرفہ سے ایک دختر اور ایک پسر سید رحمت علی
تولد ہوئے دختر کا عقد سید ذوالفقار علی ابن سید احمد علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ (۳۸) **سید سخاوت علی**۔ ابن
امام بخش عرف درگاہی۔ مومن سادہ مکر و دغا سے دور۔ آپ کا عقد دختر سید احمد علی ابن مولانا سید لطف علی ساکن
محلہ حقانی سے ہوا۔ اولاد نرینہ نہ ہوئی صرف دو دختر عقب رہیں۔ ایک دختر کا عقد سید ارشاد علی ابن سید ذوالفقار علی
ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید روشن علی ابن سید چاند ساکن محلہ نیاریان روشن سرائے سے ہوا۔
(۳۸) **سید منور علی** ابن سید امام بخش عرف درگاہی ابن سید سعادت اللہ ملقب سید علی نواز خاں۔ کم وقعت
بے وقار۔ دو زوجہ سے عقد ہوا۔ ایک عقد دختر سید ہدایت علی ساکن محلہ بخشی سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید فراست علی
ابن سید محمد جعفر ساکن محلہ کھوکا سے ہوا۔ نیز دو عقد طمع اولاد میں غیر کفو غیر سادات میں بھی کئے تھے مگر کوئی اولاد
نہ ہوئی بلا عقب رہے (۳۸) **سید رحمت علی** ابن سید امام بخش عرف درگاہی اپنے قوت بازو سے رزق حاصل

کرتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید ثروت علی عرف تولا ابن سید اقبال علی ساکن چھنگا دروازہ دربار کلاں سے ہوا ایک
دختر اور دو پسر ۱ سید آل حسن ۲ سید امتیاز حسن تولد ہوئے دختر کا عقد سید ثروت علی عرف تولا ابن سید اقبال علی
ساکن چھنگا دروازہ محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ (۳۹) **سید آل حسن** ابن سید رحمت علی۔ آپ کا عقد دختر سید اصغر علی
ابن سید ذوالفقار علی ساکن محلہ چاہ شور خاندان متولیان میں ہوا۔ ایک دختر تولد ہو کر کم سن فوت ہوئی اور آپ بلاعقب
فوت ہوئے۔ (۳۹) **سید امتیاز حسن** زدار ابن سید رحمت علی۔ ولادت تقریباً سنہ ۱۲۷۷ھ مطابق سنہ ۱۸۶۰ء صالح الاوقات
پابند شرع۔ آپ الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین دانشمند کے ہمراہ سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء میں
حج کے ارادے سے گئے تھے مگر بوجہ بدمعاملگی اہل جہاز حج نہ کر سکے۔ زیارات نجف و کربلا و کاظمین و سامرہ سے شرف یاب ہو کر
وطن واپس ہوئے۔ اپنی قوت بازو سے روزی کماتے رہے۔ آپ کا عقد کنیز زینب دختر سید غلام حسین ساکن محلہ دربار کلاں
سے ہوا۔ ایک دختر آمنہ خاتون تولد ہوئی۔ اس دختر کا عقد مولوی سید ارتضیٰ حسن ابن مولوی سید ابرار حسین دانشمند سے
ہوا یہ دختر اور موصوف بلاعقب فوت ہوئے۔ (۳۸) **سید محمد منعم عرف کھوتچا** ابن سید علی اشرف۔ آپ منصبدار
داخل چوکی روز جمعہ بارہ ہزار دام و سہ صدی ذات جاگیر کے منصبدار تھے۔ آپ پینتالیس ہزار انچاس (۴۵۰۴۹) دام
کے تنخواہ دار تھے۔ آپ نے اپنی حیات میں تنخواہ منصب اپنا بہ تعداد مبلغ پینتالیس ہزار انچاس دام (از مواضعات لوٹنیا درو بست
اور موضع بھرا پور دس بسوہ اور موضع شہباز پور دس بسوہ۔ اور موضع چوہڑ پور ڈھائی بسوہ پرگنہ بچھراؤں و موضع ڈھکیا
چھ بسوہ، بسوانسی ۵ کچوانسی و موضع لاہورہ تین بسوہ ۱۱ بسوانسی و موضع حسن پور پرگنہ سلیم پور و موضع نائی پورہ ۴ بسوہ پرگنہ
رجب پور) اپنے داماد سید عنایت بخش عرف براتی ابن سید رمضان علی جد سید رحیم بخش مولف واسطیہ ساکن محلہ
صابون گران کو دے دیا تھا۔ نقل تحریر درج ذیل ہے (من کہ سید محمد منعم ولد سید علی اشرف بن سید رحمت اللہ متوطن قصبہ
امروہہ تابع سرکار سنبھل منصبدار سرکار داخل چوکی روز جمعہ مکان اسائرایم چون مبلغ چہل و پنجہزار و چہل و نہ دام از پرگنہ
بچھراؤں وغیرہ من اعمال سرکار سنبھل مضاف صوبۂ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد برضا و رغبت خود جہت جاگیر سید عنایت بخش ابن
سید رمضان علی بقید مواضع گذاشت نمودم۔ امیدوارم کہ متصدیان حضور معلے بنام سید مشار الیہ تنخواہ دہند۔ بنابرآں این
چند کلمہ بطریق محلک گذاشت نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد۔ تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۱۸۷ھ
مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۷۷۳ء) اور دیگر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو اپنی دختران میں تقسیم کر دیا۔ آپ کے دو عقد ہوئے نام
معلوم ہوئے۔ مگر ایک زوجہ منکوحہ ہم کفو اور دوسری متصرفۂ غیر کفو تھیں اس ہم کفو منکوحہ کی دختر کا عقد سید نجابت اللہ
ابن ہینگا چچا زادے سے ہوا۔ زوجۂ متصرفۂ غیر کفو کی دختر فتح دولت کا عقد سید عنایت بخش عرف براتی ابن سید
رمضان علی جد سید رحیم بخش مولف واسطیہ ساکن محلہ صابون گران سے ہوا۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ (۳۶) سید
عبدالباقی عرف سونچا ابن سید علی اشرف۔ آپ منصبدار داخل چوکی روز جمعہ بارہ ہزار دام کے تنخواہ دار تھے۔ محل ازدواج
و دختران۔ تو نہ معلوم ہوا ایک پسر سید احسان علی عقب رہے (۳۷) **سید احسان علی** ابن سید عبدالباقی
بموجب پروانہ جاگیر تعدادی چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو اٹھتر دام (۶۶۸۷۸) جاگیر پرگنہ رجب پور وغیرہ مورخہ ۵ رشوال
۱۱۷۳ھ (۲۱ مئی سنہ ۱۷۶۰ء) جلوس عالم گیر ثانی و نیز بموجب پروانہ جاگیر تعدادی چودہ ہزار آٹھ سو اڑتالیس
(۱۴۸۴۸) مورخہ تاریخ مذکورہ سید احسان علی منصبدار داخل چوکی روز پنجشنبہ تھے۔ ایک عقد دختر نادر علی چچا کی دختر

سے ہوا کہ ترکہ پدری ساتھ لائیں۔ دوسرا عقد دختر سید ببر علی ابن سید باقر علی دہلوی مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید انور علی اور دوسری زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر سید مراد علی و سید محمد علی تولد ہوئے۔ پہلی زوجہ کی دختر کا عقد سید حشمت علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمود رضا ابن سید عظیم رضا دانشمند سے ہوا دوسری زوجہ کی دختر کا عقد سید مقصود علی ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ (۳۸) سید انور علی ابن سید احسان علی منتخب برادران محترم خاندان مصلح معاملات اخوان و متحمل ہم جلیسان تھے ایک پاؤں میں چوٹ آجانے سے سقم آگیا تھا آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید محب علی ابن سید منصور علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید کریم اللہ ابن سید محمد نیاز دانشمند سے ہوا۔ دونوں زوجہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تو آپ نے اپنے مال سے ایک امام باڑہ بنایا اور اپنی جائیداد کو وقف کر کے اپنے بھانجے سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمند کو متولی قرار دیا۔ (۳۸) سید مراد علی ابن سید احسان علی مومن پاک عقیدہ۔ پابند شرع۔ تمام عمر ہر جمعرات کو مزار مومنین و اعزا پر قرآن پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید اولاد مرتضیٰ عرف ہینگا ابن سید اولاد علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ پانچ دختر اور ایک پسر سید محمد حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمندان سے ہوا۔ دوسری دختر سراج النسا کا عقد سید غلام حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر فرحت النسا کا عقد سید مردان علی ابن سید نوروز علی ساکن محلہ صابون گران سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید ابرار حسین ابن سید روشن علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ پانچویں دختر کا عقد سید احمد حسن ابن سید محمد علی چچا کے پسر سے ہوا۔ (۲۹) سید محمد حسین ابن سید مراد علی۔ زیبا صورت۔ ظریف و خوش طبع۔ مومن دیندار۔ شیعہ حیدر کرار۔ ذاکر فرزند شہ ابرار تھے۔ آپ کا عقد تنویرہ خاتون عرف تنو اپنے چچا سید محمد علی کی دختر سے ہوا۔ آپ نے موسم جوانی میں انتقال کیا۔ دو دختر اور ایک پسر سید مبارک حسن کو عقب چھوڑا۔ ایک دختر معصومہ خاتون کا عقد سید ابوالحسن ابن سید اکبر علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید زوار حسین ابن سید محمد نذر نقوی مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ (۴۰) سید مبارک حسن ابن سید محمد حسین ولادت تقریباً ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۴ء۔ ذہین و فہیم۔ سلیم الطبع۔ خوش رو۔ خوش خلق۔ مرثیہ خوانی میں خوش گلو۔ اردو فارسی خواندہ معاملات مشکلہ میں ذہن رسا رکھتے تھے۔ اہالیان سرکار میں تقرب حاصل تھا اپنی کوشش دستی سے معاش حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد کنیز بتول دختر سید احمد حسن ابن سید محمد علی دانشمند سے ہوا۔ جب ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں یہ زوجہ فوت ہو گئی تو عقد ثانی طاہرہ خاتون عرف تارو دختر سید ملازم حسین ابن سید ولی حسین ساکن محلہ گھیر کرم علی خاں حقانی سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو پسر ۱ سید محمد متقی عرف رہنا ۲ سید محبوب حسن تولد ہوئے۔ محبوب حسن کمسن فوت ہوئے۔ دوسری زوجہ سے تین دختر اور دو پسر ۱ سید محمد کاظم ۲ سید عون محمد تولد ہوئے۔ ایک دختر توقیرہ خاتون کا عقد سید شاہد حسین ابن سید رازق علی محلہ قاضی گلی سے ہوا۔ دوسری دختر تنویرہ خاتون کا عقد سید منظور حسن ابن سید ضمیر حسن ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ تیسری دختر ضمیرہ خاتون کا عقد سید احمد ابن سید باقر ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ آپ نے ذیقعد ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء میں رحلت کی۔ (۴۱) سید متقی حسن عرف رہنا ابن سید مبارک حسن۔ جوان سادہ لوح آپ کا عقد کاظمہ خاتون دختر سید عسکری حسن ابن سید صادق حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ آپ عین جوانی میں بلا عقب فوت ہوئے (۴۲) سید محمد کاظم ابن سید مبارک حسن ولادت ۱۰ رمضان ۱۳۱۸ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۰۱ء جوان شکیل و بلند و بالا خوش وضع۔ خوش قطع۔ خوش اخلاق ملنسار۔ ہم شکل والد بزرگوار۔ اکبر لید

سے ہوا کہ ترکہ پدری ساتھ لائیں۔ دوسرا عقد دختر سید ببر علی ابن سید باقر علی دہلوی مقیم محلہ دانشمنداں سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو دختر اور ایک پسر سید انور علی اور دوسری زوجہ سے ایک دختر اور دو پسر سید مراد علی و سید محمد علی تولد ہوئے۔ پہلی زوجہ کی دختر کا عقد سید حشمت علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمود رضا ابن سید عظیم رضا دانشمند سے ہوا دوسری زوجہ کی دختر کا عقد سید مقصود علی ابن سید غلام حسن دانشمند سے ہوا۔ (۳۸) سید انور علی ابن سید احسان علی منتخب برادران محترم خاندان مصلح معاملات اخوان و متحمل ہم جلیسان تھے ایک پاؤں میں چوٹ آجانے سے سقم آگیا تھا آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید محب علی ابن سید منصور علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید کریم اللہ ابن سید محمد نیاز دانشمند سے ہوا۔ دونوں زوجہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تو آپ نے اپنے مال سے ایک امام باڑہ بنایا اور اپنی جائیداد کو وقف کر کے اپنے بھانجے سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمند کو متولی قرار دیا۔ (۳۸) سید مراد علی ابن سید احسان علی مومن پاک عقیدہ۔ پابند شرع۔ تمام عمر ہر جمعرات کو مزار مومنین داعزا پر قرآن پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید اولاد مرتضٰی عرف ہینگا ابن سید اولاد علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ پانچ دختر اور ایک پسر سید محمد حسین تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید اکبر علی ابن سید حشمت علی دانشمنداں سے ہوا۔ دوسری دختر سراج النسا کا عقد سید غلام حسین ابن سید احمد رضا دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر فرحت النسا کا عقد سید مردان علی ابن سید نوروز علی ساکن محلہ صابون گران سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد سید ابرار حسین ابن سید روشن علی ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ پانچویں دختر کا عقد سید احمد حسن ابن سید محمد علی چچا کے پسر سے ہوا۔ (۲۹) سید محمد حسین ابن سید مراد علی۔ زیبا صورت۔ ظریف و خوش طبع۔ مومنِ دیندار۔ شیعہ حیدر کرار۔ ذاکر فرزند شہ ابرار تھے۔ آپ کا عقد تنویرہ خاتون عرف تنو اپنے چچا سید محمد علی کی دختر سے ہوا۔ آپ نے موسم جوانی میں انتقال کیا۔ دو دختر اور ایک پسر سید مبارک حسن کو عقب چھوڑا۔ ایک دختر معصومہ خاتون کا عقد سید ابوالحسن ابن سید اکبر علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید زوار حسین ابن سید محمد نذر نقوی مقیم محلہ دانشمنداں سے ہوا۔ (۴۰) سید مبارک حسن ابن سید محمد حسین ولادت تقریباً ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۴ء۔ ذہین و فہیم۔ سلیم الطبع۔ خوش رو۔ خوش خلق۔ مرثیہ خوانی میں خوش گلو۔ اردو فارسی خواندہ معاملات مشکلہ میں ذہنِ رسا رکھتے تھے۔ اہالیان سرکار میں تقرب حاصل تھا اپنی کوشش و سعی سے معاش حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد کنیز بتول دختر سید احمد حسن ابن سید محمد علی دانشمند سے ہوا۔ جب ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں یہ زوجہ فوت ہو گئی تو عقد ثانی طاہرہ خاتون عرف تارو دختر سید ملازم حسین ابن سید ولی حسین ساکن محلہ گھیر کرم علی خاں حقانی سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے دو پسر ۱ سید محمد متقی عرف رپنا ۲ سید محبوب حسن تولد ہوئے۔ محبوب حسن کمسن فوت ہوئے۔ دوسری زوجہ سے تین دختر اور دو پسر ۱ سید محمد کاظم ۲ سید عون محمد تولد ہوئے۔ ایک دختر تو قیرہ خاتون کا عقد سید شاہد حسین ابن سید رازق علی محلہ قاضی گلی سے ہوا۔ دوسری دختر تنویرہ خاتون کا عقد سید منظور حسن ابن سید ضمیر حسن ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ تیسری دختر ضمیرہ خاتون کا عقد سید احمد ابن سید باقر ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ آپ نے ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء میں رحلت کی۔ (۴۱) سید متقی حسن عرف رپنا ابن سید مبارک حسن۔ جوان سادہ لوح آپ کا عقد کاظمہ خاتون دختر سید عسکری حسن ابن سید صادق حسین ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ آپ عین جوانی میں بلا عقب فوت ہوئے (۴۲) سید محمد کاظم ابن سید مبارک حسن ولادت ۱۰ ار رمضان ۱۳۱۸ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۰۱ء جوان شکیل و بلند و بالا خوش وضع۔ خوش قطع۔ خوش اخلاق ملنسار ہم شکل والد بزرگوار اکثر اوقات

میں مڈل پاس کیا۔ فارسی عربی کی تعلیم مدرسہ ناظمیہ میں حاصل کی۔ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں محکمہ پولیس میں کانسٹبل مقرر ہوئے ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں نائک مقرر ہوئے۔ اور صیغہ فنگر پرنٹس (انگشت چھاپ) میں تقرر ہوا۔ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں لکھنؤ چار باغ میں آئی۔اے مقرر ہوئے۔ لکھنؤ محاذ حسینی میں عمومی مومنین خصوصاً سادات امروہہ کی خدمات انجام دیں۔ ہر طرح آرام پہنچایا ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں ہیڈ کانسٹبل مقرر ہوئے اور بسا اوقات سب انسپکٹر بھی رہے۔ دہرہ دون تبادلہ ہو گیا ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں تقسیم برصغیر کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو قتل و غارت کرنا شروع کر دیا۔ اور ایک غول نے راج پور پر حملہ کیا مسلمان قتل و آتشزدگی سے تباہ و برباد ہوئے سید منظور حسن ابن سید ضمیر حسن دربار کلاں اسی عالم فساد میں آپ کے پاس پناہ گزین ہوئے۔ الغرض اس قتل و غارت اور خون خواری و خونریزی سے بد دل ہو کر استعفیٰ دے دیا۔ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۴۸ء کو پاکستان میں پہنچ کر بھاول پور پہنچے ۵ رمضان ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء کو بھاول پور میں بہ عہدہ ہیڈ کانسٹبل تقرر ہوا۔ افسر خوش رہے۔ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں والدہ اور اہل و عیال کو بھی بھاول پور لے آئے۔ یہاں ۱۴ ذیعقد ۱۳۷۲ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۵۳ء کو والدہ نے رحلت کی اسی سال انٹی اسمگلنگ سٹاف کے انچارج ہوئے۔ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں پراسیکیوٹنگ (پولیس کی وکالت) کا امتحان پاس کیا۔ ۷ ذیعقد ۱۳۸۲ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۶۳ء کو پنشن یاب ہوئے۔ مبارک محل کے نام سے مکان تیار کر لیا ہے۔ آپ کا عقد طاہرہ خاتون دختر سید شمس الحسن ابن سید مصطفیٰ احسن ساکن محلہ گذری سے ہوا۔ دو پسر ۱ سید محمد ہاشم ۲ سید محمد ثقلین تولد ہو کر کم سن فوت ہوئے۔ چھ دختر تولد ہوئیں ۱ ام النعیم زہرا ۲ شمیم زہرا دونوں کم سن فوت ۳ شمیم زہرا کا عقد سید علی محترم ابن سید شہنشاہ حسین ساکن محلہ گذری سے ہوا ۴ سجیلہ خاتون کم سن فوت ہوئی ۵ نسیم زہرا کا عقد سید محمد نذر ابن سید ابرار حسین ابن سید مقصود حسن سید تقوی ساکن باسٹہ اعظم گڈھ ضلع بلند شہر سے ہوا ۶ عطیہ زہرا۔ ایف۔ ایس۔ سی پاس ہے زیر تعلیم ہے۔ آپ کو آپ کے ہمسایہ توفیق حسین شاہ وغیرہ نے ۲۸ جمادی الثانی اول ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ان کے مکان میں قتل کر دیا۔ الغرض اولاد نرینہ نہ ہوئی۔ (۴۱) **سید عون محمد ابن سید** مبارک حسن ولادت تقریباً ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء۔ ہر چند کوشش کی مگر ان کے کچھ حالات نہ معلوم ہوئے۔ غالباً ہے کہ پاکستان میں آکر کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد مخدومہ خاتون دختر سید ملازم حسین ابن سید قاسم علی قاضی زادہ مقیم محلہ مجاپوتہ سے ہوا جو لاولد فوت ہوئی۔ دوسرا عقد ہدایت فاطمہ دختر سید نجم الحسن ابن سید مقبول حسین ساکن محلہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دو دختر ۱ حسین زہرا ۲ شمیم اختر تولد ہو کر زیر تعلیم ہیں۔ چھ پسر ۱ سید محمد اختر ولادت تقریباً ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں ۲ سید محمد اطہر تقریباً ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء ۳ سید محمد باقر تقریباً ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں ۴ سید محمد انور تقریباً ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ء میں ۵ سید محمد حیدر تقریباً ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں ۶ سید محمد ثمر تقریباً ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں (۳۸) **سید محمد علی ابن سید** احسان علی۔ بزرگ خاندان طاقتور۔ زور آور۔ آپ کا عقد دختر سید بہادر علی ابن سید کریم اللہ دانشمند سے ہوا۔ آخر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ چھ دختر اور دو پسر ۱ سید احمد حسن ۲ سید ظہور حسن تولد ہوئے۔ ایک دختر سلیم النسا کا عقد سید معصوم علی ابن سید مردان علی ساکن محلہ صابون گران (کھوکا) سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید شبیر علی ساکن محلہ بخشی سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید لطیف علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ چوتھی دختر

تنویرہ خاتون عرف تنو کا عقد سید محمد حسین ابن سید مراد علی چچا کے پسر سے ہوا۔ پانچویں دختر کا عقد سید حیدر حسین ابن سید غلام ولی دانشمند سے ہوا۔ چھٹی دختر کا عقد سید عاشق حسین ابن سید علمدار علی ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ (۳۹) **سید احمد حسن** ابن سید محمد علی۔ ذی ہنر۔ عقلمند۔ مرغ باز۔ تیتر باز۔ مگر مومن دیندار۔ نماز گذار۔ آپ کا عقد دختر سید مراد علی ابن سید احسان علی دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر تولد ہو کر کمسن فوت ہو گیا۔ تین دختر تولد ہوئیں۔ دو دختران کے عقد یکے بعد دیگرے سید غلام مصطفےٰ ابن سید قربان علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کنیز بتول کا عقد سید مبارک حسن ابن سید محمد حسین دانشمند سے ہوا۔ کوئی عقب پسری باقی نہ رہا۔ (۳۹) **سید ظہور حسن** ابن سید محمد علی۔ کھیتی باڑی کر کے رزق حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد دختر سید محسن علی ابن سید یوسف علی دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید مومن حسین عقب رہے۔ ایک دختر کا عقد سید سراج الحسن ابن سید عباس علی ساکن محلہ سدو سے ہوا۔ جو لاولد فوت ہوئی۔ دوسری دختر مومنہ خاتون کا عقد سید ابوالحسن ابن سید ابوالقاسم دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر نقیہ خاتون کا عقد سید مرتضیٰ حسین ابن سید فتح علی زیدی ساکن چاہ بقا محلہ گذری سے ہوا۔ (۴۰) **سید مومن حسین** ابن سید ظہور حسن۔ اعمال غیر صالح میں مبتلا تھے۔ اس لئے برادری میں عقد نہ ہو سکا۔ ایک زن غیر کفو غیر سادات حمیدہ دختر حافظ محمود خاں مقیم دانشمنداں سے عقد کر لیا تھا کوئی اولاد نہ ہوئی بلا عقب رہے۔ ایک طفل مجہول النسب غیر کفو نامعلوم الاسم کو برائے نام متبنیٰ کہنے لگے اور نام چھدا رکھ دیا۔ اس کی شادی محلہ گذری میں ہوئی۔ ڈاکٹر سید شفیع الحسن ابن سید محمد حسن ساکن محلہ گذری کسی جگہ جیل پر تعینات تھے۔ وہاں سے قوم گوجر کے دو لاوارث بچوں کو اپنے ساتھ لا کر لڑکے کا نام مبارک اور لڑکی کا نام زہرا رکھ لیا اور دونوں کی باہم شادی کر دی۔ تو ان کے دو لڑکے کلوا۔ اور چندوا اور دو لڑکیاں کلیا اور چندیا تولد ہوئیں۔ اس چندیا کا عقد اس لاوارث لڑکے چھدا سے کر دیا۔ یہ شخص اب پاکستان میں آکر کراچی میں مقیم ہے اور نادر حسین نام رکھ لیا ہے اور خود کو سید تقوی بتلاتا ہے جو بالکل غلط ہے۔ سید مومن حسین کے تو کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی (۳۶) **سید رعایت اللہ** ابن سید علی اشرف۔ یادداشت عہد محمد خانی میں لکھا ہے کہ علی اشرف کے کل بیٹے منصب دار تھے اور ورثہ جدی و حصہ نو لاکھ دام جاگیر متروکہ پدری سے ان کا ہر بیٹا معزز و موقر تھا۔ آپ کے عقد اور دختران کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ ایک پسر سید امین اللہ عرف جیا تولد ہوئے (۳۷) **سید امین اللہ** عرف جیا ابن سید رعایت اللہ۔ آپ بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ آپکا عقد دختر سید محمد بخش ابن سید احمد بخش دانشمند سے ہوا۔ ایک پسر سید علمدار علی عقب رہے۔ (۳۸) **سید علمدار علی** ابن سید امین اللہ عرف جیا۔ سرکار انگریزی میں ملازم تھے۔ پنشن کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔ آپ کا عقد دختر سید انور علی سے ہوا۔ ایک دختر اور دو پسر ۱۔ سید رعایت علی ۲۔ سید احسن علی تولد ہوئے۔ دختر قبل بلوغ فوت ہو گئی۔ (۳۹) **سید رعایت علی** ابن سید علمدار علی۔ لئیق و فہیم رڑکی کالج سے اوورسیر کلاس پاس کر کے ملازم سرکار رہے بفراغت زندگی بسر کی۔ ضلع مظفر نگر میں گرداور قانونگو تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید امداد علی ابن سید قادر علی دانشمند سے ہوا۔ دوسرا عقد ایک سیدانی کنیز کبریٰ عرف بڑی بہو سادات بارہہ ضلع مظفر نگر سے کیا۔ پہلی زوجہ سے دو پسر ۱۔ سید مسلم حسین ۲۔ سید مشتاق حسین مفقود الخبر تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے ایک دختر مرتضائی خاتون منکوحہ سید نصیر حسن ابن سید بنیاد علی مقیم دانشمند تولد ہوئی۔ **سید مسلم حسین** ابن سید رعایت علی۔ آپ کا عقد دختر سید صابر حسین عرف ٹیاں ابن سید ضامن حسن ساکن رہٹ کا کنواں محلہ دانشمنداں سے ہوا۔ روبرو والد بزرگوار کے لاولد فوت ہوئے۔ (۳۶) **سید احسن علی** ابن سید علمدار علی آپ کا عقد حسینہ خاتون دختر سید محمد علی ساکن محلہ تختی سے ہوا۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی

تین دختر تولد ہوئیں۔ ۱ شکیلہ خاتون منکوحہ سید فیاض رسول ساکن محلہ شفاعت پوتہ ۲ رزینہ خاتون منکوحہ سید مبارک حسن عرف مولوی منگا ابن مولوی سید احمد علی دانشمند ۳ جمیلہ خاتون منکوحہ سید نصیر حسن ابن سید بنیاد علی مقیم دانشمندان جو لاولد فوت ہوئی۔ (۳۶)

سید مصطفےٰ علی ابن سید علی اشرف عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کی فہرست میں سید علی اشرف کے کل بیٹوں کو منصبدار لکھا ہے۔ آپ حصہ جدی دحصہ نولاکھ دام جاگیر متروکۂ پدری سے خوشحال تھے۔ جائے مناکحت تو نہ معلوم ہوئی ایک دختر منکوحہ سید فیض علی ابن سید غلام نجف ساکن محلہ مجھرٹہ۔ اور ایک پسر سید قادر علی تولد ہوئے (۳۷) **سید قادر علی** ابن سید مصطفےٰ علی۔ آپ کا عقد دختر سید محمد بخش ابن سید احمد بخش دانشمند سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید امداد علی و سید علی محمد تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید خیرات علی ابن سید عظمت علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے دوسری دختر کا عقد سید گلزار علی ابن سید امداد علی ساکن محلہ کٹڑہ غلام علی سے ہوا۔ (۳۸)

سید امداد علی ابن سید قادر علی۔ دست وبازو سے باعزت رزق حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد دختر سید ہدایت علی ابن سید عنایت اللہ دانشمند سے ہوا۔ تین دختر اور ایک پسر سید عظیم علی عقب رہے۔ ایک دختر کا عقد سید کاظم حسین ابن سید خیرات علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید رعایت علی ابن سید علمدار علی دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید فرحت علی ابن سید ارشاد علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ (۳۹) **سید عظیم علی** ابن سید امداد علی۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد دختر سید جعفر علی ابن سید ہدایت علی دانشمند سے ہوا۔ جو لاولد رہیں۔ دوسرا عقد وصی النساء دختر سید عید علی ساکن سرائے کہنہ سے ہوا دوسری زوجہ سے دو دختر اور دو پسر ۱ سید فیاض حسن ۲ سید اعجاز حسن لاولد تولد ہوئے۔ ایک دختر سائرہ خاتون عرف سارو کا عقد سید زاہد حسین ابن سید کاظم حسین ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دوسری دختر زینب کا عقد سید محمد احسن ابن سید مراد علی ساکن محلہ قاضی زادہ مقیم محلہ سددت سے ہوا۔ (۴۰) **سید فیاض حسن** ابن سید عظیم علی۔ ولادت تقریباً ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۰ء۔ دست بازو سے رزق حاصل کرتے رہے۔ آپ کا عقد سکینہ خاتون دختر سید نقیب علی ساکن محلہ قاضی زادہ سے ہوا۔ دو دختر اور دو پسر ۱ سید محمد نبی لاولد ۲ سید محمد سبطین مقیم امروہہ تولد ہوئے۔ دختر خورد نفیسہ خاتون کا عقد سید مظاہر حسن ابن سید مہدی حسن ساکن محلہ چاہ شورسے ہوا۔ بڑی دختر خدیجہ خاتون کا عقد سبط حسن عرف سبطی ابن بندہ حسن ابن الٰہی بخش مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ ان الٰہی بخش کا نام امروہہ کی تمام کتب تواریخ ونیز زبدیہ جد محترم مولوی سید اکبر حسین عبرت میں کہیں نہیں ہے اور ان کے متعلق محلہ دانشمندان کے معمر ترین بزرگوں ۱ سید جرار حسین ابن سید زوار حسین دانشمند ۲ سید حسن جعفر عرف پیارے جان ابن سید مہدی علی دانشمند ۳ سید مسعود الحسن عرف جوکھا ابن سید ثامن حسن سے جو کچھ تحقیق ہوا۔ اور سید نبی حسن عرف کالے ابن سید اولاد حسن نے جو کچھ لکھ کر دیا اور وہ تحریر حقیر مؤلف کے پاس موجود ہے کہ سید امیر علی پسر ثالث سید غضنفر علی دہلوی مقیم دانشمندان کی زوجہ غیر کفو مجہول النسب مسماۃ بوچھار کے ساتھ ایک شخص نامعلوم مجہول النسب الٰہی بخش بھی امروہہ آئے تھے ان الٰہی بخش کے متعلق کئی روایات سننے میں آئیں ایک یہ کہ امیر علی دہلوی کی زوجہ غیر کفو بوچھار کے ساتھ آئے تھے۔ دوسرے یہ کہ یہ امیر علی کے غلام تھے۔ تیسرے یہ کہ سید امیر علی کے کوئی رشتہ دار تھے۔ ان الٰہی بخش کے دو پسر ہوئے ۱ مقبول حسین لاولد ۲ بندہ حسن اور ان بندے حسن کے چار پسر تولد ہوئے ۱ رضا حسین ۲ صغیر حسن ۳ شاہد حسن ۴ سبط حسن ان سبط حسن کا عقد خدیجہ خاتون دختر سید فیاض حسن ابن سید عظیم علی دانشمند سے ہوا۔ سبط حسن کے دو پسر ۱ امیر محمد ۲ نور محمد پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہیں اور سیادت کے دعویدار ہیں مگر بدلائل مندرجہ بالا سے انکی سیادت ثابت نہیں ہے۔

(۳۸) **سید علی محمد** ابن سید قادر علی۔ سادہ لوح۔ سادہ مزاج۔ آپ کا عقد دختر انور علی مقیم دانشمندان سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر سید مظہر حسن تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید بنیاد علی ابن سید سعادت علی مقیم محلہ دانشمندان سے ہوا۔ (۳۹) **سید مظہر حسن** عرف چھجو ابن سید علی محمد۔ اعلیٰ خوشنویس و نقاش۔ موسیقی داں۔ آپ کا عقد دختر سید مردان علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا تھا۔ ایک دختر تولد ہوئی تھی جس کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ آپ کے اولادِ نرینہ نہیں ہوئی۔

(۳۵) **سید حمد اللہ** ابن میران سید رحمت اللہ۔ منصبدار شاہی۔ عمدۂ روزگار۔ عابد و زاہد و دیندار صاحب علم و مال۔ تقریباً سو سال کی عمر پائی۔ عبادت و ریاضت و تلاوت کلام پاک میں مشغول رہتے تھے۔ اپنے بھائیوں کے برابر کے جاگیر رکھتے تھے۔ خوش حال فارغ البال رہے۔ آپ کی ازواج و دختران کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ دو پسر ۱ سید شکر اللہ ۲ سید حیات اللہ تولد ہوئے۔ (۳۶) **سید شکر اللہ** ابن سید حمد اللہ۔ شجاع و دلیر سپاہی وقت۔ عہد سلطنتِ بادشاہ محمد شاہ میں میر حسن خاں کوکہ کے ہمراہ باجی راؤ مرہٹے کے مقابل جنگ میں شریک ہو کر قتل ہوئے۔ زوجہ و دختر کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ ایک پسر سید احمد بخش تولد ہوئے۔ (۳۷) **سید احمد بخش** ابن سید شکر اللہ زوجہ و دختر کا حال نہ معلوم ہوا۔ دو پسر ۱ سید محمد بخش ۲ سید الٰہی بخش تولد ہوئے (۳۸) **سید محمد بخش** ابن سید احمد بخش زوجہ کا حال نہ معلوم ہوا۔ تین دختران دو پسر ۱ سید فیض علی ۲ سید نجف علی تولد ہوئے ایک دختر کا عقد سید قادر علی ابن سید مصطفےٰ علی دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید امین اللہ عرف جیا ابن سید رعایت اللہ دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید امین الدین عرف امین اللہ معروف سید دولا ابن سید حسن علی ساکن محلہ کھوئے والے محلہ کھوکا سے ہوا۔ (۳۹) **سید فیض علی** ابن محمد بخش طبیعت کے ناہموار ناموزوں کسب رذیل سے رزق حاصل کرتے رہے۔ آپ کے تین عقد ہوئے ایک عقد دختر سید امین الدین عرف سید امین اللہ ابن سید حسن علی ساکن محلہ کھوکا (کھوئے والے) سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر سید اولاد مرتضیٰ عرف ہینگا ابن سید اولاد علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر بیوۂ سید قائم علی ابن سید امین الدین عرف امین اللہ معروف سید دولا ساکن محلہ کھوکا (کھوئے والے) سے ہوا۔ پہلی اور تیسری زوجہ لاولد رہیں۔ دوسری زوجہ سے ایک پسر سید احمد حسن تولد ہو کر مفقود الخبر ہو گئے (۳۹) **سید نجف علی** ابن سید محمد بخش۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید امداد علی ساکن محلہ شفاعت پورہ سے ہوا۔ دوسرا عقد دختر نابینائے سید ارشاد علی ساکن محلہ دربار کلاں سے ہوا۔ زوجہ اول سے ایک دختر منکوحہ سید ضامن حسین ابن سید محمد حسین تولا ساکن محلہ حقانی تولد ہوئی۔ اولاد نرینہ نہیں ہوئی (۳۸) **سید الٰہی بخش** ابن سید احمد بخش مفقود الخبر ہو گئے۔ (۳۶) **سید حیات اللہ** ابن سید حمد اللہ آپ نے دو عقد کئے تھے۔ ایک عقد دختر قوم سادات ساکن شاہ علی سرائے سے ہوا کہ اس کے باپ کا نام تحقیق نہ ہو سکا۔ دوسرا عقد ایک زن غیر کفو رذیل کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کیا۔ پہلی زوجہ سے چار لڑکیاں اور منکوحہ نو مسلمہ سے تین دختران اور دو پسر ۱ سید عنایت اللہ ۲ سید کرم اللہ تولد ہوئے۔ پہلی زوجہ کی چار لڑکیوں میں سے ایک دختر کا عقد سید عظیم رضا ابن سید امام رضا دانشمند سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمد رضا عرف مینگھا ابن سید احمد رضا خاں دانشمند سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید غلام بدیع الدین عرف گمانی ابن سید عبداللہ عرف سید تاج محمود خاں ثانی سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد اجداد سید محمد شاہ ساکن محلہ بنگلہ میں کسی سید زادے سے ہوا۔ اور ایک دختر بطن زوجہ ثانیہ کا عقد سید دولا مقیم محلہ لکڑہ سے ہوا۔ باقی دو دختران کے عقد کا حال نہ معلوم ہوا۔ (۳۷) **سید عنایت اللہ** ابن سید حیات اللہ۔ زوجہ

دختران کا حال نہ معلوم ہوا۔ تین پسر ۱ سید عنایت علی ۲ سید ہدایت علی ۳ سید حمایت علی تولد ہوئے (۳۸) **سید عنایت علی**
ابن سید عنایت اللہ۔ صاحب ہمت و دلیر و بہادر۔ نواب دوندے خاں سے عہدۂ اخبار نویسی حاصل کرکے بہ آرام زندگی بسر کی۔ آخر
کمال بہادری کے ساتھ اپنے والد کے ہمراہ موضع مختار پور پرگنہ سلیم پور اپنی جاگیر میں غارت گروں کے ہاتھوں قتل ہوئے آپ کا عقد
سید غلام شاہ ابن سید حسن علی اکبرآبادی ساکن محلہ شاہ علی سرائے سے ہوا ایک پسر سید فضل امام تولد ہوئے (۳۹) **سید فضل امام** ابن سید عنایت علی
آپ سرکار انگریزی کی طرف سے میر محلہ تھے اپنی خدمات سرکاری مع رعایت و خدمت اہل محلہ بہترین طریقہ پر انجام دیں۔ مومن غالی
تھے۔ آپکے تین عقد ہوئے۔ ایک عقد دختر سید فتح علی عرف لیا دن ابن سید حسین بخش ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا۔ دوسرا
عقد دختر سید نبی بخش ابن سید غلام رسول اکبرآبادی ساکن محلہ شاہ علی سرائے سے ہوا۔ تیسرا عقد دختر بطن زوجہ غیر کفو غیر
سادات سید ناصر شاہ ابن سید احمد شاہ مقیم دانشمنداں سے ہوا۔ صرف پہلی زوجہ سے تین دختر تولد ہوئیں ایک دختر کا عقد سید
تفضل حسین ابن سید فضل امام ساکن محلہ جرگو دیہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید علی حسین ساکن محلہ دربار اکلاں
سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد تفضل حسین ابن سید حیدر بخش دانشمند سے ہوا تھا کہ ان کے شوہر کو مذاق بیہودہ میں سید قاسم حسین
ابن سید حیدر حسین دانشمند نے چاقو مار کر قتل کر دیا اور ان کی بیوہ نے تمام عمر عالم بیوگی میں اپنے شوہر کے گھر گذار دی۔ یہ معظمہ اس
حقیر صغیر مولف کتاب ہذا کو یاد ہیں ان کو ہم بچے ماما تونی کہا کرتے تھے کہ مکان کے دالان کے بیچ کے در سے لگی ہوئی عبادت و تسبیح میں مشغول
رہتی تھیں۔ بالکل سفید براق کپڑوں میں ملبوس رہتی تھیں۔ الغرض موصوف الصدر کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی (۳۸) **سید
ہدایت علی** ابن سید عنایت اللہ۔ آپ نے دو زوجہ سے عقد کیا۔ ایک عقد دختر سید اسرار احمد ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ دوسرا عقد
دختر سید حسین شاہ ابن سید غلام شاہ ساکن شاہ علی سرائے سے ہوا۔ پہلی زوجہ سے ایک پسر سید امان علی اور دوسری زوجہ سے چار دختر
اور ایک پسر سید جعفر علی تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید نبی بخش ابن سید کریم بخش ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد
سید امان علی ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ تیسری دختر کا عقد سید صادق علی ابن سید مہر علی ساکن محلہ مجاپوتہ سے ہوا۔ چوتھی دختر کا عقد
سید امداد علی ابن سید قادر علی دانشمند سے ہوا۔ (۳۹) **سید امان علی** ابن سید ہدایت علی۔ جوان قوی ہیکل بلند و بالا
دست بازو سے رزق حاصل کرتے رہے آخر عمر میں بچوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔ آپ کا عقد دختر سید احمد علی ساکن محلہ لوگڑہ سے ہوا
دو دختر اور دو پسر ۱ سید فرمان علی ۲ سید قربان علی تولد ہوئے۔ ایک دختر کا عقد سید ریحان علی ابن سید عارف علی
ساکن محلہ حقانی سے ہوا۔ دوسری دختر کا عقد سید محمد صادق ابن سید محمد بخش ساکن محلہ لکڑہ سے ہوا۔ (۴۰) **سید فرمان علی**
ابن سید امان علی۔ ان کے والد بزرگوار نے ان کے بچپن میں وفات پائی تھی۔ صحبت بد میں رہے۔ کسی باغبان کے قتل کرنے کے جرم
میں دس سال کی قید ہوئی۔ وہیں بریلی کے کچھ بدمعاشوں سے واقفیت ہوگئی تو چوری اور غارتگری کے جرم میں سزائے حبس دوام
عبور دریائے شور میں سزایاب ہوئے۔ آپ نے پہلی سزایابی کے بعد کسی غیر کفو بھٹیارن سے عقد کر لیا تھا۔ مگر کوئی اولاد نہ ہوئی
(۴۰) **سید قربان علی** زوار ابن سید امان علی۔ صالح الاعمال پابند شریعت۔ علم مساحت سے واقف محکمہ پیمائش میں ملازم
الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین ابن حاجی سید قربان حسین کے ہمراہ سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء میں بارادۂ حج گئے تھے
وجہ بدمعاملگی اہل جہاز حج سے محروم رہ کر زیارات نجف کربلا و کاظمین و سامرہ سے شرف یاب ہو کر واپس وطن آئے آپ کا
عقد تو ہوا تھا مگر کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ (۳۹) **سید جعفر علی** ابن سید ہدایت علی۔ مرد سپاہی زور آور۔ قوی ہیکل۔
عقد دختر سید غلام حسین جعفری زینبی سے ہوا۔ ایک دختر اور ایک پسر سید ممتاز علی تولد ہوئے۔ دختر کا عقد سید عظیم علی

ابن سید امداد علی دانشمند سے ہوا۔ (۴۰) **سید ممتاز علی** ابن سید جعفر علی آپ کا عقد دختر مولوی سید محمد حسین ابن سید
مظفر حسین ابن سید غلام حسین ساکن محلہ چاہ شورہ سے ہوا۔ ایک پسر سید رونق حسین تولد ہوئے۔ سپاہ راجستان میں ملازم ہو کر
وہیں فوت ہوئے۔ (۴۱) **سید رونق حسین** ابن سید ممتاز علی۔ ولادت سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق سنہ ۱۸۶۳ء آپ کا عقد کبری خاتون
دختر سید نذیر علی ساکن دربار کلاں سے ہوا۔ پانچ دختر اور دو پسر ۱۔ سید ثاقب حسین ۲۔ سید شاکر حسین تولد ہوئے ایک
دختر ام لیلیٰ عرف بلّو کا عقد سید تمکین علی عرف دھنا ابن سید یٰسین علی مقیم دانشمند سے ہوا ۲۔ ام البنین کا عقد سید شوکت حسین
عرف بدھا ابن سید ولایت حسین دانشمند سے ہوا۔ ۳۔ شاکرہ خاتون کم سن فوت ہوئی ۴۔ عابدہ خاتون کا عقد سید رشید حسن ابن
سید نذیر حسن ساکن محلہ کٹرہ غلام علی سے ہوا ۵۔ ام فردہ کا عقد سید عظمت علی ابن سید حشمت علی ساکن محلہ جرٹودریہ شفاعت پوتہ
سے ہوا۔ آپ نے تقریباً سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق سنہ ۱۹۳۵ء میں رحلت کی۔ (۴۲) **مولوی سید ثاقب حسین** ابن سید رونق حسین صالح الاعمال
باعلم۔ کامل۔ فاضل کے سند یافتہ ہیں جبلی انٹر کالج لکھنؤ میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے تیس سال ملازمت کر کے پنشن یاب ہوئے۔
دریں اثنا قلمی کتب کی تجارت و نیز دیگر کاروبار کرتے رہے باعزت و آبرو رہے آپ سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق سنہ ۱۹۷۰ء میں پاکستان آکر کراچی
میں مقیم ہیں۔ آپ کے دو عقد ہوئے ایک عقد طاہرہ خاتون دختر سید حشمت علی ابن حکیم سید شبیر علی ساکن محلہ جرٹودریہ شفاعت پوتہ
سے ہوا۔ دوسرا عقد ذکیہ خاتون دختر سید ابرار حسین ابن سید یاور حسین ساکن محلہ جعفری (کھوکا) سے ہوا پہلی زوجہ سے چار دختر
اور ایک پسر سید ہاشم رضا تولد ہوئے۔ دوسری زوجہ سے تین دختر اور چار پسر ۱۔ سید قاسم رضا ۲۔ سید آصف رضا ۳۔ سید
عالم رضا ۴۔ سید جعفر رضا تولد ہوئے پہلی زوجہ کی ایک دختر بلقیس فاطمہ عرف بنّن کا عقد علی متقی ابن سید شاکر حسین ساکن
محلہ حقاں سے ہوا۔ دوسری دختر انور جہاں کا عقد سید کاظم حسین ابن سید اعظم حسین عرف دھنا ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔
تیسری دختر نسیمہ خاتون کا عقد سید مستفیض الحسن ابن سید محمد محسن محلہ قاضی گلی سے ہوا۔ چوتھی دختر صدیقہ خاتون کا عقد سید
حسن محمد ابن سید اعظم حسین عرف دھنا ساکن محلہ بچدرہ سے ہوا۔ دوسری زوجہ کی دختران ۱۔ برجیس فاطمہ ۲۔ ناہید اختر۔
۳۔ نسیم اختر زیر تعلیم مقیم کراچی ہیں۔ (۴۳) **سید ہاشم رضا** ابن مولوی سید ثاقب حسین۔ تاریخی نام سید حاشم رضا
ولادت سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق سنہ ۱۹۳۱ء آپ کا عقد سلطانہ نرجس دختر سید اختر حسین ساکن سرک سے ہوا۔ یک دختر شہلا بانو اور دو پسر ۱۔
سید کاظم حسین سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق سنہ ۱۹۶۳ء میں ۲۔ سید پرویز اختر سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق سنہ ۱۹۶۵ء میں تولد ہوا۔ سب بچے زیر تعلیم
ہیں۔ (۴۳) **سید قاسم رضا** ابن مولوی سید ثاقب حسین تاریخی نام سید المظفر ولادت سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق سنہ ۱۹۳۶ء آپ کا عقد
مہ جبین فاطمہ دختر حکیم سید امام علی ابن حکیم سید صغیر حسن ساکن محلہ جرٹودریہ شفاعت پوتہ سے ہوا۔ ایک پسر سید سعید رضا سنہ ۱۳۸۵ھ
مطابق سنہ ۱۹۶۵ء کو تولد ہوا۔ زیر تعلیم ہے (۴۳) **سید آصف رضا** ابن مولوی سید ثاقب حسین ولادت سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق
سنہ ۱۹۴۹ء زیر تعلیم مقیم کراچی (۴۳) **سید عالم رضا** ابن مولوی سید ثاقب حسین۔ ولادت سنہ ۱۳۷۱ھ مطابق سنہ ۱۹۵۱ء
زیر تعلیم مقیم کراچی (۴۳) **سید جعفر رضا** ابن مولوی سید ثاقب حسین ولادت سنہ ۱۳۷۵ھ مطابق سنہ ۱۹۵۵ء زیر تعلیم مقیم کراچی۔
(۴۲) **سید شاکر حسین** ابن سید رونق حسین ولادت سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق سنہ ۱۹۰۳ء زوجہ کا نام نہ معلوم ہوا۔ کوئٹہ بلوچستان
میں ملازم رہے۔ بعد از خرابی بسیار آپ وہیں لاولد فوت ہوئے۔ (۳۸) **سید حمایت علی** ابن سید عنایت اللہ جلائی
عقد نامعلوم ایک دختر منکوحہ سید قاسم ... ساکن ... کر لاولد رہیں آپ مفقود الخبر ہو گئے (۳۷) **سید کرم اللہ** ابن سید حیات اللہ
آپ کا عقد دختر غیر کفو سید نجابت ... عرف ... ابن سید سعادت اللہ ملقب سید علی نواز خاں سے ہوا۔ تین پسر ۱۔ سید نثار علی لاولد

عـ۲ سید نوازش علی لاولد عـ۳ سید اصغر علی مفقود الخبر تولد ہوئے الغرض بلاعقب رہے۔

(۳۵) سید قدرت اللہ ابن میران سید رحمت اللہ۔ صاحب عزت و دولت و منزلت و علم رفعت نیک عمل نیک سیرت۔ آپ کی ازدواج اور دختران کا حال نہ معلوم ہوا۔ پانچ فرزند عـ۱ سید سیف اللہ عـ۲ سید خلیل اللہ عـ۳ سید لطف اللہ عـ۴ سید عطا اللہ عـ۵ سید سعدی تولد ہوئے (۳۶) سید سیف اللہ ابن سید قدرت اللہ۔ بموجب نقل یادداشت منصبداران دستیاب شدہ از حاجی مولوی سید اعجاز حسن صاحب قبلہ منصب دار داخل چوکی کھتے ان کے نام کے نیچے چار ہزار چھ سو سینتیس (۴۶۳۷) دام تحریر ہیں۔ لاولد رہے (۳۶) سید خلیل اللہ ابن سید قدرت اللہ بشرح صدر منصبدار جلو قدیم چار ہزار چھ سو سینتیس (۴۶۳۷) دام ان کے نام کے نیچے درج ہیں۔ (۳۶) سید لطف اللہ۔ بشرح صدر منصبدار جلو قدیم۔ ان کے نام کے نیچے چار ہزار چھ سو سینتیس دام (۴۶۳۷) تحریر ہیں۔ (۳۶) سید عطا اللہ ابن سید قدرت اللہ بشرح صدر منصبدار جلو قدیم آپ کے نام کے نیچے چار ہزار چھ سو سینتیس (۴۶۳۷) دام تحریر ہیں۔ (۳۶) سید سعدی ابن سید قدرت اللہ۔ بشرح صدر

صاحبو! اس کتاب انوار نجم کا یہ حقیر مولف بے علم رہنما اسی برس کا بوڑھا جبکہ آنکھ کان۔ دل و دماغ سب ہی کچھ خراب رہے ہیں۔ شکر ہے اللہ کا چہاردہ معصومین علیہم السلام کا اور قلمی و مالی اور زبانی معاونین کا جن کے تعاون سے یہ کتاب شائع ہوگئی۔ اور اس حقیر کی آخری حسرت پوری ہوئی۔

اس حقیر نے بڑی سوزش دل، خلوص نیت اور رقت نظر سے یہ خاندانی یادگار لکھی ہے۔ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو بجائے عیب جوئی نکتہ چینی کے عفو و درگذر سے کام لے کر درست کرلیں۔ اور حقیر کو دعائے عافیت اور سورہ فاتحہ سے یاد فرمائیں۔

ممنون ہوں علامہ سید محمد رضی صاحب مدظلہ، مولانا سید محسن صاحب، مولوی سید محمد نبی صاحب، مولوی سید رضا لقمان صاحب اور خصوصاً مولوی سید علی حسن کاظم صاحب کا (کہ ان جناب نے بے حد دلچسپی سے اپنا بیشتر وقت کتاب کی اصلاح و تصحیح میں صرف کیا اور مقدمہ بھی لکھا)

نیز شکر گذار ہوں ان حضرات کا جنہوں نے خاص دلچسپی سے کتاب کی پیشگی قیمت عطا فرمائی۔ سید آفتاب احمد مسلم /۲۰۰ سید سردار مہدی الرضوی زیدپوری /۴۰ مولوی سید رضا لقمان صاحب /۱۵۰ سید حسن اختر صاحب /۱۰۰ سید نقی نواز صاحب /۱۰۰ سید صفدر رضا صاحب /۱۰۰ حاجی سید سرکار حسن صاحب /۵۰ سید محمد عالم صاحب /۵۰ علامہ سید محمد رضی صاحب /۴۰ اور ان کا بھی شکریہ جنہوں نے تصاویر کے سلسلے میں رقوم عطا فرمائیں۔ سید حکیم رضا صاحب /۲۵ سید عابد رضا صاحب /۲۰ سید محمد یوسف صاحب /۱۵ سید باقر رضا صاحب /۲۵ سید ذوالفقار حسین صاحب /۲۰ سید اصغر سعید رضا صاحب /۲۰ سید محمد طالوت صاحب /۲۰ جبکہ اس کتاب کے سلسلے میں تقریباً ساڑھے تین ہزار روپے خرچ ہوئے مولانا سید ابن حسن صاحب مدظلہ نے اعانت فرمائی کتابت کی تو بالکل شکریہ ہے۔

سید ابن حسن صاحب کا خصوصی شکریہ کہ انہوں نے تمام اخراجات طباعت کا ذمہ لیا۔ ان ہی کی مساعی جمیلہ سے کتاب طبع ہوئی

اور میرے لخت جگر سید علی نواز سلمہ کو خدا خوش رکھے کہ اس کتاب کے بیشتر اخراجات میری خوشنودی کے لئے انہوں نے ہی برداشت کئے۔

احقر الناس سید صغیر حسن نقوی الرضوی۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء

کتابت

سید رفیع الحسن ابن سید مبارک حسین نقوی امروہوی

ضمیمہ

قائداعظم محمد علی جناح مرحوم

اس کتاب انوارتم میں خاندان تقوی دانشمندان کے مولانا الحاج سید انیس الحسنین صاحب مدظلہ کے حالات ہیں قائد مرحوم کے مذہب اثنا عشری کی توضیح ہوتی ہے۔ اور میرے کرم فرما دوست جناب رحیم سومجی سابق سیشن جج (خوجہ شیعہ اثنا عشری) کو کتاب اور قائد کے حالات سے خاص دلچسپی ہے۔ لہٰذا جناب سومجی صاحب کے حسب فرمائش یہ ضمیمہ شامل کتاب ہے۔

سینکڑوں برس سے بے شمار عظیم الشان شاہنشاہوں عظیم الفکر فلاسفر و مفکرین عظیم المرتبت عقلا و حکما با کمال مشائخ عظام اور باخبر اکثر الناس نے مذہب شیعہ اثنا عشری کی پیروی کر کے مذہب شیعہ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ ہر شخص نے اپنے ہی شرعی منافع عافیت اور عاقبت کی بہتری کے لئے اس دین کو قبول اور منظور کیا اور اس مذہب کے پیروکار رہے۔

اسی سلسلے میں قائداعظم محمد علی جناح بانیٔ پاکستان بھی ایک فرد تھے جنہوں نے بذاتِ خود بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد مذہب شیعہ اثنا عشری اختیار کیا تھا۔ اور یہ کوئی عجوبۂ روزگار بات نہ تھی (بقول مولانا سید ابن حسن صاحب مدظلہ جارچوی) قائداعظم کا شیعہ ہونا کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی اور وہ کھلے خزانے شیعہ اثنا عشری تھے۔ دشمن بھی اس بات کے قائل و معترف ہیں کہ وہ ایک بے باک اور حق گو طبیعت کے مالک تھے۔ منافق نہیں تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مذہب جیسے اہم امر کو از راہ منافقت اپنے ہم نشینوں سے بھی پوشیدہ رکھتے۔ اس حقیقت سے ان کے سب ہم نشیں (جن میں کے چند ہنوز بقید حیات ہیں) پوری پوری طرح واقف تھے۔ کہ وہ خوجہ شیعہ اثنا عشری تھے۔ اور اب پچیس ۲۵ برس بعد یہ بحث بالکل فضول ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا۔ مگر اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بعض زرّاق و چالاک لوگ خواہ مخواہ کسی نہ کسی حیلے حوالے سے قائداعظم کو غیر شیعہ بنانے کی تگ و دو میں اصل واقعات تک کو بھی مسخ کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ بہت سی امثال میں سے ایک یہ ہے کہ انگریزی اخبار [redacted] قائداعظم نمبر ستمبر ۱۹۷۱ء میں کسی نامہ نگار صاحب کو [redacted] اخبار جنگ کے فائل یا کسی اخبار، کسی کتاب یا کسی دستاویز میں قائداعظم کا شیعہ ہونا تو نظر نہ آیا۔ محض قائد کی شیعیت کی نفی کی کوشش میں اردو کالج کراچی کے مجلۂ برگ گل سنہ ۱۹۶۰ء میں کسی طفل مکتب کا یہ فقرہ نظر آ گیا کہ (قائداعظم کو) علامہ شبیر احمد عثمانی مرحوم نے بہ نفسِ نفیس غسل دیا۔ جبکہ یہ بات بالکل خلاف واقعہ ہے۔

چونکہ اس واقعہ سے اس خاندان تقوی کے ایک معتبر و معزز شیعہ اثنا عشری عالم دین مولانا الحاج سید انیس الحسنین صاحب ممتاز الافاضل سابق خطیب و معلم شیعہ دینیات سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی کا براہ راست تعلق ہے اس لئے کتاب سے دلچسپی رکھنے والے میرے کرم فرما دوست رحیم سومجی صاحب سابق سیشن جج خوجہ شیعہ اثنا عشری کی خواہش پر تفصیل حقیقت درج ذیل ہے۔

جناب مولانائے موصوف نے اس حقیر مولف کے خط کے جواب میں ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو جو حقیقت نامہ بھیجا تھا اس کی نقل درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء۔ عزیزم مکرمی سید صغیر حسن تقوی الرضوی زاد لطفکم۔

سلام مسنون۔ آپ کے خط مورخہ ۱۰ ذیقعد ۱۳۶۷ھ (۱۴ ستمبر ۱۹۴۸ء) کے جواب میں قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کی تجہیز و تکفین و نماز میت کی تفصیلی روئیداد یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کی شب کو قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد رات کے تین بجے محترمہ فاطمہ جناح نے بیگم نصرت زوجۂ الحاج عبداللہ ہارون کے ذریعہ مجھ کو گورنر جنرل ہاؤس بلا کر خواہش کی کہ میں قائداعظم کے مراسم تغسیل و تکفین وغیرہ کا بہ طریق شیعہ اثنا عشری انتظام کروں۔ چنانچہ میں نے سرکاری گاڑی میں واپس ہو کر حاجی ہدایت اللہ عرف حاجی کلو غسال کو سوتے سے جگا کر قائداعظم کی وفات کی خبر دی اور اس نے خوجہ اثنا عشری جماعت کے صدر و سکریٹری کو خبر کر کے ان کی اجازت سے تمام سامان غسل و کفن فراہم کیا۔ صبح کو سرکاری گاڑی میں سب سوار ہوئے۔ اندر میں سیٹھ رحیم علی چھاگلہ صدر جماعت اور

عبدالرسول سکریٹری جماعت کے ساتھ گورنر جنرل ہاؤس پہنچا۔ میں نے محترمہ فاطمہ جناح کی اجازت سے قائد کے کمرے کے ملحق غسل خانے میں حاجی کلو غسال اور اوران کے مددگاروں کے ذریعہ مرحوم کے مراسم تغسیل وتکفین شیعہ اثنا عشری طریقے کے مطابق ادا کرائے بعدازاں قائداعظم کے کمرے میں نماز میت میں نے پڑھائی جس میں ہاشم رضا صاحب ایڈمنسٹریٹر کراچی۔ سید کاظم رضا صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کراچی۔ ورجناب یوسف ہارون صاحب وزیراعظم سندھ اور مسٹر آفتاب پسر حاتم علوی اور حاجی کلو وغیرہ شریک تھے۔ اس کے بعد میت کو راہداری میں رکھ دیا گیا تاکہ عوام الناس مرحوم کا آخری دیدار کرسکیں اور میں تنہا میت کے سرہانے غمگسار بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ میت علموں کے سائے میں (جو بڑے امام باڑے کھارادر سے خاص اسی غرض سے لائے گئے تھے۔ اوران میں حضرت عباس علیہ السلام کا علم نمایاں تھا) فوجی گاڑی پر مقام دفن کی طرف روانہ ہوئی۔ وہاں لاکھوں آدمیوں نے علامہ شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں دوبارہ نماز جنازہ پڑھی اور مولوی سید غلام علی احسن مشہدی اکبرآبادی نے وقت دفن تلقین بطریق شیعہ اثنا عشری پڑھی۔

(فوٹو کاپی شامل)

الاحقر سید انیس الحسنین نقوی الرضوی خطیب ومعلم شیعہ دینیات سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۸ء ۱۲ر ذیقعد الحرام ۱۳۶۷ھ

غسل وکفن کی یہ خبر اخبار وطن گجراتی کراچی۔ اخبار شیعہ لاہور اور سرفراز لکھنؤ اور رسالہ مجلہ کراچی میں شائع ہوئی۔ اور یہی حالات مولانا نے جناب ایم۔اے۔ایچ اصفہانی صاحب کو ۱۹ر مئی ۱۹۶۹ء کو تحریر کئے (فوٹو کاپی شامل)

نیز مولانا نے محترمہ شیریں بائی خواہر قائداعظم کی درخواست سارٹیفکیٹ وراثت بعدالت عالیہ ہائی کورٹ سندھ بلوچستان نمبر ۱ ۱۹۶۸ء میں بھی یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کو یہی بیان دیا۔

جناب احمد علی مرچنٹ صاحب خوجہ شیعہ اثنا عشری کا بیان ہے کہ میں اور بہت سے لوگ نماز ہوتے ہی میں اس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ جناب اسحاق صاحب ٹیکس کلکٹر، جناب محمد علی حبیب، جناب احمد علی حبیب، جناب ڈاکٹر محمد علی ، جناب ڈاکٹر کرنل جلال شاہ، جناب حسن علی پیر بھائی اور کئی آدمی پہنچے تھے۔

جناب سید ہاشم رضا صاحب نے ۵ر اپریل ۱۹۷۲ء کو اس مولف کو تحریر فرمایا ہے کہ میں قائداعظم کی اس نماز جنازہ میں شامل تھا جو مولانا سید انیس الحسنین صاحب نے پڑھائی تھی۔ یہ نماز اس کمرے میں ادا کی گئی تھی جو گورنر جنرل ہاؤس کے جنوبی زیریں حصے میں ہے۔ میرے برادر بزرگ سید کاظم رضا صاحب مرحوم بھی اس نماز میں شامل تھے۔ ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۲ء کو دوسرے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں نماز صبح کے بعد مولانا سید انیس الحسنین صاحب نے قائداعظم محمد علی جناح اعلی اللہ مقامہٗ کی نماز میت پڑھائی تھی میں اس میں شامل تھا۔ دوسرے حضرات کے علاوہ میرے برادر بزرگ سید کاظم رضا صاحب مرحوم اور یوسف ہارون صاحب بھی اس نماز میں شامل تھے۔ (فوٹو کاپی شامل)

جنابہ محترمہ بیگم نصرت زوجہ حاجی عبداللہ ہارون صاحب نے ۵ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو مکتوب بنام مولف میں لکھا ہے: کہ میں تصدیق کرتی ہوں کہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو رات کے تین بجے میں نے مولانا الحاج سید انیس الحسنین نقوی الرضوی کو گورنر جنرل ہاؤس بلایا اور محترمہ فاطمہ جناح نے مولانا سے خواہش کی کہ قائداعظم محمد علی جناح کی مراسم تجہیز وتکفین بطریق شیعہ اثنا عشری آپ ادا فرمائیں۔ پس تمام مراسم غسل وکفن مولانائے موصوف کی نگرانی میں بامداد حاجی ہدایت علی عرف حاجی کلو غسال ادا ہوئے۔ بعد نماز صبح مولانائے موصوف نے نماز میت بطریق شیعہ اثنا عشری پڑھائی۔ جناب سید ہاشم رضا صاحب۔ سید کاظم رضا صاحب۔ آفتاب پسر حاتم علوی وغیرہ کئی آدمی نماز میں شریک تھے۔ دفن کے وقت مولوی سید غلام علی احسن مشہدی اکبرآبادی نے تلقین بطریق شیعہ اثنا عشری پڑھی۔

جب مولوی سید غلام علی احسن مشہدی اکبرآبادی تلقین پڑھ رہے تھے تو جناب لیاقت علی خان مرحوم حضرت عباس کے علم کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اسلامی ممالک کے سفرا کھڑے ہوئے دیکھتے اور سنتے رہے۔

سانحہ ارتحال کے اظہار کے بعد جناب قاسم علی وزیر صاحب ایڈیٹر گجراتی ذوالفقار کراچی کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اخبار ذوالفقار کی ۳۰ جنوری ۱۹۷۰ء کی کاپی ہمیں دی جس میں قائداعظم کے نکاح نامے کی فوٹو کاپی افریقہ سے منگا کر شائع کی تھی۔ نکاح نامے میں صاف لکھا ہے کہ قائداعظم کا نکاح ۷ رجب ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۱۸ء کو شیعہ اثنا عشری طریقہ پر ایجاب و قبول ہوا۔ جناب سرکار شریعتمدار آقائی شیخ ابوالقاسم نجفی مدظلہ دلہن کی طرف سے وکیل و نکاح خوان تھے اور جناب مہاراجہ محمود آباد سر محمد علی محمد خاں صاحب دولہا کی طرف وکیل و نکاح خوان تھے اور ایک یوروپین وکیل سٹرکین۔ دوسرے غلام علی سی موبجی خوجہ شیعہ اثنا عشری وکیل تیسرے شریف بھائی دیوجی خوجہ شیعہ اثنا عشری چوتھے عمر سوبانی سبھی ~~خوجہ شیعہ اثنا عشری~~ بطور گواہ موجود تھے۔ یہ خبر بہت سے اخباروں میں شائع ہوئی۔ دیکھو اخبار سٹیٹسمین بمبئی ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء، روزنامہ گجراتی بمبئی ۲۴ فروری ۱۹۲۹ء ہندوستان اینڈ پرجامترا گجراتی بمبئی ۱۹ دسمبر ۱۹۳۷ء، البلاغ بمبئی اردو ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء، اثنا عشری بلیٹن گجراتی بمبئی ۲۱ فروری ۱۹۴۴ء۔ اخبار سن کراچی ۹ جنوری ۱۹۷۱ء، ایوننگ سٹار کراچی یکم فروری ۱۹۷۱ء، لیڈر کراچی ۲ فروری ۱۹۷۱ء، اخبار ڈان کراچی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء، اخبار ملت گجراتی کراچی ۲۲ فروری ۱۹۷۱ء، جناب راجہ محمد امیر احمد خاں صاحب راجہ محمود آباد کا ٹیلی ویژن انٹرویو ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء۔

قائداعظم کے شیعہ اثنا عشری ہونے کے چند ثبوت درج ہیں کتاب اظہار حقیقت ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء کتاب خطیب اعظم ۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء، اخبار رضا کار لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۷۶ء اخبار رضا کار ۸ نومبر ۱۹۷۶ء شجرات سادات امروہہ ۱۹۲۳ء بمبئی لا رپورٹ ۱۹۰۹ء صفحہ ۹۰۴ پر درج مقدمہ حاجی بی بی بنام آغا خاں سر سلطان محمد شاہ میں آغا مرحوم نے یہ بیان دیا تھا کہ خوجہ قوم پر ہندو قانون وراثت عائد ہوتا ہے۔ تو قائداعظم نے ۱۹۳۶ء میں مجلس قانون ساز ہند میں یہ اقرار کیا کہ میں خوجہ شیعہ اثنا عشری ہوں اور خوجہ شیعہ اثنا عشری عقیدے والوں کے لئے شیعہ اثنا عشری قانون وراثت پاس کرایا۔ جو آج بھی نافذ العمل ہے۔

جناب ایم اے ایچ اصفہانی صاحب نے ۱۸ مئی ۱۹۶۹ء کو مولانا سید انیس الحسنین صاحب مدظلہ کو تحریر فرمایا ہے کہ جناب کے مکتوب ۱۹ مئی ۱۹۶۹ء کا نہایت ممنون ہوں۔ جس سے اس بیان کی تصدیق ہوئی جو قائداعظم نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ اسمٰعیلی خوجہ تھے۔ لیکن انگلستان سے بیرسٹری میں کامیاب ہو کر واپس آنے کے بعد وہ جلد ہی اپنی مرضی اور فکر سے اثنا عشری ہو گئے تھے۔ اور اپنے خاندان کے دیگر افراد کو بھی اپنا ہم عقیدہ بنایا۔ ان کی اس بات کو میں نے اپنی کتاب "قائداعظم میری نظر میں" بھی درج کیا ہے (فوٹو کاپی شامل) یہی بیان اصفہانی صاحب نے ہائیکورٹ میں بھی مقدمہ نمبر ۱۱ ۱۹۶۸ء میں ۲۸ اگست ۱۹۶۹ء کو دیا۔

قائداعظم نے ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء کے وصیت نامے کے مطابق محترمہ فاطمہ جناح مسٹر محمد علی چھاگلا اور نوابزادہ لیاقت علی خاں کو اپنی جائیداد کا ٹرسٹی تجویز کر دیا تھا (سولیسیٹر بمبئی)۔ جب قائد کا انتقال ہوا تو محترمہ فاطمہ جناح اور لیاقت علی خاں مرحوم نے ہائیکورٹ میں درخواست سارٹیفکیٹ وراثت نمبر ۵۴/۱۹۴۸ میں حلفیہ بیان دیا کہ قائداعظم محمد علی جناح خوجہ شیعہ اثنا عشری تھے۔ اور ان کے ورثا بھی شیعہ اثنا عشری ہیں۔ لہذا ہمیں ان کے وصیت نامے اور خوجہ اثنا عشری قانون کے مطابق ان کی جائیداد کا ٹرسٹی مقرر کیا جائے۔ محترمہ شیریں بائی نے مقدمہ ۱۱ ۱۹۶۸ء میں ہائی کورٹ میں حلفیہ بیان دیا کہ قائداعظم۔ محترمہ فاطمہ جناح اور ہم سب خوجہ شیعہ اثنا عشری ہیں۔ اور قانون خوجہ شیعہ اثنا عشری کے مطابق مجھے ٹرسٹی مقرر کیا جائے۔ شیریں بائی کے اسی مقدمہ میں عدالت عالیہ ہائی کورٹ کے جج جناب عبدالقادر شیخ نے P.L.D. پی ایل ڈی ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۵۶۴ پر لکھا ہے کہ محترمہ شیریں بائی نے محترمہ فاطمہ جناح اور نوابزادہ لیاقت علی خاں کے حلفیہ بیانات داخل کئے ہیں کہ قائداعظم خوجہ شیعہ اثنا عشری تھے۔ اور جناب ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی صاحب نے حلفیہ بیان دیا ہے کہ قائداعظم اور ان کا گھرانہ قائد کی انگلینڈ سے واپسی کے بعد خوجہ

નિકાહનામાનો દસ્તાવેજ

کلفٹن میں بڑھی جا رہی ہے

نقل
نکاح نامہ

All Pakistan Legal Decisions,
Karachi (1970) Page 450.

خلیفہ بیان محمد رضا خان
و صاحبزادہ بانت خان

سان
آتی
کو لکھے
پانی سے ممیں
گراتی بمبئی
فروری
۳ فروری
۱۹ء
اخبار
سلطان احمد
ہند میں یہ
ج بھی
کر جناب کے
لیکن انگلستان
افراد کو بھی
بیان اصفہان
کو اپنی جائید

[illegible]

تحریر حضرت [illegible] صاحب

[illegible]

غلط نامہ | بسرا ہے ... کہ مطالعہ کتاب لکھنے کی غلطی سے ... [illegible]
... باوجود ... تقابل کیا گیا ... غلطی کا جواز پیدا کر ... ایس ایچ پی ریڈ شیڈ کے ... [illegible]
اخبار ... [illegible]
غلط نامہ مرتب کیا گیا ہے ۔ اب بھی کوئی غلطی نظر آئے تو خود درست کرلیں اور ہمیں اطلاع دیں ۔ تاکہ آئندہ صحت ہو جائے ۔ سید ضمیر حسن نقوی امروہوی ... [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۲۵	آخری سطر کے نیچے	شجرۂ سیادت نظام الدولہ ... [illegible]
[illegible]	۱۰	خالی جگہ	سیادت ... [illegible]
[illegible]	۹	حاشیہ ... [illegible]	شجرۂ سیادت نظام الدولہ ... [illegible]
[illegible]	۲	خالی جگہ	[illegible]
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
	۱۲	سنہ ۹۲۲ء	سنہ ۹۲۱ء
	۱۵	۱۸۵۷ء	۱۸۳۹ء
	۲۱	۹ نومبر ۱۲ رجب	۱۹ نومبر ۲ رجب
	۲۸	۱۸۶۶ء	۱۸۶۳ء
	۳	ربیع اول	ربیع آخر
	۵	۲۹ شعبان	یکم رمضان
	۹	جمادی آخر	جمادی اول
	۱۰	۱۲۹۵ کے نیچے	۱۸۷۸ء
	۱۴	۳ جنوری	۱۲ جنوری
	۲۵	۱۲ ربیع آخر	۳ رجب
	۱۴	خالی جگہ	شجرۂ سیادت نظام الدولہ ... [illegible]
	۲۵	۳۰ اپریل	۳ شوال
	۱۶	۱۸۸۸ء	۱۸۸۱ء
	۹	۱۹۱۶ء	۱۱۶۲ء
	۱۱	۱۹۷۴ء	۱۳۷۴ھ
	۲۷	۱۷۶۷ء	۱۷۶۳ء
	۱۰	۱۳۸۲ کے نیچے	۱۹۶۲ء
	۱۵	۱۰۳۱ کے نیچے	۱۶۲۱ء
	۱۰	۱۰۷۲ کے نیچے	۱۶۶۲ء
	۱۶	۱۱۹۱ کے نیچے	۱۷۷۷ء
	۲۷	سید سعید حسین	سید ... حسین
	۶	حادی ... [illegible]	۹۹۲ھ ۱۵۸۴
	۱	۱۰۶۶ کے نیچے	۱۶۵۵ء
	۹	[illegible]	[illegible] ۱۶۲۳ء
	۱۴	... ۱۰۶۱ ...	ولادت ۱۰۲۷ ... ۱۶۱۷ء
	۲۱	۱۸ ستمبر	۸ ستمبر
	[illegible]	۲۳ مئی	۱۳ مئی
	[illegible]	۱۳۷۵	۱۲۷۳ھ
	[illegible]	۱۸۶۷ ۱۲۹۳	۱۲۸۳ ۱۸۶۶ء
	[illegible]	۱۳۱۶	۱۳۶۱ھ
	[illegible]	سید ابرحسن	سید ظفر حسن
	[illegible]	۱۹۳۳ء	۱۹۳۲ء
	[illegible]	۱۳۲۸	۱۳۲۷

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۵	۱۹۶۵ء	۱۸۶۵ء
۶۲	۲۳	۱۹۲۸ء	۱۹۲۲ء
۶۲	۲۴	۱۴ اگست	۲۴ اگست
۶۴	۲۸	۱۳۷۰ھ	۱۳۹۰ھ
۶۵	۲۷	۱۹۵۱ء	۱۹۰۱ء
۶۵	۶	ناصر ... [illegible]	مظفر ... [illegible]
۶۶	۱۶	۲۷ دسمبر	۲۷ ستمبر
۶۸	۳	۱۳۱۶ھ	۱۳۲۶ھ
۷۳	۲۶	۱۹۱۷ء	۱۹۲۷ء
۷۳	۱۴	۱۳۲۲ ۱۹۱۲	۱۳۴۳ ۱۹۱۲
۷۶	۵	۱۸۷۸ء	۱۸۹۵ء
۷۷	۲۷	۷ فروری	۱۸ فروری
۷۹	۲۰	سن ۱۳۱۲ ... ۱۹۰۲	... حاجت ... [illegible]
۸۵	۲۱	دوسری ... [illegible]	دوسری ... [illegible]
۸۵	۲۱	نواب ... [illegible]	
۸۵	۲۲	مولانا ... [illegible]	... [illegible]
۸۷	۲۲	۱۹۲۰ء	۱۸۹۰ء
۸۷	۲۲	۱۳۳۸ھ	۱۳۴۰ھ
۸۷	۲۳	۱۹۲۰ء	۱۹۲۱ء
۸۷	۲۷	۱۳۴۰ ۱۹۲۱	۱۳۴۰ ۱۹۲۲
۸۸	۲۸	۱۸ اپریل ۱۳۶۶	۱۸ مئی ۱۳۶۶
۸۸	۲۸	۱۸ اگست ...	یکم جنوری ...
۹۰	۲۸	۱۳۶۷ھ	۱۳۷۶ھ
۹۱	۱۱	سید باقر علی	سید قربان علی
۹۳	۲۴	۱۹۰۲ء	۱۹۰۳ء
۹۴	۱۸	۱۳۷۴ھ	۱۳۷۳ھ
۹۵	۲۱	[illegible]	... خارج ... [illegible]
۹۵	۲۳	[illegible]	[illegible]
۹۶	۳	اکبر دختر	زوجہ دختر
۹۷	۹	۲۱ مارچ	۱۲ مارچ
۹۹	۸	سید ... علی	سید ... احمد
۱۰۰	۸	۱۳۳۳ ۱۹۱۵	۱۳۲۸ ۱۹۱۰
۱۰۹	۱۳	۱۱۱۹ء	۱۱۹۹ء
۱۱۱	۲۵	۱۳۳۶ ۱۹۱۷	۱۳۲۶ ۱۹۰۸
۱۱۲	۳	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	۵	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	۱۱	۱۲۷۲ھ	۱۲۷۳ھ
۱۱۴	۲۴	۱۳۲۵ھ	۱۲۲۵ھ
۱۱۶	۲۴	[illegible]	۱۳۵۸ ۱۹۳۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۶	۱۵	۱۲۹۶ ۱۸۷۸	۱۳۱۰ ۱۸۹۲
۱۱۹	۲۵	سید زمان	سید زمان حسین
۱۲۰	۱۱	۱۶ ستمبر ۱۹۱۹	۶ ستمبر ۱۹۱۹
۱۲۳	۱۱	۱۲۸۲ ۱۸۶۵	۱۲۹۲ ۱۸۷۵
۱۲۳	۱۱	خالہ سید آل علی	دختر خالہ سید آل علی
۱۲۳	۲۰	سید محمد ... [illegible]	سید محمد ... [illegible]
۱۲۸	۲۳	۱۸۸۷ء	۱۸۷۷ء
۱۳۰	۲۹	۱۸۷۶ء	۱۸۷۸ء
۱۳۰	۲۹	۷ رمضان ۱۳۱۱	۲۸ رمضان ۱۳۱۶
۱۳۵	۲۹	۶ فروری ۱۸۹۸	۱۸۹۹ء
۱۳۷	۶	۱۴ فروری	۹ فروری
۱۴۸	۱۲	جمادی آخر	جمادی اول
۱۴۸	۲	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء
۱۵۰	۲۴	[illegible]	[illegible]
۱۵۱	۲۸	۱۳۳۷ھ	۱۳۶۷ھ
۱۵۲	۲۷	علی نقی خاں	سید علی نقی خاں
۱۵۴	۲۸	۱۳۲۱	۷ ربیع الاول ۱۳۲۶
۱۵۴	۲۸	۱۹۱۰ء	۸ مارچ ۱۹۱۱ء
۱۵۷	۲۴	جمادی آخر	جمادی اول
۱۶۰	۸	۱۹۶۹ء	۱۹۶۶ء
۱۶۸	۲۱	سید ... [illegible]	ولادت ۱۱۱۶ ... [illegible]
۱۶۹	۱	سید ... کی ولادت	۱۱۵۱ ۱۷۳۸
۱۶۹	۱۸	سید ... کی وفات	۱۱۸۱ ۱۷۶۷
۱۶۹	۲۴	سید ... کی ولادت	۱۲۱۴ ۱۸۰۱
۱۷۰	۱	سید ... کی ولادت	۱۲۷۲ ۱۸۵۵
۱۷۱	۱۰	۱۲ مئی	۱۲ اگست
۱۷۶	۱۴	۱۹ اکتوبر	۱۴ اکتوبر
۱۷۶	۱۳	۱۳۱۶ھ	۱۳۱۵ھ
۱۷۸	۶	۱۳۷۰ھ	۱۳۷۳ھ
۱۷۸	۷	۱۷ فروری	۱۴ جنوری ۱۹۰۵
۱۷۸	۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۸۱	۲۷	جمادی ثانی	جمادی اول
۱۸۲	۲۳	[illegible]	خارج ... [illegible]
۱۸۷	۱۴	خالی جگہ	ان ہی کی ... کتاب ... [illegible]
۱۸۸	۱۵	[illegible]	
۱۸۸	۱۵	×	ایک اخبار کے
۱۹۰	۵	سطر کے آخر	[illegible]
۱۹۰	۶	[illegible]	[illegible]
۱۹۰	۲۰	محمد علی ... [illegible]	[illegible]
		سید ضمیر حسن ... [illegible]	